دراسات فرق و مذاہب

بترتیب

حروفِ تہجّی

ترتیب و تنظیم

گروہِ مؤلفین

بِسۡمِ اللَّهِ الرَّحۡمنِ الرَّحيم

دراسات

فرق والمذاہب

بترتیب حروف تہجی

ترتیب وتنظیم
گروہ مصنفین

﴿وَ ما تَفَرَّقَ الَّذينَ أُوتُوا الْكِتابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ ما جاءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ﴾

(البینة۔۴)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب.....فرق والمذاہب بترتیب حروف تہجی
مرتبین ومنظمین.....علی شرف الدین، ابرار حسین، محمد علی، تاثیر حسین شاہ، خادم حسین، ابو مریم، تیمور خان، ناصر شاہ، شکور علی، مادر آمنہ کوثر فاطمہ

ناشر.....دار الثقافۃ الاسلامیہ پاکستان

www.sibghtulislam.com

انتساب:۔

۱۔ہر عاقل وخردمند، عالم و دانش مند جو قال اللہ تعالیٰ اور قال الرسولؐ اللہ کے سواء کسی اور کے قال کو حجت نہیں مانتے ۔اور جو اسلام کے علاوہ تمام فرق کو اسلام عزیز پر دشمنوں کا پیوند سمجھتے ہیں۔

۲۔ان علماء و دانشمندان و صاحبان عقل وخرد کے نام جو دین عزیز اسلام اور اسلام کے نام سے بنائے گئے تمام فرقوں میں تمیز کرتے ہیں۔

۳۔ان صاحبان عقل وخرد کے نام جو یہ درک کرتے ہیں کہ اس ملک کی سلامتی صرف سایہ اسلام میں ہے فرقوں میں نہیں کے نام۔

باب المذاہب:۔ کتاب دراسات فی الفرق والمذاہب کے مقدمہ کیلئے یہ عنوان مناسب سمجھا کیونکہ بحث در مذاہب خارستان سے گذرنے جیسی ہے، جس طرح خارستان سے گزرنے والا بغیر زخم کھائے اور لباس پھاڑے نہیں نکل سکتا ''اس لئے تقویٰ کی تعریف میں کہا ہے کہ یہ خاردار جھاڑیوں سے گذرنے جیسا ہے''اسی طرح مذاہب کے بارے میں بحث بیانی اور تحریری کرنے والے بھی تمام تر کوشش کے باوجود ایک مذہب سے گرائش اور دوسرے پر نقد کے بغیر نہیں گزر سکتے ہیں۔ جو شخص خود کسی مذہب سے وابستہ ہو وہ حق گوئی سے بے بہرہ ہی رہتا ہے، جس طرح جادۂ مستقیم سے نکلنے والے ہدایت نہیں پاسکتے ہیں۔ مذاہب والے کربلا میں عمر سعد جیسے ہیں کہ جس نے کبھی یزید کو خوش کرنے اور کبھی اللہ اور اس کے رسولؐ کو خوش کرنے کی سوچ میں رہنے کے بعد آخر میں راہ جہنم کو اختیار کیا۔اس نے تاریخ عالم میں سب سے بڑے جرم کا ارتکاب کیا، اہل تحقیق کے نزدیک عمر سعد اور اسکے لشکر سے زیادہ امام حسین اور آپ کے اہلبیت پر سہام اکاذیب وافتراء باندھنے والے ذاکرین وعزاداران سے زیادہ مجرم ہیں۔ اہل عقل وخرد والوں کیلئے بطلان مذاہب اظہر من الشمس ہے مذاہب بنانے کا آغاز پہلی صدی کے آخر میں ہوا، اور پھر مذاہب بنانے والے ہر صدی میں کوئی نہ کوئی مذہب بناتے چلے گئے۔ ان میں سے کچھ کا محل پیدائش شہر منافقین، پناہ گاہ مشرکین ویہود ومجوس ونصاریٰ کوفہ وبصرہ اور خراسان ہے، یا بوذی نشین ہندو نشین ذات پات والے لکھنؤ، بریلی اور دیوبند کے علاقوں میں پیدا ہوئے۔ کسی مذہب سے وابستگی کے بعد حوض اسلام تک رسائی ممکن نہیں لہٰذا جو اس کتاب کو پڑھنے کے خواہش مند ہوں یا تحقیقی سوچ کے ساتھ مطالعۂ کتب کا شوق رکھتے ہوں، انہیں چاہئے کہ مذاہب اور اسلام کے درمیان تناسب کو واضح وروشن انداز میں سمجھنے کے ارادے سے کتاب پڑھیں۔ کتاب میں مذاہب کی ہر زاویے سے شناخت کی سعی کی گئی ہے۔

مذاہب فرق نویسوں کی تحلیل کے مطابق قرآن اور سنت میں اجتہاد سے نکلے ہیں ان کی اصل منطق اور متکی اجتہاد دونوں باطل بلکہ ضرب مکعب باطل ہیں۔مذاہب لشکر زورمندان،لشکر مفاد پرستان اور اتحادیہ الحادستان اور ایک حوالے سے لشکر فیل ہیں جو بیت الحرام کی اہانت و جسارت کیلئے آئے تھے۔کتاب دراسات پڑھنے والے کو واضح وروشن ہوگا کہ ہر مذہب نے اسلام کے ایک نا ایک اساس کو نشانہ بنایا ہے۔تمام مذاہب مقدسات اسلام کو کچلنے کیلئے وجود میں لائے گئے ہیں،لہٰذا جیسے یمن میں کعبہ کے مقابل کلیسا بنایا گیا تھا،مذاہب نے اپنے مقدسات بنا کر وہاں طواف کو طواف کعبہ پر برتری دی ہے۔مذاہب اور اسلام میں کوئی رشتہ و رابطہ تلاش کرنا خرط القتات کے مترادف ہوگا۔

بلکہ مذاہب ہی کا نام خارستان ادیان ہے،مذاہب انسان کو تنہا دین اسلام سے نہیں روکتے ہیں بلکہ علم اور حقیقت اور واقفیت سے بھی روکتے ہیں بلکہ اپنی حاصل معلومات کے ثمرات سے بھی روکتے ہیں۔اس کی دلیل یہ ہے علم کا معنی اصـــابة واقع اور حقیقت ہے،جبکہ مذاہب جادہ حقیقت میں لکیر سرخ ہیں کہ اس سے آگے تعدی کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔اگر کسی نے بے وقوفی کی تو اس کو نا قابل برداشت یادگار سزا دیتے ہیں۔اگر مذہب لکیر سرخ یا چراغ سرخ نہ ہوتے تو امثال محمد باقر الصدر،امام خمینی،محمد حسین طباطبائی،محمد صادقی تہرانی،محمد حسین کاشف الغطاء،محمد حسین فضل اللہ،محمد خالصی،ابن تیمیہ،کرمانی،باقلانی،جیلانی،عبدالوہاب،نصیر الدین طوسی،صاحب اسفار اور شیخ بہائی جیسے علماء حشیش برابر دلیل نہ رکھنے والے مذہب شیعہ وسنی میں نہیں ہوتے اور محقق ہوتے ہوئے کورکورانہ تقلید کی تلقین نہ کرتے۔ان علماء اثناعشری کے نظام منصوصیت خودساختہ اور اسلاف پر رکنے کی کوئی منطق نہیں ہوتی،ان کے مذہب کی برگشت دوسری صدی سے اوپر نہیں جاتی،ان کی تاریخ دوسری صدی کے بعد سے شروع ہوتی ہے،یہ

ذوات علم کے نام دلدل میں پھنس گئیں، حقیقت وواقعیت نا قابل انکار ہے لیکن وسیلہ وذریعہ پر توقف ہی شرک ہے۔ دین اللہ کا ہے انبیاء واسطہ ہیں اگر نبی پر رک گئے یا نبی کیلئے شان ومقام الوہیت دیں یا ان کیلئے اللہ جیسا خضوع رکھیں تو یہ نبی کی پرستش ہوگی (مائدہ۔۱۱۶) میں آیا ہے اللہ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ سے پوچھے گا کیا آپ نے کہا ہے کہ میری اور میری والدہ کی عبادت کرو؟ یہ سوال قیامت کے دن ہوگا اس کو یہاں کیوں نقل کیا؟ اس لئے نقل کیا کہ لوگ جان لیں کہ انبیاء واہلبیت اور صحابہ کو مقام الوہیت وربوبیت دینا شرک ہوگا۔ کیا مزارات میں جو کچھ ہورہا ہے ان علماء کی نظروں سے اوجھل ہے؟ کیا وہاں طلب حاجات نہیں کرتے ہیں؟ کیا وہاں طلب حاجات کے بہانے لوگوں کو نہیں بلاتے ہیں؟ کیا یہاں اللہ جیسا زمین پر سجدہ ریز نہیں ہوتے؟ کیا اسے حج بیت اللہ سے افضل نہیں بتاتے؟ آغا سبحانی اور نجفی نے فلسفہ تراشی کر کے لکھا ہے کہ آئمہ واہل بیت کے پاس علوم اوّلین وآخرین ہیں ان کو اجازت دی گئی ہے کہ سائلین کی حاجات روا کریں آپ نے یہ کس آیت سے استنا د کیا ہے؟

کیا اللہ کسی کیلئے یہ اجازت دیتا ہے؟ کیا اللہ اپنے علاوہ کوئی اور اللہ بنا سکتا ہے؟ یہ باتیں فلسفہ نہیں جاہلیت اولیٰ ہیں۔

تمہید

حمد وستائش اور مدح وشکر مخصوص ہے اس ذات باری تعالیٰ کے لیے جس نے ہمیں شقاوت وقساوت اور انتشار وافتراق والی اقوام سے نکال کر امت وسط اور امت واحدہ میں قرار دیا ہے ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَداءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيداً﴾ (بقرہ۔۱۴۳) ﴿وَ إِنَّ هٰذِهِ أُمَّتُكُمْ أُمَّةً واحِدَةً وَ أَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُونِ﴾ (مومنون۔۵۲) ہماری دعا بھی یہی ہے اس امت وسط پر رہ کر جان بخالق، جان آفرین سپرد ہو جائیں۔ حمد وشکر اس ذات کیلئے مخصوص ہے جس نے ہمیں نعمت قرآن ومحمدؐ سے نوازا ہے، اس قرآن میں آیا ہے اسلام دین ابراہیم واسماعیل ودین انبیاء ہے ﴿مَا كانَ إِبْراهِيمُ يَهُودِيًّا وَ لا نَصْرانِيًّا وَ لٰكِنْ كانَ حَنِيفاً مُسْلِماً وَ ما كانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ (العمران.٦٧) ﴿رَبَّنا وَ اجْعَلْنا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّيَّتِنا أُمَّةً مُسْلِمَةً لَكَ وَ أَرِنا مَناسِكَنا وَ تُبْ عَلَيْنا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ﴾ (بقرہ۔۱۲۸) اس قرآن میں اللہ نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے اور فرمایا ہے کہ تم مرتے وقت بھی مسلمان مرنا ﴿وَ وَصّٰى بِها إِبْراهِيمُ بَنِيهِ وَ يَعْقُوبُ يا بَنِيَّ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفىٰ لَكُمُ الدِّينَ فَلا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (بقرہ۔۱۳۲) شکر اس ذات باری تعالیٰ کا جس نے ہمارے دلوں میں افتراق وانشقاق فرق سے نفرت وبیزاری پیدا کی ہے۔

قرآن کریم کی سورہ آلعمران آیت۔۱۹ ﴿إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلامُ﴾ اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ ﴿وَ مَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلامِ ديناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخاسِرِينَ﴾ (آلعمران۔۸۵)، میں غیر اسلام کو مردود گردانا گیا ہے۔ سورہ مائدہ آیت۳ ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَ أَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَ رَضِيتُ لَكُمُ

الْإِسْلامَ دِيناً ﴾ میں اسلام کوایک دین مکمل ومتمم قرار دیا گیا ہے کسی کوحق نہیں کہ وہ اپنے پاس سے کوئی اصول واحکام وضع کرے یاان میں اضافہ یا کمی کرے، اسلام تجزیہ وتقسیم بردار نہیں، ﴿أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللَّهِ وَ رُسُلِهِ وَ يَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذلِكَ سَبِيلاً ﴾ (نساء۔۱۵۰) کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ دین کے بعض حصوں پر ایمان لائے اور بعض پر نہیں۔اگر کوئی ایک حصہ اسلام سے لے کر اس پر ایک حصہ اپنی طرف سے اضافہ کرے تو یہ ایک دین مخلوط ہوگا اللہ ہر قسم کی شراکت سے پاک ہے ﴿ قُلِ اللَّهُ قُلْ أَ فَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُونِهِ أَوْلِياء َ لا يَمْلِكُونَ لِأَنْفُسِهِمْ نَفْعاً وَ لا ضَرًّا قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمى وَ الْبَصيرُ أَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُماتُ وَ النُّورُ أَمْ جَعَلُوا لِلَّهِ شُرَكاء َ خَلَقُوا كَخَلْقِهِ فَتَشابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللَّهُ خالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَ هُوَ الْواحِدُ الْقَهَّارُ ﴾ (رعد۔۱۶)۔

گذشتہ وحاضر زمانے میں بننے والے تمام فرقے انتشار وافتراق کیلئے بنے ہیں۔لہٰذا اسلام وامت اسلام کو چھوڑ کر الگ ہونے والی ہر جماعت چاہے وہ جس بہانے یا جواز سے الگ ہو، چاہے عقائد کی بنیاد پر ہو یا احکام کی بنیاد پر یا سیاسی یا علاقائی قیادت ورہبری کے نام سے الگ ہو جائیں وہ سب فرقہ ہی کہلائیں گے ،اسلام کے خلاف ہی ہونگے اور وہ امت میں افتراق کا باعث بنیں گے۔قرآن کریم کی آیات کثیرہ میں نہی از فرقہ وتفرقہ کا حکم آیا ہے فرق سازوں نے اسلام سے نکلنے اور اسلام میں تحریف اور ہیر پھیر کرنے نیز قرآن اور حضرت محمدؐ سے منہ موڑنے کیلئے فرقے بنائے ہیں ،اسلام مرکب از قرآن کریم اور سنت وسیرت عملی رسول اللہ ہے ان دونوں میں تفکیک وجدائی ،انہدام واختتام اسلام ہے۔

نبی کریم محمدؐ کی نبوت قرآن پر متوقف ہے قرآن شاہد ہے محمدؐ مشہود ہیں۔قرآن بغیر

محمدؐ ہوا میں ہے، دونوں لازم وملزوم ہیں۔ یہاں سے باطنیہ ماسونیہ نے دونوں کو کنارے پر لگانے کا عزم شوم رکھتے ہوئے سنت کو قاضی وحاکم اور قرآن کو مقضا علیہ محکوم قرار دے کر کنارے پر لگایا۔ پھر سنت میں بغیر کسی سند شرعی کے اصحاب واتباع اسلاف ومجتہدین اور علماء وقائدین کو شامل کر کے سنت پیغمبر اکرمؐ کو بھی کنارے پر لگایا۔ فرقہ جو بھی ہو اسلام کے باغی وطاغی گروہ کا نام ہی ہے، انھوں نے اللہ کی کتاب اور پیغمبرؐ کی سنت وسیرت سے انحراف کر کے مذاہب ایجاد کئے ہیں۔ سورہ نساء کی آیت ۴۶ میں اللہ نے آیات الٰہی میں تحریف کرنے کا قہرمان یہودیوں کو قرار دیا ہے، یہودی وہ قوم ہے جنہوں نے پہلے حضرت عیسیٰ کو واجب القتل قرار دیا، اس کے بعد اللہ یا فرزند اللہ بنایا، انجیل کے سو نسخے بنا کر دیئے، انجیل کو مسخ وفسخ ونسخ کرنے سے فارغ ہونے کے بعد اسلام میں تحریف کی مہم شروع کی۔ یہودیوں کے وارث بلامنازع باطنیہ نے مسلمانوں کو پہلے مرحلے میں قرآن اور محمدؐ دونوں سے بے نیاز کرنے کیلئے ان کا متبادل اہل بیت کو بنایا ہے۔

۲۔ دوسرے مرحلے میں سنت وسیرت محمدؐ میں تحریف کی مہم چلائی ہے۔

۳۔ تیسرے مرحلے میں قرآن کو مشکوک گردانے کی مہم چلائی۔

۴۔ چوتھے مرحلے میں اللہ کی طرف سے ختم نبوت کے اعلان کے باوجود حضرت محمدؐ سے برتر یا برابر ہستیاں گھڑیں، کسی نے اہلبیت، کسی نے اصحاب، کسی نے اسلاف، کسی نے مجتہدین، کسی نے علماء اور کسی نے پیر ومرشد ومشائخ کے فتاویٰ بنائے اور ان کے نام سے قرآن وسنت سے متضاد ومتصادم افکار وعقائد ونظریات کی بھرمار کی۔ یہاں تک کہ قال اللہ اور قال الرسولؐ ناپید ہو گیا، اور پھر کمال بے شرمی سے کہتے ہیں ہم نے دین کو انہی سے لیا ہے یہ جملہ الحادیہ ہے، دین کو انہی سے کس دلیل وبرھان کے تحت لیا ہے؟ نبوت محمدؐ قرآن جیسی متحدی کتاب سے لی

ہے،حضرت محمدؐ سے دین لیتے وقت دلیل وبرہان سے لیا گیا ہے،پھر علماء سے جو دین لیا ہے وہ بغیر دلیل وبرہان کیوں لیا ہے؟۔اب یہ امت نہ قرآن کی بات کرتی ہے نہ محمدؐ کی بات کرتی ہے بلکہ یہ آئمہ واصحاب اور فقہاء وعلماء مجتہدین کی بات کرتے ہیں،سنت وفقہ کی بات کرتے ہیں،سنت میں تحریف کی ناقابل انکار حقیقت شیعوں اور سنیوں کی مجامع روائی ہیں،ان سے فقہ بنائی ہے، فقہ سے حدیث بنائی ہے،انہی مجامع روائی میں موجود احادیث سے بابی، بہائی اور قادیانی نکلے ہیں،ان ہی سے سلمان رشدی نے ''آیات شیطانیہ''لکھی ہے۔انسان عاقل و خردمند اور عالم ودانشور کو چاہیے اور حکم قرآن بھی یہی ہے کہ انسان مسلمان جیئے اور مسلمان ہی مرے،بغیر اسلام موت جاہلیت کی موت ہوگی لیکن اب تو لوگ فرقوں پر مرتے ہیں اور اسلام سے عناد یہاں تک پہنچا ہے کہ اس سے اپنا تعارف کروانا بھی چھوڑ دیا ہے اور اگر کوئی اپنا تعارف مسلمان سے کروائے تو انہیں غصہ آتا ہے۔ ہماری حکومت چندین سال دہشت گردی سے جنگ لڑنے کے باوجود اب بھی فرقوں کی بقاء کیلئے کوشاں ہے۔ بلکہ حکومتی سطح پر خالص مسلمان تعارف کو دھوکہ وخیانت قرار دیتے ہیں کہ کیوں اپنے فرقے سے تعارف نہیں کرایا کلمہ گو بھائیوں کو سوچنا ہوگا کہ کیا یہ صریح حکم قرآن سے عدول نہیں ہے کہ وہ قرآن کی مخالفت کرتے ہوئے کسی فرقے سے اپنا تعارف کرتے ہیں؟ مسلمان مرنا ہے یا فرقے پر مرنا ہے اگر فرقے پر مرنا ہے تو آپ کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔ اگر مسلمان رہنا ہے تو قرآن اور محمدؐ سے تمسک کریں اور آنکھ کھول کر دیکھیں کہ یہ فرقے یہودیوں، مجوسیوں اور صلیبیوں نے بنوائے ہیں،کیا ان کے بانی مسلمان ہیں یا ملحدین؟تمیز کرنا ہوگی۔بعض نام نہاد علماء ودانشوران اور حامیان سیکولران کا کہنا ہے ہزار بارہ سو سال سے بنے فرقے کیسے ختم کر سکتے ہیں، گویا ان کے نزدیک پرانا ہونا اس کے اصل ہونے کی دلیل ہے،یہ بات جو اس وقت علماء بولتے ہیں پہلے مشرکین بولتے تھے،یہ بات بالکل

غلط اور باطل ہے ہزار سال بعد بھی باطل، باطل ہی رہے گا، یہی بت پرستی ہے۔ کہتے ہیں کہ جتنا عرصہ ان کے بننے میں لگا ہے اتنا ہی ان کو ختم کرنے کیلئے درکار ہے، یہ بات بھی غلط ہے دس پندرہ منزلہ عمارت بنانے کیلئے چودہ پندرہ مہینے لگیں گے لیکن اس کو گرانے میں چند دن بھی نہیں لگیں گے۔ ماہرین کہتے ہیں فرقے ختم کرنے کیلئے طویل عرصہ نہیں چاہیئے، یہ بہت مختصر مدت میں ختم ہوں گے، امت اس کیلئے تیار ہو جائے اور قال اللہ اور قال الرسول ؐ کی جگہ کسی قال کو نہ مانیں تو فرقے خود بخود ختم ہو جائیں گے، نیست و نابود ہو جائیں گے، ناپید ہو جائیں گے، یہ ہوا میں بنے ہوئے ہیں یہ جلوسوں اور دھرنوں سے زندہ ہیں اور دلائل سے خوف زدہ ہیں۔

فرقے دین میں تحریف سے شروع ہوئے یعنی قرآن سے استنا دروک کر سنت سے آغاز کیا اور سنت رسول ؐ اللہ کی جگہ غیر رسول کی سنت جاگزین کی گئی، قال اللہ اور قال الرسول ؐ کی جگہ قال العلماء وفقہاء کو تحریر و تقریر کا حصہ بنایا گیا کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اسے بہت آسانی اور جلدی سے رواج دیا ہو گا، ایسا نہیں ہے، جیسا کہ بعض فرق کہتے ہیں رسول اکرم ؐ کا کفن نہیں سوکھا تھا کہ ایسا ہو گیا حالانکہ ایسا نہیں ہے اس میں بہت عرصہ لگا، اس کو لگانے کے لیے کم و بیش سو، ڈیڑھ سو سال لگے ہیں یہ قصہ کہانیاں سلیم بن قیس ہلالی، ابان بن عیاش سے شروع ہوئیں۔ زید بن علی نے شیخین پر سبّ و شتم سے انکار کر کے اپنے لئے شکست اور موت کا انتخاب کیا آج ان سے منسوب جماعت شاتم خلفاء ہے۔ یہ پودا لگنے کے بعد سو ڈیڑھ سو سال میں پھلا پھولا اور تناور درخت بنا، اس کے ہر تنے پر سیاہ کوے چیخے، ہر شاخ سے ٹہنیاں نکلیں اور ہر شاخ سے پتے نکلے۔ قال اللہ اور قال الرسول ؐ گم ہو گیا، قال العلماء، قال الفقہاء اور قال المجتہدین عام ہو گیا، دقیق تحقیق معلوم نہیں کہ یہ تہتر فرقوں والی بات کب شروع ہوئی لیکن یہ حقیقت ہے کہ یہ بات بہت بعد میں اور بہت دیر سے شروع ہوئی، یہاں سے جواب ملے گا کہ فرقے کیسے ختم

ہونگے ،عمارت بنانے کے لیے بہت دیر لگتی ہے،ایک معمولی پلاٹ پر دومنزلہ عمارت بنانے کے لیے کم ازکم سال یااس سے بھی زیادہ وقت لگتا ہے لیکن گرانے کے لیے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ لگتا ہے فرقوں کوختم کرنے کیلئے پولیس اور رینجر نہیں چاہیئے ان کو دلائل و براہین کی ثقافت کے رواج سے ختم کرنے کی ضرورت ہے،جیسے اسپرے کرنے سے حشرات ختم ہوجاتے ہیں یہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ یہ بات سرے سے ہی غلط ہے کہ فرقے ختم نہیں ہوسکتے ہیں اگر آج ہی مسلمان قال العلماء وقال الفقہاء اور قال المجتہدین کی جگہ قال اللہ اور قال الرسولؐ کی بات کریں تو فرقے نہ صرف ختم ہوجائینگے بلکہ دفاع نہ کرسکنے پر ناپید ہونگے۔

کثرت فرق سے شرم آنے پر بعض شرم وحیاء میں آکر کہتے ہیں کہ فلاں فلاں فرقے تو ختم ہو چکے ہیں، یہ جھوٹ اور دھوکہ ہے یہ قحبہ خانے پر مدرسہ کا بورڈ لگانے کی مانند ہے۔ان کے عقائد وہی عقائد فاسدہ ہیں۔ان کی یہ بات اسی طرح ہے کہ جیسے کوئی انسان مرجاتا ہے تو اس کے اہل خانہ کسی اور کی کفالت میں آجاتے ہیں فرقے بھی بڑے فرق کی کفالت میں جاتے ہیں یہاں یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ وہ کس کے بطن میں گئے ہیں یا کس گروہ کا حصہ بنے ہیں پھر یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ گذشتہ زمان میں ان کا کردار ورفتار کیسا رہا ہے اور انکا حسب ونسب کیا تھا۔اس رائج اصول کی روشنی میں فرق کا نسب وحسب مجہول النسب یا معلوم الفساد گروہ سے جاملتا ہے۔

فرقے نے اسلام سے ایک اصل کو حذف کرکے اپنی طرف سے کسی چیز کا اضافہ کرکے پیش کیا ہے۔اللہ نے قرآن میں جس چیز کو زیادہ تکرار سے مسترد کیا وہ شرک ہے اور فرقے غیر اللہ کی شرکت سے ہی بنتے ہیں اس کی واضح مثال یہ ہے کہ علماء اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں اس مسئلہ پر قرآن اور سنت اور عقل اور اجماع ہے، کیا قرآن اور سنت کے بعد کسی چیز کو بھی اس میں شامل کرنا شرک نہیں ہے۔فرقے اپنی جگہ مفاد پرست، بدکردار اور مذموم ومکروہ ہونے کی وجہ

سے زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتے، یہاں سے وہ نام بدلتے رہتے ہیں چنانچہ شیعوں نے باطنیہ اور کبھی تعلیمیہ وسبعیہ نام رکھا اس طرح بعضے حدیثی، اخباری، اجتہادی، اصولی، تقلیدی، حنفی وشافعی اور مالکی وحنبلی وغیرہ سے حلیہ بدلتے رہتے ہیں فرقہ ساز کمپنیوں کا یہ کہنا کہ فلاں فرقہ ختم ہو گیا ہے ان کی یہ منطق اغفال اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے فرقے نئی شکل ورنگ میں حلیہ بدلتے ہیں، تمام فرقے اسی اصول مفادات پر کھڑے ہیں۔ تقسیم در تقسیم تولید در تولید پر ان کا فلسفۂ قائم ہے۔ فرقہ تشتت پذیر ہے فرقے اپنے شکم میں فرقہ کا حمل رکھتے ہیں، جونہی وہ اپنی مقبولیت کم یا ختم ہوتی دیکھتے ہیں ناپسندیدگی محسوس کرتے ہیں اور اپنی مردودیت کے مظاہر دیکھتے ہیں تو خود روپوش ہو کر بچے کو چھوڑتے ہیں۔ فرقے پہلی صدی کے آخر سے شروع ہوئے ہیں ابھی پندرہویں صدی تک ان کی پیدائش میں وقفہ نہیں آیا ہے۔ فرقہ پرست یا حامیانِ فرقہ فرق کو محدود نہیں کر سکے اور انکی وحدت کی کاوشیں نفاق پر مبنی ہیں چنانچہ اس سلسلہ میں ہماری کتاب احلام تقریب بین المذاہب آئے گی (ان شاء اللہ)۔ فرقہ سازی کا اصول یہ ہے کہ یہ جہاں سے بھی ہو سکے جتنی بھی گنجائش ہو، اسلام پر حملہ کریں جس طرح لشکر عمر بن سعد کے منادی نے نداء کی تھی کہ امام حسین بہترین کفو ہے ان پر ہر طرف سے حملہ کریں فرقہ ساز کمپنیوں کا بھی ایک عام اعلان ہے کہ اسلام پر ہر سو ہر طرف سے جو بھی منہ اسلام کے خلاف نازیبا ہو سکتے ہیں بولیں جو بھی کریں، اپنا حق زحمت وصول کریں جس طرح ایک عرصے سے یہ اسلام مخالف بجٹ سے ملک میں مساجد ومدارس ضرار بنانے کیلئے زیادہ سے زیادہ رقوم دیتے رہے۔

فرقوں کی شرح تولید دیگر موجودات کی مانند ہے۔ حیوانات میں زواج شرعی وقانونی نہیں ہوتا ہے، قدیم وجدید ایام سے انسانوں میں اہل شرف وفضیلت نے زواج کو قانون کے اندر رکھا ہے لیکن جاہلیت قدیم وجدید میں بعض اقوام ومذاہب فاسدہ نے زواج حیوان جیسا

آزادرکھا ہے،لہٰذاان کے ہاں باپ سے تعارف ناممکن رہتا ہے لیکن زمانہ جاہلیت قدیم میں بھی اس کا بہت خیال رکھا جاتا تھا حتیٰ جہاں ولادت غیر مشروع طریقہ سے ہوتی تھی تو بھی بتانا ہوتا تھا کہ یہ فلاں کی اولاد ہے۔اس حوالے سے نسب جاننے والے شخص کو بڑا مقام حاصل ہوتا تھا۔ یہاں سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ جانیں کہ فرق ومذاہب کے بانیان کون تھے؟

جس طرح انسانوں کا نسب جاننا ضروری ہے فرقوں کے انساب کو بھی جاننا ضروری ہے تا کہ حلال زادہ اور حرام زادہ کی تشخیص ہو جائے کیونکہ اسلام میں قانون ارث صحیح نسب کیلئے ہے۔ان کے بنیاد گزار کون تھے؟مسلمان یا مجوس، مسیحی زادہ، یہودی زادہ یا مجہول الحال تھے؟ اگر یہ غیر مسلمین میں سے تھے تو ان کو فرق مسلمین نہیں کہہ سکتے ہیں اس لئے فرق نویسوں نے بعض مدعی فرق کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ہے اب تو فرقوں میں بھی بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کی تعداد دوارب سے زیادہ ہو چکی ہے روایت میں فرقوں کی تعداد تہتر بتائی جاتی ہے جبکہ صاحب معجم الفرق اسلامیہ نے ۴۸۰ فرق کے نام دیئے ہیں۔

اسلام بلامذہب:۔

دین اسلام پر عقیدۂ غیر متزلزل ومحکم و پائیدار رکھنے والوں اور ملت ووطن کے لئے درد رکھنے والوں کو چاہئے کہ اس وقت چند فی صد سیکولر ملک وملت کو اپنے نرغے میں رکھے ہوئے ہیں دعوائے اسلام کے باوجود ہر آئے دن اسلام کا مذاق اڑا رہے ہیں حتیٰ صورت حال یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ملک کے محافظ ادارے آپس میں تناؤ رکھتے ہیں۔ یہاں خالص اسلام عزیز سے بیزاری وکڑواہٹ رکھنے اور اسلام کو کنارے پر لگانے والوں کی وجہ سے ملک کی کوئی چیز بھی محفوظ نہیں حتیٰ ناموس بھی محفوظ نہیں اب تو مسلمان کہلانے والے چھوٹے چھوٹے بچوں کے ساتھ شرم آور رسوائی کے اعمال انجام دے رہے ہیں۔اگر یہاں انسان عاقل ہوتے تو ان کو یہ

سوچنا چاہئے کہ میرے وطن میں کیا ہورہا ہے؟ اسلام کے ساتھ کیا ہورہا ہے؟ صرف اپنے لئے سوچنا ابن شکم ہے، اس میں ضمیر وعزت نفس کا تحفظ نہیں، اگر آپ عالم اسلام میں اسلام ومسلمین کے ساتھ کیا ہورہا ہے نہیں سوچتے یا اپنے کو اس بارے میں عاجز وقاصر دیکھتے ہیں تو کم سے کم اپنے ملک میں جو کچھ ہورہا ہے اس بارے میں تو سوچنا چاہیئے۔ ملک ودین کیلئے نہ سوچنے والے ،اور صرف اپنی دنیا کیلئے سوچنے والے ابن شکم اور ابن مٹی ہوتے ہیں۔ ان کی کوئی فضیلت و شرافت نہیں ہوتی اور جو کچھ دیگران کے ساتھ ہورہا ہے ایک دن آپ کے ساتھ بھی ہوگا، آپ کی بھی باری آئے گی۔ دنیا میں اسلام ومسلمین کا درد رکھنے والے اور اسلام کی سربلندی کیلئے سوچنے والے، بے قرار، بے چین مسلمانوں کے مسائل کا حل، استعمار شرق سے نجات وذلت وعار سے نجات کے لئے سوچنے والوں میں سے ایک مفکر کبیر استاد دکتور محمد مصطفی شکعۃ عمید کلیہ آداب مصر عین الشمس عمید دراسات جامعہ امارات عربی استاد کلیہ آداب مجمع بحوث اسلامی ازہر شریف نے سنہ ۱۳۷۹ھ بمطابق ۱۹۶۰ میلادی میں آج سے ساٹھ سال پہلے عالم اسلام کے مذکورہ تمام مصائب ومشکلات کا ذمہ دار فرق ومذاہب کو گردانتے ہوئے نجات کو اسلام بلامذہب قرار دیتے ہوئے ایک کتاب ''اسلام بلامذاہب'' تالیف کی، اس کتاب کی تعریف میں اور ادائے فرض کرنے پر ایک عالم ودانش مند کی طرف سے اس کاوش کو سراہتے ہوئے اس وقت کے جامع الازہر کے سرپرست محمود شلتوت نے اس پر اپنے تأثرات لکھے۔ لیکن مذہب کی قیمت پر کھانے ،مذہب کے سائے میں جینے، دین وعزت کی قیمت پر زندگی گزارنے والوں نے اس کو ایک فعل محال اور ناممکن عمل قرار دیا۔ بہت سے دانشور نماؤں نے مذاہب کو جوں کے توں رکھ کر امت کو متحد کرنے کی اضغاثِ احلام کا مظاہرہ کیا، فرقہ پرست جہاں بھی ہوں ان کی منطق یہ ہے کہ مذاہب رہنے چاہئیں ورنہ وہ اس ضرب المثل کے مصداق بنیں گے کہ'' دریا خشک ہوجائے

تو ماہی کہاں جائے ''مذاہب سے ہٹ کر خالص اسلام کی طرف دعوت کے مخالف دانشوروں میں ہمارے ملک کے جمعیت علماء اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن کا کہنا ہے'' صدیوں سے چلے مذاہب کو ختم نہیں کیا جا سکتا'' یہ بات اہل باطل کی منطق ہے کہ باطل جب وجود میں آتا ہے تو ختم نہیں ہوتا ہے، جس طرح ابلیس دنیا سے ختم نہیں ہوا۔ اسی فکر کے حاملین میں سے ایک جناب استاد غامدی صاحب ہیں آپ بھی اسلام بلامذاہب کے مخالفین میں سے ہیں مذاہب کو جوں کے توں رکھ کر فرقوں کے اتحاد کے داعی بنے ہوئے ہیں۔ انہیں میں سے ایک استاد سید محمد جواد نقوی صاحب ہیں آپ ایک طرف پاکستان میں نظام ولایت فقیہ کے داعی ہیں دوسری طرف سے اتحاد مذاہب کے داعی ہیں اور تیسری طرف اسلام بلامذاہب کے مخالف ہیں۔ مذاہب اور اسلام اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں ﴿ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ (یوسف: ۳۹) انسان عاقل اسلام شناس واسلام دار کو سوچنا چاہیئے کیا بُت مذہب، بغل میں رکھ کر امت مسلمہ کا کوئی مسئلہ حل ہو سکتا ہے؟ جب قیادت الگ الگ ہو تو خود مذہب کا مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے چہ جائیکہ ایک دوسرے کو باطل کہنے والے کیسے اتحاد کر سکتے ہیں؟ اگر کر سکتے ہیں تو پہلے اپنے فرقوں کو متحد کریں، کیا طول تاریخ میں کبھی شیعہ سنی نے متحد ہو کر کوئی کارنامہ سرانجام دیا ہے؟؟ مسلمان عاقل کو سوچنا چاہیئے کہ میری ذمہ داری کیا ہے؟ میری مسئولیت کیا ہے؟ مجھے کیا کرنا چاہئے؟ اس کا افق وسیع ہے اتحاد اسلامی کا افق تنگ وضیق اور خناق ہے۔ اسلام بلامذھب کے مخالف اغیار کے ہمنواء ہیں، مذاہب کے نشان ہمیشہ اسلام کے اصول ومبانی کی مخالف سمت میں رہے ہیں کفر والحاد کے ہمنوار ہے ہیں، چنانچہ مدخل دراسات میں فرقوں کے اھداف کو ہم نے بطور خلاصہ پیش کیا ہے یہاں بھی آگے قارئین دیکھیں گے ہر فرقے کے تیر یا میزائل کا نشانہ اسلام کی ایک اساس ہوتا ہے۔ کسی نے اللہ کی الوہیت، کسی نے

رسالت انبیاء ومحمدؐ کی نبوت کو مارا ہے بعض نے قرآن کو اور کسی نے اسلام کے اجتماع کو مارا ہے، کسی نے اسلام کے خیر خواہوں کو مارا ہے۔

اسلام بلا مذہب کی ضرورت اور ناگزیری کے اسباب تحلیل مذاہب سے ہی واضح ہو سکتے ہیں آئیں دیکھیں مذہب کیوں اور کیسے وجود میں آئے۔فرقوں کے بارے میں تفصیل میں وارد ہونے سے پہلے اس بات کی وضاحت دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ کتاب حاضر میں کچھ ایسے فرقوں کا بھی ذکر کیا ہے جسے فرقہ نویسوں نے اپنے فرق میں ذکر نہیں کیا ہے ہم نے ان کا ذکر کیا ہے، کیونکہ فرق کا معنی وحدت مسلمین ووحدت امت سے نکل کر اپنا خاص شخص (اوپر لے جانا) کرنا اور اپنے لئے امتیاز حاصل کرنا ہے۔ وہ عامۃ المسلمین سے برتری ظاہر کرتے ہیں، جس سے امت کے تصور کو خلل ونقصان پہنچتا ہے ہم نے فلسفہ فرق سازی کے تحت انکا ذکر کیا ہے کیونکہ تفریق امت میں ان کا بہت بڑا کردار رہا ہے۔

اسباب ظہور مذاہب:۔

ظہور مذاہب فہم آیات وروایات میں اختلاف کی وجہ سے نہیں ہوا، یہ بات ایک قسم کی تدلیس، اغفال اور دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔ اسباب ظہور مذاہب ایک دو نہیں بلکہ متعدد ومختلف ہیں ۔سب سے پہلے ضرب اسلام ومسلمین ہے اس بارے میں دلائل وبراہین، قرائن شواہد لاتعداد و لاتحصی ہیں۔ چنانچہ متن کتاب میں دیکھیں گے جتنے بھی فرقے وجود میں آئے ہیں ہر ایک نے ایک اساس اسلام کو مارا ہے کسی نے الوہیت کو کسی نے نبوت کو، کسی نے قرآن کو کسی نے ایمان بہ آخرت کو۔ اس جنگ کو موثر وکامیاب بنانے کے لئے دیگر اسباب کو بھی بروئے کار لائے ہیں بلکہ یوں کہیں مفاد پرستوں کو زیادہ سہولت دی ہے کہ وہ اپنے مفادات کی خاطر زیادہ اسلام پر حملہ کریں۔

اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ فرقے جلد ہی فرقے سے الگ ہوتے رہے،فرقوں کے بانی اکثر وبیشتر عالم نہیں تھے جاہل ومفاد پرست تھے،علماء کوایسے مفاد کے لئے استعمال کرتے تھے جووہ چاہتے تھے۔چنانچہ آج پاکستان میں دیکھتے ہیں کہ بریلوی جو برصغیر میں وجود میں آئے ہیں وہ کتنے فرقوں میں بٹ گئے ہیں،خاص کر حالیہ سالوں میں ہر آئے دن بٹتے جارہا ہے۔اسی طرح شیعہ عالمی سطح پرتو چھوڑیں اسی ملکی سطح پر دیکھیں تو صرف سیاسی سطح پر کتنے فرقوں میں بٹ گئے ہیں،کیا یہ تقسیم علمی وتحقیقی بنیاد پر ہے یا مفادات کی بنیاد پر ہے؟ یقینی اور قطعی طور پر مفادات کی خاطر ہے چونکہ آخر یہ سب کا مشترکہ فیصلہ ہے کہ اس میں اسلام کی طرف برگشت نہ ہو۔

سیاسی سطح پر یہ مذاہب ضرب اسلام ومسلمین کے لئے وجود میں آئے ہیں،اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ اب دنیا میں امت مسلمہ کسی بھی مسئلے پر متحد ہونے کے لئے تیار نہیں ہے۔لیکن ضرب اسلام کے لئے سب متحد ہیں،قرآن کو کنارے پے لگانے اس سے روکنے کے لئے بریلوی،دیوبندی اور شیعہ اپنی تمام متضاد شاخوں کے ساتھ ہاتھ میں ہاتھ دے کر متحد ہیں۔امت مسلمہ میں اور خاص کر پاکستان میں جاری وساری فتنے فساد کا منبع ومشرب ''سب خلفاء'' ہے۔سب وشتم کے مستحق قرار پانے کیلئے دلائل اہل سنت نے فراہم کئے ہیں اور اس کے معاشرے میں اجراء کی ذمہ داری شیعوں نے لی ہے۔اب تو سنی بھی کہتے ہیں ہماری کتابوں میں ان کی غلط حرکتوں کا ذکر ہے۔اسی طرح محمدؐ کو پیچھے چھوڑنے آل واصحاب اور مجتہدین اور ان کے نمائندگان کو آگے لانے پر سب کا اتفاق ہے،کوئی اصحاب کو،کوئی اہل بیت کو اور کوئی صوفیوں کو لانے والے ہیں،نام بدل کر نئے نام سے متعارف کرنا،اپنے آپ کو الگ دکھانے کے طریقہ کو سب نے اپنایا ہے،یہ حقیقت پر مبنی نہیں صرف دکھاوا ہے،آپ کا مذھب نہیں بدلا ہے،آپ ضرب اسلام میں پہلے نکتے پر قائم ہیں جس سے آپ ایک انچ پیچھے نہیں ہٹے ہیں۔

گر چہ آپ ہزار باران سے برأت کا اعلان کریں ''ہم سے نہیں'' کہیں یا ان کے ختم ہونے کا اعلان کریں یا ان کے افسانے ہونے کی تحقیق پیش کریں، یہ ایک طے شدہ ثابت شدہ بات ہے ،نام بدل کے شیعہ سے امامیہ اور امامیہ سے اثناعشری آپ کا مکرانہ عمل ہے، آپ وہی شیعہ ہیں جو پہلے دنوں میں خوارج کے بعد وجود میں آئے تھے۔ چاہے آپ لاکھ کہیں سبائیہ،نصیریہ اور کیسانیہ کا وجود نہیں، چاہے آپ سو محققین لائیں، مجلّہ تخصصی کلامی میں یہ ثابت کریں کہ مذھب کیسانیہ افسانہ ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں، کیونکہ آپ کے مذہب میں ایک شق توریہ ہے، ہم آپ کے دعویٰ کو تسلیم کرتے ہیں کہ منقرض ہوگیا ہوگا لیکن اس سے مراد مذہب نہیں مذہب کے بانیان مراد ہیں۔ عقائد وہی ہے جو ان سے منسوب ہے جس کے بنیاد پر وہ مردود قرار پائے ہیں وہ ابھی آپ میں ہے جیسے ''بداء، امامت برتر از نبوت ہے، قرآن ناطق برتر از قرآن صامت ہے ،عقیدہ مھدویت ،عقیدہ رجعت ،علم غیب ائمہ ، ولایت تکوینی' ان عقیدوں میں کوئی کمی نہیں آئی ہے جوں کے توں موجود ہیں۔ آپ کے عقائد اتنے فاسد ہوگئے ہیں کہ خود اپنوں سے ڈرنے لگے ہیں ،لہٰذا ہمیں آپ کے کلمہ ''امامیہ'' کو سن کر حیرت نہیں ہوئی کہ کوئی نئی چیز وجود میں آئی ہے اگر امامیہ اچھے ہوتے تو اثناعشری وجود میں نہیں آتے، اگر اثناعشری صحیح ہوتے تو اسماعیلی اور اثناعشری کے درمیان غیر معمولی فرق نظر آتا، یہ کونسی نظریں ہیں، کس قسم کی نظریں ہیں ایک اور گیارہ میں فرق معمولی ہے؟ یا نسخ شریعت اور بقاء شریعت میں فرق معمولی ہے۔ واللہ تاللہ الف باللہ امت کو منتشر کرنے والے امت کو اپاھج کرنے والے زمین گیر اور زمین میں دفن کرنے والے دشمنان کو اوپر لانے والے یہی مذاہب ہیں اور بغیر کسی استثناء وترجیحات اور لحاظ وتقدم وتأخر کے '' كلهم مجرمين ان مأواهم جهنم انّ الله محيط بالكافرين ''۔

حمد وشکر تیری ذات کیلئے مخصوص ہے کہ تو نے ہمیں ان ناسورات امت سے پہلے ہی

متوجہ کیا ہے'' الحمد لله وشكر لله ''اوران کی اشکال انواع اور بُرے عزائم وخیانت کی نشاندہی کرنے کی توفیق عنایت کی اور ہماری نگارشات کی تنظیم دہی کے لئے ہمیں برادران عزیز کا تعاون ہمیشہ کی طرح حاصل رہا۔فرقوں کی کثرت کی وجہ سے فرق نویسوں نے طریقہ لغت نویسی،رجال نویسی کواپنایا ہے جہاں حروف کی ترتیب سے فرقوں کولکھا ہے،حاضر کتاب میں بھی فرقوں کواسی ترتیب میں پیش کیا ہے۔

"حرف آ"

ا۔آغا خانی:۔

ان کا اسماعیلیوں کی شاخ نزاریہ سے تعلق ہے، لیکن وہ امت اسلامی میں اسماعیلیوں سے بھی برے وبدنام ومذموم قرار پائے ہیں، ان کو امت اسلامی میں شامل نہیں کیا جاتا۔ یہاں سے اذہان میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر آغا خانیوں کے زیادہ مذموم ومنفور قرار پانے کی کیا وجوہات ہیں حالانکہ بہت سے علماء یا دینی ادارے ان سے دفاع کرتے رہے ہیں۔ان کی بد نامی کی بنیادی وجہ ان کے تنسیخ شریعت کا اعلان ہے اور تمام محرمات قرآنی سے آزاد ہو کر گناہوں کا ارتکاب ہے۔ یہی اوباشوں اور آزاد خیالوں کا ان کی طرف گرائش کا سبب ہے، لیکن یہ قباحت ونفرت حکم قرآن وسنت رسولؐ کے تناسب سے بہت کم بلکہ نہ ہونے کے برابر ہے، بعض جگہ ان کے بارے میں اظہار نفرت و ناپسندیدگی کا مظاہرہ کرنے والے خود ناپسند ومہجور و محصور قرار پاتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں شمالی علاقہ جات گلگت وبلتستان کی مثال دیں تو سمجھنا آسان ہوگا۔ بلتستان میں دعوائے دینداری دکھانے والے علماء سے لے کر مومنین تک انہی کے گرویدہ ہیں، بلکہ بعض لوگوں کا تجزیہ ہے کہ انہیں بلتستان کے مقتدر علماء کی حمایت حاصل ہے۔

فرقہ اسماعیلی کی شاخہ نزاریہ معاصر ہے۔ ہلاکو نے قلعہ الموت میں اسماعیلیہ نزاریہ کی حکومت کا خاتمہ کرنے کے بعد ان کے افراد جہاں ملے انکا قتل عام کیا، یہاں سوال پیش آتا ہے کہ ہلاکو مشرک تھا اس نے فاتح بننے کے بعد ان کی نسل کشی کیوں کی؟ اس کا جواب تحلیل گراں یوں دیتے ہیں کہ اسماعیلیوں کا دین اقتدار پرستی ہے لہٰذا یہ ان کیلئے ہمیشہ خطرات کا باعث بنیں گے، اور ہلاکو نہیں چاہتا تھا کہ ان کا کوئی وارث تخت نکلے، اس لئے یہ جہاں ملے اس نے انہیں قتل کیا۔ ہلاکو کے ہاتھوں قتل ہونے سے بچنے والے دور تستر گزارنے کیلئے منتشر ہو کر روپوش

ہوگئے، اسماعیلیوں کی کثیر تعداد نے ہندوستان کی طرف رخ کیا، وہاں انہوں نے جلا وطنی کی زندگی گزاری۔

اسماعیلی اپنے مذہب کو ہندوؤں میں فروغ دینے کی سعی کرتے تھے، خاص کر وہاں کے پست طبقہ بوذیوں میں انھیں بہت کچھ کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں چنانچہ وہ خود بھی بہت سی چیزیں بوذیوں سے لیتے تھے انیسویں صدی کے پہلے نصف میں ایران میں حسن علی شاہ نامی ایک شخص نمودار ہوا، اس کے ساتھ بہت سے غیر اسماعیلی بھی اس کے حلقہ میں جمع ہوتے رہے۔ حسن علی شاہ خود کو اسماعیلی ظاہر کرنے سے گریز کرتا تھا تا کہ لوگ ان سے دور نہ ہو جائیں جس وقت انگریز کی توجہ ایران کی طرف مرکوز ہوئی تو انھوں نے اس شخص کو استعمال کیا تا کہ وہ ایران کے امن کو تباہ کرے، انگریز کی پشت پناہی میں وہ اپنے اسلاف کی سیرت کو زندہ کرتے ہوئے میدان میں اترے، اس نے مملکت کے امن کو خطرے میں ڈالا۔ وہ راستوں میں مسافروں کو لوٹنے میں مصروف ہوئے یہاں تک کہ ایران میں ان کی شہرت پھیل گئی اور ان کا نام زبان زد عام ہوگیا جس پر ایرانیوں کو ان کی شجاعت اور جرأت پر تعجب ہوا اور وہ ان کے گرویدہ ہوگئے تا کہ وہ ان کے ذریعہ مال غنیمت حاصل کریں۔

یہ لوگ کیچ مکران، سندھ، کرمان اور خراسان میں بھی پھیل گئے تھے ۱۲۳۲ھ میں شہر یزد میں شاہ خلیل اللہ کے معتقدین کے درمیان جھڑپ ہوئی اور شیعہ ان کے خلاف نکلے جب یہ خبر تہران میں پہنچی تو اس وقت قاچاری بادشاہ نے حاکم یزد کو برطرف کیا اور سید علی خان عطا شاہ بن شاہ خلیل اللہ کو تہران بلایا اور اپنی بیٹی ان کے عقد میں دی۔ انھیں اطراف قم میں حاکم بنایا۔ اس طرح انھیں یہاں مقام ومرتبت حاصل ہوا۔ جب کرمان خراسان کیچ مکران وغیرہ پر اس کو تسلط حاصل ہوا اور اس کو خبر ملی کہ بادشاہ اس کو گرفتار کرر ہے ہیں تو وہ وہاں سے سیستان قندھار

پہنچا وہاں سے حکومت برطانیہ سے معاہدہ کر کے بمبئی آ گیا اور وہاں قیام کیا۔ ۱۲۹۸ھ میں وفات پائی، اس کی جگہ اس کے بیٹے علی شاہ سر دجہاں کو انگریز نے لقب آغا خان دیا۔

عقائد آغا خانی کے بارے میں لکھنے اور بولنے والوں سے ہٹ کر ایک مسلمہ ومتفقہ حقیقت سے نتیجہ اخذ کرتے ہیں، آغا خانیوں کے عقائد کے بارے میں صاحب موسوعہ ادیان لکھتے ہیں کہ یہ خطابیہ، مبارکیہ، قرامطہ، مزدکیہ اور بابکیہ خرمدیہ کے پیروکار تھے وہ اپنے آئمہ کو رسول اکرمؐ سے افضل سمجھتے ہیں اور اباحیہ مطلقہ کے قائل ہیں۔

تاریخ اسماعیلی پڑھنے والوں کو پتہ ہے ان کا سلسلہ ابی الخطاب اسدی، میمون دیصانی اور عبداللہ قداح سے ملتا ہے، ان کے دو قسم کے دانت ہیں جن میں سے ایک وہ حکومت مستقر ہونے کے بعد دکھاتے ہیں، چنانچہ مصر میں حکومت ملنے کے کچھ عرصے بعد حاکم با امر اللہ نے دعوائے الوہیت کیا، لبنان میں دروز، قلعہ الموت میں امید کیا بزرگ اور برصغیر میں آغا خان نے تنسیخ شریعتِ اسلام کا اعلان کیا، یہ ان کے عقائد سمجھنے کے لئے کافی ہے۔ اس کے باوجود بلتستان کے علماء نے ان کی الوہیت کا اعتراف کرتے ہوئے "یا علی مدد" کہنا شروع کیا ہوا ہے۔

تمام فرق اسلامی کے عقائد ونظریات کو پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ انہوں نے ایک ملک اسلامی کو برباد اور ویران کرنے کے لئے کافرین وملحدین کو ٹھیکہ پر دیا ہے، ان سب نے دہشت گردوں کی سنت پر چلتے ہوئے اپنا الگ نام رکھا ہے۔ کتاب فرہنگ فرق اسلامی میں جواد مشکور نے لکھا ہے ان کی عبادت ودعائیں تمام مسلمانوں سے مختلف ہیں یہی ان کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کیلئے کافی ہے، کیونکہ یہ لوگ نماز روزہ وحج کے منکر ہیں، نماز، روزہ اور حج ضروریات اسلام میں شمار ہوتے ہیں ان کے منکرین دائرہ اسلام سے خارج ومرتد ہوتے ہیں۔

آغا خانیوں کاعقیدہ وہی ہے جوحاکم بامراللہ اورکیابزرگ کا ہے کہ اللہ ان میں حلول ہوا ہے قیامت صغریٰ قائم ہوچکی ہے تکالیف اٹھ گئی ہیں حلال وحرام کادورگزرگیا ہے۔

١ـاسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ٢ـمعجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٣ـموسوعة الاديان(لميسرة) دارالنفائس ٤ـفرهنك فرق اسلامى جواد مشكور ٥ـباطنيه ٦ـدائرة المعارف اسلاميه شيعه تاليف حسن امينى ٧ـاسماعيليون والمغل و نسير الدين تاليف حسن امينى ٩ـاسماعيليه تاليف احسان الهى ظهير ١٠ـعقائد باطنيه تاليف دكتور صابر طعيمة

"حرف الف"

۲۔اباحیہ:۔

فرہنگ فرق اسلامی تالیف محمد جواد مشکور ص ۴ پر لکھتے ہیں اباحیہ مادہ بوح، "ب وح" سے لیا ہے جو کسی چیز کے آشکار کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔اصطلاح شریعت میں اس چیز کو کہتے ہیں جس کے بارے میں شارع کی طرف سے کوئی حکم نہیں آیا ہے یعنی اس صورت میں شخص مسلمان اس فعل کو کرنے اور نہ کرنے میں آزاد ہے۔لیکن فرق شناسوں کے نزدیک اباحیہ ان فرقوں کو کہتے ہیں جنہوں نے اپنے اوپر عائد تمام تکالیف شرعیہ کو اٹھایا ہے اور تمام محرمات کو اپنے ماننے والوں کے لیے مباح کیا ہے۔

کتاب موسوعہ ادیان تالیف اسماعیل جامد ص ۲۱۸ پر آیا ہے اس مذہب کی برگشت مزدکیہ کو جاتی ہے،ان کا آغاز نوشیروان بادشاہ فارس کے والد قباذ کے دور میں ہوا تھا۔اس نے بادشاہ کو اپنے مذہب کی طرف دعوت دی لیکن نوشیروان کو معلوم ہوا یہ شخص خاندان کو تباہ کرنے والا ہے تو نوشیروان نے اس کو قتل کیا لیکن اسلام آنے کے بعد مامون کے دور میں بابک خرمی نے ۲۰۱ھ سے حکومت عباسی سے جنگ لڑی جو بیس سال تک چلی،آخر میں قائد لشکر معتصم عباسی اسے اور اس کے بھائی کو گرفتار کر کے بغداد لایا اور انہیں معتصم عباسی نے قتل کیا۔اباحیہ والوں کا کہنا ہے حلال وحرام جو قرآن میں آیا ہے اس سے مراد ائمہ اور ان کے دشمن ہیں اس سے آئمہ کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے تبراء مراد ہے بعض دیگر کا کہنا ہے کہ امام کی معرفت اور ان سے محبت ولگاؤ تمام تکالیف کی جگہ لیتی ہے پھر کسی چیز سے اجتناب و پرہیز کی ضرورت نہیں رہتی۔

کتاب موسوہ میسرہ صفحہ ۹۵۵ پر اسقاط تکالیف شرعیہ کے عنوان سے مضمون آیا ہے باطنیہ نے کہا ہے امام تک پہنچنے کے بعد تکالیف ساقط ہو جاتی ہیں۔آغا خانیہ، جناحیہ اور ہاشمیہ بھی مذہب

اباحیہ پر تھے۔

۱۔الفرق بین الفرق تالیف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادی ۲۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی شریف یحیی الامین ٤۔موسوعه ادیان تالیف اسماعیل جامد

۳۔اباضیۃ:۔

اباضیہ خوارج سے ٹوٹا ہوافرقہ ہے۔ یہ منسوب بہ عبداللہ بن اباض ہے۔اباضیہ کا تسلط جزیرہ عربیہ حضرموت صنعاءاور مکہ ومدینہ تک پھیلا۔ اباضیہ خودکوخوارج کہلانے سے ناراض ہوتے تھے بلکہ کہتے تھے ہم اباضیہ ہیں جودیگرفرق اسلامیہ کی مانند مسلمان ہیں۔کتاب اسلام بلا مذہب ص۱۳۵پر آیا ہے یہ فرقہ عمان،زنجبار،شمالی افریقہ تک پھیلا ہوا ہے۔

اباضیہ افریقہ میں اس طرح پھیلے ہیں جس طرح سوکھی گھاس میں لگی آگ پھیلتی ہے۔ اباضیہ نے افریقہ میں ۱۳۰سال تک حکومت کی ہے ان کا سلسلہ ابھی تک جزائر میں موجود ہے۔ اباضیہ کاعقیدہ عام مسلمانوں جیسا ہے یہ قرآن اورسنت کے ساتھ اجماع کے بھی قائل ہیں۔ان کے پاس حدیث کی کتاب دیوان جابر کے نام سے مشہور ہے۔اس فرقے نے عبداللہ بن زبیر کے ساتھ مل کر یزید کے لشکر سے جنگ لڑی تھی۔

۱۔اسلام بلا مذاهب تالیف دکتور مصطفی الشکعة ۲۔تاریخ الفرق و عقائد ها تصنیف الدکتور محمود سلام عبیدات ۳۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ٤۔موسوعة الادیان(لمیسرة) دار النفائس ٥۔قاموس المذاهب و الادیان،اعدادحسین علی حمد ٦۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابو خلیل ۷۔الفرق بین

الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادی ۸۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور ۹۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شريف يحيى الامين

۴۔ابراہیمیہ:۔

ابراہیمیہ پیروان ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر کو کہتے ہیں۔ یہ پہلے محمد بن اسماعیل کی بیعت میں تھا،بعد میں ابراہیم بن موسیٰ بن جعفر نے خود دعوائے امامت کیا،تو اہل صنعاء نے ان کی بیعت کی۔انہوں نے بہت سے لوگوں کو قتل کیا،فرہنگ فرق اسلامی میں آیا ہے لوگوں نے ان کو جرار قصاب کہا ہے۔ایام مامون رشید میں اسے گرفتار کر کے امام رضا کی خاطر رہا کیا گیا۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور

۵۔ابراھیمیہ:۔

ابراھیمیہ کے نام سے ایک فرقہ اباضیہ سے تعلق رکھتا ہے۔انہوں نے ابراہیم اباضی کی بیعت کی (اطلس ص۱۲)

۱۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقی ابو خليل

۶۔ابراہیمہ:۔

ابراہیم بن عبداللہ بن حسن المثنیٰ بن حسن کے پیروان کو کہتے ہیں جس نے محمد بن عبداللہ نفس ذکیہ کے بعد قیام کیا تھا عبداللہ محض نے اپنے دونوں بیٹوں کو بیک وقت امام بنایا تھا ابراہیم نے ۱۴۵ھ میں وفات پائی ہے۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور ۲۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور ۳۔اطلس الفرق و المذاهب

الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابو خلیل

۷۔ابراہمیہ:۔

ابراہمیہ فرقہ غالیہ صوفیہ شیعہ ہے یہ منصور دوانیقی کے دور میں اطراف موصل میں رہتے تھےان کاطوروطریقہ سکھوں سےملتا تھا۔

۱۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابو خلیل

۸۔ابلقیہ:۔

یہ ابلق نامی شخص کی پیروی کرتے تھے۔ یہ فرقہ رزامیہ کی شاخ تھی یہ حلول کے معتقد تھےمنصور نے اسے قتل کیا۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتورشوقی ابو خلیل ۳۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۹۔ابتریہ:۔

یہ فرقہ زیدیہ سے تعلق رکھتا ہے حسن بن صالح بن حی اس کا بانی ہے۔

۱۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۰۔ابدالی:۔

ان کی تعداد چالیس افراد پر مشتمل ہوتی ہےان کا کہنا ہے جب کوئی مرتا ہےتو اللہ اور چالیس آدمی بناتا ہے اس فرقے کا بانی یحییٰ بن معاذ الرازی المتوفی ۲۵۸ھ ہے۔(المعجم فرق ص ۱۷)

۱۔معجم فرق اسلامی تصنیف شریف یحییٰ الادیان و المذاہب تالیف مانع بن حماد الجھنی (المیسرہ)
۲۔الموسوعہ المیسرۃ فی
۳۔الموسوعہ الادیان

۱۱۔اثناعشری:۔

قارئین کرام،فرق نویسوں نے ہرفرقے کے بارے میں وضاحت کرنے سے پہلے اس فرقے کے تعارف اور نام گزاری کے بارے میں بھی وضاحت کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ فلاں شخص سے منسوب ہے اس لئے یہاں بھی اثناعشری کے بارے میں بتانا ہوگا کہ یہ نام کس نے اور کس مناسبت سے رکھا گیا ہے۔آیا یہ نام اس فرقے کے بانی کے نام سے مشتق ہے یا یہ ان کے مخالفین نے رکھا ہے جیسے ''خوارج اور وہابی'' ان کے مخالفین نے رکھا ہے۔فرق نویسوں کا کہنا ہے اثناعشری کی اختراع محمد بن نصیر نمیری نے امام حسن عسکری کی وفات کے بعد وضع کی ہے جہاں امام حسن عسکری کے لاولد ہونے کی وجہ سے تسلسل امامت ٹوٹ گیا تھا،محمد بن نصیر نمیری نے امام حسن عسکری کیلئے ایک فرزند اختراع کیا اور خود کو اس کا وکیل بتا کر بارہ اماموں کا فرقہ ایجاد کیا اس کے اس دعویٰ سے شیعہ ۱۵ فرقوں میں بٹ گئے،ان میں سے ایک اثناعشری ہے۔

جواد مشکور صاحب فرہنگ فرق اسلامی اور صاحب مفاخر اسلام علی داودانی اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں ایران میں صفویوں کی آمد سے پہلے اثناعشری کا وجود نہیں تھا،شاہ اسماعیل صفوی نے ۹۰۷ھ میں اپنی تاج پوشی کے موقع پر شیعہ اثناعشری کا اعلان کیا ہے یہاں یہ سوال پیش آتا ہے کہ خاندان صفوی پہلے شافعی یا حنفی مذہب پر تھے،ایران اس وقت تین چوتھائی سنی مذہب پر تھا پھر شاہ اسماعیل صفوی کو تین چوتھائی اکثریت کی حامل جماعت کو چھوڑ کر ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھنے کی ضرورت کیوں پڑی،اس میں ان کے کیا اہداف ومقاصد ہو سکتے تھے۔

اس بارے میں مفسرین اورفلسفۂ تاریخ لکھنے والوں کا کہنا ہے شاہ اسماعیل کابنیادی مقصد اقتدارتک رسائی تھاچنانچہ تاریخ میں آیا ہے صفوین صوفی مسلک پر تھےان کے کسی جد نے چلہ کشی کی بجائے تخت،ریاست وسلطنت کوترجیح دی،وہ چلہ خانوں سے نکل کرڈاکہ،غارت گری اورلوٹ مارکیلئے نکل پڑااورایک طویل عرصہ حکومت تک رسائی کے لئے سرگرم رہا،جس طرح آل بویہ اورفاطمیوں نے کیا تھا۔ یہ سلسلہ صفویوں سے پہلے،صفویوں کے دورمیں اورصفویوں کے بعدآج بھی دنیابھرمیں خدمت خلق کے نام سےاسی نہج پرچل رہا ہے۔ایک جماعت اقتدار پرآنے کیلئے نا جانے کیا کچھ کرتی ہیں پی پی اورایم کیوایم نے کتنی لاشوں کاڈھیر بنایا؟۔اقتدار تک رسائی کے لئے آبادیوں کوخاکسترکرنااورحلال وحرام نامی کوئی چیز مانع نہیں رہی ہے۔

شاہ اسماعیل سنی کے نام سےاقتدارتک نہیں پہنچ سکتے تھے نہ رہ سکتے تھے کیونکہ ان کی سرحد سے ملی ہوئی ایک بڑی طاقتوروقدرت مندسنی حکومت تھی،یہ مسلمانوں کے لئے یہودیوں اورصلیبیوں کے مقابلے میں مایۂ افتخارسمجھی جاتی تھی وہ اس کے کمزورہونے کوکسی قیمت پر برداشت نہیں کرسکتے تھے نیز وہ اسماعیلی ہونے کا بھی اعلان نہیں کرسکتے تھے۔اسماعیلی اپنے آغاز سےلیکرقلعہ الموت میں تنسیخ شریعت کے اعلان کے بعدمنفوروومبغوض مسلمین قرار پائے تھےاوراب وہ چہرۂ دینی دکھانے کے قابل نہیں رہے تھے چنانچہ انہیں میدان میں اترنے کے لئے نیاچہرہ چاہیے تھالہٰذاانہیں نام بدل کر نئے مذہب سے شناخت کروانے کی ضرورت تھی۔بارہ امام کامفروضہ پہلے ہی ناکام ہو چکا تھاچنانچہ محمد بن نصیر نمیری کواس مفروضے سے ہاتھ اٹھا کر اپنی الوہیت کا اعلان کرنا پڑاتھا،یہی مشکلات صفویوں کوبھی پیش آئیں۔وہ ناممکنات کے پہاڑ سےٹکراکرپاش پاش ہوگئےحتیٰ سفیرروم نے شاہ اسماعیل صفوی سےاس نئے مذہب کے بارے میں پوچھا کہ اس کی منطق کیا ہے؟تو انہوں نے اسے محقق کرکی کی طرف

پلٹایا اور محقق کرکی نے سفیر روم کو بڑی مہارت سے چکمہ دیا کہ لوگ اس کو نہیں مانتے۔ خود علماء شیعہ نے بھی اسے مسترد کیا، لیکن اسماعیل صفوی نے اپنے سے پہلے اقتدار پر آنے والوں کی پیروی کرتے ہوئے اس کا پرچار شروع کیا۔ اقتدار کیلئے لاشیں گرائیں اس نے معز الدین فاطمی اور اس سے پہلے مختار ثقفی کی سنت کو احیاء کر کے سنیوں کا اتنا قتل عام کیا گیا ہے کہ وہ دیار اغیار میں ہجرت پر مجبور ہو گئے۔

وہ آیات متشابہات، اسباط اور نقباء وحواریین سے استدلال کرتے ہیں یہ حوارین، اسباط اور نقباء دعوائے علم غیب، ولایت تکوینی اور حلال مشکلات کا دعویٰ نہیں کرتے تھے۔ بارہ کی روایت اگر رسول اللہ ؐ سے مستند تھی تو ہر امام پر کیوں رگ گئی تھی۔ اثنا عشری کا عقیدہ فقہ سے بھی ٹکرا گیا جہاں دو نابالغ اماموں کا سامنا تھا کیونکہ نابالغ امام نہیں بن سکتا ہے اگر آپ کہتے ہیں کہ یہ جائز ہے تو نماز جمعہ و جماعت کسی نابالغ کی اقتداء کر کے دکھائیں تب پتہ چلے گا کہ ہوتا ہے یا نہیں۔ تیسرا غائب نادیدہ امام، وہ بھی از روئے فقہ امام نہیں بن سکتا ہے۔

اگر اماموں کا بارہ ہونا پیغمبر اکرم ؐ کی نص سے ثابت چیز ہوتی تو شیعہ امام باقر، امام صادق، امام کاظم اور امام رضا پر نہیں رکتے۔

۱۔ یہ کہتے تھے کہ ہر دور میں امام کا ہونا ضروری ہے تو پھر سوال یہ ہے کہ بارہ پر کیوں رک گئے؟

۲۔ پہلے امام پر رکنے والوں کے ساتھ کیا ہوگا۔

۳۔ آئمہ کی تعداد کو عدد بارہ تک محدود کرنے کی کیا منطق ہے یہ ۱۱، ۱۲، ۱۳ یا ۱۴ کیوں نہیں ہوئے، گیارہ یا تیرہ والی حدیث کا کیا بنے گا ان تمام سوالات کے جواب دینا پڑیں گے۔

۴۔ اثنا عشری سے پہلے جعفری، اس سے پہلے امامیہ اور اس سے پہلے شیعہ، بار بار نام

بدلنے کے کیا مقاصد ہیں ؟ یہ تضاد گوئیاں شکوک وشبہات پیدا کرتی ہیں، کیونکہ یہ کام ہمیشہ جنایت کارومجرمین کرتے آئے ہیں اس کے اسباب ووجوہات بتانا ضروری ہیں۔

اگر بارہ امام پیغمبرؐ کی نص سے ثابت ہیں تو غیر بارہ والے زیدی، شش امامی اسماعیلی ،سات امام والے واقفی ضال وگمراہ ہونگے ،مذہبی غیرت وحمیت کا تقاضا تھا کہ ان سے لاتعلقی و برأت کا اعلان کرتے لیکن تمام منحرف گمراہوں کو اپنی چھتری یا پناہ گاہوں میں تحفظ دیتے، بلکہ برائے نام لاتعلقی کا اعلان کرتے رہے اور ہمیشہ منحرفین وفاسدین کو مثل بت لات ومنات اپنی بغل میں چھپاتے آئے ہیں۔ وقتاً فوقتاً نصیریوں،علویوں،آغا خانیوں اور بوہریوں سے دفاع کرکے کہتے ہیں ان میں اور امامیہ میں فرق مختصر ومعمولی ہے، کیا معمولی فرق کسی عقیدے کو جائز بناتا ہے؟ کیا امام کو معصوم سمجھنے والوں اور دین وشریعت کو منسوخ کرنے والوں میں فرق معمولی ہے؟ آپ اسلام دشمنی کے خلاف بولنے والے بے قصوروں کو ذلیل وخوار،خانہ نشین کرتے رہے،شیخ عبدالکریم زنجانی،مہدی خالصی ،محمد حسین کاشف الغطاء،آیت اللہ برقعی کے ساتھ کیا کیا نہیں کیا جس سے شرم وحیاء سے سر نیچے ہوتا ہے۔ حقیقت میں فرقے جب بدنام ہوجاتے ہیں تو نام بدل لیتے ہیں پھر پہلے والوں کو اپنی چھتری کے نیچے پناہ دیتے ہیں۔

فرقہ سازوں نے اپنی مصلحت کی خاطر یا رشوت کھا کر کہا کہ دیگر فرقوں کی نسبت اثنا عشری معتدل ہے۔ حالانکہ اس میں بھی کوئی نئی اور اچھی چیز نہیں آئی ہے۔ان کے وہی ابتدائی دن کے بنے ہوئے عقائد ہیں کہ ہر چیز کا ایک ظاہر ہوتا ہے اور ایک باطن ہوتا ہے۔ان کے مقررہ اصول کے مطابق بے دین،اوباش،شرابی اور راشی ان کے لب ومغز ہیں اور نمازی وروزہ دار چھلکا ہیں،اس لئے بعض علماء بے نمازیوں اور لادینوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ مذہب انہی سے قائم وزندہ ہے ہے۔ چنانچہ وہ اسی معاشرے میں ایک بے دین گروہ پیدا کرتے ہیں جو

کھلے عام دین وشریعت سے بغاوت کرتے ہیں اور اگر کسی نے ان کے خلاف آواز اٹھائی تو کہتے ہیں یہ تو چند جذباتی نوجوان تھے، انہوں نے ناسمجھی میں ایسا کیا ہے یہ پاگل ہیں۔ ہم انکی حرکات کو اپنے مذہب کے حساب میں نہیں لے سکتے۔ آپ نے یہ بات اپنی جگہ درست کہی ہے کیونکہ آپ خود ان کو اپنی حفاظت میں لے کر آتے ہیں اسی وجہ سے پاکستان میں ہر آئے دن رکوع وسجود وتشہد میں اضافہ کرنے والے آزاد بلکہ ان کی جیت نظر آتی ہے، کسی عالم ومرجع نے ان کو نہیں روکا۔

فرق نویسوں کا اتفاق ہے کہ امام حسن عسکری لاولد گزرے تو ان کے معتقدین میں اختلافات یہاں تک پہنچے کہ لوگ ۱۵ فرقوں میں بٹ گئے۔ ان میں سے ایک محمد بن نصیر نمیری نے ایک فرزند کے پیدا ہونے کا دعویٰ کیا اور کہا وہ پیدا ہوتے ہی غائب ہو گیا اور وہ اس فرزند کا نائب ہے۔ اس پر امام حسن عسکری کے ماننے والوں میں اختلاف ہوا اس طرح اثنا عشری ۱۵/۱ ہو گا انھوں نے محمد بن نصیر نمیری کی وکالت کو تسلیم نہیں کیا۔ ان میں سے ایک گروہ نے امام حسن عسکری کے گھر کے نزدیک ایک روغن فروش بنام عثمان بن سعید کو نائب امام غائب بنایا۔ وہ کفر والحادی بننے کا پیش خیمہ بن گیا۔ ان سے متفرق ہونے والے فرقے یہ ہیں انزاریہ، آغا خانیہ، بوہرا، داؤدیہ، خوجہ وخواجگان، ہر ایک کی تفصیل حروف تہجی کے حساب سے آئے گی۔

اثنا عشریوں کے بعض حس جستجو رکھنے والے استفسار کرتے ہیں۔

۱۔ بارہویں امام کے علاوہ گیارہ امام اپنے دور میں علم وفضل وشرافت وعبادت میں نمونہ تھے۔ ان کے دین ودیانت میں کسی نے مکھی نہیں نکالی۔ لیکن ان اماموں کے امام زادے اپنے معاشرے میں ملعون فاسد عقیدہ اور فاسد عمل کے حامل تھے جیسے اسماعیل بن جعفر، عبداللہ افطح، احمد بن موسیٰ بن جعفر، ابراہیم موسیٰ بن جعفر، جعفر بن علی معروف بہ جعفر کذاب ہیں، ان کو اپنے

دور میں اچھی خاصی پذیرائی بھی ملی۔

۲۔اگر امام بارہ ہی ہیں تو بہت سے امام زادوں نے از خود دعوائے امامت کیوں کیا ہے؟ ان کے مزارات بھی بنائے گئے ہیں اور شیعہ جوق در جوق وہاں جاتے ہیں،اگر ان کا امامت کا دعویٰ باطل تھا تو ان کے مزارات کیوں بنے ہوئے ہیں؟۔ان کو بھی شامل کریں گے تو اماموں کی تعداد سو سے بھی بڑھ جائے گی۔اسماعیلیوں کا ۴۹ واں امام گزر رہا ہے ان میں سے اکثر و بیشتر ملحد نکلے ہیں، آپ لوگوں کے نزدیک آغا خان محترم جبکہ برقعی مجرم ہے۔شیعہ اثنا عشری کو معتدل کہنا غلط در غلط ہے اس سے یہ بدبو صاف سونگھنے میں آتی ہے کہ انہوں نے پیسہ لیکر یہ بیان دیا ہے۔پہلے بتائیں وہ نقطہ کونسا ہے جو آپ کے نزدیک اثنا عشریوں کو معتدل ظاہر کرتا ہے حالانکہ جس عقیدے کی وجہ سے ان پر نقد کی بھر مار ہوئی ہے وہ ''سب صحابہ'' ہے،اور اثنا عشری نے اسے کبھی چھوڑا نہیں ہے۔انہوں نے ائمہ کے علم غیب اور تصرف کائنات کا عقیدہ نہیں چھوڑا،مزارات پر سجدہ کرنا نہیں چھوڑا ہے،اس لئے لازماً آپ کو حکم ہوا ہو کہ ان کے حق میں کوئی نرم بیان دیں۔

۳۔مجتہدین کی توضیح المسائل میں متعلقات خمس میں کنز معدنیات کو گنا ہے کہ معدنیات و گنجینات پر بھی خمس لاگو ہے،اور سب سے بڑی معدن اس وقت تیل اور گیس ہے۔آپ بتائیں کہ ایران و عراق کی حکومتیں جو اس وقت شیعہ حکومتیں ہیں کیا وہ یہ خمس ادا کرتی ہیں؟ اور اگر ادا کرتی ہیں تو یہ آمدن کہاں صرف کرتے ہیں؟ کیا اس میں سے کچھ حصہ ایران سے باہر مستحقین کو بھی پہنچاتے ہیں؟ پھر مجتہدین کیوں شکایت کرتے ہیں کہ ہمیں آپ کے ملک سے کچھ نہیں آتا ہے واقعاً یہ نفاق والا مذہب ہے، یہاں ایک زبان نہیں چلتی ہے۔

۴۔کہتے ہیں مال امام ترویج و اشاعت و سربلندیٔ دین اور دین داروں کی ضروریات و

نیازات اور احتیاجات میں صرف ہوتا ہے حالانکہ جہاں خرچ ہوتا ہے وہ سب کی نظروں میں ہے۔ یہاں آئمہ کیلئے جعلی قبور،مزارات اور ضریحیں،انگلش میڈیم سکول ،مرد بے حجاب عورتوں سے مخلوط اور امیر المومنین علی ،امام حسین ،امام موسیٰ ابن جعفر اور امام رضا کی ضریحیں کرنسی نوٹوں سے بھری ہوتی ہیں ،ان کا حساب کہاں جاتا ہے۔دنیا جانتی ہے سب پہ واضح ہے کہ پاکستان کے وزیر اعظم نواز شریف ملک کی ثروت و دولت خرد برد کرنے کے الزام میں نااہل قرار دیئے گئے ہیں ۔آپ بھی بتائیں تیل کی معدنیات پر اگر خمس بنتا ہے تو یہ پیسہ کہاں جاتا ہے؟اس کا حساب کہاں ہے؟اگر دینی خزانے میں ایسی خرد برد کریں گے تو جن کو آپ طاغوتی حکومتیں کہتے ہیں ان کو طاغوتی کہنے کے لیے آپ کیا جواز پیش کریں گے؟

۵۔عراق و نجف مرکز تشیع رہے ہیں،ضریح امام میں اور مراجع کے پاس دنیا بھر سے پیسہ جمع ہوتا ہے۔امام کی نیابت میں حق امام کے نام پر وہاں پیسہ جمع ہوتا ہے،لیکن وہاں کے فقراء و مساکین ضروریات پوری نہ ہونے کی وجہ سے سوشلسٹ اور کمیونسٹ ہو گئے ہیں اس کا ذمہ دار کون ہے؟۔

جن عوامل و اسباب و افکار و نظریات و کردار نے شیعوں کو زندہ رکھا ہے اس کا فارمولا معز الدین فاطمی نے مصر میں دیا تھا، اس فارمولے کے تحت ماننے والوں کے لئے اشرفیوں کی تھیلیاں اور نہ ماننے والوں کیلئے تلوار کی دھار ہوتی ہے۔ چنانچہ شاہ اسماعیل صفوی نے بھی اسی سنت و سیرت پر چلتے ہوئے مخالفین کا اتنا قتل عام کیا کہ سنیوں کا ملک میں جینا حرام بلکہ ناممکن بنایا تھا کہ وہ لوگ ایران چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔شاہ اسماعیل نے بارہ اماموں کا اعلان کرنے کے بعد اسماعیلیوں کے کسی اصول و اعتقاد سے ہٹ کر کوئی نئے اعتقادات پیش نہیں کیے ہیں وہ صرف چہرہ چھپانے کی حد تک رہے۔جن عوامل نے شیعوں کو زندہ رکھا ہوا ہے وہ عوامل تنہا شیعہ

فرقہ کیلئے نہیں، ہر وہ جس کے پاس حشیش برابر دلیل نہ ہو تشدد واستبداد سے زندہ رہا ہے، آج ہندوستان میں گائے پیشاب پینے والا فقر وبدبختی زندگی گزارنے والا کیوں زندہ ہے؟ آغا خانی کیوں زندہ ہے؟ بغیر کسی استثناء کے طاقت وقدرت، شور شرابہ اور بے معنی وضد قرآن شعاروں کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے ہیں۔

١ ـ اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ٢ ـ تاريخ الفرق و عقائد ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ٣ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله قالح ٤ ـ موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس ٥ ـ قاموس المذاهب و الاديان ، اعدادحسين على حمد ٦ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتور شوقى ابوخليل ٧ ـ الفرق بين الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادى ٨ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٩ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ١٠ ـ الشيعه و التشيع تاليف احسان الهى ظهير ١١ ـ شيعه و القرآن تاليف احسان اله ظهير ١٢ ـ الشيعه والتشيع تاليف جواد مغنيه ١٣ ـ الشيعه و الحاكمون تاليف جواد مغنيه ١٤ ـ الشيعه و اصولها تاليف شيخ محمد كاشف الغطاء ١٥ ـ جهاد الشيعه ١٦ ـ شيعه والتشيع تاليف دكتور موسىٰ ١٧ ـ المراجعات تاليف عبد الحسين كاشف الغطاء ١٨ ـ الموسوعة المفصله تاليف حسن عبد الحفيظ ابو الخير

۱۲ـ اجتہادگری:ـ

ہم پہلے ہی سے کلمہ ”اجتہاد“ سے نامانوس تھے، یہ کلمہ کس مناسبت سے احکام شرعیہ کی

تحقیق کیلئے اختراع کیا گیا ہے؟ چنانچہ جب مرحوم مہدی شمس الدین نے تہران میں منعقدہ سیمینار سے خطاب میں کہا تھا اجتہاد وتقلید ہمارے اندر داخل کئے جانے والے کلمات مدخولہ میں سے ہیں اس سے ہماری نامانوسیت کو تائید ملی۔ہم نے جب اس محقق کے جرأت مندانہ وشجاعت مندانہ بیان کو دیکھا وہاں سے رونگٹے کھڑے ہوگئے اس بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے کی غرض سے اجتہاد سے متعلق کتب ومقالات کو جمع کیا،نوابغ واکابر علماء کی تعریفات کو دیکھا تو مزید حیران ومبہوت ہوگئے ،ہم یہ سن اور سمجھ رہے تھے کہ اجتہاد حکم اللہ کو قرآن اور سنت سے استنباط کرنے کو کہتے ہیں لیکن نوابغ نے تعریفات اس طرح کیں کہ اگر کوئی حکم قرآن وسنت رسولؐ میں نہ ہوتو وہاں اجتہاد کے ذریعے اس کا حکم نکالا جاتا ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہوگا شریعت اسلامی مثلث ازقرآن وسنت رسولؐ واجتہاد مجتہدین سے مرکب ہے۔

۲۔جب دو یا چار مجتہدین میں سے ہر ایک کا حکم دوسرے سے مختلف ہو اور پھر بھی یہ کہا جاتا کہ سب کا اجتہاد اپنی جگہ صحیح ہے،اس صورت میں یہ اجتہاد عقیدہ ثالوث سے بھی تجاوز کر کے الوف تک پہنچ جائے گا بلکہ اس سے بھی آگے انہوں نے اجتہاد میں مصیب کے علاوہ مخطی کو بھی مستحق اجر قرار دیا ہے، بتائیں اجتہاد اور فسطائزم میں کیا فرق رہ گیا ہے؟ دنیا کے کس قانون میں لکھا ہے کہ غلط کاری کرنے والوں کو بھی انعام دیا جائے گا یہاں سے مذہبی فسطائیزم کی بھی نئی شکل سامنے آئی ہے جس کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں بن سکتا ہے۔اس سے یہ بھی کہا گیا ہے کسی کا اجتہاد تحدی نہیں کیا جا سکتا۔حضور عالی آپ کا یہ فتویٰ کس دلیل سے استناد رکھتا ہے؟؟

اس صورت میں اس کو شریعت اسلامی نہیں شریعت میکاؤلی کہنا زیادہ مناسب ہوگا چنانچہ اس سلسلہ میں مجلّہ تخصص کلامی اسلامی شمارہ ۳۸ کے اداریہ میں کثرت گرائی کے عنوان کے نیچے امیر المومنین علی سے منسوب ایک خطبہ شمارہ اٹھارواں سے چند مفروضات پیش کیے گئے

ہیں۔

۱۔اللہ نے ان کو حکم دیا کہ اختلاف کے ساتھ اللہ کی اطاعت کر کے اختلاف کریں لیکن دونوں اختلافات کا آپس میں ملنا کیسے ممکن ہوگا۔

۲۔اللہ نے اختلاف سے منع کیا ہے لیکن خود اپنی طرف سے اختلاف کیا ہے تو وہ کیسے حجت بنے گا؟۔

۳۔کیا اللہ نے ایک دین ناقص بھیجا ہے اور ان سے کہا ہے کہ آپ اس نقص کو پورا کریں گویا نقص دور کرنے کے لیے ان سے مدد مانگی ہے؟

۴۔کیا اللہ نے ان سے کہا ہے کہ آئیں ہم سب مل کے شریعت بناتے ہیں۔

۵۔اللہ نے دین کامل بھیجا ہے لیکن نعوذ باللہ کیا پیغمبر اکرمؐ نے کوتاہی اور سستی کی ہے جبکہ ایسا ممکن نہیں۔اللہ نے فرمایا تھا ہم نے اس قرآن میں کوئی کمی نہیں چھوڑی، حضرت علی نے بھی فرمایا اس میں ہر چیز کا حکم ہے تو بتائیں ان مجتہدین کے اختلافات کو شریعت کی کس مد میں ڈالیں گے۔

گرچہ فرق شناسوں نے فرقوں کی فہرست میں اجتہادی فرقہ کا تذکرہ نہیں کیا لیکن ظہور فرق میں بیان کردہ اسباب میں سے ایک اجتہاد بھی بتایا گیا ہے، چنانچہ فرقوں نے اتفاق سے لکھا اور کہا ہے کہ ”قرآن اور سنت کی دلالت اور سند سے اختلاف ہی سے اختلاف امت نے جنم لیا ہے“۔ ہر مجتہد اور ہر مفتی وفقیہ نے اپنے فہم وادراک سے حکم جعل کیا ہے لیکن ایسا حکم صرف اس کے اور اس کے مقلدین کے لئے حجت ہوگا بشرطیکہ نبی کریمؐ کے علاوہ کوئی حجت بن سکتا ہو۔نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مجتہدین کے فتاویٰ مثل احکام قرآن وسنت واجب الاطاعت ہیں اور انہیں رد نہیں کر سکتے ہیں۔

فرقہ سازوں کواس سے بہتر ومؤثر اور قانع کنندہ بلکہ خاموش کنندہ وسیلہ نہیں ملا ہے۔ یہاں مسئلہ تحقیق طلب رہتا ہے کہ مرغی پہلے ہے یا انڈا پہلے ہے،اجتہاد نے فرقے بنائے ہیں یا فرقوں نے اجتہاد بنایا ہے۔تاریخ فرق ومذاہب میں اجتہاد ایک فاجعہ آفرین بدعت ہے جو دوسری صدی سے ابھی تک جاری وساری ہے بلکہ یوں کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ اجتہاد ہی مادر فرق ہے۔چنانچہ بحث پیدائش اجتہاد کے بارے میں مدرسہ مدافع اجتہاد نے لکھا ہے تعدد فرق فہم نصوص سے نکلے ہیں اس لئے آج ملحد وکافر وسیکولر اور عیاش وفحاش اداکار بھی بڑے زور وشور سے کہتے ہیں آپ لوگ اجتہاد کریں۔انتہائی حیرت انگیزی کی بات ہے کہ آغائے سید محمد جواد مجدد معاصر نے کہا ہے اجتہاد اور مجتہدین وہ کام کررہے ہیں جو سابقہ زمانے میں انبیاء کرتے تھے۔لیکن یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ انبیاء پر تو وحی ہوتی تھی کیا مجتہدین کو بھی وحی ہوتی ہے؟ یہ اسلام کے باغیات وسافرات کا مطالبہ ہے کہ آپ اجتہاد کریں۔تجدید اجتہاد کے بعد اجتہاد میں کسی قسم کی حسن نیت رکھنا بے وقوفی ہوگا،اس سلسلے میں یہاں مزید توضیح کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے قارئین کو ایک اور کتاب کی طرف دعوت دیتے ہیں تفصیلات کیلئے ''اجتہاد تجدید تقلید کا آغاز وانجام'' کی طرف رجوع کریں۔

اکثر فرق نویسوں کا اجتہادی اغلاط واخطات پر خود کو معذور اور ان اغلاط اور خطاؤں کو جائز بلکہ باعث اجر وثواب،ترقی وتمدن گردانے کی فکر کو ہم اگر افکار کے آپریشن کی میز پر رکھ کر طبیب عقل سے درخواست کریں کہ حضور عالی اس مسئلہ میں صحیح وغلط دونوں کیلئے اجر ہے تو اس میں کیا قباحتیں پائی جاتی ہیں؟ تو طبیب عقل یہ کہیں گے یہ ایک قسم کی فسطائیزم ہے صحیح اور غلط دونوں اچھی باتیں نہیں ہوتی ہیں یعنی حقیقت اور غیر حقیقی وغلط باتیں دونوں صحیح ہیں یہ ایک قسم کی فسطائیزم ہے یعنی یہ نظریہ حقیقت سے انکار والے عقیدے پر ختم ہوتا ہے۔

۲۔ یہ عقیدہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اسلام کوئی حقیقی چیز نہیں ہے گویا اللہ کے بندے از خود جوسوچتے اور اختراع کرتے ہیں وہی اللہ کے لیے قبول ہوتا ہے اس صورت میں فقہ اسلامی اور قانون وضعی میں فرق رکھنا مشکل ہوگا۔ تاریخ اجتہاد و مجتہدین سے واضح ہو جاتا ہے کہ یہ فارمولا نوابین اربعہ سے ملتا ہے جہاں ان کا کام صرف پیسہ جمع کرنا تھا، انہوں نے دین وملت کے بارے میں کوئی عملی ومثبت اقدام کیا ہو، نہیں ملتا ہے۔ یہ چیز مشاہدہ سے ثابت ہوگئی ہے کیونکہ ایک طویل عرصے سے یہ ملک فرقہ واریت کی آگ میں جل رہا ہے لیکن ان مجتہدین نے اس کیلئے کوئی حل دیا ہوسنا ہے نہ دیکھا ہے۔

۱ ـ الاجتهاد و الحيات حوارنين العلماء تاليف محاور محمد حسنى

۲ ـ اجتهاد و تقليد تاليف محمد مهدى آصفى ۳ ـ اجتهـاد و تقليد تاليف دكتور نادية شريف ٤ ـ الشيعه و مراجعه تاليف محمد على تسخيرى ٥ ـ اجتهـــاد و تقليد تاليف رضا صدر ٦ ـ مدخل شريعه و الفقه

۱۳۔ احقاقیہ:۔

اثنا عشریوں کا ایک فرقہ ہے جو ملا باقر اسکونی کے پیروکاروں سے منسوب ہے۔ سید کاظم رشتی کی وفات کے بعد ان کی اولا د ملا باقر کے درس میں جاتی تھی چونکہ سید کاظم رشتی نے ان کے لئے وصیت کی تھی نیز ملا باقر اسکونی نے ایک کتاب بنام احقاق حق لکھی تھی تو ان کی اولا دوں نے اپنے خاندان کا نام ہی احقاقی رکھا۔ بیس تیس سال خلیج، پاکستان، ہندوستان اور شام میں مذہب شیخیہ منحوسہ کو فروغ دیا۔ یہ فرقہ بابیت و بہائیت کا تمہیدی فرقہ تھا، سید کاظم رشتی اور سفیر روس کی کاوشوں سے بابیت وجود میں آئی، عقیدہ امام مہدی ونوابین نے ہی بابیت، بہائیت اور قادیانیت کو جنم دیا ہے۔

۱ ۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲ ۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳ ۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

۱۴۔احمدیہ:۔

یہ گروہ امام علی رضا کے بعد امام موسیٰ بن جعفر کے فرزند احمد کی امامت کا قائل ہے۔احمد کی قبر شیراز میں واقع ہے۔

۱ ۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۵۔احمریہ:۔

احمریہ ایک فرقہ قدریہ ہے ان کا کہنا ہے اللہ کے عادل ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے امور چلانے کی آزادی دے،انہیں اپنے حال پر چھوڑے اوران کے معاصی کے درمیان حائل نہ ہوجائے۔(معجم فرق اسلامی ص۲۰)۔

شائد جامعہ کوثر کے کسی استاد نے کہا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ اللہ نے تخلیق کائنات کے بعد اختیارات ائمہ کے حوالے نہیں کئے وہ اللہ کی جسارت ہے۔

۱ ۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲ ۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳ ۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۶۔اخباریون:۔

کتاب مصادر استنباط بین الاصولین والاخبارین تالیف محمد عبدالحسن غراوی دارالھادی بیروت ص ۵۵ پر لکھتے ہیں شہرستانی نے لکھا ہے یہ فرقہ امامیہ کی ایک شاخ ہے جس طرح سلفیہ

اہل سنت کی ایک شاخ ہے۔ علماء شیعہ قدیم زمانے سے عصر حاضر تک علماء کو اصولی واخباری میں تقسیم کرتے آئے ہیں، محقق قمی نے شیخ انصاری سے نقل کیا ہے اخباری کو اخباری کہنے کی وجوہات میں بتایا جاتا ہے یہ لوگ اخباروں میں صحیح، حسن، موثق وضعیف میں فرق نہیں رکھتے ہیں سب کو صحیح گردانتے ہیں۔ دوسرا احتمال یہ ہے کہ انہوں نے ادلہ اربعہ قرآن وسنت، اجماع اور قیاس میں سے تین کو مسترد کرکے صرف اخبار کو حجت گردانا ہے جس کی وجہ سے انھیں اخباری کہا جاتا ہے۔ صاحب کتاب لکھتے ہیں اس بارے میں ہمیں تحقیق کرنی چاہیے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ مسلمان قرآن کی دلیل کو مسترد کریں آپ کی تسلی کیلئے عرض کرتے ہیں مسلمانوں میں کونسا فرقہ ہے جس نے قرآن کو کنارے لگانے میں کردار ادا نہ کیا ہو۔ میں عرض کرونگا کہ جس طرح بہت سوں نے خود قرآن کو مسترد کیا ہے حالانکہ وہ حکم کو قرآن وسنت دونوں سے استنباط کرنے کی بات کرتے ہیں چنانچہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے محدث استرآبادی متوفی ۱۰۳۴ھ نے نقل کیا ہے کہ اخباری قرآن کے مصدر ہونے سے انکار نہیں کرتے بلکہ ان کے اخباری ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ قرآن کی تفسیر بھی اہل بیت سے لیتے ہیں۔ اسی کو قرآن مسترد کرنا کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے قرآن سے مستقم ومستقل دلیل ہونے سے انکار کیا ہے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ اہل بیت قرآن کے احکام سے زیادہ آشنا تھے۔ ان کے کہنے کے مطابق قرآن کے رموز کی وضاحت بغیر از رجوع اہل بیت ممکن نہیں ہے۔ قرآن ہی ثقل ہے اسی کتاب کے ص نمبر ۱۱۱ پر نقل ہے اخباریین کا کہنا ہے تمام اخبار جو کتب اربعہ میں درج ہیں وہ سب صحیح ہیں چنانچہ حر عاملی محمد بن حسن نے ۲۲ دلائل سے استدلال کیا ہے کہ جو کچھ کتب اربعہ میں ہے وہ صحیح ہے، اس میں مزید تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں ہے، چنانچہ مرحوم آغائے خوئی نے اپنی کتاب رجال حدیث کی ابتداء میں ان کے دلائل کو رد کیا ہے۔

دین عزیز اسلام اور قرآن کو کنارے پر لگانے کا کردار اور سہرا اخباریین اور اہل حدیث کو جاتا ہے۔ مستشرقین غرب ومستغربین شرق پر اخباریوں اور حدیثیوں کا بہت احسان ہے اگر اخباریین وحشویین ومحدثین کی کاوشیں نہ ہوتیں تو آج وہ دیار اسلامی میں قدم نہیں جما سکتے تھے۔ اسلام کے اصول وفروع سے مکھی نکالنا اور ان پر انگلی اٹھانا انہی اخباریوں، حدیثیوں اور اصولیوں کے کردار کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ انہیں اس سلسلہ میں بہت سی شقاوتوں سے نجات ملی ہے، انہوں نے آج کل کے سروے کرنے والوں جیسا ہر اوٹ پٹانگ سے جاہل سے حدیث جمع کر کے حدیث کی بوچھاڑ کی اور ہر چیز کے بارے میں، کھانسی، زکام، نمک، کھانے پینے، بیماریوں کے علاج کے بارے میں احادیث گھڑی ہیں، انہوں نے نبی کریمؐ سے ہر واقعات وحوادث حکام قبائل، وجہ فرقوں اور مجد دین کے بارے میں احادیث بنائی ہیں جس سے دین عزیز اسلام ایک کہانی اقلیم مانند بن گیا، نیز فرقوں کے حق میں ہر ایک نے حدیث بنائی یہاں سے فرقہ واریت پھیلانے میں معاونت ملی ہے۔ اسی طرح مراسم ازدواج، زفاف، جہیز اور تہواروں کے بارے میں احادیث بنائی گئی ہیں ان جعلی حدیثوں سے انہوں نے مستحبات و مکروہات کا انبار لگایا ہے اور بعض بے سروپا باتیں کرنے والوں اور عقل وخرد سے خالی لوگوں کو ان میں مصروف رکھا ہے۔ انہوں نے اہل بیت کے نام سے اخبار جعل کرنے والے علماء کے سروں پر تاج محافظین رکھا ہے۔

۱۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۔ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۷۔ اخنسیہ:۔

یہ خوارج کا ایک فرقہ ہے جو اخنس بن قیس سے منسوب ہے یہ پہلے ثعلبیہ کے عقائد پر

تھے پھران کے عقیدے سے رجوع کیا۔انھوں نے کہا ہمارے اوپر واجب ہے کہ جو مسلمان دیار کفر میں ہیں وہ خاموشی اختیار کریں، کچھ نہ بولیں۔ جو پہلے سے تھے ان کے دین وایمان کا ہمیں پتہ ہے توقف کریں۔جواہل ایمان ہیں ان سے ہم ولایت رکھتے ہیں جواہل کفر ہیں ان سے برأت کرتے ہیں، وہ کسی قبیلہ سے اسوقت تک جنگ نہیں کرتے جب تک اس کو اپنے مذہب کی طرف دعوت نہ دیدیں، اگر وہ ان کی دعوت کو قبول کریں تو ٹھیک ورنہ وہ اس سے جنگ لڑتے تھے وہ اپنے اوران کے ساتھ نہ نکلنے والوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔

۱۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔العلویون بین الحقیقةو السطورة تالیف هاشم عثمان

۱۸۔اخوان صفاء:۔

چوتھی صدی کے دوسرے نصف میں اخوان الصفا کی بنیا درکھی گئی، جس وقت خلافت اسلامی عباسی روبہ سقوط وزوال تھی۔اخوان صفاء ایک جمعیت روپوش ومخفی تھی جوشہر منافقین بصرہ میں وجود میں آئی ہے۔اس کی شاخیں دنیا کے تمام ملکوں میں پائی جاتی ہیں۔بصرہ قدیم زمانے سے مرکز مذاہب فاسدہ وضد اسلامی رہا ہے۔ابی حیان نے اپنی کتاب مقابسات میں لکھا ہے اخوان الصفا کے بانیوں میں زید بن رفاعہ ابوسلیمان بستی جن کو مقدس بھی کہتے تھے، ابوالحسن زنجانی ابواحمد مہر جانی اوفی وغیرہ ہیں، انکے علاوہ کچھ افراد نے ایک جماعت بنانے پر اتفاق کیا ہے اور قدس وطہارت ونصیحت پر مبنی شعار کا ایک مذہب وضع کیا ہے۔ان کا کہنا تھا ہم اللہ سے نزدیک ہونے کے لئے راستے تلاش کریں گے، ان کا کہنا تھا شریعت ضلالت وگمراہی سے آلودہ ہوگئی ہے لہٰذا اس کی تطہیر کی ضرورت ہے جو بغیر واسطۂ فلسفہ کے ممکن نہیں، لہٰذا فلسفہ یعنی حکمت و

اعتقاداور مصلحت اجتہادی تینوں کا احاطہ کرتا ہے،اس غرض سے انھوں نے پچاس رسالے لکھے اوران کا نام رسائل اخوان صفار کھا ان پر اپنا نام درج کیا اوران کو لوگوں میں نشر کیا۔انھوں نے کہا دین کو فلسفہ سے دھوئیں گے۔ان کا یہ جملہ ابلیس لعین کے اس جملہ سے مشابہت رکھتا ہے جہاں اس نے آدم صفی اللہ سے کہا تھا﴿ هَلْ أَدُلُّکَ عَلٰی شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَ مُلْکٍ لا یَبْلٰی﴾ ان دونوں کا طور وطریقہ ایک ہے دونوں انسانوں کے کمزور زاویے سے بات کرتے ہیں۔دین انسانی شعور وعقل سے خطاب کرتا ہے،دین ان پڑھ وجاہل سے خطاب کرتا ہے ہر انسان کی سمجھ کے مطابق بات کرتا ہے چونکہ دین جہالت کی محیط میں نازل ہوااور جاہل عربوں سے خطاب کیا لیکن ساتھ ہی علماء ونوابغ بشر کو چیلنج کیا جس چیز کو فلسفی سمجھانے سے عاجز اور قاصر رہے دین نے اس کو سادہ اور آسان زبان میں بیان کیا ہے،جبکہ فلسفہ نے آسان دین کو پیچیدہ و معمہ بنایا ہے،جس کی واضح مثال معتزلہ ہیں۔معتزلہ نے دوصدیاں گزرنے کے بعد ذات و صفات الٰہی کی پیچیدگیوں کو اٹھا کر دین کو نا قابل فہم بنایا ہے۔(ظہر الاسلام ج ۲ص ۱۰۴)

احمد امین لکھتے ہیں اخوان صفا میں سے ابوالمعلا معری،ابوحیان توحیدی اور ابن راوندی ہیں۔ابوالمعلا معری جب بغداد پہنچے تو دیکھا ایک خاص گروہ فلسفی کا اجتماع ہے جہاں ہر جمعہ کو عبدالسلام بصری امین مکتبہ سابور میں جمع ہوتے تھے۔ابوحیان بھی اسی گروہ سے تعلق رکھتا تھا اسی طرح ابن راوندی زندیق مشہور تھا،ان کی برگشت اسی فرقہ باطنیہ کو جاتی ہے۔احمد امین لکھتے ہیں اس گروہ کا بڑا شخص زید بن رفاقہ ہے کہتے ہیں ابوحیان سے ان کے بارے میں پوچھا تو کہا وہ اچھی معلومات رکھتے تھے۔ان کا کوئی مذہب نہیں تھا اخوان صفا نے اپنی تنظیم کو چار مراتب پر منظم کیا ہے۔احمد امین لکھتے ہیں بعض کا کہنا ہے یہ لوگ شیعہ تھے وہ اس کیلئے یہ دلیل دیتے ہیں کہ انھوں نے ایک حدیث اپنے رسائل میں لکھی ہے،کسی نے نبی کریمؐ سے پوچھا یارسولؐ اللہ جو

انسان لا الہ الا اللہ پڑھیں گے جنت میں داخل ہونگے ،آپؐ نے فرمایا ہاں اگر اس میں اخلاص ہو،تو پوچھا اخلاص کیا ہوتا ہے؟ تو کہا حدود کا علم ہونا حقوق کا ادا ہونا ،کہا حدود کا علم کیا ہوتا ہے؟ حقوق کا ادا کرنا کیا ہوتا ہے تو آپؐ نے فرمایا میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے جو شہر میں آنا چاہتے ہیں انہیں دروازے سے آنا چاہیے۔ اس سے پتہ چلتا ہے یہ لوگ شیعہ تھے انھوں نے اختلافات زیادہ ہونے کی وجہ سے طبقات بنائے ہیں۔

کتاب معجم الفاظ کے ص ۲۷ پر آیا ہے کہ ان کی اصل برگشت قرامطہ کو جاتی ہے تیسری صدی میں آل بویہ کے دور میں اس کی تنظیم ہوئی ہے اس کی املا کرنے والا ابوسلیمان محمد بن نصر سبطی ہے جو مقدس کے نام سے معروف ہے انھوں نے شریعت کو طریقہ فلسفہ پر تدوین کیا ہے، بعض نے اس کو امام جعفر صادق کی طرف نسبت دی ہے جو کہ غلط ہے حقیقت یہ ہے کہ اس کا مؤلف مسلم بن قاسم الاندلس ہے جو جامع علوم حکمت الحیات، طبعیات، ہندسہ، فلکیات، کیمیاء وغیرہ سب جانتے تھے اس نے ۳۵۳ھ میں وفات پائی۔ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب منہاج السنہ میں لکھا ہے بعض کا کہنا ہے یہ رسالہ امام صادق نے لکھا ہے امام صادق نے ۱۴۸ھ میں وفات پائی ہے جبکہ یہ رسائل امام کی وفات کے دوسو سال بعد آل بویہ کے دور میں اسماعیلیہ کے وجود میں آنے کے بعد وجود میں آئے ہیں۔ یہ کتاب کفر محض ہے انہوں نے خود کو تابع شریعت ظاہر کیا ہے لیکن ان کے اندر کفر بھرا ہوا ہے۔ یہ فلاسفہ کے گروہ کی ترتیب شدہ ہے۔ کتاب موسوعہ ادیان ص ۵۹ پر آیا ہے ان کا تعلق شیعہ اسماعیلیہ سے ہے بعض نے کہا یہ گروہ فلسفی سے تعلق رکھتے ہیں صاحب موسوعہ لکھتے ہیں ان کی فکر یونانی، فارسی اور ہندوانہ فکر سے مخلوط فکر ہے، انھوں نے دین کو فلسفے کے سامنے خاضع کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس لئے قرآن مجید کی تفسیر رمزی کرنے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے کہا کہ تمام ادیان کو فلسفہ سے ہم آہنگ کریں ان کا گمان ہے کہ

شریعت ضلالت وجہالت سے آلودہ ہوگئی ہے اس کو فلسفہ سے طہارت کرنے پر فلسفہ سے کچھ نہ کچھ لیا ہے ان کی فکر ۳۳۴ھ سے آل بویہ کی نظارت میں شروع ہوئی۔

یہ وہ دور تھا کہ جب گردوپیش علاقوں میں منصوب والی وگورنر اپنی جگہ استقلال وخود مختاری حاصل کر چکے تھے۔ دوسری طرف سے آل بویہ فارس، رے اور اصفہان پر غالب تھے۔ ہمدان موصل، حلب اور دیار بکر ور بیعہ پر قابض ہوئے۔ فاطمی افریقہ، مغرب اور مصر پر قابض ہوئے۔ اموی اندلس پر، قرامطہ یمن وبحرین پر اور دیلمی طبرستان اور جرجان پر قابض ہو چکے تھے، غرض وسیع وعریض امپراطور اسلامی عباسی مکمل تقسیم ہو چکی تھی۔ ایک ہی وقت میں اس عظیم مملکت پر تین حکومتیں قائم ہو چکی تھیں عراق میں عباسی، شمال افریقہ میں فاطمی اور اندلس میں اموی اپنی حکومتیں قائم کر چکے تھے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے مذہب کو دوسرے علاقے میں نافذ کرنے میں سرتوڑ کوشش کرتا تھا خلافت فتنہ وفساد کے آخری گرداب میں پھنس چکی تھی۔ جب ۳۳۴ھ میں آل بویہ بغداد میں داخل ہوئے تو اس وقت خلیفہ مقتدر بدترین دور سے گزر رہے تھے، قصر خلافت میں کنیزوں اور غلاموں کا بول بالا ہو چکا تھا، مال ودولت اور درہم ودینار کی ارزش ختم ہو چکی تھی اور مجرم وجرائم پیشہ گمراہ لوگ اعلیٰ وارفع مناصب رشوت وہدیہ کے طور پر دیتے اور لیتے تھے۔ ایسے لوگ جب منصب پر پہنچتے تو لوگوں کی شریان سے خون چوستے تھے خلافت برائے نام باقی تھی، جو کچھ ان کے پاس حکومت تھی وہ ان کے منشی وکاتب چلاتے تھے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ہر جگہ فتنہ وفساد بڑھ رہا تھا خلیفہ اس فتنہ وفساد کو خاموش نہیں کر سکتے تھے اضطراب وانتشار عوامی صفوں تک پھیل چکا تھا ۳۱۷ھ میں قرامطہ فاسدہ مکہ جانے والے راستوں پر قبضہ کر چکے تھے انہوں نے مال حجاج کو لوٹ لیا، حاجیوں کو قتل کیا اور حجر اسود کو اکھاڑ کر لے گئے۔

وہ کعبہ کے پردے کو بھی اٹھا کر لے گئے یہ سب باطنیہ کرتے تھے۔ ان کی فکر ونظر و عقائد فلاسفہ، ادیان فاسدہ سے آمیزش شدہ تھے، وہ ان سے مخلوط نظریات اختراع کرتے تھے اور لوگوں کو اپنے نظریات کی پیروی کی طرف دعوت دیتے تھے، اس دور میں مختلف فرقے وجود میں آئے۔ وجود میں آنے والے ان فرقوں میں سے کامیاب فرقہ اخوان صفاء تھا انہوں نے علم سے دین کو پاک کرنے کا نعرہ بلند کر کے علم پھیلانے کی بات کر کے دین کو تہہ وبالا کیا جس طرح عصر حاضر میں مغرب نے علم کے نام سے مسلمانوں کی دولت کو لوٹا اور انہیں اپنا غلام ومزارع بنایا ہے۔ وہ زیادہ تر جوان لڑکے لڑکیوں پر توجہ دیتے تھے انہوں نے اپنی تنظیم کے چار گروہ بنائے تھے ان کی تعلیمات ایرانی، ہندوستانی اور یونانی فلاسفہ سے مرکب تھیں۔

١ ـ مجلہ ثقافہ اسلامیہ ناشر جمہوری اسلامی ایران عدد سات ص ١١٢

٢ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٣ ـ قـــامـــوس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٤ ـ مـعـجـم فـرق اسلامی تاليف شريف يحيى الامين ٥ ـ اخوان صفاء

٦ ـ موسوعة الاديان (الميسره) ٧ ـ الـمـوسـوعة الـميسـرة فی الاديان و المذاهب المعاصرة تاليف مانع بن حماد الجهنی ٩ ـ ظهر اسلام تاليف احمد امين

١٩ـ اخوان المسلمین:ـ

اخوان المسلمین عالم اسلام میں سب سے پہلے وجود میں آنے والی سیاسی جماعت ہے اس کے بانی استاد حسن بناء متوفی ١٣٦٨ھ نے ١٣٢٧ھ میں اس جماعت کی بنیاد رکھی مصر جو کہ گہوارۂ علوم قدیم وجدید تھا وہاں علم وثقافت میں استاد اور دین و دیانت داری میں معروف اشخاص نے اس جماعت کا استقبال کیا، عالم اسلامی میں ہر جگہ اس کی شاخیں کھولی گئیں اساتید

جامعہ الازہر اس کے اراکین عام وخاص بنے لیکن ایک سو سال گزر گئے، اقتدار نہیں ملا، جب ملا تو اپنے حال واحوال کی اصلاح میں لگے۔ انہوں نے جو وعدہ مسلمین کو دیا تھا کہ قرآن اور سنت پر مبنی نظام لائیں گے، بھول گئے۔ تنہا یہ لوگ نہیں بلکہ جس جس تنظیم وگروہ وجماعت نے کہا کہ قرآن اور سنت پر مبنی نظام لائیں گے وہ سبھی اس وعدے کو بھول گئے کیونکہ انہوں نے قرآن و سنت پر مبنی نظام لانے کے لیے درکار ضروریات ووسائل قرآن وسنت مخالف طاقتوں سے لیے تھے، وہ کہاں ان کو اجازت دیتے کہ قرآن وسنت نبی کریمؐ پر مبنی نظام لائیں۔ قرآن اور سنت تو نعرے کی حد تک تھا۔ پاکستان میں اس غرض کیلئے بنائی گئی جماعت علماء اسلام اور جماعت اسلامی حکومت محمدؐ کو بھول کر محمد علی جناح اور محمد اقبال کے اسلام لانے کا کہہ رہے ہیں۔ ان میں سے بعض قرآن کے خلاف نظام لائے، بعض اقتدار پر آنے کے بعد اپنا وعدہ بھول گئے اور قرآن کی جگہ سیکولرازم اور مغرب گرائی لائے۔

ممکن ہے بہت سے لوگوں کو نوکریاں اور روزگار ملے ہوں گے، مدارس کو جدید جامعات بنایا ہوگا، ان کی اپنی پارٹیوں کو سہولتیں ملی ہوں گی۔ اس لئے کہ انہیں اپنی اپنی شاہانہ اخراجات رکھنے والی پارٹیوں کو چلانے کے لئے ضد اسلام افکار رکھنے والے، اسلام مخالف حتیٰ مسیحیوں کی بھی شاخیں کھولی ہوئی ہیں۔ این جی اوز سے تعاون لینا ضروری اور ناگزیر گردانا، قرآن اور سنت محمدؐ کا واضح، قاطع وجازم وصارم حکم ہے کہ کافرین سے تعاون کریں اور نہ لیں۔ قرآن میں حضرت محمدؐ سے خطاب میں آیا ہے آپ ہمارے وکیل نہیں ہیں اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہم بھی محترم استاد غامدی یا خورشید ندیم کی بات کرتے ہیں کہ سب چیزیں ریاست کے حوالے کریں، ہم امام جماعت ومؤذن کے تقرر کے حق کو ان لوگوں کے سپرد کرنے کے حق میں نہیں ہیں کہ جو ہندو مسلم تمیز ختم کرنے کی بات کرتے ہیں۔ اس حقیقت کو سمجھنا چاہئے کہ اگر ہم

کچھ نہیں کر سکتے ہیں تو لا دینوں سے تعاون وہم کاری بھی نہ کریں۔

١ ـتاريخ الفرق و عقائد ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات

٢ ـمعجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٣ـقـــامـــوس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٤ـفـرهـنك فرق اسلامى مولف دكتـر مـحـمد جواد مشكور ٥ـفرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ٦ـالـمـوسـوعة الـميسرة فى الاديان و المذاهب المعاصرة تاليف مانع بن حماد الجهنى ٧ـحيات استاذ حسن بناء

٢٠ـازارقہ:ـ

یہ فرقہ ابی راشد نافع بن الازرق متوفی ۶۵ھ سے منسوب ہے ۔یہ شخص انتہائی باصلاحیت ولیاقت اور قابلیت قیادت رکھتا تھا وہ عبید اللہ کے زندان میں تھا،عبید اللہ کی حکومت کمزور ہونے کے بعد اسے رہائی ملی تو اس نے فارس کے شہروں میں بنی امیہ کے خلاف خروج کیا۔

اس کا کہنا تھا گناہ کبیرہ کرنے والا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور وہ آخرت کے دن جہنم جائے گا۔انھوں نے مرتکب گناہ کبیرہ کو جہنمی قرار دیا ملھب نے اس کے ساتھ جنگ لڑی آخر میں ازارقہ کو ان سے شکست ہوئی پھر وہاں سے وہ سابور شہر میں ہجرت کر گئے۔

ابی راشد نافع بن ازرق نے بصرہ اور اہواز کے اطراف پر قبضہ کیا پھر اس کے بعد عبد اللہ بن زبیر کے دور میں قیام کیا اور عبداللہ بن زبیر کے داعیوں کو قتل کیا نافع کے ساتھ خروج کرنے والا عتبہ بن اسود حنفی ہے۔

ازارقہ کی آٹھ بدعتیں:ـ

۱۔اس نے علی ،عثمان،طلحہ وزبیر ،ام المومنین عائشہ اور عبداللہ بن عباس سب کو کافر اور جہنمی قرار دیا ہے۔

۲۔ان کے ساتھ جنگ میں شرکت نہ کرنے والے کو بھی کافر کہتا تھا۔

۳۔وہ اپنے مخالفین کے بچوں کو قتل کرنا مباح سمجھتا تھا۔

۴۔اس نے مرد یا عورت کے ایک دوسرے کو قذف کرنے کی حد کو ساقط کیا۔

۵۔قول وفعل میں تقیہ جائز ہے۔

۷۔جائز ہے کہ اللہ ایک ایسے نبی کو مبعوث بہ رسالت کرے جس کو وہ جانتا ہے کہ مبعوث ہونے سے پہلے یا بعد میں کافر ہو جائے۔

۸۔گناہ کبیرہ کرنے والے کافر ہیں اور ملت اسلام سے خارج ہیں وہ ابلیس کے ساتھ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔

۱۔اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ۲۔تاريخ الفرق و عقائدها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ۳۔معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله قالح ٤۔موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس ٥۔كتاب المقالات و الفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى ٦۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ۷۔ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ۸۔فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ۹۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل ۱۰۔الفرق بين الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادى ۱۱۔الموسوعة المفصله تاليف حسن عبد الحفيظ ابو الخير

۱۲ ۔تاریخ الفرق و عقائدها تالیف الدکتور محمود سالم عبیدات

۲۱۔اسحاقیہ:۔

فرق جناحیہ کی ایک شاخ ہے جو اسحاق بن زید بن حارث سے منسوب ہے۔ یہ عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر کی اتباع کرتے تھے حضرت علی کو حضرت محمدؐ کی نبوت میں شریک گردانتے تھے ۔

۱ ۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲ ۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۲۔اسحاقیہ:۔

اسحاقیہ اسحاق بن عمرو کے پیروکار تھے یہ فرقہ کیسانیہ سے تعلق رکھتے تھے انکا عقیدہ تھا کہ امامت نسل ابوطالب سے نسل عباس میں منتقل ہوئی۔ ان کا عقیدہ ہے زمین نبوت سے خالی نہیں رہتی ہے حضرت محمدؐ کے بعد اللہ علی میں حلول ہوا ہے اور حضرت علی کے بعد کس میں حلول ہوا ہے اس بارے میں ان میں اختلاف ہے۔

۱ ۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲ ۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

۲۳۔اسحاقیہ:۔

اسحاقیہ پیروان ابو یعقوب اسحاق بن محمد بن ابان نخعی کوفی ملقب احمریہ متوفی ۲۸۶ھ ہے۔

۱ ۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲ ۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل ۳۔فرهنگنامه فرقه های

اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۴۔اسحاقیہ:۔

اسحاقیہ پیروانِ اسحاق ترکندیہ نسل یحییٰ بن زید بن علی تھے وہ اپنی جگہ ناخواندہ تھے کہتے تھےان کارابطہ جنوں سے ہے۔ کہتے ہیں کہ سوال کنندہ کواگلے دن کاوعدہ دیتے تھےاور کسی جن سے پوچھ کے جواب دیتے تھے یہ ابومسلم خراسانی کے معتقدین میں سے تھے۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۵۔اسکالرشپی:۔

یہ ایک جماعت ہے یہ مغرب والوں کے لئے مسلمان ملکوں کی درسگاہوں سے قابل و ذہین بچوں کوانتخاب کرتے ہیں اور ابتدائی تعلیم سے اعلیٰ تعلیم تک کے اخراجات اور مواقع فراہم کرتے ہیں۔ بڑے خاندانوں کی نسل کواقتدار اعلیٰ کی لالچ اور چھوٹے خاندانوں کوملازمت اور مغربی ملکوں کی شہریت کی لالچ دیتے ہیں۔ وہ ان سے یہ وعدہ لیتے ہیں کہ آپ نے یہاں ہر طرف سے اسلام کے راستے کو روکنا ہے، اسلام کے راستے میں گڑھے کھودنے ہیں اور رکاوٹیں کھڑی کرنی ہیں۔ معاشرے میں بحالیٔ اسلام کے لئے ہونیوالے اقدامات کی معلومات مغرب کوفراہم کرنی ہیں اہل دین و دیانت کو ذلیل وخوار اور شرمندہ کرنے کے مواقع تلاش کرنے ہیں اور غیر اسلامی سرگرمیوں کی حمایت وحوصلہ افزائی کرنی ہے، یہ فریق مسلمانوں میں عزت نفس واستقلال فروش ہے۔اب تک جتنے بھی لوگ اس جال میں پھنس گئے ہیں وہ مغرب گئے ہیں یا یہاں ان کیلئے سرگرم ہیں اور یہ سلسلہ تقریباً تمام اسلامی ملکوں میں جاری ہے۔ یہ سلسلہ دارالخلافہ عثمانیہ کے آخری دور سے شروع ہوا، اسی گروہ نے آخر میں خلافت کی بساط برچیدہ کیااورلادینی نظام مسلط کیا، اس کے بعد مصر، ہندوستان، پاکستان اور ایران میں چل رہا

ہے۔ یہاں کی صورت احوال بھی اسی رخ پر چل رہی ہے اللہ سے امید قوی ہے کہ اپنے اس وعدے کے تحت ''بعض کو بعض کے خلاف اٹھائینگے'' اجراء کریں گے۔

اس سلسلے میں ترکیہ میں اتاترک، مصر میں قاسم امین، سعد ذعلول، طہٰ حسین اور ایران میں رضا خان اور مصدق نے اس سلسلے کو آگے بڑھایا اسی طرح اس کام میں تعاون کرنے والوں میں ہندوستان و پاکستان میں سرسید احمد خان، محمد علی جوھر، محمد علی چراغ، محمد علی جناح، علامہ اقبال، امیر علی، لیاقت علی خان، بے نظیر بھٹو، پرویز مشرف، نواز شریف، شہباز شریف، زرداری، بلاول اور عمران خان سرفہرست ہیں، یہی لوگ دین کا راستہ روکنے اور دینداروں سے مسخرہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس فرقہ کے برے عزائم، مظاہر دینی سے کراہت اور منافقت کو ہم نے نزدیک سے دیکھا اور سنا ہے اور ہمیں ازبر ہیں ان شاءاللہ موقع ملنے پر شقشقہ کروں گا۔

۲۶۔اسماعیلیہ:۔

فرقہ اسماعیلیہ کی بنیاد یہودیوں، مجوسیوں، مسیحیوں کے نمائندہ ابی الخطاب اسدی، میمون دیصانی اور عبداللہ قداحی وغیرہ نے عراق میں رکھی، اس کی تفصیل آگے باطنیہ میں ہوگی۔

ا۔ یہ خوارج کے بعد وجود میں آنے والی دوسری جماعت ہے۔ وہ اسلامی ریاست جس نے دو امپراطور عالمی روم و فارس کو صفحۂ ہستی سے مٹایا تھا یہ اس کو گھٹنے پر بیٹھنے یا ٹکڑے ٹکڑے کیلئے وجود میں آئے، یہ حقائق اسلام کو مسخ اور مٹانے کا منصوبہ لے کر آئے تھے۔ وہ اہل بیت کو اقتدار مسلمین تک پہنچانے کیلئے نہیں بلکہ اللہ کی الوہیت اور ربوبیت کا تصور ختم کر کے اپنی الوہیت و ربوبیت منوانے کیلئے آئے تھے۔

مذہب اسماعیلیہ کا دین امامت سے شروع ہوتا اور امامت ہی پر ختم ہوتا ہے ان کے روزمرہ ورد زبانی نص و شتم طنز خلفاء مسلمین ہے۔ احکام کے بارے میں وہ اباحیہ مطلقہ کے قائل

ہیں کتاب فرہنگ فرق اسلامی تالیف جواد مشکور استاد دانشگاہ تہران اپنی اس کتاب کے صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں نظریہ اباحیہ کے بارے میں یہ کہتے ہیں۔

۱۔ ہمیں چاہیے بوجھ وتکلیف کو عوام سے اٹھائیں۔

۲۔ حلال وحرام کا جو تصور قرآن اور سنت محمدؐ میں آیا ہے اس سے مراد ولایت ائمہ اوران کے دشمنان سے برأت ونفرت ہے۔

۳۔ معرفت یا بیعت امام کے بعد کسی چیز سے پرہیز کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے یہاں سے اسماعیلیوں کا کہنا ہے حقائق روشن ہونے کے بعد شریعت ختم ہو جاتی ہے۔

۴۔ اسماعیلیوں کا یہ بھی کہنا ہے قیامت دو قسم کی ہے ایک قیامت کبریٰ دوسری قیامت صغریٰ، قیامت صغریٰ بر پا ہو چکی ہے قیامت صغریٰ بر پا ہونے کے بعد تکالیف شرعیہ ختم ہو جاتی ہیں تمام محرمات حلال ہو جاتے ہیں نکاح کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے گویا کہ شریعت بھی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ چندین دفعہ شریعت کے ختم ہونے کا اعلان کر چکے ہیں ایک دفعہ مصر میں حاکم بامر اللہ نے اعلان کیا، دوسری دفعہ فارس میں قلعہ الموت میں فرقہ صباحیہ نے کیا ہے اور تیسری دفعہ ہندوستان میں آغا خان نے کیا ہے۔

اسماعیلیہ نے اپنے مکروہ عزائم اور مسخ چہرہ کو چھپانے کی خاطر خود کو مختلف اور متعدد ناموں سے متعارف کیا ہے۔ انہیں سبعیہ، باطنیہ، مبارکیہ، فاطمیہ، تعلیمیہ بھی کہتے ہیں۔ مشہور مؤرخ محدث شیعہ سعد قمی اپنی کتاب مقالات فرق میں لکھتے ہیں اسماعیلیہ کے تین فرقے ہیں:

۱۔ جو جعفر بن صادق کے بعد امامت اسماعیل کے قائل ہیں وہ اسماعیل ہی کو مہدی موعود قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں وہ مرے نہیں بلکہ غیبت میں گئے ہیں اور واپس آ کر زمین کو عدل و انصاف اور امن سے پر کریں گے یہ وہی منطق ہے جو سبائیہ نے کہی تھی۔

۲۔امامت جعفر بن صادق کے بعد اسماعیل اور پھر ان کے بیٹے محمد میں منتقل ہوئی ہے۔

۳۔اسماعیلی محمد بن ابی زینب اسدی، ابی الخطاب اور میمون دیصانی کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔

انھیں سبعیہ اسی لئے کہتے ہیں کیونکہ انہوں نے امامت کو سات پر روک دیا نیز سات ادوار میں تقسیم کرتے ہیں۔

۱۔اسماعیلیہ سے چندین فرقے نکلے ہیں۔

۲۔اسماعیل نے امام صادق سے پہلے وفات پائی ان کا کہنا ہے کہ چونکہ امام صادق نے ان کو امامت پہلے دی تھی لہٰذا وہ اسماعیل کی وفات کے بعد ان کے بیٹے محمد میں منتقل ہوئی۔

۳۔اسماعیل نے امام صادق سے پہلے وفات پائی لہٰذا امامت خود امام جعفر صادق میں باقی رہے گی۔

۴۔امام صادق نے اپنے بعد اسماعیل کے بیٹے محمد کو نامزد کیا۔

۵۔اسماعیل مرے نہیں بلکہ امام صادق نے ان کو بچانے کے لئے ان کی وفات کا اعلان کیا ہے۔

۶۔اسماعیلیہ مستعلی مستنصر کے چھوٹے بیٹے کا نام ہے ان کے وزیر نے قوانین اسماعیلیہ کے خلاف مستعلی کو جانشین مقرر کیا، ان کا یہ سلسلہ اس وقت تک رہا جب تک صلاح الدین نے ان کا خاتمہ نہیں کیا۔

۷۔نزاریہ یہ مستنصر کے بڑے بیٹے کا نام ہے قانون اسماعیلی کے تحت امامت نزار کو ملنی تھی اس کو نہیں دی بلکہ اس کو زندان میں قتل کیا۔حسن صباح نے اس کے نام سے ایران میں امامت نزاریہ کے نام سے چلائی، یہاں تک کہ ہلاکو نے قلعہ الموت پر قابض ہونے کے بعد ان

کا قتل عام کیا، اس سے بچنے والے ایران کے دیہاتوں اور ہندوستان میں فرار ہو گئے۔

۸۔حشاشیون ایران کے شہر کوہستان میں قائم قلائع میں موجود چرس افیون خوروں کو کہتے تھے۔

۹۔بوہرا: یہ فرقہ مستعلی سے تعلق رکھتے ہیں پاکستان وہندوستان میں ہوتے ہیں۔

اسماعیلیوں کی خباثتیں بنی امیہ اور بنی عباس جیسی نہیں جو چند نکات تک محدود ہوں انہوں نے خود کو خاندان نبوت سے انتساب کیا ہے یہ ان کی پہلی خیانت ہے، یہ ان کے ماتھے پر سیاہ داغ بنا ہے۔اس کے بعد قلعہ الموت میں قائم حکومت نزاریہ دوسری خیانت تھی، تیسری خیانت اسماعیل صفوی نے جو کہ پہلے شیخ کہلاتے تھے منصب حکومت سنبھالنے کے بعد دعویٰ انتساب بخاندان اہلبیت کیا اور پھر اپنے جھوٹ کو چھپانے کیلئے سادات کے فضائل کی کتابیں لکھوائیں، چوتھی دفعہ سلسلہ خانی ہے۔قلعہ الموت میں بے نسبت والوں کے علاوہ صفویوں اور آغا خانیوں نے بھی یہ سلسلہ جاری رکھا تا کہ اس سے اپنا چہرہ نمائی کر سکیں۔اسی وجہ سے انہیں مراسم ومظاہر دینی دکھانا پڑتے ہیں لہٰذا ابتداء ہی سے ان کا کردار عبداللہ بن ابی کا کردار رہا ہے وہ اپنے کفر کو چھپا کر خاندان نبوت سے انتساب کا چرچا کرنے لگے۔ان میں ایک گروہ الحاد وتنسیخ شریعت وتعطیل شریعت والا نکلا جس کا نام قرامطہ تھا وہ ابی الخطاب اسدی کے منشور کو آگے بڑھاتے رہے، دوسرا گروہ سلمیہ میں تھا وہاں عبداللہ میمون دیصانی دینداری اور مظاہر اسلام کا مظاہرہ کرتا تھا چونکہ ان کو اسلام ہی کو الٹا کرنا تھا اسلئے ان کو اسلام کا نام اپنانا پڑتا تھا، مسلمانوں میں ہی رہنا پڑتا تھا، صوم وصلوٰۃ کا مظاہرہ کرنا پڑتا تھا، اصل ہدف دین کا خاتمہ تھا۔یہاں تک کہ مصر میں چھٹے حاکم منصور بن عزیز کنیت ابوعلی نے تین سو چھیاسی ہجری میں اقتدار سنبھالا تو اس نے کھلے عام اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنا کر کچلنا شروع کیا۔اس کی اسلام سے کھلی بغاوت کو

دیکھنے کے بعد ان کی بہن ''ست'' نے خاندان کے اقتدار کو بچانے کیلئے ان کو قتل کیا۔اسماعیلیوں نے نو آباد مسلمان علاقوں الجزائر،مراکش،مصر وشام اور ایران میں حکومتیں قائم کیں، یہاں تک وہ برصغیر میں اسلام کے نام سے آئے اور ہندو بوذیوں سے مصالحت کر کے ان کو راضی کر کے اسماعیلی قرامطہ کا مذہب پھیلایا، پنجاب ،سرحد،سندھ اور بلوچستان میں لوگ دین کے نام سے کچھ بھی نہیں جانتے تھے وہ صرف پنجتن کے نام جانتے تھے اور لیتے تھے اور تینوں خلفاء پر سبّ و شتم ان کا دوسرا ستون تھا۔انہوں نے فرق رکھنے کیلئے لوگوں کو بانٹ کے رکھا،وہ اپنے مذہب کو سنی شیعہ اور صوفی کے نام سے چلاتے رہے اور مظاہر اسلام سے کراہت ونفرت کا مظاہرہ کرتے رہے۔لہٰذا یہاں کا مذہب وہی قرامطہ واسماعیلیہ کا مذہب ہے،عوام اسی پر ہیں،علماء کا اس میں کوئی کردار نہیں ہے عوام ایسے علماء کو انتخاب کرتے آئے ہیں جو ان کی بولی بولیں،ان کیلئے گڑیا بنیں۔ یہاں اسلام کا نام باقی رہنے کا کردار نہ عوام کا ہے اور نہ علماء کا بلکہ یہ وہ وعدۂ الٰہی ہے جو اللہ نے سورۃ کوثر کے ذریعے ضادید وعنادید قریش کو پیغام دیا تھا کہ تم ہی بدنام ہو گے تم ہی منفور ہو گے لہٰذا عاص بن وائل جیسے ظالم وجابر وفاسد سلاطین فاطمیین اور مغول خود مجبور تھے کہ اسلام سے تعارف کرائیں تو یہاں سے یہ واضح ہو جائے گا کہ آغا خانی اور اسماعیلی دو نہیں بلکہ ملحدین کے دائیں بائیں بازو ہیں،لہٰذا بعض علماء شیعہ جیسے حسن امینی وغیرہ کا اسماعیلی اور بوہرا سے دفاع فرقہ کا تعصب ہے یا تاریخ سے ناواقفیت؟۔اگر یہ مسلمان ہوتے تو تجاہر بالفسق ،ترک صلوٰۃ، ترک صوم اور بے حجابی اعلانیہ نہیں کرتے،اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ آج تک شیعہ سنی اور صوفی برائے نام جھگڑا کرتے ہیں اور اندر سے اسی منشور پر عمل کرتے ہیں جس کی باطنیہ نے منصوبہ بندی کی ہے اسی منصوبہ بندی کے تحت یہ چل رہے ہیں۔اسلام ان میں سے کسی کے ذریعے سے زندہ نہیں بلکہ اللہ کے معجزے سے زندہ ہے۔

عقائد اسماعیلیہ:۔

اسماعیلیوں کے عقائد کتاب کی صورت میں عامۃ الناس یا اہل تحقیق کو آسانی سے میسر نہیں ہیں، اس عدم دستیابی کے بارے میں حامیان اسماعیلیوں کا کہنا ہے دعوت اسماعیلی تاریخ میں اپنے دشمنوں کی زد میں رہی ہے لہٰذا وہ اپنے عقیدہ وعمل کا آشکارانہ مظاہرہ نہیں کر سکتے تھے ۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے دنیا میں جہاں ملحدین وکافرین کی کتب نشر ہوتی ہیں وہاں ان کی کتب کیوں نشر نہیں ہوتی ہیں ایسا نہیں بلکہ انکے عقائد قابل اشاعت نہیں، انکی مذکورہ توجیہ اپنی جگہ غلط اور بے بنیاد ہے دنیا جانتی ہے اسماعیلیوں نے ایک کثیر اسلامی علاقہ مصر وشام وایران اور عراق پر طویل عرصہ حکومت کی ہے۔ انھوں نے چند صدیوں سے زائد مصر، شام اور ایران میں حکومت کی ہے۔ ان کے عقائد کی تصریح واشاعت نہ ہونے کی وجہ وہ نہیں جو انہوں نے بیان کی ہے بلکہ وہ عامۃ الناس میں خود کو خاندان نبوت سے انتساب کر کے اس حکومت کا شرعی وارث متعارف کراتے تھے لہٰذا وہ اسلام کے نام سے ضد اسلام اعمال کا کھلے عام مظاہرہ نہیں کر سکتے تھے ، مظاہرہ میں اس ڈر سے صحیح عقائد پیش نہیں کر سکتے تھے کہ کہیں لوگ عقائد اصلی کو نہ اپنائیں۔ یہ بات ٹھیک ہے کہ وہ مصر اور شام میں حکومت کرتے تھے لیکن رعایا تو مسلمان تھی۔ ان کے تمام عقائد کی برگشت ایک کتاب پر ہوتی ہے جس کا نام ''ام الکتاب'' ہے۔ اس کتاب میں افکار ابو الخطاب اسدی درج ہیں یہ اس کی تعلیمات وہدایات ہیں یہ ان کی نظر میں مقدس ترین کتاب ہے۔

اسماعیلیوں کے عقائد:۔

۱۔ امام منصوص ہوگا۔

۲۔ ہر دور میں امام کا ہونا ضروری اور ناگزیر ہے۔

۳۔امام نسل عن نسل فرزند کبیر ہی ہوگا۔

۴۔امام معصوم ہوتا ہے۔

ان کے تمام عقائد حقائق کے پہاڑ سے ٹکرا کر پاش پاش ہو گئے اور وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں ر ہے۔

ا۔ ہر دور میں امام میسر نہ ہونے کی وجہ سے وقفوں کیلئے امام مستور اختراع کرنا پڑا۔ابھی چند صدیوں سے برصغیر اور یمن میں وہ اپنے امام کو روحانی پیشوا کے نام سے متعارف کروار ہے ہیں۔

۲۔انہوں نے بالغ امام نہ ملنے کی وجہ سے نابالغ امام کے نام سے چلایا۔

۳۔معصوم کے معنی بدلنا پڑا بعض امام سے باز پرس نہیں کر سکتے امام کو عالم غیب سے واقف وآگاہ ہونا چاہیئے ،اس کیلئے بداء اختراع کرنا پڑا،شرط منصوص از اللہ یا رسول اللہ سے دست خالی ہونے کے بعد رجعت اہل بیت اٹھایا۔

۴۔ان کی خصوصیات مذہبی میں سے ایک جھوٹ ہے جس کی وجہ سے وہ بہت سے موقعوں پر عتاب وعقاب مسلمین سے بچے ہوئے ہیں۔

۵۔ وہ اپنا چہرہ اور نام تبدیل کرتے رہتے ہیں جیسے صفویوں نے اپنی طرف سے مذہب اثناعشری اختراع کیا تھا۔اسماعیلیوں کا مذہب صرف خود اقتدار میں یا کسی اقتدار کے سائے میں زندہ رہا ہے جس دن ان دو سے محروم ہو جائیں گے اس دن ان کا زوال ہوگا،ابھی وہ دنیائے کفر کے سائے میں رہتے ہوئے اسلام کے خلاف ملنے والا بجٹ بانٹنے والے ہیں۔

٦۔انھوں نے اپنے مقاصد کے حصول کیلئے قرآن وسنت محمدؐ کیلئے باطنی معانی یا تاویل اختراع کی ہے مثلاً ان کے کہنے کے مطابق شریعت کے اصلی معنی کو امام جانتا ہے اور کوئی

نہیں جانتا۔انھوں نے یہ طریقہ شاید کلیساء سے اخذ کیا ہے جہاں انھوں نے کہا تورات کے معنی کسی کی سمجھ میں نہیں آتے سوائے علماء کلیسا کے۔

انھوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ظاہر قرآن وحدیث کا ایک باطن ہے جو در حقیقت مغز ہے اور ظاہر چھلکے کی حیثیت رکھتا ہے جبکہ جاہل لوگ اسی ظاہر کو مراد ومقصود سمجھتے ہیں۔ظاہر کی طرف وہ لوگ جاتے ہیں جن کی عقل اسرار باطن میں غواصی کرنے سے قاصر ہوتی ہے وہ ظاہر پر قناعت کرتے ہیں وہ ظاہر شریعت کی زنجیر وسلاسل میں بندھے ہوئے ہیں لیکن جب ظاہر سے گزر کر کے عالم باطن کو پہنچتا ہے تو اس سے تکالیف ساقط ہو جاتی ہیں۔

ا۔ کچھ عرصہ گزرنے کے بعد ان کو اندازہ ہو گیا کہ اہل اسلام انہیں کراہت اور شک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں یہ کام اتنا آسان نہیں بلکہ بہت دشوار، پیچ وخم والا ہے اور کانٹوں سے بھرا راستہ ہے یہاں سے انہوں نے فیصلہ کیا کہ یہ کام بطور مخفی وسری انجام دیں چنانچہ انہوں نے تمام سرگرمیاں مخفی انجام دینے کیلیے اپنا نام باطنیہ رکھا۔

۲۔مجتمع اسلامی کو درہم برہم کرنے کیلئے نکاح اخوات وبنات کو جائز قرار دیا۔

۳۔فکر اسلامی کی بنیادوں کو متزلزل کرنے کیلئے معتزلہ واشعری کو وجود میں لائے۔

۴۔اپنی جماعت کو ظاہر وباطن نمائی میں تقسیم کیا۔

ا۔ داعی کو یہ باور کرایا کہ وہ جس کو دعوت دیں پہلے مرحلے میں اسے شوق وذوق مطالعہ کی طرف مبذول کریں تا کہ معلوم ہو کہ وہ آگے دعوت دینے کے لئے لائق وسزاوار ہے یا نہیں۔ انھوں نے اس حوالے سے ایک مثال پیش کی کہ جس طرح بیج شورز دازمین میں نہیں بویا جاتا اسی طرح دعوت بھی ایسے لوگوں کو نہیں دی جاتی جو قابل پذیرائی نہیں ہیں،انھوں نے کہا اس گھر میں بات نہ کرو جہاں کوئی چراغ ہو، چراغ سے مراد عالم یا متعلم ہے بلکہ یہ بات دریافت کریں کہ وہ

کس چیز سے مانوس ہے کس طرف رجحان رکھتا ہے۔اگر زہد وتقویٰ کا میلان ہوتو اسکی تعریف کریں اس کو اٹھائیں اگر بے باکی ولاپرواہی اور ارتکاب جرائم فحشاء کا رجحان ہےتو اس پر اس کی حوصلہ افزئی کریں اور اگر کوئی شخص ابا بکر وعمر کی طرف میلان رکھتا ہےتو ان کی تعریف کرتے ہوئے کہیں کہ ان کا کیا کہنا جو رفیق پیغمبرؐ تھے۔

۲۔ اصول واساس دین میں تشکیک ڈالیں مثلاً حروف مقطعات سمجھ میں نہیں آتے تو لوگوں کے ذہنوں میں شک ڈالنے کے لیے کہیں کہ یہ قرآن میں کیوں لائے گئے ہیں؟۔یہ اپنے اماموں کو رسولؐ اللہ سے افضل سمجھتے ہیں اپنی کتاب ام الکتاب کو قرآن سے افضل سمجھتے ہیں یہ چندین بار تنسیخ شریعت کا اعلان کر چکے ہیں۔

۱۔اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ۲۔تاريخ الفرق و عقائد ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ۳۔معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله قالح ٤۔موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس ٥۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٦۔ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ۷۔فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ۸۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل ۹۔ الفرق بين الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادى ۱۰۔الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى ۱۱۔موقف الزيديةو اهل السنه من العقيده الا سماعيليه و فلسفتها دكتور كمال الدين نور دين مرجونى دارالكتب العلميه ۱۲۔كتاب المقالات والفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى

۱۳۔الموسوعة المفصله تاليف حسن عبد الحفيظ ابو الخير ۱٤۔تاريخ الفرق و عقائدها تاليف الدكتور محمود سالم عبيدات ۱۵۔اسماعيليه تاليف احسان الهى ظهير ۱٦۔العقائد الفلسفيه المشتركه بين الباطنية تاليف دكتور محمد سالم اقدير

۲۷۔اشاعرہ:۔

اشاعرہ جیسا کہ موسوعۃ ادیان نے لکھا ہے ابوالحسن علی بن اسماعیل منسوب بہ ابوموسیٰ اشعری متولد ۲۶۰ھ متوفی ۳۳۴ھ ہے۔ابوالحسن اشعری، ابوعلی جبائی رئیس معتزلہ کے کنف میں پرورش پائی اور تعلیم حاصل کی آخر میں اس کے نائب ریاست بھی رہے۔ چالیس سال گزرنے کے بعد ان سے الگ ہوگئے اور نئے مذہب کا اعلان کیا عقل وشرع میں ایک حدوسط ایجاد کی ان کے کہنے کے مطابق معتزلہ نے فلسفہ سے تجاوز کیا ہے یعنی عقل وشرع کے درمیان رہنا چاہیئے، انہوں نے اپنے فلسفہ کو علم کلام کہا، جہاں معتزلہ نے فلسفہ میں غلو کیا تھا وہیں ابو الحسن نے منقولات میں غلو کیا۔ اپنے عقائد کا مصدر منقولات سلف کو قرار دیا ابوالحسن اشعری نے کوئی نئی ابتکار نہیں کی۔معتزلہ اپنی منویات کو نافذ کرنے کیلئے پابند نقل نہیں ورنہ انہوں نے فہم نصوص میں احمد بن حنبل پر جام ہونے کی منطق کہاں سے لائی ہے؟اصول ایمان وضع کرنے کا حق نبیؐ کو حاصل نہیں ایمان یعنی اقرار واعتراف، تسلیم محض خالق و مالک واللہ کو حاصل ہے اور یہ ہونے کا حکم صرف اور صرف اللہ ہی دے سکتا ہے، محمدؐ اللہ کے نبی ورسولؐ ہیں وہ ایمانیات جعل نہیں کر سکتے ہیں تو مبدع اصول بننے والے معتزلہ اشاعرہ شیعہ وغیرہ ملفات ایمانیات میں کیسے ہونگے ؟؟فہم کلمات عرب میں سلف کی حدود نا جائز قبضات کے مترادف ہے۔

یہ چالیس سال خانہ وریاست معتزلہ میں نائب اقتدار کے طور پر رہے بعد میں اچانک

اظہار دل برداشتگی وناراضگی کر کے کچھ عرصہ خانہ نشین رہنے کے بعد اپنے اختراع کردہ مذہب کا اعلان کیا اور سخت سے سخت لہجے میں معتزلہ پر حملہ کیا نیز آیات متشابہات ذوالمعانی کی تاویل کرنے سے منع کیا اسی طرح غیر اعلانیہ مذہب مجسمہ معتزلہ کی تائید کی۔ چالیس سال عقلیات میں غواصی کرنے والے کیسے اہل سنت کی لکیر کے فقیر بنے اور ہر حدیث نا قابل قبول کو قبولیت بخشی اور خبر واحد اور عقل سے متصادم روایات پر عمل کرنے کا اعلان کیا۔

ان کے معتزلہ کی ضد میں وجود میں آنے میں جائے شک وتردید نہیں کیونکہ معتزلہ نے ایک الحاد پھیلایا تھا اور تمام اصول ومبانیٔ اسلام کو تہہ وبالا کیا تھا لیکن انہوں نے قرآن اور سنت و سیرت کے منکرات کے خلاف قیام نہیں کیا۔

کہتے ہیں کہ ابوالحسن اشعری نے معتزلہ کے خلاف قیام کیا تھا لیکن تحلیل گران کا کہنا ہے کہ ان کا اختلاف دینی نہیں سیاسی اور مذہبی تھا جو وقت اور حالات کے تحت سارے مذاہب کرتے آئے ہیں جس کا ثبوت ودلیل یہ ہے کہ ابوالحسن اشعری نے معتزلہ کو ایک ایسے وقت میں نہیں چھوڑا جس وقت معتزلہ اپنے اوج اقتدار پر تھے تا کہ ابوالحسن کو یہ اعزاز وافتخار دیں کہ آپ نے دین کی خاطر اقتدار اور لطف اندوزیِ دنیا کو طلاق دی بلکہ آپ نے معتزلہ کو اس وقت چھوڑا جب معتزلہ کرسیٔ اقتدار سے برطرف ہو گئے تھے، معتزلہ چشم غیض وغضب ونفرت سلطان وقت قرار پا رہے تھے یعنی پرورش کنندہ معتزلہ معتصم عباسی اور واثق باللہ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور اقتدار متوکل عباسی کو ملا تھا وہ معتزلہ کو غیض وغضب سے دیکھتے تھے معتزلہ فلسفہ وثنیت کو اسلام کہہ کر پیش کرتے تھے لیکن ابوالحسن علم الکلام کے نام سے پیش کرتے تھے اور قوت بیان کی وجہ سے لوگوں میں ان کو پذیرائی حاصل ہوئی تھی ان کے حریف ورقیب عقل سے وحی چلاتے تھے لہٰذا وہ ایک صاحب قوت بیان والی شخصیت کے طور پر متعارف ہوئے تھے۔۔

کتاب رجال الفکر والدعوۃ تالیف ابو الحسن ندوی ج ا ص ۲۲۳ ابو الحسن اشعری ابوعلی الجبائی سے وابستہ تھے بلکہ ان کے پروردہ تھے۔ اچانک وہ ابوعلی جبائی سے کٹ گئے اور اپنے گھر میں پندرہ دن گزارنے کے بعد اعتزال سے برأت کا اعلان کیا۔

اس نے اعلان برأت کرتے ہوئے کہا ''من عرفتنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فانی اعرفه '' معتزلہ کو رد کرتا ہوں ان کے معائب اور برائیوں کا اعلان کرتا ہوں۔

اس نے ۳۲۴ھ میں بغداد میں وفات پائی۔

سیکولروں نے اگر مغربیوں کو اپنے تیر کا نشانہ بنایا کہ یہ لوگ فتنہ پرور ہیں تو اس میں کوئی شک نہیں کہ فتنہ کی آگ روشن کرنے والے یہی لوگ ہیں، سابق زمانے میں شکست خوردہ یہود و صلیب ومجوس ان کی پشت پر ہوتے تھے۔ آج ان کی پشت پر طاقتور یہود ومجوس وصلیب ہیں۔ اگر گزشتہ سالوں میں یہاں فتنہ برپا کیا گیا ہے تو یہ بھی حکومت اور سیکولروں کی پشت پناہی سے ہی ہوتا تھا اور آج بھی اگر ہو رہا ہے تو وہ بھی حسب اخبار وجرائد وکالم نگاران، طالبان سے لے کر داعش تک انہی کے پروردہ ہیں، چنانچہ روسی صدر پوٹین نے بتایا بڑے ملک اس میں شریک ہیں لیکن وہ اس کے بدیل میں جو پیش کرر ہے ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے ان کی آنکھوں کا تیر بھی دین اسلام ہے۔

١ ـ المدارس العشریه ٢ ـ لماذاالفرق المسلمون ٣ ـ فرهنك عقائد و مذاهب اسلامی براسی عقائد هنایله و اشاعره استاد جعفر سبحانی انتشارات توحید ٤ ـ فرهنك فرق اسلامی دکتور محمد جواد مشکور ناشر پژوهشهای اسلامی آستانه قدس رضوی ٥ ـ موسوعه میسره فی الادیان و المذاهب ص ٧٣ ٦ ـ ضحی الاسلام بلا مذاهب رایة المعتزله دکتور مصطفی شکعه

ص ۴۸۹ ۷۔فرق معاصر تنصیب الی الاسلام المعتزله ڈاکٹر غالب بن علی عواجی ۱۰۵۹ تا ۱۰۷۲ ۹۔المعتزله والا حکام العقلیه مبادی القانون ، قاضی دار احمد حروشی دار الوزاق ص ۵۹ تا ۸۰ ۱۰۔الاشاعره فی میزان اهل سنته فیصل بن قزار جاسم المبره الخیریه لعلوم قرآن و السنته

۲۸۔البانیون:۔

یہ فرقہ منسوب بہ ناصر الدین البانی محقق در اسناد ومتون احادیث ہے،آپ نے احادیث صحیحہ وضعیفہ دونوں کے موسوعے تیار کئے ہیں،احادیث سے ۴ ہزار سے زیادہ ضعیف احادیث نکالی ہیں۔ ان کا یہ عمل حشویین و اخباریوں پر گراں گزرا ہے انہیں دھمکیاں دی گئیں،ان کے اس عمل سے حدیثیوں اور اخباریوں کے چہرے سے نقاب مقنعہ ہٹ گئے ہیں چہرہ مکروہ سامنے آیا ہے۔اس لیے ان کی طرف سے ان کے خلاف بھرپور مزاحمت ومقابلہ کیا گیا ہے آپ نے اپنی فکر کو تین نکتوں پر استوار کیا ہے۔

۱۔انسانی حیات میں قرآن وسنت رسولؐ کو حاکم بنائیں۔

۲۔مسلمانوں میں پیدا شدہ بدعتوں اور افکار باطلہ کی مزاحمت کریں۔

۳۔مسلمانوں کو تعلیم واحکام اسلامی کی طرف دعوت دیں۔

۱۔فرق اهلسنت

۲۹۔امامیہ:۔

امامیہ مادہ امام سے بنا ہے، یہ کلمات ظرفیہ میں سے ہے جس کے معنی آگے کے ہیں۔ اصطلاح مذاہب میں کسی گروہ و جماعت وقوم کی قیادت ورہبری کرنے کو کہتے ہیں یہ جمعہ و جماعت کے مقتداء کیلئے استعمال ہوتا رہا ہے،اس کی تعریف سے واضح ہو جاتا ہے کہ غائب،

معذوراور نابالغ امام نہیں بن سکتا ہے تو ایسی صورت میں متبادل جلد از جلد ضروری اور ناگزیر ہو جاتا ہے، چنانچہ چھوٹے سے چھوٹے ادارے کے سربراہ کا تعین فوراً کیا جاتا ہے۔فرق نویسوں کے نزدیک امامیہ ان لوگوں کو کہتے ہیں جن کا کہنا ہے کہ حضرت علی اور آپ کے بعد آپ کے فرزندوں میں سے کوئی امام منصوص من اللہ ورسولؐ ہوگا اس میں زیدیہ، اثناعشری، اسماعیلیہ اور غلات وغیرہ آتے ہیں۔ان کا عقیدہ ہے کہ ہر دور میں ایک امام خاندان نبوت سے ہوگا، چنانچہ امام محمد باقر سے پہلے امامیہ متعارف نہیں تھا اس وقت شیعہ کہتے تھے چنانچہ حضرت علی کے بعد کوفہ والوں نے اتفاق سے امام حسن کی بیعت کی یہاں کسی قسم کا تفرقہ وگروہ گرائی نہیں تھی۔ تنازل امام حسن از خلافت کے بعد بھی امت میں اختلاف وتفرقہ نہیں تھا اور خاندان اہلبیت والے مخالف ومعارض معاویہ نہیں تھے اور سوائے امام حسین کے سب ان کے ہاں جاتے رہے بلکہ ان کی حرکات واقدامات کے ناقد تھے قتل امام حسین کے بعد بھی خاندان نبوت سے کسی نے علم مخالفت وبغاوت بلند نہیں کیا، وہ خاندان اہل بیت میں گروہ گرائی نہیں چاہتے تھے لہٰذا امام سجاد کے دور میں کوئی گروہ بندی نہیں تھی۔ نبی کریمؐ کی جانشینی خاندان نبوت سے ہونی چاہیے یہ فکر ابی الخطاب اسدی نے پہلی بار اٹھائی، تفصیل خطداحیون میں دیکھیں۔ یہ فرقہ ابی الخطاب اسدی اور میمون دیصانی نے خوارج کے بعد مرکز قیادت مسلمین کو بم کسرائی وقیصرائی سے منفجر کرنے کے لئے ابداع کیا ہے۔

قرآن کریم میں امامت کی کوئی قدسیت بیان نہیں ہوئی ہے جنت کی طرف بلانے والے ہادی کو امام متقین اور امام خیر اور جہنم کی طرف بلانے والے کو امام ضالین کہا ہے، دونوں امام ہوتے ہیں، ثابت ہوا امام متفرق ومنتشر جماعت کا کسی ہستی کے اقتدار پر اتفاق ہونے کیلئے استعمال نہیں ہوا ہے بلکہ متفق ومتحد جماعت کو منتشر ہونے والوں میں استعمال ہوا ہے، تاکہ وہ

دوسروں کواپنی طرف جلب کر سکے اپنے پاس جمع ہونے والوں کومتحد رکھ سکے۔تاریخ میں ہے کہ امامیہ میں شیعہ زیدی، شیعہ غالی، اسماعیلی ،اثناعشری ،نصیری ، بابی ، بہائی ،آغا خانی آتے ہیں۔اس تعریف اور تاریخ کی روشنی میں ہمارے ملک کی اکثریت امامیہ ہے کیونکہ یہاں ایک طرف سے خاص خاندان سے منسوب ہوتا ہے دوسرا ان میں افتراق وانتشار زیادہ ہے۔یہ سینکڑوں کی تعداد میں بٹ جاتے ہیں اورایک دوسرے کی جان لینے کے درپے ہیں وہ کسی بھی جگہ اتحاد پذیر نہیں ہیں ،ہاں صرف دوجگہ پر اتحاد کرتے ہیں ایک سنیوں کے خلاف اور دوسرا شریعت کے خلاف۔ ہمارے ملک میں یہ دونوں اتحادانہوں نے کرکے دکھائے ہیں،شریعت کیخلاف اتحاداس وقت کیاجب ملک میں اسلامی نظام کاچرچاہواتو علماءامامیہ کے پیروکاران ضد ونقیض ، داحس وغبراءوالوں نے متحدہوکرکہا جان دینگے،جیل جائینگے،ہتھکڑیاں پہنیں گے لیکن شریعت نافذنہیں ہونے دینگے۔ان کادوسرااتحادیہ الحادکاساتھ دینے میں رہا ہے چنانچہ تحریک اسلامی اور وحدت المسلمین آپس میں تمام کشیدگیوں کے باوجود پی پی کے حق میں متحد ہیں، گویا ان کا کہنا ہے کہ الحادکاساتھ دینگےلیکن سنیوں کے ساتھ مقابلہ کریں گے۔وہ باہرکی دنیامیں کسی کو اتحادکی دعوت کیسے دے سکتے ہیں جبکہ وہ اپنے ملک کےاندراتحادکی دعوت نہیں دے سکتے۔وہ ایک ہی ملک میں تین گروہوں میں تقسیم ہیں ایک جو پہلے کہتے تھے سنی داڑھی والے سے نہیں بنے گی، جب داڑھی والےسیکولر ہوگئے اورسیکولرکی قیادت میں گئےتوان سے اتحادکیا۔دوسراوہ گروہ جس کا کہنا ہے کہ جب اللہ کھل جاتا ہےتو پنج تن بنتا ہےاور جب پنج تن اکھٹے ہوتے ہیں تو اللہ بنتا ہے۔تیسراوہ گروہ ہے جوان سنیوں کے اکثریتی ملک میں پندرہ فیصد کی حکومت کا داعی ہے تینوں متضاد جماعتیں زیرچھتری نظام ولایتِ فقیہ ہیں،تینوں کوشاباش ملتی ہے لیکن خودآپس میں ان تینوں کی نہیں بنتی ہے۔امامت ان کے ہاں ایک اورزاویے سےانوکھی ونرالی ہے،امام

دوسروں کے نزدیک لوگوں کے آگے ہو،ان کی قیادت کرنے والے کو کہتے ہیں اگر وہ آگے نہ ہو، قیادت نہ کرتا ہو یا وہ ملک سے باہر ہو یا لاپتہ ہو تو ایسے وقت میں قیادت وسربراہی کیلئے کسی حاضر کو انتخاب کرتے رہے کیونکہ امام کا ہر وقت حضور ضروری اور ناگزیر ہے۔امام کا غیاب کسی چھوٹے ادارے کے لئے بھی قابل قبول نہیں ہے چہ جائیکہ وہ پوری دنیا کا امام ہو۔لیکن ان کے ہاں نابالغ غائب ناپید کی امامت چلتی رہی۔امامیہ نے امامت کو جن بنیادوں پر استوار کیا ہے وہ حقائق ہمالیہ سے ٹکرا کر پاش پاش ہوگئی ہیں ان میں پہلا ستون منصوص ہونا ہے۔منصوص کے تین تصورات بنتے ہیں:

۱۔منصوص من اللہ:۔اس کے لئے آیات متشابہات سے استدلال میں ناکام ہونے کے بعد وہ اس سے دست بردار ہوگئے ہیں۔

۲۔منصوص من الرسولؐ:۔اس کیلئے بھی قصہ غدیر اور احادیث موضوعات مفید ثابت نہیں ہوئی ہیں چنانچہ امام خمینی اور شیخ صفار حسین نے انتخاب افضل اور اصلح کو اٹھایا۔

۳۔منصوص از امام سابق:۔یہ بھی بارہ والوں میں کہیں کسی امام نے اپنے بعد کے لیے امام نصب کیا ہو،نہیں ملتا ہے صرف اسماعیلیوں میں کچھ عرصہ چلا پھر وہ بھی ناکام رہے۔یہ شرط اس لئے گھڑی تاکہ جس کے سر پر تاج رکھنا ہو وہ آسانی سے رکھ سکیں۔

۲۔معصوم ہونا چاہیے۔معصوم ہونے کی بھی چند صورتیں بنتی ہیں۔

۱۔گناہ نہیں کرسکتا ہے۔

۲۔کرسکتا ہے لیکن نہیں کرتا ہے۔

۳۔کرتا ہے لیکن باز پرس نہیں کرسکتے ہیں جس طرح آج کل ہمارے ملک میں صدر، وزیراعظم بلکہ وزیراعلیٰ تک کیلئے استثناء کی تحریک جاری ہے کہتے ہیں کہ فلاں کو استثناء حاصل ہے

۔اس استثناء سے ملک کے خزانے سے آف شور کمپنیاں بنائی گئی ہیں۔

۳۔ہر دور میں امام ہونا چاہیے۔

قرآن اور نہج البلاغہ کے ابتداء کے خطبے میں آیا ہے انبیاء ورسل فترت کے بعد آئے ہیں﴿یا أَهْلَ الْكِتابِ قَدْ جاءَكُمْ رَسُولُنا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلى فَتْرَةٍ مِنَ الرُّسُلِ ﴾(مائدہ.۱۹) حضرت محمدؐ کے بعد حجت ختم ہوگئی ہے﴿رُسُلاً مُبَشِّرِينَ وَ مُنْذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ﴾ (نساء۔۱۶۵) مجتہدین وعلماء کی کٹ حجتی نص قرآن کے خلاف طاغوت ہے۔انہیں امام کے بارے میں اپنے عقائد قرآن اور سنت سے ثابت کرنے ہوں گے۔

۱۔حضرت علی قتل نہیں ہوئے ہیں آپ زندہ ہیں۔

۲۔ناوسیہ نے امام جعفر صادق پر امامت کو ختم کیا اور کہا کہ آپ غیبت میں گئے ہیں۔

۳۔عمادیہ امام موسیٰ بن جعفر پر رک گئے ہیں۔

۴۔سمیطیہ امام جعفر صادق کے بعد آپ کے فرزند محمد دیباج کی امامت کے قائل تھے۔

۵۔اسماعیلیہ امام جعفر صادق کے بعد آپ کے فرزند اسماعیل کو امام کہتے ہیں۔

۶۔ان کے بعد عبداللہ افطح نے امامت کا دعویٰ کیا،ان کے پیروکاروں کو افطحیہ کہتے ہیں۔

۷۔واقفیہ کے نزدیک امامت امام علی بن موسیٰ کے بعد ختم ہوئی ہے۔

۸۔واقفہ محمد بن علی ہادی پر رک گئے ہیں۔

۹۔مہدویہ

اس کے بعد وہ طرائق قدا دمنتشر ہوکر پندرہ فرقوں میں بٹ گئے، غیر از امامت علی وہ کسی بھی نقطہ پر اتفاق نہیں رکھتے ان کا کہنا ہے کہ ہر دور میں ایک امام خاندان نبوت سے نص رسولؐ سے ہوگا، اسے وہ کسی بھی حوالے سے ثابت نہیں کر سکے۔

صاحب فرق بین الفرق نے صفحہ ۶۵ پر امامیہ کے پندرہ فرقے بتائے ہیں:

کاملیہ محمدیہ، باقریہ، ناووسیہ، شمطیہ، عماریہ، اسماعیلیہ، مبارکیہ، موسویہ، افطحیہ، اثناعشریہ، ہشامیہ، زراریہ، یونسیہ، شیطانیہ۔ ان کا کہنا ہے نبی کریمؐ نے اپنے بعد حضرت علی کو نص جلی و واضح سے نصب کیا تھا۔

اب ہم آتے ہیں کہ عقیدہ امامت کی تعریف کیا ہے، اگر اس کی کوئی مثال پیش کریں تو وہ اقنوم مسیحی جیسی ہے۔ اقنوم آئمہ میں عناصر کی تعداد مختلف بتاتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ پنجتن جب سمٹ جاتے ہیں تو اللہ بن جاتا ہے۔ جس طرح عیسائیت میں ابن، اب اور روح القدس جب سمٹتے ہیں تو اللہ بن جاتا ہے جب کھلتا ہے تو ابن۔ اب۔ روح القدس بن جاتا ہے۔ اس طرح اقنوم آئمہ جب کھل جاتا ہے تو آئمہ بنتے ہیں اور سمٹتے ہیں تو اللہ بن جاتا ہے۔

کہتے ہیں جس طرح اللہ کی معرفت ممکن نہیں اسی طرح امام کی معرفت ممکن نہیں ہے، یہ منطق درست نہیں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ کی معرفت کیوں ممکن نہیں جبکہ کائنات کا ہر ذرہ دلیل ساطع براللہ ہے، جبکہ جس امام مہدی کی ولادت ہونے کو کسی نے دیکھا ہی نہ ہو اور جو پیدا ہی نہ ہوا ہو اس کی معرفت کیسے ہوگی؟ بلکہ صحیح بات یہ ہوگی کہ امامت کو اصول دین میں شامل کرنے والے جاہلیت کی موت مریں گے۔ مسلمان واقعی وحقیقی کیلئے امام رسولؐ اللہ تھے ان کے بعد حجت بشری تا قیام قیامت ختم ہے۔ امامت قرآن باقی ہے جاہلیت پر وہ مریں گے جو قرآن سے ہٹ کر امام بناتے ہیں۔ یہاں کلمہ امام دھوکا دہی پر مبنی ہے۔

انہوں نے اپنی غیب گوئیوں میں جھوٹ کی تصحیح بداء سے کی۔

عامۃ المسلمین کے نزدیک امامت نہ اصول دین میں ہے اور نہ فروع دین میں بلکہ زمان ومکان اور حالات کے تحت ہر علاقے اور ہر شعبۂ حیات کے لئے لوگ ایک امام کا از خود انتخاب کرتے ہیں جن کی صفات وشرائط میں ایک دوسرے سے آسمان وزمین کا فاصلہ ہوتا ہے۔ شیعوں نے امامت کو اصول دین میں شمار کرنے کی بدعت معتزلہ سے سیکھی ہے جہاں انہوں نے قرآن کے مقابل میں اصول وضع کئے ہیں، یہ دین اللہ ہے یہ جنگل نہیں کہ ہر شخص اپنی مرضی سے اصول وفروع میں اضافہ یا کمی کرے۔ اسے اس معیار وکسوٹی سے گزارنا ہوگا جو اصول دین اور فروع دین میں تمیز کرتی ہے، تجزیہ وتحلیل کے بعد معلوم ہوا کہ امامت اصول دین میں شامل نہیں ہوتی جب کوئی بھی امام نص اللہ ورسولؐ سے ثابت نہیں ہوا اور کسی امام اثنا عشری نے اپنے بعد کے امام کا کسی اجتماع میں اعلان بھی نہیں کیا ہے۔ امامیہ والوں کے امام کے منصوص من اللہ اور معصوم ہونے کی بات ان ہزار سالوں میں جھوٹ کا پلندہ ثابت ہوئی ہے، جہاں انہوں نے مسلمانوں کے مقابلے میں کفر والحاد کی رہبری کو ترجیح دی ہے۔

امامت کو وہ کسی آیت یا سنت رسولؐ سے استناد نہیں کر سکے بلکہ انہوں نے اسے رشوت ستانی، غلاظت خورانی طاقت وقدرت استبدادی سے چلایا ہے، چنانچہ اس کا مظاہرہ مصر میں معز الدولہ اور ایران میں اسماعیل صفوی نے پیش کیا۔

شرائط امام:۔

امام علوم اوّلین وآخرین جانتا ہو جبکہ جس نبیؐ کی جانشینی کا یہ دعویٰ کرتے ہیں قرآن کریم کی کثیر آیات پر اُس نبی کریمؐ سے اقرار کرایا ہے کہ میں علم غیب نہیں جانتا ہوں۔

ا۔ ''وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے'' حالانکہ ان میں سے کسی نے بھی کوئی ذی روح یا جامد

مادہ خلق نہیں کیا۔اپنے مخالفین اور دشمنوں سے اپنا حق نہیں لے سکے بلکہ ان سے ڈر کر تقیہ کرتا رہا۔

۲۔''معصوم ہوتا ہے''اصل عصمت کا فارمولا کسی نے نہیں بتایا۔عصمت کے مصادیق میں سے ایک یہ ہے کہ گناہ کرتا ہے لیکن کوئی اس سے باز پرس نہیں کرسکتا ہے۔جس طرح آج کل کے حکمرانوں کو استثنٰی ہے۔

ان پندرہ فرقوں کے درمیان نقاط اختلاف وافتراق کے باوجود ان نقاط پر اتفاق ہے کہ امام مثل نبی یا برتر از نبی ہے۔غرض وغایت اصلی امام ہے،لہٰذا اس کا انتخاب من جانب اللہ ہوگا، وہ منصوص من اللہ ہوگا، ہر دور میں ایک امام خاندان نبوت سے ہوگا،معصوم عن الخطاء ہوگا،ان کا آخری مہدی ہوگا،جو دنیا کو عدل وانصاف سے پر کرے گا گزشتہ آئمہ دوبارہ رجعت کریں گے،دشمنان سے انتقام لیں گے۔اماموں کی تعداد کتنی ہوگی،ان میں مہدی کون ہوگا؟اس میں کسی نقطہ پر اتفاق نہیں،کثرت میں تعداد آئمہ محدود نہیں البتہ قلت میں امام ایک ہونگے،ان کے ہاں حضرت علی ہی امام مہدی ہونگے حضرت علی سے سلسلہ امامت شروع ہوتا ہے پھر یہ بارہویں پر رک گئے ہیں اس سلسلے میں عدد بارہویں کا مبتکر شاہ اسماعیل صفوی ہے جس نے ۹۰۷ھ کو اپنی تاج پوشی پر اس کا اعلان کیا۔

اس فرقہ کو فرق نویسوں کے نزدیک دوسروں کی بنسبت معتدل گردانا جاتا ہے جس کو معتدل کہتے ہیں وہ تقلیدی وغیر تقلیدی میں بٹ گئے ہیں۔لیکن یہ صرف نام کی حد تک ایک الگ فرقہ ہے جتنے بھی فرقے اسلام مخالف بلکہ ضد اسلام سرگرمیوں کی وجہ سے معاشرہ میں مردود و ملعون قرار پاتے ہیں وہ تھوڑے عرصے کے لئے روپوش ہوجاتے ہیں اور پھر نئے نام سے دوبارہ سرگرمی دکھاتے ہیں چنانچہ بعد میں آنے والے کچھ عرصہ کے بعد اپنا تعارف کرانا شروع کرتے

ہیں اور سابق فرقے کے بارے میں کہتے ہیں اب وہ ختم ہو گئے ہیں۔

۱ ـ اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ۲ ـ تاريخ الفرق و عقائد ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ۳ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٤ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٥ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٦ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ۷ ـ الفرق بين الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادى ۸ ـ الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى ۹ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل ۱۰ ـ موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس ۱۱ ـ اصول عقائد (۲) راهنما شناسى تاليف استاد محمد تقى مصباح ۱۲ ـ كتاب المقالات و الفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى

۳۰ـ اہل بیتی:۔

گر چہ فرق نویسوں نے اہل بیتی کے نام سے کوئی فرقہ اپنی کتابوں میں درج نہیں کیا ہے لیکن حقیقت اور واقعیت یہ ہے کہ اہل بیت ہی کے نام سے امت میں تفرقہ واختلاف کا آغاز کیا گیا ہے۔ جب بھی اہل باطل، یہود و نصاریٰ و مجوس نے مسلمانوں میں داخلی جنگ چھیڑنا چاہی تو ان میں سے کسی ایک کو اٹھایا اور ایک کو گرایا، اس طرح اسلام کے تمام اصول و مبانی کو تہہ و بالا کیا حتیٰ خود اہل بیت میں حسنی، حسینی، علوی، طیاری، عباسی اور ہاشمی وغیرہ سے تفرقہ ڈالا۔ تاریخ فرق میں خوارج کے بعد دوسری بغاوت کا اہل بیت کے نام سے یہودیوں مجوسیوں کے نمائندہ

ابی الخطاب منفور نے ابداع کیا ذرا ان کی جنایتوں کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے لیکن ترتیب سے پیش کریں گے۔

۱۔مصداق اہل بیت میں خیانت کی خاطر مضاف الیہ کو محذوف رکھا یہ اس کا پہلا جرم ہے جہاں انہوں نے ازدواج نبی کو اہل بیت سے خارج کیا اور بہت سوں کو انتساب اہل بیت کا موقع فراہم کیا۔

۲۔خاندان کے دیگر افراد کو بھی اہل بیت سے خارج کیا ہے۔

۳۔اہل بیت کے لئے ایسے فضائل ومناقب گھڑ لئے ہیں جن کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے ۔

۴۔غیر اہل بیت کو ایسے فحش ترین سبّ وشتم کا نشانہ بنایا ہے کہ شاید عالم برزخ میں خود اہل بیت شرمندہ ہو جائیں۔

۵۔قرآن میں منہدم شدہ افتخار خاندانی کو دوبارہ اٹھایا اور ان سے ہر شہر وقریہ سے دعوائے امامت کروایا، اہل بیت کی خودساختہ فضلیت میں رسول اکرمؐ پر جھوٹ وافتراء کی بوچھاڑ کی ہے۔

۶۔مملکت اسلامی میں حرج ومرج برپا کرکے بہت سے ہاشمیوں سے مرکز مسلمین کے خلاف بغاوت کروائی گئی ۔

۷۔امام جعفر صادق جیسے صادق ومصدق کے نام سے قرآن کے مقابلہ میں شریعت جعل کی گئی ہے۔

۸۔خود ان کے لئے اہانت وجسارت پر مبنی مضامین باندھے گئے ہیں۔

۳۱۔اہل حدیث:۔

اہل حدیث وہ فرقہ ہے جو اپنے دین کے اصول اور فروع دونوں کو حدیث سے اخذ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ ایک فرقہ بن گیا ہے۔''اہل حدیث'' یعنی حدیث والے،'' حدیث'' حدث سے ہے یہ جدید کو کہتے ہیں،اس لئے دن رات کو حدثان کہتے ہیں، ہر وہ چیز جو پہلے نہیں تھی اور بعد میں پیدا ہو جائے اس کو حادث کہتے ہیں۔قرآن میں اثبات وجود باری تعالیٰ کو کائنات کے حدوث سے اثبات کیا ہے۔ جو چیز نبی کریمؐ صاحب شریعت کے دور میں نہ ہو اور بعد میں دین کے نام پر ایجاد کی جائے اس کو بدعت کہتے ہیں، بدعت سے جنگ کرنے والے خود بدعت چلاتے ہیں،سنت کی جگہ حدیث کو اس لئے لائے ہیں تا کہ قول وفعل وتقریر اصحاب وتابعین سب کو اس میں شامل کریں۔

جغرافیہ وتاریخ حدیث:

اسلام ومسلمین کا محل پیدائش مکہ ومدینہ اور تاریخ نزول قرآن سے ہوتی ہے، مثلاً سب سے پہلے قرآن کہاں اور کس تاریخ کو نازل ہوا، کہتے ہیں رمضان المبارک کے مہینے کی راتوں میں جبل نور پر نازل ہوا، پھر آیات قرآن کو دو حصّوں میں تقسیم کرتے ہیں آیات مکی وآیات مدنی حتیٰ ان دو شہروں کے درمیان میں نازل شدہ کو مکی اور مدنی میں شامل کرتے ہیں۔قرآن کے بعد دوسری حجت سنت رسولؐ ہے، رسولؐ اللہ نے مکہ اور مدینہ دونوں میں زندگی گزاری۔آپؐ کا دوسرا دور حالت جنگ وصلح میں رہا یہاں تک کہ حضرت محمدؐ کی حنین وتبوک کی جنگیں سنت میں آتی ہیں۔لیکن جب حدیث کا ذکر آتا ہے تو اس کی تاریخ دوسری صدی میں تابعین کے دور سے شروع ہوئی ہے، جگہ کا تعارف خراسان، سمرقند ونیشاپور، ہرات، بخارا سلمیہ، شام، مصر اور ہندوستان کا ذکر آتا ہے۔احادیث جمع کرنے والی شخصیات کے بارے میں آیا ہے ہمارے پاس

موجود مجامع احادیث کے مؤلفین تمام کے تمام دیار مفتوحہ سے تعلق رکھتے ہیں اہل تشیع کے ہاں لکھنے والے یہ ہیں:

۱۔کافی ،محمد بن یعقوب کلینی

۲۔محمد بن بابویہ معروف بصدوق

۳۔استبصار،التہذیب الاحکام، محمد بن حسن طوسی۔

جبکہ عامۃ المسلمین کے ہاں صحاح ستہ میں سوائے امام مالک کے سب دیار مفتوح سے تعلق رکھتے ہیں۔علماء رجال لکھنے والوں نے اطمینان قاطع نہیں کیا ہے یہ حضرات بے قدح ہیں ۔میدان عمل میں بغیر کسی استثناء کے تمام فرقوں کے نزدیک مصدر صرف حدیث ہے،حدیث والوں نے قرآن کو کنارے پر لگانے کیلئے علی الترتیب خیانتیں کیں ہیں۔

۲۔حدیث خبر ہے خبر احتمال صدق وکذب میں مساوی ہے،اس کیلئے بہت سوں کو حدیث سازی پر لگا کر احادیث کا بقول علامہ مجلسی سمندر بنایا ہے،پھر ان کو متواتر بنا کر حجت بنایا ہے لیکن دروغ دروغ ہی رہتا ہے، دروغ کی بدبو جلدی آتی ہے، چنانچہ منصوصیت ائمہ کیلئے موضوعات پر موضوعات بنائے لیکن سب کے سب ''یحملون اسفارا'' کے مصداق میں گئے حضرت علی کی وہی امامت فضیلت بنی، جو انتخاب عامۃ المسلمین تھی۔

عام لوگوں کو اندھیرے میں رکھنے کیلئے قرآن وسنت کی بات کرتے ہیں، لیکن سنت کو قرآن پر حاکم وقاضی گردانے اور قرآن کو بغیر حدیث سمجھنے کو غلط تصور کیا جاتا ہے۔ یہاں دو سوال ہیں، آیا ہر وہ حدیث حجت ہے جو مجامع کتب میں آئی ہے جس طرح اخباری واہل حدیث کہتے ہیں کہ جو کچھ صحاح ستہ اور کتب اربعہ میں آیا ہے وہ سب کا سب حجت ہے۔ اگر ایسا ہے تو احادیث موضوعہ،احادیث مرسلہ اور احادیث ضعیفہ،مقطوعہ اور مرفوعہ کا کیا ہوگا؟ اور جن علماء نے

احادیث موضوعہ پر کتابیں لکھی ہیں ان کتب اور لکھنے والوں کے بارے میں کیا حکم ہوگا؟ اگر یہ سب احادیث صحیح ہیں تو فتاویٰ آئمہ خمسہ کس درد کی دوا ہیں، اگر سب کچھ حدیث ہے تو قرآن کی کیا حیثیت ہوگی۔

سند حدیث:۔

اگر کسی حدیث کو متعدد اور مختلف لوگوں نے نقل کیا ہے تو اسے ''تواتر'' کہتے ہیں، صرف ایک دو نے نقل کیا ہو تو اس کو ''احاد'' کہتے ہیں۔ کتاب موسوعہ میسرہ ص ۱۰۴۳ پر آیا ہے حدیث صحیح وہ ہے جس کی سند تمام سلسلوں میں عابد، عادل، ضابط نے نقل کی ہو اور اس کو رسول اللہؐ تک پہنچایا ہو ایسی حدیث کو حدیث صحیح کہتے ہیں۔ لیکن اہل حدیث نے کہا ہے کہ اگر سلسلۂ حدیث صحابی یا تابعی تک پہنچا ہو تب بھی وہ حدیث صحیح ہے۔ اس سے دوسرے مرحلے کی حدیث کو حدیث حسن کہا جاتا ہے۔

جنایت :۔ جس کی حدیث ضعیف وکمزور ہے اگر سلف نے اس پر عمل کیا ہو وہ حجت ہوگی یہاں تک کہ تمام احادیث ضعیفہ کو درجۂ قبولیت بخشا ہے۔

ایسی حدیث جس کی سند میں روای اوّل، درمیان یا آخر سے گر گیا ہے جس کا سلسلہء سند قطع ہو تو اس حدیث کو حدیث مرسل کہتے ہیں۔ حدیث مرسل بالاتفاق علماء حدیث ضعیف میں شمار ہوتی ہے، کتاب المختصر فی علوم الحدیث ص ۴۹ پر آیا ہے انواع حدیث ضعیف میں حدیث مرسل، حدیث منقطع، حدیث مدلس، حدیث معلل، حدیث مضطرب، حدیث شاذ، حدیث منکر، حدیث متروک آتی ہیں۔ احادیث مرسل ان حدیثوں کو کہتے ہیں جو کسی تابعی نے خود رسول اللہؐ سے نقل کی ہیں، اہل حدیث نے مرسل کو بھی حجت گردانا ہے، چنانچہ امام مالک اور امام حنبل نے ایسی حدیث سے استدال کرنے کو صحیح گردانا ہے۔ اس پر بنی فقہ کو فقہ اسلامی کا نام دیا ہے۔

موسوعہ میسرہ ص نمبر ۶۹۳ پر اہل حدیث کی تاریخ میں آیا ہے کہ چھٹی صدی ہجری میں یہ کمزور ہوتے گئے یہاں تک کہ نویں صدی ہجری میں ختم ہونے لگے۔ یہاں قومی و سیاسی احزاب بڑھے اور خاص کر کے فتنہ باطنیہ بہت عروج پر پہنچا تو یہاں سے حدیث کی طرف توجہ ختم ہوگئی، تقلید وتعصب اور مذہبی جمود بڑھ گیا، فلسفۂ یونان کا رواج ہوا تو علمائے حدیث ابن حجر عسقلانی، امام سخاوی اور امام زکریا انصاری نے حدیث کی محافظت ونگہداری کی۔ گیارہوں صدی ہجری میں شیخ احمد سرہندی متوفی ۱۰۳۴ھ اور ان کے بعد شاہ ولی اللہ محدث دہلوی متوفی ۱۱۱۵ھ اور ان کے بڑے فرزند شاہ عبدالعزیز بن شاہ ولی اللہ دہلوی ۱۱۵۹ھ نے اس میں نئی جان ڈالی۔ ان کے پوتے اسماعیل بن عبدالغنی دہلوی ۱۲۴۳ھ نے اس کی قیادت کی، شاہ اسماعیل دہلوی کی وفات کے بعد اس کی قیادت تین میدانوں میں بٹ گئی۔

دیگر فرق ومذاہب کی طرح یہ بھی بدنیتی پر مبنی ہونے میں دوسروں سے مختلف نہیں ہیں، حتیٰ انہیں یہ احساس ہے کہ بارہ سو سال بعثت نبیؐ گزارنے کے بعد اہل حدیث کے نام سے کوئی فرقہ بنانے کا کوئی جواز نہیں بنتا ہے لیکن پھر بھی انہوں نے اسکے لئے جواز بنایا اور اس سلسلے میں لکھا ہے کہ علاقے میں مذہبی عصبیت، یونانی فلسفہ اور فرقہ اسماعیلیہ کی بڑھتی ہوئی لہر کے نتیجے میں وجود میں آئے اور جب حدیث کو نقصان پہنچا تو اس کا احیاء کرنے کی خاطر ایک جماعت کا ہونا ضروری اور ناگزیر تھا، لیکن انکی یہ بات ان کے موقف کو تنکہ برابر سہارا نہیں دیتی بلکہ یہ دھوکہ دہی اور اغفال پر مبنی ہے کیونکہ یہ لہریں تنہا حدیث، کو نہیں بلکہ پورے اسلام کو لگی تھیں۔

۱۔ علمائے حدیث فرماتے ہیں حدیث میں قابل عمل احادیث وہ ہیں جو صحیح ہیں یا وہ احادیث جو حسن ہیں لیکن آپ نے حدیث حسن سے بھی تجاوز کر کے تمام احادیث ضعیف ومرسلہ حتیٰ قیل وقال فقہاء، موضوعات اور اقوال حکماء کو بھی حجت گردانا ہے اس سے زیادہ بدنیتی اور کیا

ہوگی۔ دوسرے مرحلہ میں قرآن کو حدیث سے باندھ کر قرآن کو تابع حدیث بنایا ہے، تیسرے مرحلہ میں حدیث کو چھوڑ کر فقہ اور اجتہاد کے نام سے فتاویٰ بنائے ہیں اور پھر علماء حدیث کی جگہ فقہاء کو اٹھایا اور پانچویں مرحلہ میں ہر فقیہ کے فتاویٰ سے احادیث بنائیں اور احادیث کی چھان بین ہونی چاہیے کی آواز سنتے ہی چیخ و پکار بلند کرتے ہیں اور احادیث پر تحقیق یا چھان بین کی بات کرنے والوں کو قادیانی کہہ کر مرتد قرار دیتے ہیں۔ اصل میں قادیانیوں، بابیوں، بہائیوں، شیخیوں اور نامرادوں کو آگے لانے والے یہی اہل حدیث واخباری ہیں۔ اورنگزیب نے جب فتاوائے عالمگیر کو ترتیب دیا تو انہوں نے تمام احادیث ضعیفہ کی بنیاد پر فتاویٰ ترتیب دیئے ہیں۔

۲۔ وہ احادیث جنھیں گذشتہ علماء نے صحیح بخاری، صحیح مسلم اور مسند احمد میں جگہ نہیں دی اور انہیں احادیث کے حساب میں شمار نہیں کیا، بعد والوں نے ان احادیث سے کتابیں ترتیب دی ہیں۔

۳۔ جتنے بھی فرقے وجود میں آئے ہیں وہ سب احادیث ضعیفہ بلکہ موضوعہ کی بنیاد پر وجود میں آئے ہیں یا فرقہ وجود میں آنے کے بعد اس کی تائید میں یہ سب احادیث بنائی گئی ہیں۔

لہٰذا اگر کوئی کہے قادیانیوں اور آغا خانیوں کو تحفظ دینے والے یہی اہل حدیث اور شیعہ ہیں تو غلط نہیں ہوگا دونوں نے قرآن اور سنت رسولؐ سے ہٹ کر حدیث گھڑی ہیں۔ ان تمام من گھڑت احادیث پر علماء سنی وشیعہ کا اتفاق ہے۔ یہ دونوں نورہ کشتی کرتے ہیں اور خود کو ایک دوسرے کے مقابل دکھاتے ہیں جبکہ یہ میدان عمل میں ایک دوسرے کے معاون ومددگار ہیں مثلاً متعہ پر اہل حدیث شیعوں کو نقد کا نشانہ بناتے ہیں جبکہ وہ متعہ کا جواز صحیح مسلم سے استناد کرتے ہیں، فکر امام مہدی اور نزول حضرت عیسیٰ کی احادیث اہل حدیث نے بنائی ہیں انہی

احادیث سے قادیانی استنا دکرتے ہیں۔غلو کی تمام احادیث کا موجب علماءحدیث ہیں لیکن علماء کے ایسے اتفاق کی کوئی حیثیت نہیں، کسی اجماع سے حکم شرعی ثابت نہیں ہوتا ہے کیونکہ علماء آپ ہی کی طرح انسان ہیں۔

آپ کے پاس حجیت وسقم حدیث جاننے کیلئے اصول وضع ہیں تو اب ان اصولوں کو کہاں اور کس کوڑادان میں پھینکیں گے؟ تا کہ آئندہ آنے والوں کو ان احادیث کو استعمال کرنے سے باز رکھیں۔بطور مثال آپ نے حدیث فرق کو متفق علیہ لکھا ہے، بتائیں اس حدیث پر کب اور کس جگہ اتفاق ہوا ہے؟ حالانکہ علماءحدیث نے کہا ہے کہ اس حدیث میں وضع کی تمام نشانیاں بطور اتم نمایاں نظر آتی ہے۔

کتاب ظہر اسلام تالیف احمد امین ج ۲ ص ۳۹ احمد امین لکھتے ہیں کتب حدیث کی ضخامت کو دیکھیں تو چودھویں صدی میں جہاں ہم یہ کتاب لکھ رہے ہیں ان کی ضخامت اس وقت کتاب بخاری ومسلم کے علاوہ مسند احمد بن حنبل کا مجموعہ احادیث ساٹھ ہزار تک پہنچا ہے اتنی ضخامت کی دو وجوہات ہیں:

۱۔اس میں گزشتہ اقوام کے احکامات اور ضرب المثل شامل ہوئے ہیں اور عقائد اقوام قدیمہ بھی شامل ہوئے ہیں۔

۲۔علماءحدیث مختلف جگہوں پر جاتے تھے مسافر خانوں میں مقیم ہر کس وناکس سے احادیث سنتے تھے۔ چنانچہ کتاب تہذیب التہذیب میں آیا ہے بعض نے کہا کہ ان سے صرف ایک حدیث سنی ہے، جاہلوں سے بھی سنی ہیں۔

دوسری صدی کے دوسرے نصف سے تدوین حدیث شروع ہوئی مکہ میں ابن جریج متوفی ۱۵۰ھ نے اس کا آغاز کیا، ان کی اصل رومی تھی۔مدینہ میں محمد بن اسحاق متوفی ۱۵۱ھ

،مالک بن انس متوفی ۱۷۹ھ، بصرہ میں ربیع بن یسیع متوفی ۱۶۰ھ، سعید بن عروبہ متوفی ۱۵۶ھ، حماد بن سلمہ متوفی ۱۷۶ھ، کوفہ میں سفیان ثوری ۱۶۰ھ، شام میں اوزاعی ۱۵۶ھ، یمن میں معمر متوفی ۱۵۳ھ، خراسان میں ابن مبارک ۱۸۱ھ اور مصر میں لیث بن سعد ۱۷۵ھ جمع حدیث میں مصروف ہوئے اس سے پتہ چلتا ہے کہ جمع حدیث کا کام دوسری صدی کے نصف سے شروع ہوا ہے۔

ان کی سند نہیں ہے امام مالک نے ایک شخص کے ذریعے پیغمبرؐ سے منسوب کر کے احادیث مرسل جمع کیں تابعین سے نقل کیں، ان احادیث میں صحابی کا ذکر نہیں ہے۔ بعض میں ایک راوی اور بعض میں ایک سے زیادہ راوی گر گئے ہیں، اسی طرح صحیح بخاری و مسلم کے بارے میں ابن حزم نے کہا ہے ان میں احادیث ضعیفہ ہیں۔ ابن عبد البر نے اس بارے میں ایک کتاب لکھی ہے۔

دوسری صدی کے آغاز میں ابن حجر نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں حدیث رسولؐ کو اقوال صحابہ اور فتاویٰ فقہاء سے خلط کیا ہے، تیسری صدی میں صحیح بخاری محمد بن اسماعیل بن ابراہیم متوفی ۲۵۶ھ نے اور محمد بن مسلم متوفی ۲۶۱ھ نے اپنی صحیح مسلم لکھی، اسی طرح ۲۶۱ھ میں سنن ابن ماجہ متوفی ۲۷۳ھ، سنن بن داؤد متوفی ۲۷۵ھ، جامع ترمذی متوفی ۲۷۹ھ اور نسائی متوفی ۳۰۳ھ لکھی گئی ہیں ان کو صحاح ستہ کہتے ہیں اس کے بعد مسند احمد بن حنبل متوفی ۲۴۱ھ ہے۔

علامہ معاصر محمد ناصر الدین البانی نے احادیث ضعیفہ میں اب تک ۱۴ جلدیں لکھی ہیں، ہر ایک حدیث پر نمبر لگایا ہے، اب تک ۱۲ ہزار اکہترا حادیث ضعیفہ نکالی ہیں۔ احادیث موضوعہ کی شناخت کتاب علوم حدیثہ و مصطلحات ترجمہ داکتر عادل نادر علی ص ۱۹۶ پر لکھتے ہیں احادیث

موضوع ان احادیث کو کہتے ہیں جنہیں حدیث سازوں نے از خود گھڑا اور نبی کریمؐ سے نسبت دی ہے۔عبداللہ بن مبارک سے سوال ہوا کہ بڑھتی ہوئی احادیث کے ساتھ کیا کریں تو انہوں نے جواب دیا بعض بزرگان اس مہم پر کام کررہے ہیں، پھر سورہ حجر کی اس آیت کی تلاوت کی جس میں قرآن کی حفاظت کا وعدہ دیا گیا ہے۔عبداللہ مبارک کے اس آیت سے استدلال سے شک ہوتا ہے کہ آپ حدیث سازی کے برے اثرات پر پردہ ڈالنا چاہتے تھے یا اسے غیر نقصاندہ دکھانا چاہتے تھے یا وہ خود اہل حدیث تھے۔البتہ اس میں شک نہیں بعض علماء اٹھے ہیں کہ جعلی حدیث کو صحیح حدیث سے تمیز کریں۔شناخت احادیث موضوعہ کیلئے پانچ اصول بنائے گئے ہیں:

ا۔شخص جعل کنندہ نے از خود اعتراف کیا ہے کہ میں نے خود حدیث جعل کی ہیں ان میں ابوعصمہ نوح بن ابی مریم ملقب بنوح ہے انہوں نے تلاوت قرآن کے فضائل میں ابن عباس سے منسوب احادیث جعل کی ہیں۔

۲۔حدیث جعل کرنے والے نے ایسے الفاظ میں حدیث گھڑی ہے کہ اس کے الفاظ ان سے مناسبت نہیں رکھتے کہ جن سے اس حدیث کو نسبت دی گئی ہے یعنی وہ شخص فصیح و بلیغ تھے جبکہ اس نے حدیث گرے ہوئے الفاظ میں پیش کی ہے۔

۳۔حدیث سراسر عقل یا مشاہدات سے متصادم ہے۔

۴۔نا قابل تاویل ہے۔جیسے عبدالرحمٰن بن زید سے پوچھا گیا یہ جو حدیث میں آیا ہے کہ سفینہ نوح نے کعبہ کے گرد طواف کیا آگے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی یہ حدیث تہذیب میں شافعی سے نقل ہے۔

۵۔حدیث میں ایک معمولی گناہ کیلئے سخت دردناک عقاب یا معمولی عمل کیلئے بے حد

ثواب کا ذکر کیا ہے۔ یہ حدیث بذات خود قرآن کے خلاف ہے۔ثواب وجزاء قرآن کے مطابق اعمال سے موافقت رکھتی ہے۔لہٰذا اعمال سے غیر موافق جزاء آیات سے متصادم ہے۔

اگر راوی حدیث جعل کرنے میں مشہور ہو تو اس کی حدیث جعلی ہوگی۔کلینی کی اصول کافی اور شیخ صدوق کی من لایحضر الفقیہ ان دو کتابوں کے مندرجات ضعیف اور خود ساختہ ہیں ان میں صحیح مواد بہت ہی کم ہے اس کے جبران کیلئے ان کتابوں اور مصنفین پر قدسیت وعصمت کی چادر چڑھائی گئی ہے۔کافی کے بارے میں نقل ہے کہ کتاب مکمل ہونے کے بعد امام زمانہ کی خدمت میں بھیجی گئی تو امام نے اس پر لکھا ''الکافی، کافی لشیعتنا''۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ روایت اپنی جگہ خود ساختہ ہے کیونکہ امام زمانہ نامی کوئی وجود نہیں ہے چہ جائیکہ وہ کسی کتاب پر مہر تصدیق لگائیں۔

۲۔اس کتاب پر کوئی تصدیق کار آمد نہیں ہے کیونکہ یہ کتاب عقل، آیات محکمات اور سنت قطعی کے خلاف ہے۔کتاب کی مرویات ضعیف وخود ساختہ اور نا قابل اعتماد ہونے کا ایک شاھد وثبوت علامہ مجلسی جیسے جامع احادیث ضعیفہ وخود ساختہ بھی ہیں۔انہوں نے بھی شرم وحیاء سے اس کتاب کی نو ہزار احادیث ضعیف قرار دی ہیں اگر کوئی صاحب تحقیق آجائے تو شاید باقی چھ ہزار کا حشر بھی معلوم ہو جائے۔

اسی طرح کتاب من لایحضر الفقیہ کو مقام دینے کیلئے ان کے مؤلف کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ امام زمانہ کی دعا سے پیدا ہوئے ہیں لیکن خود مصنف نے لکھا یہ کتاب آل بویہ کے حکم پر لکھی ہے، اس کتاب کی پانچ ہزار احادیث میں سے ڈھائی ہزار احادیث مرسلات ہیں جن کی کوئی سند نہیں ہے۔

۱۔اسلام بلا مذاهب تالیف دکتور مصطفی الشکعة ۲۔تاریخ الفرق و عقائد

ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ۳۔معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ٤۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٥۔ فرهنگ فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور ٦۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تاليف شريف يحيى الامين ۷۔ الفرق بين الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادی ۹۔الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنی ۱۰۔كتاب المقالات و الفرق تاليف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۳۲۔اہل حق:۔

مجلّہ تخصص کلامی صادر از مدیریت حوزہ علمیہ قم شمارہ ۱۴ پر آیا ہے کہ بعض لوگ جو حضرت علی اور ان کے بعد بہت سے دیگر لوگوں میں اللہ کے حلول ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ اہل حق کہلاتے ہیں۔یہ لوگ عقائد فاسدہ رکھتے ہیں مجلّہ میں لکھتے ہیں یہ فرقہ ایران اور دنیا کے دیگر گوشوں میں پایا جاتا ہے۔

کبھی ان کو علی الٰہی کے نام سے یاد کرتے ہیں،ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ علی میں حلول ہوا ہے،یہ فرقہ ایران کے مغرب اور کرد نشین علاقوں میں زیادہ ہے۔ان کی ایک نشانی یہ ہے کہ ان کے نزدیک مونچھیں منڈوانا گناہ کبیرہ میں شمار ہوتا ہے۔ان کا کہنا ہے اہل حق دوسری صدی ہجری میں پیدا ہوئے ہیں اور ساتویں صدی ہجری میں ان کی تجدید ہوئی ہے،بعض نے چوتھی صدی ہجری بتایا ہے۔اس فرقے کا بانی مبارک شاہ ہے جو شاہ خوش کے نام سے مشہور ہے۔شاہ خوش اقطاب صوفیہ میں سے تھا جو منطقہ بلوران تابع لورستان ایران تھے۔اس نے اپنی موت کے موقع پر اپنے پیروکاروں سے کہا ان کی روح سو سال گزرنے کے بعد بنام سلطان سہاک یا

سلطان اسحاق میں حلول کرے گی۔اس لئے ان کے پیروکار سلطان سہاک کے انتظار میں رہے
۔

اہل حق تناسخ کے قائل ہیں ان کے نزدیک موت روح کا ایک جسم سے دوسرے جسم میں حلول کرنے کا ایک وسیلہ ہے یعنی روح ایک جسم سے دوسرے جسم میں حلول کرتی ہے تو جس کی روح گناہوں سے پاک ہوتی ہے وہ اچھے جسم میں منتقل ہوتی ہے، شاہ خوش کا اپنے پیروکاروں کے لئے یہ عقیدہ تھا کہ ان کی روح سلطان سہاک کے جسم میں زندہ رہے گی۔

عقائد اہل حق ایک کھچڑی ہے انہوں نے ذردشتی، یہودی، مسیحی، مانوی اور ہندوؤں سب سے عقائد لئے ہیں۔کتاب سرانجام جو کہ کتاب اعتقادات اہل حق ہے اس میں واضح طور پر آیا ہے کہ اہل حق اسلامی عبادات کے پابند نہیں ہیں بلکہ ان کی اپنی خاص عبادات ہیں لیکن ابتدائی مراحل میں وہ شریعت اسلامی کو اپناتے ہیں جب مرحلہ شریعت سے گزر جاتے ہیں تو طریقت میں چلے جاتے ہیں، جب حقیقت سے گزر جاتے ہیں تو کہتے ہیں کہ پھر پابندی شریعت ختم ہو جاتی ہے۔اس وجہ سے صوفی ہفتہ میں ایک دن اجتماع کرتے ہیں وہ اپنے جمع ہونے کی جگہ کو جمع خانہ یا جسم خانہ کہتے ہیں۔ایک دوسرے کے ساتھ جملہ بازی کرتے ہیں اور اپنے مراسم عبادت کا آغاز ''یا علی'' کہہ کر کرتے ہیں۔وہ دف وڈھول اور آلات موسیقی کے ساتھ دیگر اور بھی اذکار اور شعر وغیرہ پڑھتے ہیں اور پھر رقص کرتے ہیں۔قارئین یہاں سے یہ نتیجہ اخذ کریں علماء حق زندہ باد کا نعرہ لگانے والے کس فرقے سے ہیں۔

۱۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل ۲۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۳۳۔اہل سنت والجماعت:۔

محققین ومؤرخین فرق امثال مصطفیٰ شکعہ، احمد امین، ذکی نجیب محمود وغیرہ کا کہنا ہے اہل سنت والجماعت تیسری چوتھی صدی اور بعض کے نزدیک ساتویں یا گیارہویں صدی میں وجود میں آئے ہیں۔ الادیان والمذاہب ودیگران کا کہنا ہے، یہ کلمہ خود نبیؐ نے فرمایا ہے۔فرق نویسوں کا کہنا ہے مسلمانوں میں دو ہی فرقے ہیں، ایک اہل سنت والجماعت اور دوسرا شیعہ ہے۔لیکن خود دونوں میں نزاع داحس وغبرا چل رہا ہے، دونوں ایک دوسرے سے نزاع رکھتے ہیں کہ کون پہلے تھے، جس طرح یہود ونصاریٰ ایک دوسرے سے مقابلہ ومسابقت میں رہتے تھے، اگر پہلے ہونا فضیلت ہے تو یہ فضلیت ابلیس کی ہونی چاہیے کیونکہ وہ سب انسانوں سے پہلے موجود تھا۔ دونوں فرقوں نے اپنا انتساب رسولؐ اللہ سے کرنے کی سعی بے جا کی ہے۔ جھوٹ اگر سازش کے لئے گھڑا گیا ہے تو اس کی تحلیل کسی بھی صورت میں ممکن نہیں ہوگی بلکہ ہر موڑ پر شرمندگی اٹھانا پڑے گی، تاریخ فرق ومذاہب میں فرق نویسوں نے لکھا ہے کہ سب سے پہلا فرقہ خوارج ۳۷۔۳۸ھ کے دوران وجود میں آیا، خوارج کے بعد فرقہ سبائیہ وجود میں آیا ہے لیکن فرق کی صورت میں نہیں بلکہ حامیانِ علی کے نام سے وجود میں آیا، یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی کریمؐ سے منسوب فضیلت شیعہ یا فضیلت اہلسنت والجماعت والی دونوں احادیث موضوع ہیں، کیونکہ دور پیغمبر اکرمؐ میں دونوں کا کوئی وجود نہیں تھا۔خود شیعوں کا کہنا ہے شیعہ کی بنیاد رکھنے والے امام صادق ہیں جبکہ فرق نویسوں کا کہنا ہے کہ یہ ابی الخطاب اسدی نے رکھی ہے ، چنانچہ تاریخ ائمہ میں آیا ہے امام حسن کے تنازل از خلافت کے بعد شیعہ اور خوارج میں ایک اتحادیہ غیر اعلانیہ صورت میں وجود میں آیا، تاکہ دونوں مل کر حکومت بنی امیہ کے خلاف بغاوت کریں، اسی لئے بنی امیہ نے بھی دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک رکھا، چونکہ یہ دونوں ان کی

حکومت کے خلاف تھے لہٰذا ان دونوں کو اسلامی مملکت میں فتنہ وفساد اور بدامنی پھیلاتے دیکھ کر اکثر وبیشتر مسلمان چاہتے یا نہ چاہتے ہوئے حکومت کے حق میں تھے، لہٰذا وہاں حکومت بنی امیہ اور باغیان میں مقابلہ تھا اہل سنت کا ذکر کہیں بھی نہیں ملتا۔

خوارج کے بعد ایک گروہ منظّم کی حیثیت سے معتزلہ وجود میں آئے، معتزلہ ۱۰۵۔۱۱۰ھ کے دوران وجود میں آئے، شیعہ جو حمایت امام علی کے دعویدار تھے عبید اللہ اور مختار ثقفی کے بعد منتشر ہوکر معتزلہ میں ضم ہوگئے۔ معتزلہ نے ارباب اقتدار سے مقابلہ کرنے کی بجائے اسلام کے اصول ایمان کا مقاطعہ کیا اور اپنی طرف سے اصول ایمانیات وضع کئے، عقائد کی کسوٹی عقل کو گردانا جو صدیوں سے یونان میں چل رہی تھی کہ جہاں ہر چیز کو عقل سے ناپنے کی بات ہوتی تھی۔ انہوں نے حاکمیت عقل کو اٹھایا اور ساتھ ہی کہا کہ دین میں عام انسانوں کو بھی حق جعل ملنا چاہیے جس طرح اس وقت کے خوارج کی سوچ تھی۔

۱۔ ''اہل سنت'' کہتے ہیں ہم اتباع سنت والے ہیں حالانکہ ہم جب خود کو ''محمدی'' نہیں کہہ سکتے ہیں تو اہل سنت کیسے کہہ سکیں گے؟ خود نبی کریمؐ قرآن کے تابع تھے ان کو ماننے کا دعویٰ کرنے والوں کا قرآن کو چھوڑ کر صرف سنت کی اتباع کی بات کرنا ان کے جادہ سے انحراف ہوگا۔ اہل سنت میں مضاف الیہ کیوں حذف رکھا گیا ہے یہاں کس کی سنت مراد ہے اگر یہ مضاف الیہ نبی کریم محمدؐ ہیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ نام گرامی محمدؐ کو حذف کرنے میں کونسا حسن ہے؟ یہاں سے اذہان میں شکوک جنم لیتے ہیں کہ شاید غیروں کی سنت کو شامل کرنے کیلئے ایسا کیا ہوگا۔ اسی طرح شیعہ نے بھی اپنے مضاف الیہ کو حذف کیا ہے اگر ایسا ہے تو اس سے بڑی خیانت اور کیا ہوگی۔

۲۔ قرآن میں اتباع محمدؐ کا حکم ہے جس سے آپؐ کی سنت عملی مراد ہے جبکہ آپ

لوگوں نے اس میں سنت قولی تقریری، مشکوکان اور اصحاب کے ترجمہ لفظی کو بھی شامل کیا ہے اس کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟

۳۔قرآن میں سنت نبیؐ کریم کو حجت گردانا گیا ہے جبکہ آپ کہتے ہیں خود نبیؐ نے سنت اصحاب کو حجت گردانا ہے آیا نبی کریمؐ کو کسی غیر کو حجت گردانے کا حق ہے، یہ کس آیت سے ثابت ہے؟

۴۔مجامع روائی میں جو احادیث جمع ہیں ان میں سے اکثر و بیشتر احادیث ضعیف ومرسل ہیں چنانچہ موطا اور مسند احمد میں احادیث ضعیفہ ومرسلات اور عمل اہل مدینہ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

۵۔آپ نے اپنے فرقے میں صرف شیعوں کو شامل نہیں کیا ہے گویا انہیں خارج کیا ہوا ہے، کیونکہ وہ قبور پرستی کرتے ہیں جبکہ باقی تمام اقسام بت پرستی کو دوبارہ احیاء کرنے والے صوفیوں اور بریلویوں کو اہل سنت میں شامل رکھا ہے، لیکن قبور سازوں، قبور کی نشانیاں تلاش کرنے اور خواب نقل کرنے والوں کا ذکر نہیں کیا، اگر قبور پرستی میں شیعوں اور صوفیوں کا مقابلہ کرتے تو نوبل انعام صوفیوں کو ملے گا، جبکہ اس وقت آپ صوفیوں کی جانب داری کر رہے ہیں اگر سنی وشیعہ صوفیاء کی تعداد کو بھی حساب کریں تو سنی صوفی لاکھوں میں برتری حاصل کریں گے ۔ہم آپ کو شیعوں کو اہل سنت والجماعت سے خارج کرنے میں مخلص نہیں دیکھ رہے ہیں، آپ نے سنی صوفیاء کے لاکھ سے زیادہ مزارات پر حاضری وعرس اور غیر شرعی کاموں کو سنت نبیؐ میں شامل کیا ہوا ہے کیا یہ بدعت نہیں ہے؟

اہل سنت پر تحفظات:

''اہل سنت'' میں بھی شیعہ جیسا مضاف الیہ مخذوف ہے کہ کس کی سنت کی پیروی کرنے

والے ہیں؟اس کو مجہول رکھا ہے۔اپنے عقائد،مصادر،احکام اوراعمال وعبادات،ضد قرآن احادیث سے استنا دکرتے ہیں۔

ا۔اہل سنت نے اپنے مضاف کو حذف کرکے لوگوں کو اشتباہ میں ڈالا ہے وہ کس کی سنت کے تابع ہیں۔

۲۔چنانچہ خودان کے توضیح سے واضح ہے عمداً اشتباہ میں رکھنے کیلئے ایسا کیا ہے کہ وہ خلفاء،اصحاب،تابعین وتبع تابعین حتی اسلاف کی سنت کے تابع ہیں،وضاحت تو ہوگئی لیکن اصحاب وتابعین کی سنت کی پیروی کس منطق ودلیل کے تحت ہے؟ وہ روایت قرآن کریم سے متصادم ہے کیونکہ سنت رسول کے علاوہ کسی اور کی سنت حجت نہیں ہے۔

۳۔سنت میں صرف عمل رسول آتا ہے،جس کوامت نے مسلسل مکرر دیکھا ہے۔حجیت سنت رسول میں جوآیات پیش کیں ہیں اس سنت میں قول نہیں آتا ہے،صرف عمل آتا ہے۔

۴۔ان کے ہاں منقول سنت کا اکثرعبداللہ بن عمر،عبداللہ بن عمرو بن عاص،ابو ہریرہ اورام المومنین ہے،جبکہ ان سے کئی گونہ وقت نبی کریم کے ساتھ گزرنے والے حضرت ابوبکر ،حضرت عمر بن خطاب،حضرت علی نیز نبی کریم کی عزیز بیٹی فاطمہ زہراجو بعثت سے لے کروفات تک سفروحضر میں آپ کے ساتھ رہے،ان سے عشرعشیر تک بھی نقل نہیں ہوا ہے یہ خود شک وشبہ آور ہے۔

۵۔قانون روایت کے تحت جب تک روایتوں کو سانچہ تحقیق میں نہ ڈالیں تو خودان کا ثقہ ہونا کافی نہیں بلکہ ان کے بعدان سے نقل کرنے والے بھی صحیح ہونا ضروری ہیں،احتمال قوی ہے وضاعان نے نقد سے بچنے کیلئے کسی شخصیت کو استعمال کیا ہو۔جرح وتوثیق عصر حاضر سے رسول اللہ تک ثقہ ہونا ضروری اور ناگزیر ہے،اب تک کس نے یہ تحقیق نہیں کی چار پانچ سے

نقل کرنے والے کون تھے ان کے بارے میں تحقیق ناگزیر ہے۔

۶۔اکثر بیشتر روایت پر متفق علیہ لگایا ہے،اس پر اتفاق کرنے والے کون تھے؟انہوں نے یہ اتفاق کہاں اور کس زمانے میں کیا تھا معلوم نہیں ہوا۔

۷۔عملی میدان میں صرف سنت کو پیش کیا ہے قرآن سے گریز کیا ہے لہٰذا قال اللہ کو چھوڑ کر صرف قال الرسول اللہ پر انحصار شک آور ہے۔

۸۔عقائد خرافی،اعمال خرافی اور رسومات خرافات میں شیعوں اور سنیوں میں کوئی فرق نہیں،شیعوں کا سنیوں سے زیادہ اسلام سے دور،اسلام سے اجنبی،اسلام دشمنی کا مظاہرہ صرف سبّ وشتم خلفاء اور ام المومنین ہے اس کے علاوہ تمام بدعات وخرافات میں یہ دائیں بائیں بازو جیسے ہیں۔

۹۔جس طرح شیعوں نے قرآن صامت و ناطق تقسیم کرکے قرآن ناطق کو قرآن صامت پر برتری دی ہے،سنیوں نے السنۃ قاضیہ علی القرآن کہا ہے۔

۱۰۔جس طرح شیعوں نے کتاب امام علی میں علوم اولین وآخرین کا دعویٰ کیا ہے ،سنیوں نے قال اللہ اور قال الرسولؐ کو مساوی قرار دے کر کہا"اوتیتی جوامع الکلم و مثلہ معہ"جبکہ قرآن میں آیا ہے﴿وَ لا رَطْبٍ وَ لا یابِسٍ إِلَّا فی کِتابٍ مُبین﴾ یہ دونوں ہی قرآن توڑ مساعی ہے۔

۱۔اسلام بلا مذاهب تالیف دکتور مصطفی الشکعة ۲۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب ، تالیف مانع بن حماد الجهنی ٤۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۳۴۔اہل فتوت:۔

صاحب معجم فرق اسلام نے ص۴۲ پر لکھا ہے،

ان کے آداب ورسومات اور تعلیم وتربیت میں جوان مردی اور شفقت وسخاوت کے ذریعے ضعیفوں اور کمزوروں سے تعاون ہے، وہ ایسے کاموں میں سرگرم اور سبقت کرتے تھے۔گروہ یعقوب لیث صفاری کو اپنا پیرومرشد سمجھتے تھے،وہ فقیروں اور نیازمندوں کی مدد کے لئے اغنیاء وشرفاء اور صاحبان دولت وثروت کا مال چوری کرکے فقراء میں تقسیم کرتے تھے۔اہل فتوت اپنا اصل مقتدیٰ علی بن ابی طالب کو گردانتے تھے پھر نبی کریمؐ سے یہ شعر منسوب کرتے تھے ''لافتی الاعلی لاسیف الا ذوالفقار'' یہ لوگ اپنے شیخ ومرشد سے تلوار اپنی کمر پر بندھواتے تھے۔

معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

"حرف ب"

۳۵۔بابکیہ:۔

معجم فرق اسلامی ص ۴۷ پر آیا ہے یہ بابک خرمی کی اتباع کرنے والوں کو کہتے ہیں، انھیں محمرہ بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ لباس سرخ پہنتے تھے۔اسماعیلیوں کے ایک گروہ نے بابک خرمی کی بیعت کی تھی۔ بابک خرمی مزدکیہ کا تسلسل ہے،وہ ولدالزنا منکر شرائع تھا،۲۰۱ھ میں فارس کے شہر آزربائیجان میں بہت سے لوگوں نے اس کی بیعت کی۔اس نے تمام محرمات شریعت اسلامی کو مباح گردانا اوراس راہ میں حائل بہت سے مسلمانوں کو قتل کیااس نے تمام محرمات کو حلال قرار دیا۔ جب اس کو پتہ چلتا تھا کہ کسی کے گھر میں خوبصورت لڑکی ہے تو وہ اپنے لئے طلب کرتا تھاانکار کرنے پر وہاں موجود مردوں کو قتل کرتا تھا۔اس طرح سے اُس نے ۲۰ سال وہاں حکومت کی اور قتل عام کیا۔اس وقت کے خلیفہ معتصم عباسی نے اپنے فوجی قائد افشین کو وہاں بھیجااوراس سے جنگ لڑی اوراس کواوراس کے بھائی کو۲۲۳ہجری میں گرفتار کر کے لائے تومعتصم نے ان دونوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔ الفرق بین الفرق تالیف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادی ٤۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۳۶۔بابیہ:۔

بابیہ وبہائیہ تیرہویں صدی کے مترقی ترین الحادی تھے،یہ عالمی یہودی وصلیبی،انگریز اورخاص کرروس کے اشتراک سے وجود میں آئے۔انہوں نے اس کے لئے پہلے مرحلہ میں دین

میں ترف غلو اورافراط پھیلانے کے لئے شیخ احمد احسائی اورسید کاظم رشتی مجہول الحال ووطن کو حوزعلمیہ نجف میں چھوڑانیز ایران وعراق سے منحرفین کوان کے گرد جمع کیا۔ عالمی یہود کی طرف سے ایران میں مقیم یہودیوں کواس حلقے میں شامل ہونے کی ہدایت دی چنانچہ وہ گروہ درگروہ اس میں شریک ہوئے محمد علی شیرازی نے چند مہینے کربلامیں گزارنے کے بعد شیرازمیں آکر باب مہدی ہونے کااعلان کیا۔

محمد علی شیرازی کے پاس ۱۹افراد مکمل ہونے کے بعد حسین بشروئی نے اسے باب کی جگہ خودمہدی ہونے کا اعلان کرنے کا کہاچنانچہ ۵ جمادی الاولیٰ ۱۲۶۰ھ کومحمد علی شیرازی نے اپنے مہدی ہونے کااعلان کیاپھروہ شیراز سے بوشہر منتقل ہوگیا۔ حسین بشروئی نے مہدی کے ظہور ہونے کااعلان کیاپھر سفارت روس کے جاسوس عباء پوش بنے ،اوران سے اسلام سے زیادہ جامع دین کادعویٰ کروایا،شہرشہرمیں قائم الزمان کےظہورکااعلان کیا،حاکم شیراز نے ان کو بوشہر سے گرفتارکرکےقتل کیا۔

باب کےقتل کے بعداس کے جانشین کے لئے دو بھائیوں میں جھگڑاہوگیامیرزاحسین علی مازندرانی اوریحییٰ مازندرانی میں اختلاف ہوا۔انہوں نے باب سے ہٹ کرکوئی نئی فکرنہیں اٹھائی بلکہ اس نےفکرمہدی غائب ،علم غیب،قدرت اورتصرف کل کائنات اورحلول اللہ کا دعویٰ کیا۔

یہ اثناعشریوں کاایک فرقہ ہے جومحمد علی باب سے منسوب ہے اثناعشریوں کو یہ سوچنااور جواب دیناپڑے گامذاہب الحادیہ اورناسخین شریعت کیوں اثناعشری سے نکلتے ہیں؟؟ کتاب موسوعہ ادیان ص ۱۲۶ پرآیا ہے کہ محمد علی ۱۲۳۵ھ میں شیرازمیں پیداہوااس نے پہلے مرحلے میں دعویٰ کیا کہ وہ واسطۂ امام منتظر ہے۔ پھراس نے دعویٰ کیاوہ خودمہدی ہے۔پھر دعویٰ کیاوہ نبی

مرسل ہے پھر دعویٰ کیا اس پر قرآن سے بہتر کتاب نازل ہوئی ہے اس کا نام البیان ہے، پھر دعویٰ کیا اللہ اس میں حلول ہوا ہے اس نے صحراء دشت میں ۱۲۶۴ھ میں ایک اجتماع منعقد کیا جس میں قرۃ العین اور بشروئی نے اعلان کیا شریعت اسلام نسخ ہو چکی ہے اب نئی شریعت اور نئی کتاب آئی ہے۔

بابیون نے تمام اماکن مقدسہ مکہ مدینہ، بیت المقدس و دیگر قبور کو منہدم کر کے صرف جائے پیدائش باب کو رکھنے کا حکم دیا ہے۔اس نے نسخ اسلام کے بعد خود کو افضل از محمدؐ اور اپنے یاران کو افضل از اصحاب محمدؐ قرار دیا ہے۔اس کے بعد بہائی وجود میں آئے۔

۱ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور ۲ ـ معجم فرق اسلامی تاليف شريف يحيى الامين ۳ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٤ ـ الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهن ٥ ـ موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس ٦ ـ النصيحية الايمانية فى كشف فضائح البابية و البهائية تاليف الحسينى الحسينى معدى

۳۷۔باطنیہ:۔

مملکت اسلامی میں نقاب نفاق پہن کر داخل ہونے والوں کا خلف مذموم عزائم ونوایا کے حامل ہونے کی وجہ سے انھیں ایک تنظیم ماسونی یہودی کا طریقہ کار اپنانا پڑا۔انھوں نے قرآن وسنت کے تمام کلمات کے ظاہر کو مسترد کر کے اپنے من مانی معانی کو رواج دیا۔ باطنیہ مسلمانوں میں موجود فرقوں کے موجد ہیں،تمام فرقوں نے بغیر کسی استثناء کے ان کے شکم ودامن میں پرورش پائی ہے۔اب تک امت اسلام کو تتر بتر اور مفلوج کر کے استعمار کی گود میں رکھنے اور ان کو مسلط کرنے کے راستے فراہم کرنے والے باطنیہ ہی ہیں،شیعہ اور سنی کے نام سے جنگ

داحس وغبرا کی جنگی منصوبہ بندی اور بجٹ دینے والا یہی ہے بابی، بہائی اور قادیانی ان کے لشکر فیل ہیں۔ باطنیہ اللہ کے حرام کردہ محرمات کو مباح کرنے والے اور واجبات وفرائض کو ساقط کرنے والے ہیں۔ باطنیہ اصول وعقائد اسلام، الوہیت وربوبیت، نبوت اور معاد وآخرت کو تہہ وبالا کرنے اور پیچھے کر کے اپنے خود ساختہ اصول پیش کرنے والے ہیں۔ قرآن وسنت کو ظاہر سے گرا کر باطنی معانی خلق کرنے کا طریقہ انھوں نے یہود سے لیا ہے۔ باطنیہ کے حسب و نسب کی برگشت میمون دیصانی خطابی کو جاتی ہے۔ اسلام اور مسلمانوں کے مقدسات کی اہانت و جسارت کر کے ان کو نشانہ بنانے والے بابیہ، بھائیہ، قادیانیہ، صوفیہ، مانی اور بابکیہ ان کے لشکر ابرہہ ہیں۔ ان کا گمراہ کرنے کا طریقہ ابلیس سے ماخوذ ہے جہاں وہ کھلے عام نمایاں طریقے سے مسلمانوں میں ناجائز موبقات کے ارتکاب میں خناسی کا کام کرتا ہے۔ دین اسلام میں مذاہب الحادیہ نصیریہ، بابیہ، بھائیہ، شیخیہ اور رشتیہ انہی کی شاخیں ہیں لیکن مصلحین پر پابندی ہے اور باطنیہ کو ہی آزادی میسر ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو اپنی نسلوں کو اور اپنے مقدسات کو بچانے کے لئے باطنیہ کی حرکات وکردار سے واقف وآگاہ ہونا ضروری ہے۔

باطنیہ تمام فرق فاسدہ کا بانی ہے۔ صاحب معجم فرق اسلامی کے مطابق یہ مامون رشید کے دور میں ظہور ہوا ہے اور معتصم کے دور میں فروغ پایا ہے۔ باطنیہ اور خرمیہ دونوں متحدہ پارٹی ہیں اس فرقہ کے بانی محمد بن حسین ملقب زیدان اور میمون بن دیصانی ہیں۔ یہ دونوں عراق کے زندان میں محبوس تھے، انھوں نے اس زندان میں اس فرقے کی بنیاد ڈالی ہے۔ زیدان ایک طرف گیا اور میمون بن دیصان دوسری طرف گیا انھوں نے تمام آیات قرآن اور سنت رسولؐ حتیٰ احکام شریعت کی تاویل کی ہے۔ انہوں نے اپنے پیروکاروں کیلئے اپنے بہن بھائیوں سے عقد کو جائز گردانا اور شراب اور دیگر محرمات سے پابندی ہٹائی۔ وہ معجزات انبیاء کے بھی منکر ہیں

انہوں نے آسمان سے نزول وحی کا بھی انکار کیا ہے۔ (معجم فرق اسلامہ ص ۵۰۲)

انھوں نے زندان میں باطنیہ کے نام سے چندین مذاہب گھڑے ہیں، فرق شناس لکھتے ہیں باطنیہ نے دین وعقائد شریعت سے متعلق آیات قرآن وسنت رسولؐ کو ظاہر سے ہٹا کر تاویلی وباطنی معنی پیش کئے ہیں یہاں تک کہ انھوں نے اللہ کی ذات اور صفات کو چھیڑتے ہوئے تہہ وبالا کیا اور کہتے ہیں کہ ہم اللہ موجود ہے کہہ سکتے ہیں اور نہ موجود بھی کہہ سکتے ہیں۔

ان کا دعویٰ ہے کہ شریعت کا ایک باطن ہوتا ہے، ظاہر معنی چھلکا، کچرا اور پوست ہے اصل مراد ومقصود باطن ہے۔

نماز سے مراد مولا کی اطاعت اور زکوٰۃ سے مراد اپنی درآمد سے بچت امام کو پہچانا ہے۔ روزہ خاموشی اور مولا کی عیب جوئی سے گریز کرنا ہے اور اسی طرح حج امام کی طرف جانے کو کہا ہے اور کہا ہے تمام محرمات معطل ہو چکے ہیں۔ فرہنگ اسلامی میں جواد مشکور لکھتے ہیں باطنیہ کو عراق میں قرامطہ اور مزدکیہ اور خراسان میں تعلیمیہ کہتے ہیں۔ عبدالقادر نے تعریفات میں لکھا ہے باطنیہ دہری اور زندیق ہیں وہ عالم کے قدیم ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ ارسال رسل و شریعت کے منکر ہیں انسان کی خواہش میں جو آتا ہے وہ اسے جائز کہتے ہیں۔ ان کی ایک کتاب ہے اس کا نام ام الکتاب ہے۔

بلتستان کے شاعر فاسدۃ العقیدہ نے قرآن کی جگہ اسی کتاب کا ذکر کیا ہے۔

کتب میں فرق نویسوں نے باطنیہ کو دائرہ اسلام سے خارج کیا ہے ان کے مذہب کی برگشت مذاہب فلاسفہ مجوسی کو جاتی ہے۔ یہ فرق ملاحدہ میں سب سے زیادہ خطرناک فرقہ ہے۔ ان کے مذاہب کی اندرونی باریکیاں عام لوگوں کو پتہ نہیں چلتی ہیں کیونکہ وہ پوشیدہ رہتے ہیں۔ وہ حوادث وواقعات میں نئے انداز میں ظاہر ہوتے ہیں۔ جب آزادیٔ مذہب کا نعرہ بلند

ہوتا ہے تو خود کو ظاہر کرتے ہیں، جب اسلام کا بول بالا ہوتا ہے تو خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں۔ فرق نویسوں نے کہا تمام اہل فرق کا اس بات پر اتفاق ہے کہ سب سے پہلے جس نے اس مذہب کی بنیا دڈالی وہ اولا دمجوس اولا دخرمیہ ہے۔ یہ لوگ بعض اہل اسلام کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے تھے۔ فلاسفہ کے ساتھ مشورہ کرتے تھے انھوں نے کہا محمدؐ ہمارے اوپر غالب آچکے ہیں اور انھوں نے حکومت بنائی ہے وہ نبی نہیں تھے وہ آج ہمارے مال ودولت پر قابض ہوئے ہیں اور ہمارے ہاتھوں سے مال ودولت وطاقت چھین لیا ہے۔

میمون دیصانی قداحی جو فارس کا ایک یہودی تھا وہ امام صادق سے علم حاصل کرنے لگا اوران سے حاصل علم کو اپنی طرف سے خلط کرنے لگا لہٰذا اسے امام نے قداح کا لقب دیا کیونکہ اس نے علم کو اپنی فکر سے خلط کیا ہے۔ میمون کا ایک بچہ جس کا نام عبداللہ تھا۔ وہ خود کو صوفی ظاہر کرتا تھا لیکن اس کی تمام تر کوشش تھی کہ وہ کھوئی ہوئی اپنی سلطنت کو واپس لائے۔ وہ پہلے مرحلے میں خوزستان پھر بصرہ پھر وہاں سے بغداد گیا، پھر شام گیا۔ اس کے ایک ساتھی کو حسین اہوازی کہتے تھے اس کے باپ کا نام نہیں لیتے تھے، یہاں تک کہ وہ شام میں رہے، عبداللہ کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہوا اس کا نام احمد رکھا، عبداللہ مر گیا تو اس کے بیٹے کو اس کا وصی بنایا۔ کتب فرق میں جہاں دائرہ اسلام سے خارج فرقوں کے بارے میں لکھا ہے وہاں باطنیہ کے بارے میں لکھا ہے کہ باطنیہ ان فرقوں میں ہے کہ جو خود دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں لیکن وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ باطنیہ کے چند فرقے ہیں سباجیہ، فطحیہ، قرامطیہ، بابکیہ، مقنعیہ، سبعیہ دروزیہ، نصیریہ اور آغا خانی۔

انھوں نے خود کو اسلام کا داعی پیش کیا، لیکن اس بات پر اتفاق کیا کہ اسلام کو ہم اندر سے یعنی اس کی جڑوں سے ختم کریں گے۔ کتاب تفسیر المفسرون ذھبی جلد ۴ ص ۱۶۰ پر آیا ہے انھوں

نے اپنے مقصود ومنشور کو کس طرح پھیلانا ہے اور کس طرح مسلمانوں کے اندر داخل ہونا ہے اور کس طرح حملہ کرنا ہے اس کے لئے پہلے مرحلے میں انھوں نے جھوٹ تور یہ اور زہد کا ذب کا لباس پہنا اور حفاظت کے لئے دوستی اور ولایت اہل بیت کو اپنایا۔انھوں نے خود کو داعی اہل بیت متعارف کرایا اور ولائے اہل بیت کا دعویٰ کیا۔آخر میں انہوں نے طریقہ کار اس طرح وضع کئے جوان دونکتوں پر مرکوز تھے۔

۱۔ختم اسلام

۲۔تفرقہ بین المسلمین

انھوں نے ان دواہم منصوبوں پر کام کرنے کا عزم وارادہ کیا۔

سب سے پہلے ضد اسلام میں ایک منظم صورت میں اترنے والا فرقہ اسماعیلیہ ہے،وہ اب بھی منظم انداز سے اسلام دشمنی میں سرگرم ہے۔انھیں جب اقتدار ملتا ہے تو یہ اعلانیہ کفریات شروع کرتے ہیں اور جب منفور قرار پاتے ہیں تو نام بدل کر خود کو دیندار دکھاتے ہیں۔

١ ـ اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ٢ ـ تاريخ الفرق و عقائدها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ٣ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٤ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٤ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

٥ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ٦ ـ الفرق بين الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادى ٧ ـ الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى ٨ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل ٩ ـ موسوعة

الادیان(لمیسرة) دار النفائس ۱۰۔العقائد الفلسفیه المشترکه بین الباطنیة تالیف دکتور محمد سالم اقدیر

۳۸۔بدویہ:۔

یہ فرقہ منسوب ہے احمدی بدوی سے جومغرب میں پیدا ہوا ہے،مصر میں مستقر ہوا،مصر کے شہر طنطا میں اس کا عرس مناتے ہیں اور تمام انواع واقسام کی بدعات انجام دیتے ہیں (موسوعہ فرق والمذاہب شیخ ممدوح البحرانی ص۱۱۵) ۔

موسوعه فرق والمذاهب شيخ ممدوح البحرانی

۳۹۔برقعیہ:۔

برقعیہ فرق اسماعیلیہ سے تعلق رکھتے تھے،۷۰۲ھ کو اہواز میں خروج کیا۔خود کو علوی پیش کرتے تھے،لیکن علوی نہیں تھے ان کی ماں علویوں کے عقد میں تھی اسی نسبت سے خود کو علوی تعارف کراتے تھے۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدکتورشوقی ابوخليل ۳۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۴۰۔بریلویہ:۔

کتاب معجم الفاظ عقیدہ ص ۶۸ پر آیا ہے بریلوی صوفیوں کا ایک فرقہ ہے جو ہندوستان میں برطانیہ کی استعمار گری کے دوران وجود میں آیا،انھوں نے پیغمبرؐ اور اولیاء کے لئے وہی صفات ثابت کی ہیں جو شیعوں نے ائمہ کے لئے کی ہیں اس فرقے کا بانی احمد رضا خان بن تقی علی خان متوفی ۱۳۴۰ھ ہے۔احمد رضا خان نے تعلیم قادر برادر غلام احمد قادیانی سے حاصل کی

ہے احمد رضا خان نے اپنا نام عبد المصطفیٰ رکھا ہے جو کہ اپنی جگہ سنت مشرکین تھی فی زمانہ مسلمان بھی ایسا نام رکھتے ہیں جیسے عبد الحسین ،غلام حسین ،غلام علی ،کلب علی ،خادم علی ،عبد الرسول وغیرہ ،عبد منسوب بغیر اللہ سنت مشرکین ہے۔ان کے اعتقادات میں سے ہے کہ حضرت محمدؐ کی قدرت غیر محدود ہے اور وہ کائنات میں ہر قسم کا تصرف کر سکتے ہیں ،اسی طرح اولیاء بھی ایسا تصرف رکھتے ہیں ۔انھوں نے حضرت محمدؐ کے بارے میں اس حد تک غلو کیا کہ انھیں الوہیت سے قریب لے گئے بلکہ انہوں نے اللہ کو حقیقت محمدؐ یہ کہہ کر الوہیت سے تنزل کیا ہے۔اور یہی صفات عبد القادر جیلانی کو بھی دیتے ہیں وہ حضرت محمدؐ و دیگر اولیاء کو عالم بغیب و قادر غیر محدود جانتے ہیں گویا اس کا مطلب یہ اخذ کر سکتے ہیں کہ ان کے پاس حضرت محمدؐ کیلئے کوئی خاص مقام نہیں، اب ان کی فکر کے تحت حقیقت صرف محمدؐ نہیں رہے بلکہ جیلانی وشہباز قلندر وغیرہ سب ایک ہیں۔ان اولیاء سے ہر قسم کی مدد مانگ سکتے ہیں۔

ا۔اس کائنات میں پیغمبرؐ ''کیف ما یشاء ''ہیں یعنی جو چاہیں کر سکتے ہیں ،کل کائنات ان کے تصرف میں ہے، وہ جس کو چاہیں دے سکتے ہیں یا سلب بھی کر سکتے ہیں۔اگر کوئی شخص پیغمبرؐ کے لئے یہ عقیدہ نہ رکھے تو وہ شفاعت رسولؐ سے محروم رہے گا یہ تعریف تنہا رسولؐ تک محدود نہیں بلکہ رسولؐ اکرم کے بعد کے اولیاء کو بھی یہ طاقت وتصرف حاصل ہے۔چنانچہ احمد رضا خان عبد القادر جیلانی سے خطاب کر کے کہتے ہیں یا غوث تخلیق کے لئے جو کلمہ کن حضرت محمدؐ کو حاصل تھا وہ آپ کو بھی حاصل ہے۔آپ ہی پس پردہ کائنات کے مالک ہیں یہاں تک کہ انھوں نے عبد القادر کو درجۂ الوہیت تک پہنچایا ہے۔احمد رضا خان عقیدہ تثلیث بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں اللہ ،محمدؐ ،عبد القادر تینوں ایک ہے اور الگ بھی ہیں ان کی کتاب ،کتاب ہدایت میں آیا ہے ''یا محمدؐ میں آپ کو اللہ نہیں کہہ سکتا ہوں لیکن آپؐ کو اللہ سے جدا بھی نہیں سمجھتا ہوں ،میں

آپ کواللہ پر ہی چھوڑتا ہوں وہ آپ کی حقیقت سے واقف ہے''۔انھوں نے حضرت محمدؐ کے لئے ایسی بہت سی صفات گھڑی ہیں۔

ان کا کہنا تھا اس پانی ومٹی کی کیا قیمت ہے اگر اس میں اللہ کا حلول نہ ہو۔انھوں نے اپنے پیروکاروں کو دعوت دی کہ انبیاءواولیاء سے توسل کریں،اس کا انکار کرنے والے ملحد ہیں، جو قبور سے استمداد وشفاعت کا منکر ہے وہ کافر ہے قبور کو عالیشان وبارونق اور تزئین وآرائش سے بنانے کا سلسلہ وراثت میں لیا جائے اور ان سے برکت طلب کرو اور ان کے نام سے جلسے منعقد کریں۔قبور پر پھول چڑھائیں اور ان کے گرد طواف کریں۔وہ عبدالقادر جیلانی کی تقدیس میں اتنے محو تھے کہ ان کے لئے بہت سی بیتیں واشعار گھڑے ہیں۔انہوں نے مردوں کے توسل سے اپنے اور اپنے مریدوں کیلئے بہت آمدنیات کا اہتمام کیا ہے۔عام طور پر قبور پر جمع ہونے کو انھوں نے عرس کا نام دیا ہے وہ ہمیشہ مسلمانوں کو منتشر کرنے،کافر قرار دینے اور ملحد کہنے پر تلے رہتے تھے جو بھی ان کے خلاف کوئی بات کرتا وہ آسانی سے اس کو کافر کہتے تھے۔

عقائد بریلوی:۔

۱۔نبی کریمؐ بشر نہیں بلکہ انوار الٰہی میں سے ایک نور ہیں۔

۲۔نبی کریمؐ عالم بالغیب ہیں احمد رضا خان کا کہنا ہے اللہ نے جو کچھ لوح محفوظ میں رکھا، وہ سب محمدؐ کو دیا ہے۔

۳۔اللہ اور محمدؐ دونوں ایک ہیں دونوں میں فرق نہیں جیسا کہ انہوں نے کہا''ولا استطیع ان افرق بینکما''۔

۴۔محمدؐ اور عبدالقادر تمام کائنات میں تصرف کرسکتے ہیں۔

۵۔نبی کریمؐ کو حاضر وناظر قرار دیتے ہیں۔

۶۔سب کو پیغمبر اکرمؐ سے استعانت کی طرف دعوت دیتے ہیں اور نہ ماننے والے کو منکر وملحد کہتے ہیں۔

۷۔قبروں پر قصور معلیٰ تعمیر کرتے ہیں ۔

۸۔ان قبروں کی زیارت کرتے ہیں اور نذورات لے جاتے ہیں۔

۹۔ان کے لئے ہر سال عرس مناتے ہیں۔

۱۰۔میلاد نبیؐ مناتے ہیں، منقبت کے نام سے رقص کرتے ہیں، سمجھ لیں فرق جس نام سے بھی ہوں وہ نبی کریمؐ یا اصحاب اخیار اور ائمہ طاہرین کی تعظیم وتوقیر وتکریم کے لئے نہیں۔جس طرح کربلا میں اشقیاء نے امام حسین پر ہر طرف اور ہر طرح سے غلبہ کیا تھا فرقوں نے بھی اسی طرح اسلام کے اصول ومبانی کو نشانہ بنایا ہے۔

۱۲۔ان کی نظر میں غیر از بریلوی تمام فرقے حتیٰ دیوبند بھی کافر ہیں اور جو انھیں کافر نہیں کہتے وہ بھی کافر ہیں۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور ۲۔معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابی عبد الله عامر عبد الله قالح ۳۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٤۔الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب، تاليف مانع بن حماد الجهنی

۴۱۔بزیعیۃ:۔

یہ فرقہ بزیع بن موسیٰ سے منسوب ہے جس نے امام صادق کو اللہ قرار دیا ہے، اور وہ ہر مومن کو وحی کرتے ہیں۔ ان کے اصحاب میں (نعوذ باللہ) جبرئیل ومحمدؐ سے بلند مرتبہ لوگ ہیں۔انسان جب کمال کو پہنچتا ہے تو نہیں کہہ سکتے کہ وہ مر گیا ہے یا وہ ملکوت کو گیا ہے۔

۱ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲ ـ قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ۳ ـ کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی ٤ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۴۲ـ بشریہ:۔

یہ معتزلہ کاایک فرقہ ہے منسوب بہ بشر ابن معتمر حلالی متوفی ۲۱۰ھ ہے۔وہ کوفہ میں بڑے فقیہ وادیب انسان تھے انہوں نے علم بلاغت کی بنیاد ڈالی۔شعر میں نبوغت حاصل کی وہ رافضی ہونے کی وجہ سے متہم تھے لہٰذا ہارون الرشید نے ان کو زندان میں ڈالا ،یحییٰ برمکی کی سفارش سے رہاہوئے۔

۱ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳ ـ قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٤ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل ٥ ـ کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۴۳ـ بشیریہ:۔

محمد بن بشیر کی امامت کے قائل ہیں وہ شعبدہ اور خارق عادت چیزیں اپناتے تھے ان کا عقیدہ تھاموسیٰ بن جعفر وفات نہیں پائے ہیں وہ زندہ ہیں اور ستاروں میں غائب ہیں ان کی غیبت کے دور میں ان کے نائب محمد بن بشیر ہیں۔

۱ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲ ـ فرهنگنامه

فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

۴۴۔البکتاشیہ:۔

سید محمد رضوی معروف الحاج بکتاش سے منسوب ہے،وہ صوفی مسلک پر تھے۔وہ ۷۳۸ھ میں فوت ہوئے۔انہوں نے چودھویں صدی میلادی میں ترکیہ میں طریقت کورواج دیا تھاانکا طریقہ سکھوں اورعلی اللہیوں سے مشابہت رکھتے تھے۔ (معجم الفرق ص ۵۹)

۱۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل ۳۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۴۵۔بکریہ:۔

قدریہ کاایک فرقہ ہےمنسوب بہ بکرابن اخت عبدالواحد بن زید اوربعض نے کہا ہے زیادباہلی سے۔

۱۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

۴۶۔بہائیہ:۔(معجم الفاظ عقیدہ ص ۷۴)

بہائیہ تسلسل بابیہ ہے یہ منسوب بہ میرزا حسین علی ملقب بہ بہاء ہے جو باب کا جانشین بنا۔ان کے عقائد کی برگشت بوذیہ،برہمیہ،مانویہ،یہودیہ،نصرانیہ اوراسماعیلیہ کے عقائد سے ممزوج ہے گویا بہائیہ کے عقائدان عقائد کی کھچڑی ہیں۔اس نے پہلے محمد علی شیرازی سے باب مہدی کا دعویٰ کروایااور بعد میں مسیح منتظر کہلوایا ہے۔باب کوخودان کے لئے مبشر کہا ہے پھر صاحب اقدس

اورناسخ کتاب بیان کیا ہے اور پھر دعوائے الوہیت کیا ہے۔اس نے اپنے دین کوایک نیا دین قرار دیا ہے پھر اپنی قیام گاہ کوقبلہ قرار دیا ہے۔ بہائیوں کے عقائد حسب ذیل ہیں۔

ا۔ بہایوں کے عقائد میں سے ایک یہ ہے کہ باب نے ہی کائنات کوخلق کیا ہے۔ کائنات اس کے کلمات سے بنی ہے۔ وہ حلول،اتحاد،تناسخ اور بقائے کائنات کے قائل ہیں۔ ان کے ہاں مہینے ۱۹ دن کے ہوتے ہیں وہ براہمہ اور ذردشتی کی نبوت کے قائل ہیں۔ ظاہر کو چھوڑ دیتے ہیں،معجزات،ملائکہ اور جنات کے بھی منکر ہیں حجاب کوحرام سمجھتے ہیں متعہ کوجائز سمجھتے ہیں عورت اور مال سب کے لئے جائز سمجھتے ہیں۔ کہتے ہیں قیامت سے مراد ظہور باب ہے ان کا قبلہ بہائی کی قبر ہے ان کی نماز ۹ رکعت ہے وہ نماز باجماعت کے منکر ہیں سوائے نماز میت کے اسی طرح ان کے نزدیک جہاد حرام ہے اسلحہ اٹھانا حرام ہے، وہ ختم نبوت کے منکر ہیں اور استمرار (جاری) وحی کے قائل ہیں۔اس نے قرآن کے معارض پر ایک کتاب لکھی ہے قرآن برائے الفاظ ہے، حج کے منکر ہیں ان کا حج فلسطین میں ہوتا ہے۔

۲۔ پوری کائنات کی برگشت ائمہ اطہار کی طرف ہے۔

۳۔امام مہدی مختلف جگہوں میں مختلف اشخاص میں ظہور پاتے ہیں وہی مومن کامل اور باب مہدی ہوتے ہیں۔

۱ ۔تاریخ الفرق و عقائد ها تصنیف الدکتور محمود سلام عبیدات

۲ ۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ۳۔قـــامـــوس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٤۔فـرهـنگ فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٥۔فـرهـنـگـنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٦۔الـمـوسـوعة الـمیسـرة فی الادیان و المذاهب،تالیف مانع بن

حماد الجهنی ۷۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل
۹۔موسوعة الادیان(لمیسرة) دار النفائس ۱۰۔النصیحیة الایمانیة فی کشف فضائح البابیة و البهائیة تالیف الحسینی الحسینی معدی

۴۷۔بوہرا:۔

بوہرا آخری خلیفہ فاطمی مستعلی سے منسوب فرقے کی آخری شاخ ہے۔یہ محمد بن اسماعیل کے پیروان ہیں۔ بوہرا ہندی زبان میں تاجر کو کہتے ہیں ۔آخری خلیفہ فاطمی آمر فرزند مستعلی نزاری کے ڈر سے یمن منتقل ہوئے۔وہ یمن اور ہندوستان میں تجارت کرتے رہے۔بمبئی میں ہندوؤں میں تبلیغات فاطمی کیں۔پھر یہ دوفرقوں سلیمانی اور داؤدی میں بٹ گئے۔وہ امامت کیلئے مخصوص فرزند اسماعیل کو مانتے ہیں اور جب تک وہ مہدی منتظر نہیں آتا اس کی نیابت سلطان بوہرا جو کہ مساوی نائب امام ہے کرے گا۔یہ فرقہ اس وقت ہندوستان اور پاکستان میں موجود ہے۔

۱۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔اسلام بلا مذاهب تالیف دکتورمصطفی الشکعة ۳۔موسوعة الادیان(لمیسرة) دار النفائس

۴۸۔بیانیہ:۔

یہ فرقہ پیروان بیان بن سمعان نہدی تمیمی مقتول ۱۱۹ھ ہے۔ان کا یہ عقیدہ ہے امامت حضرت علی کے بعد محمد بن حنفیہ اور ان کے بعد ابی ہاشم میں اور ابو ہاشم کی وصیت کے تحت بیان بن سمعان میں منتقل ہوئی ہے بیان کے پیروکاروں کا کہنا ہے بیان نبی تھا۔اس نے شریعت محمدؐ

کونسخ کیا ہےاور کہتا ہے کہ وہ خود اللہ ہےاس نے کہا ہے کہ روح اللہ ائمہ سے منتقل ہوتے ہوئے ابی ہاشم عبداللہ بن محمد بن حنفیہ میں پہنچی ہے پھر ابی ہاشم سے بیان بن سمعان میں پہنچی ہے۔ بیان نے ایک خط امام محمد باقر کو لکھا اس میں اس نے اپنی نبوت کے اقرار کے لئے کہا تھا اس نے لکھا ''اسلم تسلم'' تم کو پتہ نہیں کہ اللہ نبوت ورسالت کہاں قرار دیتا ہے۔اس نے اپنے لئے ربوبیت کا دعویٰ کیا، جب خالد بن عبداللہ قسری کو اس کی باتیں پہنچیں تو انہوں نے بیان کو گرفتار کیا اور اسے سولی پر چڑھا دیا۔

١ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٢ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٣ ـ قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

٤ ـ کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۴۹۔ بیھسیۃ:۔

یہ خوارج کا ایک فرقہ ہے جو منسوب بہ ابی بیھس الھیصم بن جابر الضبعی متوفی ۹۴ھ ہے۔ یہ خوارج کا فقیہ ومتکلم تھا۔

١ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٢ ـ قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٣ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٤ ـ کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

”حرف تاء“

۵۰۔تبلیغی جماعت:۔

تبلیغی جماعت کی بنیاد اسلامی ریاست کے قیام کے خلاف درس گاہ دیوبند کے فاضل شیخ محمد الیاس کاندولی متوفی ۱۳۶۴ھ نے رکھی، انہوں نے اپنی دعوت کا مرکز ومحور دوسری جماعتوں سے ہٹ کر بہت نیچے سے شروع کیا، ان کے نکات یہ ہیں لوگوں کو کلمۂ شہادت پڑھائیں، علم وذکر کی فضیلت بیان کریں، نیت سکھائیں جس طرح مولوی کاروانوں میں جا کر لوگوں کو نیت سکھاتے ہیں۔ کسی حاجی نے کسی عالم سے پوچھا کہ میں حج کو گیا تھا تو نیت نہیں کی تھی تو اس بارے میں آپ رہنمائی فرمائیں تو اس نے کہا بہتر ہے آپ دوبارہ جائیں۔ اخلاص ہونا چاہیے، نماز پڑھیں، مسلمانوں کا احترام کریں، یہ ان جماعتوں کے بالمعاکس ہے جو کہتے ہیں پہلے کرسی بعد میں اسلام حالانکہ اسلام اوپر سے چلتا ہے نہ نیچے سے لہٰذا یہ دونوں نہایت نیچے گری ہوئی سوچیں ہیں جسے انہوں نے تبشیر یوں سے لیا ہے، اسلام نہ اوپر ہے نہ نیچے ہے اسلام اسلام ہے پیغمبرؐ نے کسی کو نیت نہیں سکھائی تھی خشوع سکھانے کی کوئی چیز نہیں ہے، اس سے عالم اسلام کو تو کوئی فائدہ نہیں ہوا، اور اس سے اسلام کی سربلندی ابھی تک نہیں ہوئی ہے شاید غیر مسلمین کو فائدہ ہوا ہو۔

امت اسلامی میں فرق کا ناسور سرایت ہونے کے بعد نشاۃ ثانیہ اسلام کیلئے اٹھنے والوں میں اختلاف ہوا، ایک نے کہا ایوانوں میں جا کر وہاں سے اسلام کو اٹھائیں گے جو اسلام نبی کریم محمدؐ اور ان کے جان فروشوں نے پھیلایا ہے اسے اب ہم غناء اور ثروت ودولت اور خزانے کے ذریعہ پھیلائیں گے ان کا حشر دیکھنا ہے تو مصر میں اخوان المسلمین، پاکستان میں جماعت اسلامی اور جمیعت علماء اسلام کا حال دیکھیں، تیونس، جزائر اور ایران میں کیا ہوا؟ کتنا اسلام آیا؟

پاکستان میں کہاں تک اسلام آیا؟ اب تو پاکستان میں کلمہ اسلام کو ہٹانے کی تحریک چل رہی ہے۔ دوسرا گروہ وہ گروہ ہے جو امت اسلامی کو مسیحیوں اور مغربیوں کی طرح تبشیری بنانے میں لگے تھے، جو اخلاق مسیح کی دعوت دے رہے تھے انہیں یہ تبشیری جماعت پسند آئی انہوں نے تبشیری اصول وطریقہ کو اپنایا ہے کہ ہم گھر گھر جا کر دین پھیلائیں گے۔ دونوں کا رشتہ اسلام سے دور ہونے کی وجہ سے امت بھی ان سے نفرت کرتی ہے اسلام پسندوں کو اس طرح کے لوگوں کو پسند نہیں کرنا چاہیے اسلام پسندوں کو سمجھنا چاہیے کہ نہ اقتدار و دولت کے ذریعے اور نہ گدائی وفقراء کے ذریعے اسلام پھیلے گا، اسلام اسلام ہی کے ذریعے پھیلے گا، اسلام قرآن کے ذریعے پھیلے گا۔

۵۱۔تبرائیہ:۔

فرقہ تبرائیہ آثار شوم خوارج ہے اس وقت عالم اسلام میں موجود تبرائیہ خوارج کی کوشش کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بعض کے نزدیک یہ اساس مذہب ہے جبکہ کلمات قصار نہج البلاغی میں شریف رضی نے مولا امیر المومنین سے نقل کیا ہے "علا وان من عادالله فوهو عدونا علا من تولى الله فهو ولينا الا و ان ولى آل محمد من وال لله وان بعدت لحمته الا و ان عدو آل محمد من عادالله و ان قربت لحمته' جو اللہ کا دشمن ہے وہ ہمارا دشمن ہے اور جو اللہ کا دوست ہے وہ ہمارا دوست ہے۔ دین کی اساس اللہ اور اس کا رسولؐ ہیں، اصحاب وآئمہ، علماء وزہات یہ سب ایک ہی صف کے ہیں۔ لیکن یہ گروہ جو تبراء کو اساس دین سمجھتے ہیں وہ جن سے تبراء کرتے ہیں وہ ذوات وہ ہیں جنہوں نے اساس دین کو اٹھایا ہے نبی کریمؐ پر پہلے ایمان لائے پھر ان کے ساتھ ہجرت وجہاد کیا ہے اور اِن سے تولیٰ کرتے ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم میں تکرار سے آیا ہے ﴿يا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا لا تَتَّخِذُوا عَدُوّي وَ عَدُوَّكُمْ أَوْلِياءَ تُلْقُونَ إِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوا بِما جاءَكُمْ مِنَ الْحَقِّ﴾

(سورہ ممتحنہ :۱)

اوران سے تبراء کرتے ہیں جن کے بارے میں آیا ہے۔﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَ هاجَرُوا وَ جاهَدُوا بِأَمْوالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فی سَبيلِ اللَّهِ وَ الَّذينَ آوَوْا وَ نَصَرُوا أُولئِکَ بَعْضُهُمْ أَوْلِياءُ بَعْضٍ وَ الَّذينَ آمَنُوا وَ لَمْ يُهاجِرُوا ما لَكُمْ مِنْ وَلايَتِهِمْ مِنْ شَيْءٍ حَتَّى يُهاجِرُوا وَ إِنِ اسْتَنْصَرُوكُمْ فِي الدِّينِ فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ إِلَّا عَلى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ ميثاقٌ وَ اللَّهُ بِما تَعْمَلُونَ بَصير﴾ (انفال۔۷۲)

۵۲۔تحریر خواتین:۔

تاریخ فرق ومذاہب میں خوارج ،مرجئہ،معتزلہ کے بعد کھلے عام اسلام سے بغاوت پر اترنے والا فرقہ ،فرقہ تحریر خواتین ہے،البتہ یہ جدید ہے تحریر خواتین کی بنیاد ابتداء سے رفض و،ردا سلام کی بنیاد پر قائم کی گئی ہے۔اس دعوت کا آغاز خواتین کو،احکام شریعیہ سے آزادی کے مطالبے سے شروع ہوا،اس دعوت میں لمحہ فکریہ یہ ہے کہ یہاں حق آزادی وحقوق طلبی کا آغاز مظلومین نے نہیں بلکہ ظالمین نے شروع کیا،دوسرا لمحہ فکریہ یہ ہے کہ مسلمان خواتین نے یہ مطالبہ غیر مسلمین سے کرایا،تیسرا لمحہ فکریہ یہ ہے کہ یہ مطالبہ اپنی عزت وشرف کیلئے نہیں اپنی عار ونگ و ذلت وخواری کیلئے کیا گیا ہے،جیسے حجاب،طلاق،تعدد زوجات اور میراث میں برابری کی بات پر یہ فرقہ وجود میں آیا ہے۔اس کے لیے اجتماعیات واتحادیات پورے عالم اسلامی میں وجود میں آئے،پاکستان میں بیگم لیاقت علی خان ،فاطمہ جناح،بیگم عنایت اللہ اور عصر حاضر میں عاصمہ جہانگیر نے اسلام کے خلاف اپنی سرگرمیاں جاری رکھی ہیں اور دل کی غلاظتیں پھینکتی رہی ہیں۔حقوق خواتین کے نام سے دنیا وآخرت دونوں میں خواتین کو جہنم واصل کرنے والی تنظیم انہی تحریر والوں ہی کی پشت پناہی وحمایت سے چلتی ہے،کافرین ومکشافات کے ساتھ محبت کی

باتیں بھی ان کے ذیل میں آتی ہیں۔ان کی ذیلی تنظیم بھی بنی ہے اس تنظیم کی ابتداء وآغاز ،مصر میں ایک نصرانی مرکس نامی نے ایک کتاب کے ذریعے کیا جس میں اس نے حجاب،عورتوں کی طلاق اور ایک سے زیادہ ازواج پر پابندی اور غیر مسلمان سے ازدواج میں آزادی کی آواز اٹھائی۔ دوسری کتاب قاسم امین نے شیخ محمد عبدہ اور احمد لطفی کے ایماء واشارے پر لکھی ،آخر میں انہوں نے مجلّہ صادر کیا جو خواتین کی بے حجابی سے متعلق تھا،اب تو دین دار نظر آنے والے آپ کے علماء نے بھی انہی کے منشور کو جاری رکھنے کیلئے جامعہ زہراء جیسی درسگاہیں وجود میں لائے ہیں،لیکن یہ معلوم نہیں ہوا یہ زہراء کون ہے یہ کوئی گمنام نظر آتی ہے،دختر رسول زوجہ علی بن ابی طالب سے اس کا کوئی تعلق نہیں کیونکہ یہاں شوہروں کی عدم اطاعت اور ان سے استقلال سکھایا جاتا ہے۔ان کا کہنا ہے کہ حجاب، یہ حجاب نہیں ہے، اجنبی مرد اور عورت کے اختلاط میں اشکال نہیں ہے،عورت سربراہ مملکت بن سکتی ہے طلاق میں بندش ہوسکتی ہے۔

١ ـالمراة بين الاسلام و العصرانية تاليف الدكتور عادل بن حسن احمد

۵۳۔تحریک لبیک یارسول اللہ:۔

تحریک لبیک یارسول اللہ۔ لبیک کسی آواز دھندہ کو جواب دینا ہے کہ میں نے آواز سنی ہے کے لئے ہوتا ہے۔ نبی کریمؐ ایک ہزار چارسو اٹھائیس سال پہلے اس عالم دنیا سے عالم آخرت میں منتقل ہو گئے ہیں،آپ عالم برزخ میں ہیں۔ عالم برزخ اور عالم دنیا میں کسی قسم کا ارتباط نہیں،رسولؐ اللہ کو پکاریں کسی آیت محکم یا روایات مستند میں نہیں آیا کہ اللہ سبحانہ نے نبیؐ کے لئے خصوصی ملائکہ کا اہتمام کیا ہو جو یہاں کی آواز وصدائیں وہاں پہنچاتے ہوں۔لیکن مذہب کے نام سے دین کو اُپر نیچے کرنے والے،الوہیت کو نیچے اُتارنے والے،الوہیت کو موت دینے والے،انسان مخلوق کو الوہیت پر چڑھانے والوں نے بشریت کو گمراہ کرنے کے لئے ''لبیک''

کے شعار بنائے ہیں۔ مذاہب جتنے بھی ہیں ان کا دین سے کوئی رشتہ نہیں، انھیں ایمان باللہ ایمان بآخرت سے کسی قسم کا رشتہ نہیں، وہ اللہ کے برگزیدہ بندوں کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کی ایک مثال ہے کہ خلافت عباسی میں ایک شخص نے دعویٰ نبوت کیا اس کو گرفتار کر کے لایا گیا تو پوچھا کیا تم دعویٰ نبوت کرتے ہو؟ اس نے کہا ہاں میں نے دعویٰ نبوت کیا ہے، پوچھا تمھارے نبی ہونے کی نشانی کیا ہے اس نے کہا کل بتاؤں گا دوسرے دن کچھ لوگوں کو ساتھ لایا انہیں اپنے دائیں بائیں کھڑا کیا، اس نے دائیں طرف مڑ کے گائے کی آواز نکالی اس طرف والوں نے گائے کی آواز نکالی دوسری طرف منہ مڑ کر کے بکری کی آواز نکالی تو انھوں نے بھی بکری کی آواز نکالی تو اس نے کہا میں ان کا نبی ہوں۔ مفاد پرست، جاہل و نادانوں کو اغوا و گمراہ کرنے والے لبیک یا مھدی، لبیک یا حسین، لبیک یا قدس، لبیک یا رسول اللہ کا شعار غیر عقلی غیر شرعی بلند کر کے گمراہ کرتے آئے ہیں۔ ان میں سے ایک گیارہویں والوں کو استعمار برطانیہ وجود میں لایا۔ عقل و شریعت کو کھوپڑی کی بجائے کان کے اوپر کے حصے پر لب دہن رکھنے والے یہ سمجھتے ہیں کہ حقیقت محمدی وجود میں آئی، یہ کہنے والے، قرآن کی جگہ نعت چلانے والے دوست عقیدت مند، دوست دار حقیقی محمدؐ ہیں۔ حقیقت محمدی کہہ کر محمدؐ کو نہیں اٹھایا ہے بلکہ اللہ کو الوہیت سے اتار کر بریلویوں کے مزاروں پر لایا ہے۔ اللہ کو الوہیت سے محمدؐ کی شکل میں لانے والے تنہا بریلوی بدنام نہیں ہیں، اللہ کو علی کی شکل میں اتارنے والے علی الٰہی والے بھی ہیں جسے آج کل اثنا عشری کہتے ہیں۔ تاریخ مذاہب میں یہ بحث چل رہی ہے کہ بریلوی اثنا عشری سے ٹوٹے ہیں یا اثنا عشری بریلوی سے۔ توحید و نبوت پر ایمان نہ ہونے، اللہ کو حقیقت محمدی کے نام سے زمین پر اتارنے والوں نے برصغیر کے فرزندان کو گمراہ کیا، لیکن گزشتہ زمان کے ساتھ وہ تتر بتر ہو گئے۔ انھیں میں سے ایک تحریک لبیک یا رسول اللہ ہے یہ تحریک حکمران جماعت مسلم لیگ

کے توہین رسالت کرنے والے کوقتل کرنے ان کے ایک فرد جس کا نام ممتاز قادری تھا کو پھانسی دینے کے قصاص میں اٹھی۔ان کے امیر جس کا نام خادم حسین رضوی ہے اس نے اپنی عوامی طاقت کا مظاہرہ ربیع الاول ۱۴۳۹ھ کو اسلام آباد کیا اور توہین رسالت کے حامی حکمرانوں کو گھٹنے پر بٹھایا، اپنے مطالبات منوائے۔ چونکہ یہ تحریک مادی رجحانات وترجیحات پر قائم تھی لہٰذا جلد ہی منقسم ہوکر رہ گئی اب معلوم نہیں یہ آگے کتنے حصوں میں تقسیم ہوئی ہے۔

۵۴۔تعلیمیہ:۔ (معجم الفاظ العقیدہ ص۹۴)

فرقہ اسماعیلیہ کے ناموں میں سے ایک نام تعلیمیہ ہے وہ اپنے آپ کو تعلیمیہ سے منسوب کرنے کی دو وجوہات بیان کرتے ہیں۔ایک وجہ یہ کہ وہ ہر کس وناکس سے تعلیم حاصل نہیں کرتے ہیں، دیگر فرقوں کی کتابیں پڑھنے سے منع کرتے ہیں سوائے مخصوص افراد کے جن کے بارے میں انہیں اپنے مذہب سے منحرف ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا یا جو دوسروں سے مناظرہ و مجادلہ کرنے اور ان کی رد میں کتابیں لکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ظاہری طور پر یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ ہم تعلیم صرف امام سے لیتے ہیں اور امام تک رسائی عام انسان کے لئے ناممکن اور محال ہی ہوتی ہے۔

چونکہ ان کے امام مستور کے دور میں امام سے ملاقات ممکن نہیں چنانچہ عبید اللہ مہدی یا حسین بن سعید اہوازی خود داعی اور خود امام تھے چنانچہ ان کا قرامطہ سے اختلاف اسی بات پر ہوا تھا کہ انہوں نے انہیں امام سے ملنے نہیں دیا، ان کا امام عبید اللہ مہدی قرامطہ کے خوف سے سلمیہ چھوڑ کے مغرب چلا گیا۔اللہ کی وہ کتاب جو بشریت کی ہدایت کے لئے نازل ہوئی ہے، یہ اس کو پڑھنے سے منع کرتے ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ یہ ہر شخص کی سمجھ میں آنے والی کتاب نہیں ہے اور اس میں تم سے خطاب بھی نہیں۔ انکی تعلیم سے تعلیم قرآن وسنت محمدؐ یا تاریخ اسلام مراد

نہیں ہے کیونکہ یہ تعلیمات ان کے مذہب کیلیے دیمک کی مانند ہیں بلکہ ضد اسلام، ضد قرآن، ضد مسلمین، قول کافرین، تعاون مستعمرین والی تعلیم ہے لہٰذا ان کے مدارس وحوزات میں قرآن و سنت اور تاریخ اسلام پر پابندی ہے۔

۲۔ان کا کہنا ہے دین میں بہت سی چیزیں شامل ہوگئی ہیں لہٰذا انھیں جھاڑو کرنے کی ضرورت ہے۔ان کے تشخص کے مطابق دین کو جھاڑو کرنے کے علم کا نام فلسفہ ہے فلسفہ ہی سے دین کا جھاڑو ہوگا۔ چنانچہ جب سے معتزلہ اور ان کے بعد اخوان صفا نصیر الدین طوسی نے فلکیات، طبعیات، فلسفیات ونفسیات سکھانے کی درسگاہ قائم کی ہے، تب سے انھوں نے اپنے لئے الگ تعلیمی منصوبے بنائے ہیں، چنانچہ ایران کی ایک ممتاز علمی شخصیت نے اپنی کتاب فرہنگ اسلامی میں معتزلہ کی تمجید وتوقیر کی ہے۔مدرسہ امام خمینی میں باقاعدہ اس پر تحقیق ہوتی ہے، ایک فاضل فدا حسین حیدری نے میرے نظریات کی رد میں ایک پایان نامہ لکھا ہے اور کہا ہے شرف الدین کی کمزوری یہ ہے کہ اس نے علم کلام نہیں پڑھا ہے۔جس کے لئے آج کل نیچے سے اوپر تک اسکالر شپ کا سلسلہ چلایا گیا ہے اور مسلمان لڑکوں کو اس جال تعلیمی میں پھنسایا ہے۔آج اگر اس ملک میں اعلیٰ اسناد کے حامل پیدا ہونگے تو وہ مغرب میں ہی جائیں گے۔ مغرب میں اباحیہ نسواں کی وجہ سے قحط رجال پڑا ہے اور اگر اعلیٰ اسناد والے یہاں رہیں گے تو دین کا راستہ روکیں گے کیونکہ مروجہ تعلیم حاصل کرنے والوں کو دین سے چڑیا اکتاہٹ ہے۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله قالح

۵۵۔تصوف:۔

فرق اسلامی میں سے ایک فرقہ تصوف ہے لیکن محققین فرق میں اختلاف ہے کہ یہ فرقہ شیعوں سے نکلا ہے یا تصوف سے شیعہ نکلے ہیں، اسی طرح یہ بھی اختلاف ہے کہ یہ وہی ہے جسے باطنیہ بھی کہتے ہیں یا باطنیہ نے اس کو اختراع کیا ہے یا تصوف تمام فرقوں میں پایا جاتا ہے۔ کوئی فرقہ ان کے افکار ونظریات سے خالی نہیں ہے گرچہ وہ ان کی مذمت وسرزنش ہی کیوں نہ کرتا ہو، یہ ایک دوسرے کی سرزنش وملامت کرتے ہیں اور یہ صوفی حضرات مختصر اور معمولی باتوں پر بھی ایک دوسرے سے الگ ہوجاتے ہیں۔

تصوف دیگر فرق اسلامی سے بھی زیادہ خطرناک فرقہ ہے یہ وقت اور حالات کے تناظر میں کروٹ بدلتے رہتے ہیں تصوف کے افکار ونظریات وعقائد سکھوں اور الحادیوں سے زیادہ قریب ہیں اسی لیے ملحدین ان کے حامی وداعی ہیں۔لہٰذا ناظرین وسامعین کو اشتباہ ہوتا ہے کہ یہ فلاں فرقے سے زیادہ شباہت رکھتے ہیں درحقیقت تصوف کو سمجھنے کے لئے حالیہ اصطلاحات سیاسی کو بھی نظر میں رکھنا ہوگا جہاں رعایا کو حکومت کی حمایت ومخالفت کے حوالے سے تین گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں محافظ اقتدار اور حزب مخالف اور تیسرا حزب ہے اس کو منحازہ کہتے ہیں وہ دونوں سے اختلاف اور دونوں سے ارتباط میں رہتا ہے اس کو ابن الوقت بھی کہتے ہیں۔

تصوف کی خصوصیات وامتیازات دیگر فرق ومذاہب سے مختلف ہیں، دیگر فرق و مذاہب برائے نام قرآن وسنت کا نام لیتے ہیں جبکہ تصوف والے خود مشاہدہ وروئیت کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے خود درک کیا ہے میں نے خود دیکھا ہے مجھے خود الہام ہوا ہے۔

تصوف علم نہیں جو کسی درسگاہ سے حاصل کریں یا کسی مدرسے میں طویل عرصہ گزاریں یا

نصابی کتابیں پڑھیں بلکہ وہ مدرسہ کو مانع تصوف گردانتے ہیں، چنانچہ ان کے عمائدین واکابرین نے مدارس کی مذمت کی ہے۔اس لئے نہیں کہ مدارس میں قرآن وسنت کے درس نہیں ہوتے بلکہ یہاں عمر ضائع کرنے والا علم سکھاتے ہیں۔

فکر تصوف زیادہ تر ہندوؤں اور مسیحیوں سے ماخوذ ہے یہاں تصوف بنام ریاضت سکھاتے ہیں۔

آئین تصوف یہ ہے:

۱۔وحدانیت :۔ان کی وحدانیت یا تو انکار اللہ پر منتہی ہوتی ہے کہ کائنات میں صرف میں ہوں، اللہ نہیں ہے یا انکار مخلوقات سے تحقق ہوتی ہے کہ یہاں صرف اللہ ہے اور کچھ نہیں ،دونوں صورت میں یہ اللہ کا انکار ہوتا ہے۔

۲۔ان کا بنیادی اصول عشق ومحبت ہے۔اولیاء سے محبت کرو اور اپنے امورات اولیاء پر چھوڑو کہتے ہیں کہ ہر زمانے میں ایک ولی ہوتا ہے اور یہ کائنات ان سے قائم ہے۔

۵۔شریعت اور طریقت میں دوئیت ہے۔اہل تصوف شریعت کے قائل نہیں وہ پابند طریقت ہوتے ہیں۔

اساس ومبانیٔ تصوف:۔

تصوف کا رشتہ اسلام اور قرآن سے جوڑنا ایک دھوکہ وفریب اور اغفال ہے۔یہ ان کے گندے عقائد پر چادر چڑھانے کی مانند ہے۔عقائد اسلام وہی ہیں جو آیات محکمات قرآن میں آئے ہیں۔نبی کریمؐ کی آغاز دعوت سے لے کر ایک سو سال تک امت اسلامی انہی عقائد پر چلی ہے اس کے بعد کفر وشرک والحاد ونفاق کی کمین گاہوں سے لشکر ابرہہ بقصد ویران گری، دیار اسلام میں آئے اور اپنے ساتھ بت پرستی والحاد پرستی کے تمام طور وطریقہ اور نمونے چھپا کر

لائے تھے انھوں نے اس کا اعلانیہ مظاہرہ کرنا شروع کیا۔ تاریخ تصوف اور حالیہ صوفیوں کی بودوباش اور گفت وشنید سے یہ بات بالکل واضح وروشن ہے بلکہ ان کی بودوباش، رہن سہن اورفکری انداز وتفکر ادیان فاسدہ سے ملتا ہے۔ جوکہ ہندوازم بودی ازم جین ازم اور براہم ازم پر مشتمل ہے:

۱۔ انھوں نے آیات قرآنی وسیرت پیغمبرؐ سے لاتعلقی برتتے ہوئے تصفیہ روح کے بے معنی مفاہیم کواجاگر کرنا شروع کیا جسے آج کل حوزات علمیہ جلوہ روحانیت کہتے ہیں۔

۲۔ جب سے وثن پرستان یونان وروم وہند مملکت اسلامی میں آئے اور مسلمانوں میں نفوذ کیا تو انھوں نے فلسفہ، مشرکانہ افکار اور وحدت وجود وغیرہ کو اسلامی فلسفہ کے نام سے رواج دیا۔

۳۔ ان کے مبانی افکار میں زردشتی ومانوی کی آمیزش ہے۔

ان بے بنیاد عقائد نے آلائش وبالائش کی آمیزش مصطلحات مسلمانوں میں پیش کر کے خرافات وتحریفات پر مبنی عقائد کو مسلمانوں میں پیش کیا ہے جسے فریب خوردہ مسلمانوں نے کھلے سینے سے استقبال کیا جہاں انہوں نے خود کو واجبات کا پابند دکھا کر خرافات وتحریفات پر مبنی عقائد کو مسلمانوں میں بھی رواج دیا اور یوں اپنے عقائد کو مسلمانوں میں فروغ دیا ہے۔

زعماء صوفی:۔

موسوعہ میسرہ ج ا ص ۲۵ پر آیا ہے کہ تصوف کا آغاز بصرہ وکوفہ سے ہوا ہے کیونکہ وہ مرکز پناہ دہندگان فارس وروم وہندوستان تھا۔ یہاں علوم وافکار ونظریات کے مراکز ہوتے تھے، سب سے پہلے جسے صوفی کے نام سے یاد کیا گیا وہ ابو ہاشم کوفی متوفی ۱۶۲ھ معاصر سفیان ثوری ہے۔

۲۔عبدالکریم متوفی ۲۱۰ھ،بعض نے کہا کہ وہ سرور فرقہ زندقہ سے تھا وہ کہتا تھا دنیا سب حرام ہے۔

۳۔ابن ندیم کہتے ہیں سب سے پہلے جابر بن حیان کو صوفی کہا گیا ہے۔

۴۔سرور ان طلائع صوفیہ زہد وسوسہ دنیا سے دور سلوک وعبادت میں منفرد جنید متوفی ۲۹۸ھ ہے اسے سید طائر کہتے ہیں جنید اپنے علم کو علم رسول اللہ سے تشبیہ بلکہ ترجیح دیتا تھا۔

ابو یزید بسطامی متوفی ۲۶۳ھ، ذوالنون بصری متوفی ۲۴۵ھ، منصور حلاج متوفی ۳۰۹ھ، ابوسعید الخزاری ۲۷۷۔ ۲۸۶ھ، حکیم ترمذی ۳۲۱ھ، ابو یزید بسطامی کے اقوال کفریات پر مشتمل تھے۔

قادریہ،نقشبندیہ، چشتیہ،اور سہروردیہ، ان کی شاخیں ہیں۔ ۸۵۷ء میں عراق میں ایک فرقہ محاسبی کہلایا۔اس کے بعد سلیمیہ،حلاجیہ اور ملامتیہ جیسے فرقے پیدا ہوئے۔تیرہویں صدی عیسوی کے بعد اور بہت سے فرقے پیدا ہوئے۔ان سلسلوں میں تزکیۂ نفس کیلئے مرید کو پیر کے حکم کے مطابق کٹھن ریاضت کرنی پڑتی ہے۔صوفیاء کا کہنا ہے کہ شریعت،طریقت،حقیقت اور معرفت،تزکیہ نفس کے مختلف مدارج ہیں۔

۱۔رابعہ بصری:۔ان کی اصل عربی ہے،جو اپنے دور کی بڑی شخصیت تھی۔بچپن میں اس کا باپ فوت ہوگیا اور یہ کسی کی کنیز بن گئی۔بصرہ میں ایک دفعہ قحط سالی آئی تو کسی نے کنیز فروخت کرنا چاہی تو کنیز کے مالک نے اس کی تعریف کی اور کہا یہ بہت نمازیں پڑھتی ہے اور رات کو جاگتی ہے۔رابعہ بصری نے ۲۳۵ھ میں وفات پائی، یہ حسن بصری سے بھی ملی ہیں،ان سے بھی باتیں سنی ہیں۔تصوف میں نصرانیت کے ہونے کی وجہ یہ بتاتے ہیں کہ بہت سے صوفی نصرانی راہبوں سے ملے ہیں کہتے ہیں دو راہب شام سے بصرہ آئے تھے، یہ دونوں حسن بصری سے

ملے تھے بعض کا کہنا ہے کہ صوفی وہ ہے جو نصرانی ہوگیا ہو، ان میں عنصر افلاطونی شامل ہیں تصوف میں فکر وفناء مذہب بوذی سے آئی ہے جسے بایزید بسطامی نے پھیلایا ہے۔

۲۔ حکیم ترمذی ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین الترمذی متوفی ۳۲۰ھ سب سے پہلا صوفی ہے جس نے ختم ولایت کا اعلان کیا ہے۔ اس نے ایک کتاب ختم الولایہ کے نام سے تالیف کی، اس کتاب کی وجہ سے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور اسے شہر سے نکالا گیا، اس نے کہا جس طرح انبیاء کا خاتم ہے، اولیاء کا بھی خاتم ہے۔

۳۔ ابو مغیث الحسین بن منصور حلاج المقتول ۲۴۴ھ، کسی زردشتی کے ہاں پیدا ہوا، عراق میں پرورش پائی، یہ قائل بہ حلول واتحاد اللہ بمعہ مخلوق تھا اس پر کفر کا فتویٰ لاگو کیا گیا اور تختہ دار پر چڑھایا گیا، وہ قرامطہ سے تعلق رکھتا تھا، اس کے ماننے والے اس کی الوہیت کے قائل ہیں شبلی کہتے تھے منصور حلاج نے اظہار کیا، میں نے تقیہ کیا۔

۴۔ محی الدین ابن عربی ملقب شیخ اکبر متوفی ۶۳۸ھ رئیس مدرسہ وحدت الوجود ہے، اپنے آپ کو صالح اولیاء میں سے گردانتا تھا، یہ اندلس میں پیدا ہوا، وہاں سے مصر پھر بغداد آیا اور آخر میں شام میں مستقر ہوگیا۔ اس نے نظریہ انسان کامل اختراع کیا ہے اس کا کہنا ہے ممکن ہے انسان میں اللہ بطور کامل تجلی کرے، اس نے ۴۰۰ کتابیں لکھی ہیں معروف کتابوں میں روح القدس، فتوحات مکیہ اور فصوص الحکم ہیں۔

۵۔ ابوالحسن شاذلی ۶۵۶ھ، یہ ابن عربی کے ساتھی تھے لیکن شاذلی کشف میں غزالی کے تابع تھے، ابن عربی، منصور حلاج کے تابع تھے۔ جلال الدین رومی ساتویں صدی میں ترکیہ میں نمودار ہوئے۔ شیخ مشائخ سجادہ نشین، رفاعیہ منسوب احمد رفاعی متوفی ۵۸۰ھ، بدونہ منسوب یا احمد البدوی ۶۳۴ھ، اکبر منسوب شیخ محی الدین مرلویہ منسوب الدین رومی متوفی ۶۷۲ھ۔

دین صوفیاء :۔

دین صوفی ایک قسم کی کھچڑی ہے جس کے اجزاء تمام ادیان ومذاہب وملل زمینی وآسمانی پر مشتمل ہیں جن میں اسلام کا بھی کچھ حصہ ظاہری موجود ہے اس ظاہری حصے کی وجہ سے وہ مسلمانوں میں نفوذ کر چکے ہیں کتاب نہج البلاغہ میں شریف رضی نے ایک کلام حضرت علی سے نقل کیا ہے جس میں آیا ہے باطل ہر ایک سے تھوڑا تھوڑا لیتا ہے پھر ان سب کو ملا کر پیش کرتا ہے۔

جیسے وحدت الوجود اور وحدت ادیان جس میں کافر وفاسق وفاجر اور مومن ومسلم سب یکجا ہوتے ہیں۔اسی طرح صوفی کہتے ہیں ان میں ہر ایک اپنے طریقے سے ایمان باللہ رکھتا ہے نبی کریم محمدؐ اپنے طریقے سے، ابی جہل اپنے طریقے سے، موسیٰ اپنے طریقے سے، فرعون اپنے طریقے سے، ابولہب اپنے طریقے سے، ابلیس اپنے طریقے سے اور جبرائیل اپنے طریقے سے ایمان رکھتے ہیں۔

۲۔تصوف کی بنیاد حلول اللہ ہے یعنی اللہ ان میں حلول ہوا ہے یا وہ خود اللہ میں فنا ہو گیا ہے۔اس کا انتہائی واعلی مرحلہ یہ ہے کہ کائنات میں اللہ کے علاوہ کوئی اور چیز نہیں، ہر فاسق وفاجر اور شر وخیر سب مظہر اللہ ہیں۔

۳۔اہل تصوف کو جب تک حکومت ، اقتدار نہیں ملتا وہ چلہ کاٹتے اور دنیا سے الگ رہتے ہیں وہ حکمرانوں کو اپنے کاندھے پر سوار کرتے ہیں جیسا کہ ترکی میں عثمانی حکومت اور ہندوستان میں مغل حکومت ان کے کاندھوں پر سوار تھی،تصوف ان فرقوں میں سے ہے جن سے ملحدین وکافرین سودا بازی کرتے ہیں۔

مسلمانوں میں انتشار کا آغاز امیر معاویہ کی خلافت سے شروع ہوا تو ان کے خلاف

شیعہ اور خوارج متحد ہوئے،ان کے مقابل میں باقی امت حکومت کی حامی بنی، ان کو حزب اقتدار کہتے تھے۔ شیعہ اور خوارج نے بنی امیہ کے خلاف شورش و بغاوت میں حکومت کے حامیوں کو بھی نشانہ بنایا یہاں تک کہ شیعہ اور احزاب باطلہ فارس نے متحد ہوکر بنی امیہ کا خاتمہ کیا پھر عباسی حکومت وجود میں آئی، زیادہ دیر نہیں گزری تھی حکومت مخالف گروہ جو مسلمانوں کی کسی حکومت کو مستقر نہیں ہونے دیتے تھے وہ پھر متحرک ہو گئے حکومت مخالف تحریکیں شروع ہوئیں چنانچہ فرقہ رواندیہ بغداد میں داخل ہوئے ،مدینہ میں علویوں نے بغاوت کی، جہاں موقعہ ملا بغاوتیں کیں اور حکومتیں قائم کیں، بنی امیہ سے اختلاف رکھنے والے عوام بنی عباس کے حامی ہو گئے، بنی عباس سے اختلاف کرنے والے شورشیوں میں شامل ہو گئے۔

ان دونوں کے درمیان میں سے ایک تیسرا گروہ نکلا جنہوں نے ان دونوں سے دور رہنے کو مصلحت گردانا' اس گروہ کو اہل تصوف کہتے تھے، وہ جب اقتدار پر آئے تو وہ نیا نام لیکر میدان میں اترے،ان کا نام اہل تصوف ہے انہوں نے حکومتوں کے اسراف اور عیاشیوں کو بہانہ بنا کر آیات قرآن اور سنت وسیرت محمدؐ کے خلاف ایک نیا محاذ کھولا ،لیکن تاریخ میں صوفیوں سے زیادہ مسرف کوئی نہیں نکلا ہے۔ان کے عقائد وشریعت اور ان کا اخلاق وسلوک دین اسلام کے اصول ومبانی سے مختلف پایا گیا ہے۔

کتاب ظہر الاسلام ج ۴ص ۱۷ اپر احمد امین نے لکھا ہے کہ تصوف ایک گرائش ہے جو تمام مذاہب وادیان میں پایا جاتا ہے تنہا مذاہب مسلمین میں نہیں بلکہ یہ تمام فرق ومذاہب منحرفہ و منحطہ ،زمینی وآسمانی، ہندو، یہودی، نصرانی سب میں پایا جاتا ہے۔لہٰذا یہ نہیں کہہ سکتے کہ یہ ایک نیا ازم ہے جو انہوں نے بنایا ہے۔

فرق مسلمین میں صوفیاء کے سب سے زیادہ فرقے نکلے ہیں انہوں نے کثرت فرق

سے شرمندہ ہوکر اپنے فرق کو طبقات کا نام دیا ہے اس گروہ کے حامی یہ کہتے ہیں کہ وہ خلفاء و امراء کے اسراف وتبذیر وعیاشی سے نفرت کرنے والا گروہ ہے جبکہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے بلکہ یہ دین وشریعت اور ملت کے نفع ونقصان میں حصہ نہ لینے والے اور اس کی پرواہ نہ کرنے والے لوگ ہیں۔ان کے اصناف وطبقات ہیں جو ایک دوسرے کے ضد ونقیض ہیں اگر یہ کسی طبقے کی مذمت کریں گے تو دوسرے طبقات چین وسکون پاتے ہیں،جس طرح آج شیعہ ایسا کرتے ہیں کہ جب ان کی کسی ضد اسلامی حرکت کی نشاندہی کریں تو فوراً کہتے ہیں کہ یہ لوگ ہم میں سے نہیں ہیں۔

مصادر کے حوالے سے صوفیوں کے تین فرقے ہیں۔

۱۔حدیثی فرقے:ان کے مصادر عقائد واحکام سب احادیث ہیں۔

۲۔اہل فکر ونظر:معتزلہ،اشعری،حنفی وماتریدی عقل وفلسفہ کا نام لیتے ہیں۔

۳۔اہل وجد وکشف:ان کے مصادر میں پہلے حدیث اور آخر میں الہام ہے۔

صوفیوں کے دو رکن ہیں۔

۱۔ پہلے مرحلے میں زُہد ہے۔دین اسلام میں زہد کی مدح ہے لہٰذا بہت سی شخصیات زاہد کے نام سے مشہور ہوئی ہیں ان سے مذمت دنیا اور خوف الٰہی کی حکایات زیادہ آئی ہیں لیکن ان کو صوفی نہیں کہا گیا ہے۔

۲۔ دوسرا رکن حب اللہ ہے۔فتوحات اسلامی کے بعد ان ملکوں سے ہجرت کرکے آنے والے اپنی ثقافت بھی ساتھ لائے جیسے افلاطونی نصرانیت،بوذیت،فلسفہ زردتشت،یہاں سب چیزیں مخلوط ہیں۔فلسفہ،مشرق میں فتح سکندر کے ذریعے آیا ہے یہاں ثقافت ہندی اور فارسی و یونانی سب پائی جاتی ہیں،ان سب کی کھچڑی تصوف ہے لہٰذا اس کی تعریف میں کلمہ واحدہ پر

اتفاق ممکن نہیں، بلکہ ہرایک گروہ کی تعریف دوسرے سے مختلف ہے بعض نے کہا صوفی عبادت اورتوجہ بہ اللہ اور دنیا کی آرائش وزیبائش سے منصرف گروہ کو کہتے ہیں جس چیز کی طرف عامۃ الناس رغبت رکھتے ہیں اس سے منہ موڑنا تصوف ہے،ابن خلدون نے تصوف کو۴ چیزوں میں خلاصہ کیاذوق، وجد،محاسبہ نفس اور جہاد کے لیے جدوجہد کرنے والا۔

صوفیوں کا دعویٰ ہے کہ یہاں اسلام صوفیوں نے پھیلایا ہے یہ ملک ان صوفیوں کے مزارات سے محفوظ ہے کہتے ہیں کہ کراچی حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے چشم وچراغ عبداللہ شاہ غازی کے مزار سے محفوظ ہے حالانکہ وہاں کی بجلی عضبی ہے۔ وہاں سے چلتے ہوئے سندھ کے ریگزاروں کی طرف جائیں تو سیہون کے مقام پر سید عثمان مروندی کاظمی المعروف لعل شہباز قلندر کا ''مینارۂ نور'' ہے،یہاں بھی بجلی عضبی چلتی ہے،جن کے عقیدت مندوں کا سلسلہ جنوبی ہند تک پھیلا ہوا ہے۔اس سے آگے حیدرآباد سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر بھٹ شاہ کے مقام پر شاہ سائیں کا بحرہدایت موجزن ہے۔ٹھٹہ انڈس ہائی وے کے ساتھ شاہ عبدالطیف بھٹائی آرام فرماہیں۔

آخری اعداد وشمار کے حساب سے صرف سندھ میں ۷۹ ہزار مزارات ہیں دیگر صوبوں پنجاب، بلوچستان، خیبر پختون خواہ، کشمیر، گلگت اور بلتستان کے مزارات کو بھی شامل کریں تو لاکھوں مزارات ہونگے۔ یہاں سے یہاں والے کہہ سکتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت والوں کی ایسی تیسی ان کے پاس تو صرف چند بت خانے تھے جنہیں وہ قہر وغضب محمدؐ سے بچا نہیں سکے جبکہ حکومت پاکستان نے یہاں شہروں کو تاریک رکھ کر مزاروں کو روشن وآباد رکھا ہے۔یہ اس بات کی دلیل بنتی ہے کہ مزاروں سے حاصل درآمد میں حکومت کا حصہ ہے۔

جہاں تک یہ بات ہے کہ صوفیوں سے یہ ملک محفوظ ہے تو یہاں سے یہ سمجھنا ذرا مشکل

اور دشوار نظر آتا ہے کہ یہی صوفیاء واولیاء ہیں کہ جنہوں نے خود کو اپنے ملک میں غیر محفوظ دیکھ کر اس ملک میں پناہ لی ہے ان کے مزارات اور زائرین کو خطرے میں دیکھ کر حفاظت کیلئے اس غریب ملک کی ایک خطیر رقم ان کے تحفظ کیلئے خرچ ہوتی ہے۔ان صوفیوں نے اس خطیر رقم کے عوض میں اس ملک کو مشرکین کی صنعت بت سازی دی ہے جس میں وہ خود کفیل ہو گیا ہے مصر، شام اور ایران وعراق ایک زمانے میں کثرت مزارات پر فخر کرتے تھے لیکن اب یہ افتخار اس ملک کو حاصل ہے لیکن شاید یہ دنیا کو پتہ نہیں کہ ان مزارات سے کتنی زیادہ آمدنی ہوتی ہے ورنہ وہ بھی اس صنعت سے استفادہ کرتے۔سوال یہ ہے کہ اس صنعت سے استفادہ کون کرر ہا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دین وشریعت کو کہنہ اور پرانا وبوسیدہ کہنے والے اور پیپلز پارٹی کی طرح مسلمانوں کی جگہ ہندوؤں، اور مسیحیوں کی حکومت چاہنے والے۔(موسوعہ العربیہ المیسر ہ ج ۲ ص ۱۱۳۳)

صوفی ظاہری اور بادی النظر میں زاہد اور عبادت گزاروں کو کہا جاتا ہے، یہ تصور دوسری صدی میں چند اشخاص کے لئے مخصوص ہوا جن میں جابر بن حیان اور ابو ہاشم بغدادی وغیرہ شامل ہیں۔علمائے محققین کا کہنا ہے یہ تصور اسلام میں باہر سے داخل کیا گیا ہے۔ یہ فکر درحقیقت مسیحیت، زردشتیت، یہود، فارس اور ہندوستان کے بوذیوں اور یونان سے ماخوذ ہے، بعد میں بعض نے ان کی برگشت کو قرآن وسنت کی طرف پلٹانے یا ان کو بے قصور اور مخلص گردانے کی مذموم کوشش کی ہے۔اس کے لئے انہوں نے چند ایسی شخصیات کو بطور مثال پیش کیا ہے کہ لوگ جن کے کردار کو آسانی سے مسترد نہ کرسکیں، بعض نے ان کی وجہ تسمیہ کی بحث میں مبتلا کر کے ان کے منویات سوء سے توجہات ہٹا کر رکھی ہیں۔(قاموس ادیان ص ۱۳۹)

صوفی اپنی جگہ خود پسند، مغرور، تفرقہ پسند اور ایک دوسرے کو مرتد وبے دین اور منحرف

گردانے والے ہیں۔ (کتاب شناخت مذاہب اسلامی ج دوم ص ۲۲۳)

صوفیوں کے طبقات کی تفصیل:۔

صوفی تفرقہ وانتشار میں خوارج اور اپنے اندر مراتب وطبقہ بندی میں براہمہ سے شباہت رکھتے ہیں۔ وہ بہت جلد ہی ایک دوسرے کی تکفیر کے قائل ہوتے ہیں۔ آج جو لوگ تکفیری گروہ کے نام سے ایک مسلک کو متعارف کروارہے ہیں شاید وہ بھول رہے ہیں کہ دوسروں کی تکفیر میں بریلوی کسی سے پیچھے نہیں ہیں، غرض تکفیر کی سنت انہوں نے صوفیوں سے نقل کی ہے۔ ان کے نزدیک دوسروں کی تکفیر کے لیے کسی اصول اسلام سے انکار کی ضرورت نہیں بلکہ فعل مباح سے انکار کافی ہے۔ یہاں کے ایک عالم دین سے نقل ہے انہوں نے فرمایا ایک دفعہ ایک صوفی اصفہان میں مقیم صوفی سے ملاقات کے لئے مسجد میں انتظار کرتے رہے جونہی وہ مسجد میں داخل ہوئے تو دوسرے صوفی کسی اور دروازے سے یہ کہہ کر نکل گئے کہ اس صوفی کو مسجد میں پہلے دایاں پاؤں رکھنا ہے یا بایاں، پتہ نہیں اور خود کو عارف گردانتے ہیں۔ ابو یزید بسطامی موسوعۃ میسرہ ج ا ص ۲۵۵ طیفور بن عیسیٰ بن آدم بن روشان ایک خاندان مجوسی میں پیدا ہوئے۔ صوفیوں نے ان کی طرف اقوال شنیع نسبت دیئے ہیں ان سے منسوب اقوال وکلمات یہ ہیں:

ا۔ یا من انت انا۔

۲۔ ''سبحانی ما اعظم شأنی '' یہ کلمات کفر والحاد پر مبنی ہیں یہ کلمات کسی موحد سے کسی حال میں بھی جائز نہیں ہیں ایسے کلمات کہنے والوں میں سہروردی بھی شامل ہے۔

ابو یزید البسطامی: [شرح کلمات الصوفیہ تالیف محمود غراب ص ۵۲۸]

قول احد العارفین لتلمیذہ((لو رأیت أبا یزید مرة کان خیراً لک من أن تری

الله ألف مرة)). ص ١٦٢
قول أبي يزيد:((ما مت حتى استظهرت القرآن))ص ١٦٣
قول أبي يزيد:((حدثني قلبي عن ربي))ص ١٦٣
قول أبي يزيد:((أخذتم علمكم ميتاً عن ميت وأخذنا علمنا عن الحي الذي لا يموت))ص ١٦٤
قول الحق لأبي يزيد :((ردوا الي .حبيبي فلا صبر له عني))ص١٦٧
قول الحد لأبي يزيد:((اترك نفسك وتعال))س ١٧١
قوله:((لو أن العرش وما حواء،في زواية قلب العارف،ماأحس به))ص١٧٧
قوله الحق:((أريد أن لا أريد لأني أنا المراد وأنت المريد))ص١٧٧
قوله:((العارف فوق ما يقول والعالم تحت ما يقول))ص ١٧٩
قوله:((أريدك لا أريدك للثواب وللكني أريدك للعقاب))ص ١٩٢
قوله للحق:((أنا نيتي أنانيتك))ص١٩٥
قوله:((سبحاني))ص١٩٧
قوله:((أنا من أهوى ومن أهوى أنا))ص١٩٩
قوله للحق:((لو علم الناس منك ماأعلم ما عبدوك))وقول الحق له:((يا أبا يزيدلو علم الناس منك ما أعلم لوجموك))ص ٢٠٢
الاسمالأعظم عند أبي يزيد.ص ٢٠٢
قوله:((السالك مردود والطريق مسدود))ص ٢٠٢
الشيخ الأكبر محي الدين ابن العربي

قوله:((اذا تجلى حبيبي بأي عين أراه))

((بعينه لا يعيني فما يراه سواء))ص ۴۱۰

قول الشيخ الأكبر:((كلما بعدت النسبة عظمت المنزلة))ص ۴۱۱

قوله:((قيامن قربه بعد ويامن بعده قرب))

وقوله((اذاأغناک فقد أنعدک في غاية القرب))ص ۴۱۳

محبت:۔

بدیل شریعت میں انسانی تعلقات وروابط اور رشتہ داری ودوستی میں کمی بیشی محبت ہی کی بنیاد پر ہوتی ہے، حتیٰ جرائم وفحشاء بھی محبت ہی کے ذریعے انجام دیئے جاتے ہیں۔شریعت اسلام یعنی قرآن کریم اور سنت مطہرہ اس محبت کے دائرے کا تعین کرتے ہیں چنانچہ قرآن کریم کی ان آیات میں یہود ونصاریٰ اور اللہ کے دین سے لڑنے والوں سے محبت کرنے سے منع کیا ہے نیز آباواولاد کے درمیان اگر دونوں میں سے ایک فاسق فاجر ہوجائیں ملحد وبے دین ہوجائے تو اس سے بھی محبت کرنے سے منع کیا ہے، والدین کے ساتھ نیک سلوک صرف کھانے پینے کی حد تک رکھنے کا حکم دیا ہے، ابتداء اسلام میں مکے میں نبی کریمؐ پر ایمان لانے والے والدین کے باغی تھے (مجادلہ:۲۲)۔لیکن جلال الدین رومی نے شریعت کو منسوخ کرکے اس کے بدیل میں محبت کو جاگزین کیا ہے۔ چنانچہ ان کے گرویدہ افراد دین وشریعت کی حدود سے آزاد ہوکر قوالوں، گلوکاروں، رقاصوں، موسیقاروں، اداکاروں اور سیکولروں کو پسند کرتے ہیں۔ یہ سب سیکولرازم اور الحادی نظاموں کے داعی ہوتے ہیں اور مولانا رومی کی تقلید کرتے ہیں آیئے اس کی تحلیل کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ محبت حقیقت اور واقعیت میں کیا ہے۔

محبت ضد ونقیض بغض ہے محبت حاجات مادی وروحی کی طرف جذب وکشش کرنے اور

میل و جھکاؤ کو کہتے ہیں، یہ اس صورت میں ہوتی ہے کہ جس سے محبت کرتے ہیں اس میں کوئی کمال چیز یا کوئی منفعت والی چیز ہوتی ہے، جو جذب وکشش رکھتی ہے جیسے والد کی اپنے فرزند سے محبت، نیک سیرت انسان سے محبت، اسی طرح لوگ اپنے ہم وطنوں سے محبت کرتے ہیں۔ محبت کبھی کسبی، کبھی غریزی، کبھی لفاظی ہوتی ہے محبت کئی انواع واقسام کی ہوتی ہے، ساتویں صدی میں اچانک جلال الدین رومی نے ایک دعوت محبت کا اعلان کیا، اس نے کہا محبت تلخ کو شیریں کرتی ہے مٹی کو سونا بناتی ہے، آلودگی کو صفا بخشتی ہے، درد کو سکون بخشتی ہے، زندان کو باغ بنادیتی ہے، بیماری کو نعمت، مصیبت کو رحمت بناتی ہے، محبت لوہے کو نرم کرتی ہے۔ یہ محبت ایک پر ہے جو پرواز دیتی ہے اگر محبت پہاڑوں میں آجائے تو وہ بلند ہو جاتے ہیں، محبت بادشاہوں کو مثل غلام خدمتگار بناتی ہے، مریض اپنے مرض سے نجات طلب کرتا ہے لیکن مریض محبت مرض میں اضافہ چاہتا ہے۔ علامہ ابوالحسن ندوی نے اپنی کتاب رجال الفکر والدعوۃ میں ان کی لفاظیات کو عربی میں ترجمہ کیا ہے، گویا رومی نے عقائد شریعت، اخلاق وعبادات وآداب سب کو ختم کرکے بدیل دین محبت کا اعلان کیا ہے۔ اس محبت کی محبوبیت کی ایک وجہ یہ ہے کہ اس سے تمام شریعت سے نجات ملتی ہے اور انسان تمام محرمات سے آزاد ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ آج فرقہ بہائی، قادیانی اور اسماعیلی کو جو فروغ مل رہا ہے، وہ اس اباحیہ فحشاء کی وجہ سے ہے۔

اقسام محبت واسباب محبت:۔ [محبت کتاب موسوعۃ مصطلحات مفتاح السعادۃ مصباح سیارہ ص ۸۴]

۱۔ ہر انسان اپنے وجود کے دوام وبقاء کا خواہش مند ہے اور موت سے کراہت رکھتا ہے چاہے موت انفصال روح ہو یا جیسے عام موت ہوتی ہے چاہے انفصال جسم ہو جیسے قتل جسم۔

۲۔ اپنے وجود کے کمال وجمال کے خواہاں اور نقص وعیب سے نفرت کرتے ہیں ہر چیز

جوان کے وجود کے دوام وبقاء وکمال کا سبب ومعاون بنتی ہے، وہ اسے دوست رکھتے ہیں اور جو اس راستے میں خلل ڈالتی ہے، وہ اس سے نفرت کرتے ہیں چونکہ مال دوام وجود کا سبب و معاون ہوتا ہے اس لیے وہ اس سے محبت کرتے ہیں اولا دکو اپنے وجود کا بدل سمجھتے ہیں اس لیے اسے دوست رکھتے ہیں۔

۳۔احباب جو اس پر احسان کرتے ہیں، وہ ان سے محبت کرتا ہے کیونکہ یہ انسان کی فطرت ہے لہٰذا جو اس پر احسان کرتا ہے وہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو اسے نقصان پہنچاتے ہیں وہ انہیں دشمن رکھتا ہے۔

۴۔وقت گزارنے کے لیے کسی سے محبت کرتے ہیں چونکہ حامل حسن وجمال ہے۔

۵۔حسن وجمال مخصوص ظاہری نہیں بلکہ باطنی بھی ہے۔

۶۔صوفیاء محبت کو اعلیٰ وارفع مقامات انسان میں سے لیتے ہیں جو انسان قرب الٰہی کی منازل طے کرتا ہے، اس سفر میں توبہ، جبر، زہد وغیرہ تک پہنچنے کے لئے شوق، انس، رفاء وغیرہ ہے۔

۷۔ محبت کا کوئی تصور نہیں جو کچھ ہے وہ اطاعت میں مواظبت ہے اللہ نے فرمایا اگر اللہ سے محبت کرتے ہو ہمارے نبی کی اطاعت کرو، اطاعت بغیر محبت، بغیر سند دعویٰ ہے۔

محبت انسانوں میں ہوتی ہے باقی موجودات میں جھکاؤ، گرائش اور جاذبیت پائی جاتی ہے وہ طبیعی ہے محبت نہیں، محبت افعال اختیاری میں سے ہے یہ ایک انتخابی عمل ہے، اعمال انتخابی صرف انسان انجام دیتے ہیں، انسان ایک سے دوستی کرتا ہے، دوسرے سے نفرت و بیزاری کرتا ہے، حتیٰ ایک انسان سے آج محبت کرتا ہے پھر اسی سے ہی سے نفرت کرتا ہے لہٰذا یہ عمل اکتسابی واختیاری ہے، لہٰذا اس پر امر ونہی واقع ہوتا ہے اجر وثواب یا سزا وعقاب ہوتا ہے

لہٰذا ماننا پڑے گا کہ یہ صرف انسانوں میں ہوتی ہے۔لیکن انسان جب کسی چیز سے محبت کرتا ہے تو برگشت اس کی ذات پر ہوتی ہے جیسے مال و دولت،عزت اور اولاد،رشتہ داروں اور احسان کنندہ سے محبت کرنا ہے اسی طرح وہ کمال و جمال سے محبت کرتا ہے کمالات باطنی ومعنوی سے محبت کرتا ہے۔

اگر قریبی رشتہ داروں اور دنیاوی چیزوں سے محبت اللہ اور رسول ؐ کی محبت سے زیادہ ہو اور یہ اللہ کی راہ میں جہاد میں مانع ہو تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ عذاب لے آئے (توبہ:۲۴) محبت میں تفرقہ (یوسف:۸) محبت میں موازنہ،زندان بہتر از ارتکاب گناہ (یوسف:۳۳) مرغوب چیزوں یا شہوات کی محبت لوگوں کے لیے مزین کر دی گئی۔یہ دنیا کی زندگی کا سامان ہے اور لوٹنے کا اچھا ٹھکانہ تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے (آل عمران:۱۴) مال دنیا سے محبت (بقرہ:۱۶) اللہ سے محبت (بقرہ:۱۶۵) محبت جمال، (یوسف:۳۰) محبت مال وکفر (توبہ:۴۲) دنیا سے محبت (نحل:۱۰۷) ضلالت سے محبت (فصلت:۱۷)۔

کرامات:۔

رگ ظہور صوفی اس کے بغیر سانس نہیں لے سکتی ہے،کرامات سلب ہونے کے بعد اس کا وجود مردہ ہوگا۔ان کرامات کے نام ودعویٰ سے جاہل وفاسق وفاجر وملحد،دنیا پرست اور اقتدار کی لالچ وطمع رکھنے والے سب اولیاء بنے ہیں۔ہمیں دیکھنا ہے کہ ان کرامات کی سند کیا ہے کیا یہ ہاروت وماروت کے قدیم سحر وجدید شعبدہ بازی سے آمیزش والی چیز ہے،یا حاکم باامر اللہ فاطمی کا نظام جاسوسی خانہ ہے یا کوئی جدید اختراع ہے یا بے سند احادیث قدسیہ ہیں یا واقعاً نعوذ باللہ ختم نبوت وختم وحی کے اعلان کرنے کے بعد بداء ہو کر وسائل نبوت وحی ومعجزہ ان کو ملے ہیں؟ یا اولیاء نے قادر مطلق اللہ کے رازوں کی تھیلی کو چرایا ہے؟غور وفکر کرنے والے کو یقیناً یہ احساس

ہوتا ہے کہ اس میں کہیں نہ کہیں دال میں کالا ضرور ہے۔ کرامات مادہ کرم سے ہے جس کے معنی و خلاصہ وہ نعمت ہے جس کے ذریعے انسان نے دیگر مخلوقات پر برتری حاصل کی، آپ خود قرآن کریم میں دیکھیں کہ یہ عنایت کس کو اور کتنوں کو بخشی گئی ہے۔

عالم اسلام میں مشاہیر صوفی:۔

۱۔رابعہ بصری ۸۵۱م ۲۔معروف کرخی ۸۲۱م ۳۔بایزید بسطابی ۸۷۴م

۴۔ابراہیم بن ادھم ۸۷۵م ۵۔جنید ۹۱۵م ۶۔حسین بن منصور حلاج ۹۲۲م

۷۔ابوبکر شبلی ۱۰۷۲م ۸۔عبدالقادر جیلانی ۱۱۶۶م ۹۔قشیری ۱۵۷۲م

۱۰۔شہابش الدین سہروردی ۱۰۷۲ ۱۱۔فریدالدین عطار ۱۲۲۹ ۱۲۔ابن عربی ۱۲۴۰

۱۳۔رومی ۱۲۷۳ ۱۴۔شبستری ۱۳۲۰ ۱۵۔خواجہ بہاءالدین ۱۳۸۸م

۱۶۔عبدالکریم جیلی ۱۴۰۶ ۱۷۔جامی ۱۴۹۲ ۱۸۔عبدالحسین علی بخش ۱۰۷۲

۱۹۔معین الدین حسنین ۱۲۳۴ ۲۰۔بختیار کاکی ۱۲۳۶ ۲۱۔فریدالدین شکر ۱۲۶۵

۲۲۔نظام الدین اولیاء ۱۳۲۴ ۲۳۔احمد سرہندی ۱۶۲۴ ۲۴۔لعل شہباز قلندر

۲۵۔ بھٹ شاہ ۲۶۔علی ہجویری ۲۷۔علامہ اقبال

۱۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ۲۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ۳۔بین التصوف و التشیع تالیف هاشم معروف الحسینی ٤۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٥۔ظهر الاسلام تالیف احمد امین ٦۔ شناخت مذاهب اسلامی ۷۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۸۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل ۹۔موسوعة

الادیان (لمیسرة) دار النفائس ۱۰ ـ اسلام بلا مذاهب تالیف دکتور مصطفی الشکعة ۱۱ ـ تاریخ الفرق و عقائد ها تصنیف الدکتور محمود سلام عبیدات ۱۲ ـ الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب، تالیف مانع بن حماد الجهنی ۱۳ ـ الفرق بین الفرق تالیف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادی ۱٤ ـ موسوعة الفرق و المذاهب تالیف الشیخ ممدوح الحربی ۱۵ ـ شرح کلمات صوفیة تالیف محمود محمود غراب ۱٦ ـ الصوفیة الوجه الآخر تالیف الدکتور محمد جمیل غازی ۱۷ ـ کتاب للمع فی التصوف ابو النصر سراج ۱۸ ـ کتاب المحجوب العشریه قشیری ۱۹ ـ احیاء علوم الدین غزالی ۲۰ ـ عوارف المعارف شهاب الدین سهروردی ۲۱ ـ منطق التطیر فرید الدین عطار ۱۲۲۹ ۲۲ ـ فتوحات مکه ۲۳ ـ فصوص الحکم ابن عربی ۲٤ ـ انسان کامل ۲۵ ـ اللمعات و انوامع

۵٦ـ تقریب بین المذاہب:ـ

یہ جمال الدین افغانی اوران کے ساتھی محمد عبدہ کی کاوشیں نا کام ہونے نیز جمال الدین اورمحمد عبدہ کے درمیان اختلاف ہونے اوراس عمل سے مایوس ہونے کے عرصہ گزرنے کے بعد ۱۹۴۷ء میں مصر میں محمد تقی قمی نامی عالم دین کی سعی وکوشش سے جامعہ ازہر کے استادمراغی اور دیگر اساتذہ وعلما شیعہ لبنان وعراق اس تنظیم جدید کیلئے سرگرم ہوئے۔محمد تقی قمی نے ایران سے آکر مصر میں ایک عرصہ گذارنے کے بعد رئیس جامعہ الازہر کو قائع کیا کہ تقریب بین المذاہب کا دروازہ کھولیں۔اس میں نمایاں کامیابی یہ رہی کہ اس کی آڑ میں بعض کتب اسماعیلیہ چھاپنے میں وہ کامیاب ہوگئے نیز کچھ عرصہ تک ایک مجلّہ بنام ''رسالۃ اسلام'' بھی جاری کیا۔اس سلسلے

میں مصادر:

۱۔رسالہ اسلام صادرہ الازہر۔

۲۔رسالۃ تقریب صادرہ از تہران۔

۳۔منشورات وکتب خانہ فرہنگ اسلامی

۴۔چشم دید سیمینار ھائی وحدت۔

۱۹۷۹ء میں انقلاب اسلامی ایران کے بعد اس کو دوبارہ مرحوم آیت اللہ منتظری اور پھر عملی جامہ پہنانے والا آیت اللہ خامنہ ای کو گردانتے ہیں۔لیکن کلمہ تقریب اتحاد مخالف گروہوں کے قہر وغضب سے بچانے کے لئے بطور سپر استعمال کیا گیا ہے۔ویسے یہ ضرب المثل ''حاطب اللیل''یعنی اندھیرے میں لکڑی تلاش کرنے کی مانند ہے،احتمال قوی ہے کہ یہ بھی صیادین باطنیہ کی ایک چال ہو،جس طرح غریب ملکوں میں ہر غیر مانوس حرکت انگریز کی طرف برگشت کرتے ہیں،امور دینی کے نام سے سرگرمیاں باطنیہ کی طرف نسبت دیتے ہیں۔اس احتمال والوں کے پاس اس کے قرائن وشواہد کثیرہ بھی موجود ہیں۔مزید اس سلسلے میں توضیح ہم اپنی کتاب احلام تقریب بین المذہب میں پیش کریں گے وہاں رجوع کریں۔

۱ ـ محنة التقريب بين السنة و الشيعة تاليف معتز الخطيب ۲ ـ دعـــوة التقريب بين المذاهب الاسلامية ۳ـ الاســلام بيــن الـمـذاهـب و الاديـان تاليف الدكتور اسعد السحمرانى ٤ ـ قـصة التـقـريـب بيـن المذاهب تاليف محمد تقى الحكيم ٥ ـ الوحدة الاسلامية من منظر الثقلين تاليف سيد محمد باقر الحكيم ٦ ـ رسـالة التـقـريب ناشر المجمع العالمى للتقريب بين المذاهب اسلامية تهران ايران۔

۵۷۔تقلیدی فرقے:۔

گر چہ معاشرہ میں اہل دین کو دوگروہوں اخباری وحدیثی میں تقسیم کرتے ہیں لیکن یہ تقسیم بندی اپنی جگہ مصنوعی واغفالی ہے۔امت اسلامی میں کلی طور پراور ملک عزیز پاکستان میں خصوصی طور پر بغیر کسی قسم کے استثناء کے اس وقت غیر تقلیدی کوئی بھی فرد یا جماعت نہیں،حتیٰ مجتہدین عظام بھی اپنی جگہ تقلید در تقلید ہی کرتے ہیں وہ بھی دین ودنیا دونوں میں بدترین تقلیدی ہیں۔خود اخباری وحدیثی بھی تقلیدی ہیں کیونکہ انہوں نے کسی بھی حدیث کے بارے میں تحقیق نہیں کی ہے بلکہ حدیث پر تحقیق کرنے پر پابندی ہے۔تقلید کوامت اسلامیہ پر ٹھونسنے والوں نے انتہائی حذاقت وظرافت ومہارت سے کام لیا ہے۔اس گروہ کے ماہرین نے اپنی جگہ ایک جعلی فارمولہ ریاضی نما جعل کر کے دیا ہے تا کہ مخاطب اس کے سامنے خاضع وساکت ہو جائیں۔وہ کہتے ہیں انسان مکلّف دو حال سے خالی نہیں ہے وہ یا تو مجتہد ہے اور احکام شرعیہ کو خود ادلہ تفصیلیہ سے اخذ کرتا ہے یا وہ مقلد ہے یعنی وہ خود درجۂ اجتہاد پر نہیں پہنچا ہے،ان کے نزدیک جس کے پاس اجازۂ اجتہاد نہیں ہے وہ مقلد ہے گر چہ وہ کتنا پڑھا لکھا،ذہین وفطین اور بہت سے علوم کا ماہر ہی کیوں نہ ہو،وہ مقلد ہی ہوگا۔

کلمہ تقلید بقول علامہ مہدی شمس الدین دین اسلام میں مولدہ واجنبی ہے اور یہ مزاج شریعت اسلام آیات محکمات صارخہ قرآن اور سیرت قاطعہ حضرت محمدؐ سے متصادم ہے،حامیان تقلید قرآن وسنت کے برخلاف سنت جاہلیت ومشرکین سے مواقفت پر ہیں۔اسکی واضح وروشن مثال ان کا تقلید پر اصرار ہے۔گزشتہ اقوام دعوت انبیاء کو روکنے کیلئے تقلید کو بطور سد محکم استعمال کرتی تھیں۔جب کوئی نبی مبعوث ہوتے تو وہ ان کی دعوت کو مسترد کرنے کیلئے تقلید کو بطور سپر اٹھاتے تھے۔جب حضرت محمدؐ مبعوث ہوئے تو پیغمبرؐ کی دعوت کے مقابلے میں بھی مشرکین

نے اسی تقلید کو اٹھایا تھا۔ یہاں سے واضح ہوتا ہے تقلید آثار جاہلیت قدیم وجدید، کفر والحاد وشرک اور مفاد پرستوں کا وسیلہ ہے، جو طویل تاریخ انبیاء میں دعوت انبیاء کو روکنے کیلئے ننگا پربت جیسا پہاڑ یا سد سکندر رہے۔ آج پڑھے لکھے روشن خیال کمال افتخار واعزاز سے بغیر کسی شرم وحیاء کے شاہراہوں پر جنازے لیکر خواتین کو آگے کر کے دھرنے میں بیٹھتے ہیں اور بے معنی و لا حاصل مطالبات منظور ہونے تک یہاں رہنے کی بات کرتے ہیں۔ لیکن اس کالے ترین، سیاہ ترین قانون یعنی تقلید کو ہٹانے کیلئے چند گھنٹے بھی دھرنا نہیں دیتے۔ جو شخص دین کو وسیلہ بنا کر دنیا بناتے ہیں وہ خسیس لوگ ہیں تقلید صریح آیات محکمات کے بھی خلاف ہے۔

جہاں قرآن نے لوگوں کو دعوت فکر ونظر اور تعقل وتدبر دی ہے، تقلید ان آیات کے بھی خلاف ہے۔ حضرت محمدؐ نے عرب میں پڑھنا لکھنا نہ جاننے والوں سے خطاب میں فرمایا، اگر تم اپنے مدعی میں سچے ہو تو اس پر دلیل لاؤ حالانکہ جاہل عوام کو دعوت دے رہے تھے۔ لیکن آج اس سلسلے میں کمال بے شرمی کا مظاہر کیا جاتا ہے چنانچہ دانشور وروشن خیال یہ کہتے ہوئے شرم وحیاء محسوس نہیں کرتے کہ ایک آدمی کیا کیا جان سکتا ہے، کیا عوام اپنے کاروبار وتجارت اور زراعت و صنعت سے متعلق کچھ نہیں جانتے؟ تقلید عقل عقلاء عالم اور شرائع آسمانی کے خلاف باطنیہ کی اختلاق ہے عقل اور قرآن دونوں میں نہ جاننے والوں کو جاننے والوں سے سوال کرنے کا حکم ہے لیکن یہ کہیں بھی اور کسی بھی آیت میں نہیں آیا کہ جو بات بے وزن و بے دلیل ہونے کیوجہ سے سمجھ میں نہ آئے تب بھی اسے مان لو، ایسا نہیں ہے۔ قرآن وسنت میں یہ نہیں کہا گیا کہ تم کسی بات کو دلیل کے بغیر قبول کرو۔

عقل وشرع میں سوال ہے نہ کہ تقلید در تقلید۔ تقلید عقل وشرع کی قاموس سے اجنبی اور بے پدر ومادر عقیدہ ہے یہ انسان کے ضمیر ووجدان کے خلاف ہے۔ خاص کر جس کی تعریف یوں

کی گئی ہے کہ کسی کے قول کو بغیر کسی چون وچرا اور بغیر مطالبۂ دلیل ماننا۔

دوسرا یہ کہ غیر کے قول کو بغیر سند ماننے کی منطق کہاں سے آئی ہے؟ بدقسمتی سے تقلید فروعات سے بھی تجاوز کر کے عقائد تک جا پہنچی ہے۔ اہل سنت والجماعت عقائد میں ابن تیمیہ اور ماتریدی کی تقلید کرتے ہیں اہل تشیع کو عقائد کی ضرورت ہی نہیں ہے بلکہ عقائد ان کے مذہب کیلئے دیمک ہیں لہٰذا وہ مدارس دینی میں عقائد کو نصاب میں رکھنے سے گریز کرتے ہیں کیونکہ اس دروازے کو کھولنے کے بعد سوالات کی برسات کا سامنا کرنا ہوگا اور اس برسات کے سیلاب سے سارا مذہب ملیا میٹ ہو جائے گا۔ اگر ان سے سوال کیا جائے کہ دین میں اس قدر عدم دلچسپی اور بے توجہی و بے پروائی کیوں اپناتے ہیں تو کہتے ہیں عام آدمی کیا کر سکتا ہے۔ یہاں دانش وری و دانش مندی میں فرعونیت دکھانے والے دینی مسائل میں کمال بے شرمی کے ساتھ اندھے اور بہرے بن جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ دین سمجھنا آسان نہیں ہے، دین سمجھنا مشکل ہے۔ یہ وہی بات ہے جو مشرکین نے حضرت شعیب سے کہی تھی کہ آپ جو کہتے ہیں ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ دین اسلام کے نفاذ کی راہ میں اگر کوئی رکاوٹ ہے تو وہ تقلید ہے۔ افسوس ہے کہ اس ۱۵ ویں صدی ہجری میں علوم وفنون کی اعلیٰ وارفع ترقی کے دور میں بھی ان اعلیٰ ڈگریوں کے حامل پڑھے لکھے لوگوں نے دین اسلام کے داعیوں کی راہ میں تقلید کو اٹھایا ہے ان کے نزدیک تقلید کو توڑنا جنازوں سے گزرنے کے برابر ہوگا۔ یہ وہی منطق ہے جو جاہلوں نے پوری تاریخ انبیاء کے مقابلے میں اٹھائی ہے زخرف ۲۲، لقمان ۲۱، سباء ۴۶، اعراف ۳، ابراہیم ۱۰۔

فقہاء اربعہ اپنے دور کے انبیاء نہیں تھے کہ جن پر وحی ہوتی ہو۔

۱۔ یہ چاروں بھی اپنی جگہ متفقہ علیہ مسلمین نہیں بلکہ متنازع فیہ تھے جیسے حجاز والے ابوحنیفہ کو نہیں مانتے تھے اور عراق والے امام مالک کو نہیں مانتے تھے۔

۲۔شریعت کوان چاروں پرتوقف کرنے کی کیا منطق ودلیل بنتی ہے۔

تقلید کی تین انواع ہیں،تینوں کاثمر دنیامیں پستی وذلت،عقل وہوش سے عاری زندگی، دنیامیں رسوائی اورآخرت میں جہنم نشینی ہے۔ ہرایک دوسرے سے بدتر ہے۔

ا۔تقلید آباء واجداد گزشتہ جاہلین وغافلین کا راستہ ہے کہ جنہوں نے دعوت انبیاء کو روکنے میں سد کا کردار ادا کیا تھا۔

۲۔تقلیدِ بزرگان اجتماعی وسیاسی جو ہرایک میدان میں پیشرفت وتقدیم سے روکتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہرجگہ چوہدریوں،نوابوں اور خانوں کاراج ہوجیسے اندرون سندھ، پنجاب اور بلوچستان و بلتستان وغیرہ میں دیکھا گیا ہے آخرت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہی ہوگا۔ان کی منزل سابق دور میں عوام یہود کو جاتی ہے۔تقلید تاریخ اسلام میں دوسری صدی کے بعد شروع ہو ئی ہے۔

۳۔تقلید از غرب:۔ یہ تقلید انیسویں صدی عیسوی سے شروع ہوئی اس کی ابتدا مغرب جا کرواپس آنے والوں نے شروع کی ہے۔تفصیل اجتہاد،تجدید،تقلید میں دیکھیں۔

۵۸۔تکفیری:۔

کسی کو کافر گردانے کا حق صرف اللہ اور رسول ؐ اللہ کو پہنچتا ہے۔ جہاں جہاں قرآن و سنت نے کسی کو کافر کہا ہے وہ کافر ہے،جس کا کافر ہونا قرآن اور سنت رسولؐ سے ثابت نہیں وہ کافر نہیں ہے۔جس کسی نے حکم ثابت از قرآن وسنت کو زبانی یا عملاً انکار یا ترک کیا،وہ کافر ہوگا، جب کوئی قرآن وسنت سے انکار نہ کرے تو وہ کافر نہیں ہوگا۔

ا۔اگر کسی کو کافر ہونے پر مجبور کیا جائے جبکہ اس کا دل ایمان سے لبریز ہو تو وہ کافر نہیں ہوگا کیونکہ اس کے کافر ہونے کی راہ میں آیت نفی اکراہ ہے۔

۲۔اگر کسی شخص کے قصد وارادہ کی راہ مسدود ہواور وہ خوف سے کفر کی بات کرے تو وہ کافرنہیں ہوگا۔

لہٰذا ضروری ہے اس مسئلہ کو قرآن کی طرف لے جائیں کہ قرآن نے کس کو کافر کہا ہے اور کس کو مومن کہا ہے۔ کتاب مفردات قرآن میں کلمہ کفر کے معنی کسی چیز کو چھپانے کو کہا ہے۔ اسی مناسبت سے رات کو کافر کہتے ہیں کیونکہ وہ اشیاء کو چھپاتی ہے کاشتکار کو بھی کافر کہا ہے کیونکہ وہ دانے کو زمین میں چھپاتے ہیں۔

اصطلاح دینی میں حق چھپانے والے کو کافر کہتے ہیں کفر عام محاورے میں ضد ایمان ہے یہاں سے کسی نعمت کے انکار یا نا دیدہ لینے کو کفران نعمت کہتے ہیں جب ایک انسان حاصل شدہ نعمتوں کے منعم کو نظر انداز کرے تو یہ کفران نعمت ہوگا۔ تکفیر اللہ کی وحدانیت اور پیغمبرؐ کی نبوت وشریعت اور روز آخرت سے انکار کیلئے استعمال کیا گیا ہے، جب تک کوئی انسان ضد ایمان کام نہیں کرے گا وہ کافر نہیں ہوگا کیونکہ وہ کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہے، جب اس کے منافی فعل انجام دے گویا اس نے حق کو پلٹایا اور حق سے انکار کیا اور دین میں کسی ثابت شدہ چیز کا انکار کیا تو اسے کافر کہا جاتا ہے جیسے آجکل خود کو دانشور وروشن خیال دکھانے والے لوگ کلمہ کفریات زیادہ استعمال کرتے ہیں اسی طرح جو نماز کے واجب ہونے اور شراب وزنا کے حرام ہونے کو نہ مانے اور اس کا انکار کرے جبکہ اس کی عقل بھی سالم ہو اور یہ چیزیں بھی اس کے پاس ثابت وواضح ہوں تو یہ شخص کافر ہوگا۔

یہاں سے علماء نے کفر کی دو قسمیں بتائی ہیں ایک کفر اکبر دوسرا کفر اصغر ہے۔ کفر اکبر وہ کفر ہے جو اللہ یا دین میں ثابت شدہ حقائق جیسے شکل وصورت نماز ماہ رمضان کے روزے کعبۃ اللہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنے کا انکار کرے تو وہ انسان دین سے خارج اور کافر ہو جائے

گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوتا ہے سورہ بینہ آیت ۱۶۔کفر اکبر کی چھ قسمیں بیان کی گئی ہیں اگر ان میں سے ایک کا انکار کرے اور توبہ کئے بغیر مر جائے تو بخشا نہیں جائے گا۔

۱۔کفر انکار یعنی انسان اپنے دل وزبان دونوں سے اللہ کا انکار کرے جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت ۶ میں آیا ہے یعنی اللہ کے وجود یا توحید کا انکار کرے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔

۲۔کفر جحود یعنی اللہ کو دل سے مانتا ہے لیکن زبان سے انکار کرتا ہے اسے کفر جحود کہتے ہیں جس طرح یہودیوں نے حضرت محمدؐ کے نبی ثابت ہونے کے باوجود آپ کی نبوت کا انکار کیا ہے۔یہود اچھے طریقے سے جانتے تھے کہ حضرت محمدؐ اللہ کے نبی ہیں لیکن ایمان نہیں لائے سورہ بقرہ آیت ۹۸۔۱۵۹۔ یہ کفر جحود اپنی جگہ دو قسم کا ہے ایک بعثت انبیاء اور نبوت وشریعت کو نہیں مانتے ہیں دوسرا یہ کہ جو چیز مسلمات شریعت میں سے ہے اس کا انکار کرتے ہیں یا ثابت شدہ محرمات کا انکار کرتے ہیں۔

۳۔کفر عملی یعنی اللہ کا دل سے اور زبان سے اقرار کرتے ہیں لیکن اس پر عمل کرنے سے انکار کرتے ہیں اسے کفر عملی کہتے ہیں جیسے ابلیس وفرعون سورہ مومنون آیت ۴۷ مثلاً عصر حاضر میں نفاذ شریعت کی جگہ قوانین مغرب کا نفاذ چاہنے والے، یہ کفر وعناد وجحود برتتے ہیں یعنی یہ اللہ کو مانتے ہوئے اس کی شریعت کو مسترد کرتے ہیں جیسے سورہ یوسف آیت ۴۰، مائدہ ۴۴،۴۵،۴۷، اعراف ۳، جاثیہ ۱۸، جس کسی نے اللہ اور رسولؐ کے حکم کو رد کیا وہ دین سے خارج ہے سورہ نساء آیت ۶۵۔

۴۔کفر شک: اگر کسی کو اللہ کے ہونے یا نہ ہونے یا نبی کے بارے میں شک ہو جائے تو اسے کفر شک کہتے ہیں۔

۵۔کفر اعراض: یعنی پیغمبرؐ کی تصدیق کرے نہ تکذیب۔

۶۔کفر نفاق :زبان سے اقرار اور دل میں کفر کو چھپانے کو کفر نفاق کہتے ہیں کتاب عقیدۃ الاسلامیہ تالیف عبد الرحمٰن حسن میدانی ص ۱۶۷ پر لکھتے ہیں کفر نقیض ایمان ہے ایمان ان تمام چیزوں کی تصدیق کرنا ہے جو قرآن کریم میں آئی ہیں بقرہ ۳، یہاں فخر رازی نے اپنی تفسیر کبیر میں کہا ہے کفر پیغمبر کی لائی ہوئی چیز کا انکار کرنے کو کہتے ہیں۔ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک پیغمبرؐ کے لائے ہوئے پورے دین وشریعت کی تصدیق وعمل نہ کریں کیونکہ عقائد اور فروع ایک دوسرے سے منسلک و منسجم ہیں یہ قابل تفکیک وجدائی اور اخلال پذیر نہیں ہیں۔ ایک جزء کا خلل پورے ڈھانچے میں خلل کا باعث بنتا ہے اسی طرح شریعت میں سے ایک چیز کا انکار بھی موجب کفر بنتا ہے لہٰذا جس کسی نے دین میں ثابت شدہ چیز کا انکار کیا، اس کو کافر کہیں گے مثلاً اگر کوئی شخص کسی بشر کو اللہ کہے گا جیسا کہ نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کے بارے میں کہا ہے (مائدہ۔۷۳) تو وہ کافر کہلائے گا۔

یہود بعض پر ایمان لانے اور بعض پر ایمان نہ لانے پر اکڑ گئے تو اللہ نے ان کے ایمان کو مسترد کیا سورہ بقرہ آیت ۸۵، اگر کوئی شخص اسلام کے فروعات میں سے ایک مسلمہ فروع کا انکار کرے جیسے نماز سے انکار کرے تو کافر ہوگا۔اگر کوئی اسلام کے محرمات میں سے کسی حرام کا ارتکاب کرے جیسے زنا یا قتل تو کافر ہوگا۔ایمان وکفر دونوں متناقض چیزیں ہیں ایک سے انکار دوسرے کا اثبات ہوگا ایمان سے انکار کفر ہوتا ہے۔قرآن کریم میں جن چیزوں پر ایمان لانے کا کہا ہے اگر انکار کریں تو کفر ہوگا چنانچہ ایمان بہ وحدانیت اللہ، ایمان بانبوت محمدؐ اور ایمان بالیوم آخر میں سے ایک کا انکار بھی کفر ہوگا۔

ایک عرصے سے مسلمانوں کے نزدیک ایک فرقہ بنام تکفیری متعارف ہوا ہے لہٰذا ضروری ہے اس فرقے کے بارے میں بھی تفصیل وتوضیح ہونی چاہیے اس لئے چند حقائق کو سمجھنا

ضروری اورناگزیر ہے۔

ا۔تکفیر''ک۔ف۔ر''کفر سے باب تفعیل کامصدر ہے(اس کامعنی کسی کوکافرگردانے کو کہتے ہیں جبکہ وہ فریق اپنے کافر ہونے کااعتراف کرنے کیلئے تیارنہیں ہے) ہم یہاں پر یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ پاکستان میں رہنے والے چاہے مسلمان ہوں یا غیر مسلم ان کیلئے یہاں روزمرہ استعمال ہونے والی مصطلحات قدیم وجدید سے آگاہ ہونا ضروری اورناگزیر ہے۔ خاص کران افراد کے لیے جوخودکوعالم دین ودانشور متعارف کراتے ہیں انہی مصطلحات میں سے ایک کلمہ تکفیر ہے کلمہ تکفیر ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان کوکافر کہنے کو کہتے ہیں ہم اس کی وضاحت کریں گے کہ ایک مسلمان دائرہ اسلام میں داخل ہونے کے بعد کب دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔

۲۔اسلام کاایک نام نویسی ہے جب بلادکفر سے اسیر ہونے والا اسلام قبول کرتا ہے تووہ شخص مسلمان ہوجاتا ہےتواس کی جان ومال ریاست کی حفاظت میں ہوتی ہےاس کوقتل نہیں کرسکتے ہیں کسی مسلمانوں کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ یہ کہیں کہ تم دل سے مسلمان نہیں ہوئے ،اس گروہ کی شان میں یہ آیت آئی ہے۔﴿وَ ما كانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِناً إِلاَّ خَطَأً وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِناً خَطَأً فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ دِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلى أَهْلِهِ إِلاَّ أَنْ يَصَّدَّقُوا فَإِنْ كانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَكُمْ وَ هُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَ إِنْ كانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِيثاقٌ فَدِيَةٌ مُسَلَّمَةٌ إِلى أَهْلِهِ وَ تَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيامُ شَهْرَيْنِ مُتَتابِعَيْنِ تَوْبَةً مِنَ اللَّهِ وَ كانَ اللَّهُ عَلِيماً حَكِيماً﴾(نساء۔۹۲)

۳۔کفروایمان کے درجات ومراتب ہیں اسلام کوتسلیم کرنے کے بعدعمل شروع ہوتا ہے ہرایک عمل ایمان کے درجات کوبلند کرتا ہےایک عمل چھوڑنے سے درجات میں کمی ہوجاتی ہے جس کادرجہ کم ہوتواس کواس درجہ کے حوالے سے کافر کہتے ہیں۔

جب بندہ اپنے آپ کواللہ کے سپرد کرتا ہے تو گویا یہ ابراہیم خلیل اللہ کی طرح یہ کہتا ہے کہ جہاں ابراہیم واسماعیل نے ﴿رَبَّنا وَ اجْعَلْنا مُسْلِمَیْن﴾ کہا ہے۔

تسلیم کے آغاز سے انتہاء تک کے درمیان میں جو بھی لوگ ہیں اور جنہوں نے کسی بھی حوالے سے اسلام کے اصول یا فروع کا دل سے یا زبان سے انکار کیا ہو یا عمل میں کوتاہی کی ہو تو وہ بیک وقت کافر بھی ہو تے ہیں اور مسلمان بھی رہتے ہیں قرآن وسنت دونوں میں نماز چھوڑنے والوں کو کافر کہا گیا ہے زکوٰۃ نہ دینے والوں کو کافر کہا گیا ہے استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والوں کو کافر کہا گیا ہے۔

لہٰذا ایک حوالے سے وہ کافر ہوتا ہے اور دوسرے حوالے سے مسلمان ہے لہٰذا ایک فرقہ والے دوسرے فرقہ کو کسی عمل واجب چھوڑنے کی بنیاد پر کافر کہہ سکتے ہیں لیکن یہ بات بذات خود فرقوں کی سنت رہی ہے کہ بریلویوں نے وہابیوں کو کافر قرار دیا اور وہابیوں نے بریلویوں اور شیعوں کو کافر قرار دیا ہے اور شیعوں نے منکرین امامت کو کافر قرار دیا ہے، لیکن احکام کفر لاگو نہیں کئے ہیں چنانچہ وہابی شیعوں کو کافر کہتے ہیں لیکن مکہ اور مدینہ میں آنے سے نہیں روکتے ہیں ۔

تکفیر میں زیادہ اصرار اس وقت آیا جب حجاز میں محمد بن عبدالوہاب کی تعلیمات رائج کی گئیں جہاں انہوں نے بریلوی اور شیعہ دونوں کو کافر قرار دیا۔ بریلویوں کے گرد گھیرا تنگ کیا، وہاں سے پڑھ کر آنے والوں نے بریلویوں کی مساجد پر قبضہ کیا لیکن اس سے پہلے بھی شیعہ سنی کو اور سنی شیعہ کو اور بریلوی نجدی ووہابی کو کافر کہتے آئے ہیں بلکہ مغلوں کی حکومت میں شافعی اور حنفی ایک دوسرے کو کافر کہتے تھے تو یہ لفظ اتنا بڑا ایٹم بم نہیں تھا اس لفظ کی قباحت اتنی نہیں تھی اس میں قباحت شدید اس وقت آئی جب قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دیا گیا، یہ فیصلہ اپنی جگہ قرآنی تھا لیکن قادیانیوں کے موجد انگریز نے ان کو کافر کہنے سے بچانے کیلئے اس پر پابندی لگائی۔عصر حاضر

میں جب قادیانیوں اور آغا خانیوں کو کافر کہا گیا تو انہوں نے اپنے آپ کو کفر سے نکالنے کیلئے یہ تحریک چلائی اور کہا ہے کہ آپ یہود و نصاریٰ کو کافر نہیں کہہ سکتے، ان کی پشت پر انگریز اور بلاد کفر والوں کے ساتھ ساتھ یہاں کی این جی اوز کے کارندوں نے بھی مہم چلائی، یہ تحریک اس سے پہلے گاندھی نے چلائی کہ آپ ہندوؤں کو نجس نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح ملک میں رائج این جی اوز کی رعایت یافتہ خواتین کو کلمہ غیر مسلم سے چڑ ہے انہوں نے اور پاکستان کے غداروں نے پچاس سال گذارنے کے بعد گاندھی کا ساتھ دینے کیلئے یہ بات اٹھائی کہ ان کو غیر مسلم کیوں کہتے ہو بلکہ صرف انسان کہو۔

۴۔ ان کا کہنا ہے کہ دنیا میں مسلمان اور کافر کا تصور ہی ختم ہونا چاہئے، دنیا سے مراد یہود و نصاریٰ اور ہندو ہیں اور مسلمان نام کی کوئی چیز نہیں ہونی چاہئے جب تک مسلمان ہے اس کے مقابل کافر ہی ہوتا ہے ہمیں دنیائے کفر کی خواہش پر اپنی دینی اصطلاحات کو ختم نہیں کرنا چاہیئے۔ کسی کو کسی کلمہ سے چڑ ہونے سے وہ کلمہ ختم نہیں کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ آج کل انھیں کلمہ جہاد سے چڑ ہے اگر القاعدہ وطالبان یا داعش نے جہاد کا استعمال غلط کیا ہے تو اس کا حل یہ نہیں کہ کلمہ جہاد ہی استعمال کرنا چھوڑ دیں، اگر مدارس میں جہادی تربیت کی وجہ سے مدارس بدنام ہیں تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ آئندہ اسلام پر پابندی لگائیں۔ کلمہ تکفیر کو زیادہ اچھالنے کی ہمت اس وقت ہوئی جب ملک کے حکمران یا حکمران بننے والے امیدواروں نے ہندوؤں اور مسیحیوں کے دل جیتنے یا انکی حمایت حاصل کرنے کے لیے اس کلمہ کا استعمال شروع کیا۔

۵۔ دنیا دار تزاحم ہے ایک دوسرے کا مقابلہ ہوتا ہے اگر ایک گروہ تشدد پر اترتا ہے تو دوسرا گروہ مظلوم ومقہور بن جاتا ہے اور کہتا ہے کہ ان پر ظلم ڈھایا گیا بنی امیہ کے دور میں حکومت نے خوارج جو ان کی حکومت کے مزاحم وباغی وطاغی تھے کا قتل عام کیا تو انہوں نے حکومت بنی

امیہ کا ساتھ دینے اور ان کا ساتھ نہ دینے والے عام مسلمانوں کو بھی کافر کہا چنانچہ اس کا ایک پس منظر ہے۔ کتاب موسوعہ میسرہ ص ۳۳۳ پر آیا ہے ۱۹۶۵ء میں سید قطب اور ان کے ہم خیالوں کو جمال عبدالناصر ظالم و جابر نے سزائے موت دی۔ ان کو سزائے موت دینے کے بعد مصر کے زندان میں باقی ماندہ مسلمانوں کو دردناک اذیتیں دی گئیں، ۱۹۶۷ء میں مصری حکام نے جیل میں موجود زندانیوں کو مجبور کیا کہ وہ جمال عبد الناصر کی حمایت کا اعلان کریں۔ جیل میں موجود بہت سے قیدیوں نے اپنی حیات بچانے اور اپنی نوکریوں پر رہنے کی خاطر جمال عبدالناصر کی حکومت کی تائید کی۔ بعض افراد کا کہنا ہے کہ جنہوں نے جمال عبدالناصر کی تائید کی ہے وہ در حقیقت حکومت کے ہی حامی تھے، جبکہ بہت سوں نے اس پیشکش کو مسترد کیا اور جمال عبدالناصر اور ان کی انتظامیہ یا ان کے حامیوں کو علماء اور ان کی تائید کرنے والوں نے کافر کہا بلکہ ان کو کافر نہ کہنے والوں کو بھی کافر کہا گیا ہے۔

چنانچہ بہت سے لوگ تشدد و انتہاء پسندی کے نتیجے میں ان کے حامی بنے ہیں چنانچہ مشرکین کے تشدد کی وجہ سے بہت سے نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ یا اللہ کہا ہے۔ مسلمانوں پر تشدد کرنے والے اور ان کی حمایت نہ کرنے والے اور ان پر تشدد کرنے والے کے بارے میں خاموش رہنے والے سب کو کافر کہتے ہیں تو اس سے مراد یہ نہیں کہ ان کی ناموس، ان کی جان و مال دوسروں کے لئے جائز ہے بلکہ اسلامی تقاضوں پر پورا نہ اترنے والوں کو قرآن و سنت دونوں میں کافر کہا گیا ہے، عمل مسلمین بھی ایسا رہا ہے کہ انہوں نے دین اسلام کی کسی ایک شق کو چھوڑنے والے کو کافر کہا ہے مثلاً فتح مکہ کے موقع پر جن لوگوں کا خون ھدر کیا تھا انھوں نے رسول اکرمؐ کی املاء میں غلطی کی تھی یا پیغمبرؐ کی نقل اتاری تھی خود حضرت ابوبکر نے زکوٰۃ نہ دینے والے کا بھی خون ھدر کیا تھا، دین اسلام میں مظاہرین فسق و فجور سے قطع تعلقات کا حکم

ہے۔

۴۔اس وقت جبکہ حکومت سعودی طاقت وقدرت میں آئی تو انہوں نے تکفیر کا رخ طالبان کی طرف موڑلیا ممکن ہے کچھ عرصے کے بعد طالبان کو چھوڑ کر داعش کی طرف موڑلیں۔

۵۔ایک گروہ پاکستان میں اس مشن پر مامور ہے کہ پاکستان کا تصور مٹایا جائے اور گاندھی کے تصور کو عملی طور پر اجاگر کیا جائے لیکن ان کی یہ امید خاک میں مل جائے گی (ان شاء اللہ)۔

ایمان وکفر دو متضاد متضایف اصطلاحات ہیں، دونوں میں سے کسی ایک پر پابندی لگانا اسلام پر پابندی جیسا ہے۔دین اسلام دین عقل وخود اختیاری دین ہے یہ دین غیر طبقاتی نظام اور رعایا دوستی کی وجہ سے جہاں جہاں پہنچا، اس کے پرچم کو سربلندی نصیب ہوئی اور وہاں کی آبادی کی اکثریت مسلمان نظر آنے لگی۔ایران ہی کو لے لیں جہاں شہنشاہی طبقاتی نظام میں رہنے والوں نے اسلام کے نظام کو دیکھا تو اکثر وبیشتر عوام الناس اس دین میں داخل ہو گئے اکثریت مسلمان ہوگئی البتہ یہ بات واضح وروشن ہے کہ یہاں کی شہنشاہی حکومت سے لطف اندوز ہونے اور مال ومنال ومقام بنانے والے جنہیں آج ہمارے معاشرے میں بیوروکریسی کہتے ہیں انہوں نے ہمیشہ اسلام کے خلاف محاذ کھولے ہیں۔اسی طرح یہود ونصاریٰ کی حکومتی بیوروکریسی نے اسلام کے خلاف مہم چلائی ہے آج بھی ایران میں مجوس آتش پرست موجود ہیں لیکن اکثریت مسلمانوں کی ہے۔مصر جسے عمرو بن عاص نے فتح کیا وہاں ابھی اکثریت مسلمانوں کی ہے وہاں جو مسیحی رہتے ہیں ان کی تعداد بہت کم بتائی جاتی ہے اس کی بنیادی وجہ ملوکیت تھی بعض اوقات باپ قابل ہوتا ہے اور بیٹا نا قابل وعیاش نکلتا ہے، بغیر زحمت ومشقت عیش ونوش کرتا ہے اگر باپ خراب اور نالائق ہے تو ایسی صورت میں بھی بعض اوقات بیٹا صحیح نکلتا

ہے،اس وجہ سے یہاں حکمران کسی بھی اہم معاملے میں یکسونظر نہیں آئے لہٰذا اس وسیع وعریض مملکت کو سنبھالنے والے کم نکلے،قابل ولائق بہت تھوڑے اور بے دین زیادہ نکلے ہیں۔

۵۹۔تناسخ:۔

مادہ نسخ سے باب تفاعل کا صیغہ ہے یہ انسان کے مرنے کے بعد اس کی روح کا کسی اور جسم میں منتقل ہونے کو کہتے ہیں یہ عقیدہ جیسا کہ کتاب موسوعہ الادیان والمذاہب ص ۱۰۲۲ پر آیا ہے یہ عقائد ہندوؤں اور مجوسیوں کے ہیں ان سے سبائیہ ودیگر غلات نے لیے ہیں ہندوؤں کا یہ عقیدہ کہ ان کا رب مادہ اولیٰ عالم ازلی ہے روح مرتی نہیں ہے یہاں سے وہ انکار حساب و کتاب اور جزاء وسزاء مابعد الموت رکھتے ہیں جس طرح مشرکین مکہ منکر قیامت وحساب وکتاب وسزاء وجزاء تھے یہاں پر دین سے فرار وگریز کرنے والوں نے ہر قسم کی ضلالت وگمراہی اور غرق شہوات ہونے کے لئے تناسخ کو گھڑا ہے۔ان کے نزدیک بعث بعد از موت نہیں ہے،قیامت کا جو تصور ہے وہ روح کا جسم سے نکل کر دوسرے قالب میں داخل ہونے کو کہتے ہیں۔اگر اچھے جسم سے نکلے تو اس سے بہتر قالب میں منتقل ہوگی،اگر انسان برا اور جاہل وناسمجھ ہے تو وہ حیوانات کے قالب میں یا حشرات کے قالب میں جائے گی ان کے نزدیک صوم وصلوٰۃ اور کوئی بھی عبادت نہیں ہے ہر قسم کی شہوت رانی اور دوسروں کی املاک سب مباح ہیں۔

زنا ولواط،بہن بیٹیوں اور خالات سے نکاح ان کے نزدیک جائز ہے اسی طرح مردار، شراب اور خون مباح ہے یہاں تک کہ انہوں نے کہا ہے اللہ بھی ایک قالب سے دوسرے قالب میں نقل ہوتا ہے اللہ جو ازلی تھا وہ اذلیت سے نکل کر آدم کے قالب میں داخل ہوا ہے اور آدم کے بعد یکے بعد دیگر قالبوں میں منتقل ہوتے ہوئے آیا ہے،نظریہ تناسخ سے ہی نظریہ شہادت بنا ہے۔نظریہ شہادت اسلام میں ابی الخطاب اسدی نے اختراع کیا،اپنے لشکر سے کہتا تھا تم مروگے

نہیں،تم پلٹ کر واپس ہمارے پاس پہنچو گے ۔اسی نظریہ کے تحت حسن صباح نے فدائیان بنائے تھے۔ایمان بروز آخرت نہ رکھنے والوں نے اپنی بقاء کیلئے اور دوسروں کو مروانے کیلئے اس نظریہ کو اچھالا ہے۔اسلام میں کلمہ شہادت کسی حوالے سے اس مفہوم میں استعمال نہیں ہوا ہے۔انہوں نے اپنے نظریے کو فروغ دینے کیلئے پہلے اس کو امام حسین اور پھر حمزہ کیلئے استعمال کیا ورنہ قرآن میں اس کیلئے کلمہ احیاء استعمال ہوا ہے،احیاء سے مراد اس دنیا میں نہیں بلکہ عالم برزخ میں زندہ ہونا ہے یہ بھی اگر مخصوص ان لوگوں کیلئے ہے تو پھر کیا رسول اللہ زندہ نہیں ہوں گے ؟عمر،عثمان اور علی کیلئے کیوں استعمال نہیں ہوا؟ کبھی یہ لوگ خالق کے مخلوق کے قالب میں آنے کی بات کرتے ہیں اور کبھی مخلوق کے خالق کے قالب میں آنے کی اس فکر کے حاملین کا کہنا ہے کہ یہ ملائکہ فرزند آدم تھے اعلیٰ درجہ پر فائز تھے امتحان میں پاس ہوئے تو وہ ملک ہو گئے ۔کبھی وہ دہریت اپناتے ہیں اس لئے انھوں نے بعض گوشت کھانے سے منع کیا ہے کیونکہ ان کی فکر کے مطابق یہ حیوانات آدم کی نسل سے مسخ ہوئے ہیں۔

آئمہ،اولیاء،صوفیا ،مدعیان الوہیت حاکم باامراللہ کیا بزرگ سے لے کر عبدالقادر جیلانی تک سب کچھ کر سکتے ہیں۔

١ ـ اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ٢ ـ تاريخ الفرق و عقائد ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ٣ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٤ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٥ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٦ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين
٧ ـ الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى

٨۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

٩۔موسوعة الادیان (لمیسرة) دار النفائس ١٠۔ کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

٦٠۔ تیجانیہ:۔

اس فرقے کے بانی ابو عباس احمد بن محمد تیجان ۱۱۵۰ھ میں پیدا ہوئے اور مراکش میں زندگی بسر کی ۱۲۳۰ھ میں وہیں پر وفات پائی ان کی قبر زیارت گاہ ہے۔ تیجان والوں کو اگر حج کو جانا ہو تو پہلے ان کی قبر کی زیارت ضروری ہے وہ اس سے پہلے نہیں جاسکتے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ مزارات بنانے کی سوچ ابرہہ کی سوچ ہے، جو کہ کعبۃ اللہ سے رخ موڑنے کیلئے بنائی گئی تھی۔

یہ ایک فرقہ صوفی غالی ہے۔احمد التیجانی کثیر السفر تھے، ان سفروں میں بہت سے صوفیوں سے ملے، ہر ایک سے متاثر ہوئے، ہر ایک سے کچھ لیا اور بعد میں سب کو چھوڑ کر فرقہ تیجانی ایجاد کیا۔ تیجان ایک گاؤں ہے جو الجزائر میں ہے یہاں سے یہ فرقہ دیگر ملکوں سینیگال، نائیجیریا، الجیریا، مصر وسوڈان وغیرہ میں پھیلا ہے۔ان کے پھیلنے کی وجہ یہ ہے کہ امیر سلیمان امیر مغرب (الجیریا) نے انکی مدد کی انکا عقیدہ وحدت الوجود ہے۔

١۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

٢۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

٣۔الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب،تالیف مانع بن حماد الجهنی

٤۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

"حرف ثاء"

۶۱_ثعلبیہ:۔

خوارج کی ایک شاخ ہے جو ثعلبہ بن عامر کی پیروی کرتے ہیں بعض نے ثعلبیہ بن مشکان کہا ہے۔فرھنگ فرق اسلامی میں ہے کہ یہ عبدالکریم بن عجرد کی سرپرستی میں تھے عبد الکریم بن عجرد نے ثعلبہ کی بیٹی کی منگنی کی تو ثعلبیہ نے کہا کہ پہلے حق مہر تعین کریں یہ بات عجرد پر گراں گزری تو اس نے ثعلبہ کی بیوی سے پوچھا کیا بیٹی بالغ ہوئی ہے اس نے کہا وہ مسلمان عوررت ہے ابھی ہماری سرپرستی اور کفالت میں ہے جس پر عجرد نے منگنی چھوڑ دی اور ثعلبہ کو اپنے سے الگ کرلیا ثعلبہ نے اپنی جماعت بنائی۔

۱۔ فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل ۳۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۶۲_ثمامیہ:۔

قدریہ (معتزلہ) کی ایک شاخ ہے جو (ثمامۃ) ابی معن بن اشرس نمیری ۲۱۳ھ کے پیروی کرتے ہیں۔

۱۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل ۲۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین،۳۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٤۔قاموس المذاهب و الاديان،

”حرف جیم“

۶۳۔جاحظیہ:۔(معجم الفاظ العقیدہ ص ۳۲۰)

یہ عمرو بن بحر جاحظ کے پیروکاروں کو کہتے ہیں جو معتصم اور متوکل عباسی کے دور میں تھے یہ اکابر معتزلہ میں سے تھے عمرو بن جاحظ شاگرد ابراہیم بن بیسار المعروف ”نظام“ تھا وہ اپنے دور کے نوابغ میں سے تھا اور بہت سے عقائد فاسد کا مبتکر تھا۔

۱۔قرآن کا مقابلہ کرسکنے کے عقیدہ کا قائل تھا۔

۲۔عقیدہ تناسخ رکھتا تھا۔

۳۔دورب، رب قدیم یعنی اللہ اور رب جدید مخلوق ہے۔

جاحظ خود مذہب قدریہ پر تھا اور بہت سے کتابوں کے مصنف تھا۔ یہ فرقہ جاحظ اس وقت لبنان سوریہ اور ترکیہ میں ہے۔وہ معتزلہ کے اساطین میں سے تھا ان کا اعتقاد تھا:

۱۔اللہ کی صفات اس کی عین ذات ہیں۔

۲۔خیر وشر دونوں کا فاعل خود بندے کو گردانتا تھا۔

۳۔آتش جہنم اہل جہنم کو اپنی طرف جذب کرتی ہے۔

۴۔اہل جہنم آخر میں طبیعت نار کی شکل اختیار کرتے ہیں۔(معجم الفاظ عقیدہ ص ۱۱۷)

۱۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ۲۔الفرق بین الفرق تالیف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادی ۳۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعداد حسین علی حمد ٤۔ قرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٥۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۶۴۔ جارودیہ:۔

یہ ابو جارود زیاد بن منذر متوفی ۱۵۰ھ کے پیروان کو کہتے ہیں جارود خود کو امام محمد باقر کے اصحاب میں گردانتا تھا۔ اس کا کہنا تھا آل محمد کے صغیر وکبیر میں کوئی فرق نہیں چاہے گہوارے میں ہوں یا عمر رسیدہ ہوں۔ یہ اعلانیہ شیخین کو سبّ کرتا تھا اس کا کہنا تھا کہ اصحاب، علی کی اقتداء نہ کرنے کی وجہ سے کافر ہو گئے ہیں وہ کہتا تھا حسن وحسین کے بعد امامت ان کی اولاد میں شوریٰ کے تحت ہوگی۔

اس کی فکر کے تحت اولاد حسن یا اولاد حسین میں سے جو قیام کرے گا وہی امام ہوگا یہاں سے وہ لوگ محمد بن عبداللہ بن الحسن ابن علی ابن ابی طالب کی امامت کے قائل تھے، اس نے ان کے قتل سے انکار کیا اور ان کے مہدی ہونے کا اعلان کیا ان میں سے بعض نے محمد بن قاسم صاحب الطالقان کے امام مہدی ہونے کا اعلان کیا ہے اسی جارودیہ سے ایک گروہ نے محمد بن عمر کے امام مہدی ہونے کا اعلان کیا۔

۱۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔ کتـــــاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۳۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٤۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۶۵۔ جبریہ:۔

جبریہ اس جماعت کو کہتے ہیں جو بندے سے صادر افعال کو فعل اللہ گردانتے ہیں، کہ بندہ اپنے فعل میں مجبور ہے۔ یہ جو نسبت بندے کو دیتے ہیں وہ مجازی ہے انسان کی تمام سرگرمیاں اللہ کی طرف سے طے شدہ ہوتی ہیں۔ بندے کا اس میں کسی قسم کا کوئی کردار نہیں ہوتا

ہے کیونکہ اس میں اسے ارادہ واختیار نہیں ہوتا بلکہ اللہ ہی اس فعل کو اس میں پیدا کرتا ہے۔جس طرح ستارے نباتات حیوانات کا اپنا کوئی کردار نہیں اسی طرح بندے کا بھی کوئی کردار نہیں ہوتا۔یہ فکر سوسن نصرانی ساکن بصرہ نے پھیلائی۔یہ شخص پہلے اسلام لاکر مسلمانوں میں داخل ہوا پھر اس فکر کو پھیلانے میں سرگرم ہوا بعد میں وہ دوبارہ پلٹ کر نصرانی ہوگیا۔

ان کا کہنا ہے ہر وہ فعل جو انسان سے صادر ہوتا ہے وہ اللہ ہی بندے میں پیدا کرتا ہے چاہے خیر ہو یا شر دونوں اللہ پیدا کرتا ہے بندہ انجام دینے میں مجبور ہے۔(کتاب موسوعہ میسرہ صفحہ ۱۰۳۵) اس عقیدے کو اٹھانے اور پھیلانے والا پہلا شخص جعد ابن درہم ہے یہ شخص محمد ابن مروان آخری خلیفہ بنی امیہ کا معلم تھا جعد ابن درہم نے یہ عقیدہ بیان بن سمعان یہودی سے لیا اور اس نے طالوت ابن اخت لبید ابن عاصم سے لیا ہے۔یہ شخص یہودی تھا جو یمن میں رہتا تھا۔اس کا پرچار کرنے والا جھم بن صفوان ہے جو ایران کے شہر ہرمز میں رہتا تھا۔اس حوالے سے یہ فرقہ جھمیہ کا پرچم دار ہے ان کا کہنا ہے اللہ کا اپنے بندوں کو مجبور کرنے کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اللہ (نعوذباللہ) عاجز وناتواں ہے وہ اپنی ضعف وکمزوری کو بندوں کے فعل سے پورا کرتا ہے۔

اس فکر کا بانی صفوان بن جھم ہے یہ عقیدہ اس نے جعد بن درھم سے لیا ہے جعد نے یہودی سے لیا ہے کتاب دراسات عقیدہ الاسلامیہ ص ۳۵ پر آیا ہے یہ فرقہ یہود وفریسین سے لیا ہے جو جبر کے قائل تھے یہودیوں میں ان کے مقابل صدیقون ہے۔مجبرہ کی یہ فکر ماورائے النہر میں منتشر ہوئی چوتھی صدی میں ابومنصور نے اس کو رد کیا ہے۔

جبریہ کے جبر پر دلائل:۔

(موسوعہ ادیان میسرہ ص ۱۹۵) داعیان جبریہ نے اپنے اس مدعی کے لئے دلائل عقلی و نقلی پیش کئے ہیں۔پہلے مرحلے میں کہا ہے انسان سے جو فعل سرزد ہوتا ہے چاہے اس کے دماغ

سے صادر ہوتا ہے یا آنکھ کان یا ہاتھ پیر سے صادر ہوتا ہے اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ جو انسان سفید ہوتا ہے ہرگز اس کے لئے ممکن نہیں کہ وہ سیاہ ہو جائے یا سیاہ ہوتا ہے اس کے لئے ممکن نہیں کہ وہ سفید ہو جائے ،اس طرح انسان سے صادر فعل یا تصورات وسلوک میں انسان کا کوئی کردار نہیں ہوتا لہٰذا شخص کافر کے لئے ممکن نہیں کہ وہ مسلمان ہو جائے یا مسلمان کے لئے ممکن نہیں کہ وہ کافر ہو جائے ۔ یہ اللہ کی طرف سے طے شدہ ہے انسان اس کے خلاف نہیں کر سکتا۔

۲۔مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ سبحانہ ہر حوالے سے واحد ہے اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے اس عقیدے کی روشنی میں ہم دیکھتے ہیں:

ا۔ یہ جو فعل انسان سے صادر ہوا ہے اس کے بارے میں چند مفروضے بنتے ہیں۔ یہ فعل اللہ سے صادر ہوا ہے نہ بندے سے یعنی دونوں سے صادر نہیں ہوا ہے یہ بات غلط ہے ہر فعل کے لیے ایک فاعل کا ہونا ضروری ہے فعل بدون فاعل نہیں ہوتا ہے۔

۲۔ یہ فعل اللہ اور بندے دونوں سے صادر ہوا ہے۔ یہ بھی غلط ہے اس سے شرک لازم آتا ہے جبکہ اللہ کا کوئی شریک نہیں ہے۔

۳۔صرف بندے سے صادر ہوا ہے یہ بھی غلط ہے کیونکہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کائنات میں اللہ کے سوا کوئی اور بھی خالق ہے جبکہ آیات میں آیا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں سورہ فاطر آیت ۳۔

۴۔ یہ فعل صرف اللہ سے صادر ہوا ہے یہ درست ہے کیونکہ بندہ اس میں خود بخود داخل نہیں کیونکہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے سورہ زمر آیت ۶۲۔

۵۔اگر فعل بندے سے صادر ہو تو بندے سے فعل ضرر بھی صادر ہوتا ہے نقصاندہ بھی

صادر ہوتا ہے جیسے جھوٹ، زنا، سرقت، شرک وکفر حالانکہ انسان عاقل نقصاندہ فعل انجام نہیں دیتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فاعل صرف اللہ ہے (الدہر؛ ۳۰) انھوں نے فعل انسان کا فاعل صرف اللہ ہونے کے بارے میں مندرجہ ذیل آیات سے استدلال کیا ہے سورہ زمر آیت ۱۹، ہود:۳۴، بقرہ:۷، نمل:۳۶، انسان:۳، لیل:۵۔۱۰۔

جبریہ قرآن کریم کی ان آیات کریمہ سے بھی استناد کرتے ہیں "الست بربکم "جہاں اللہ نے انسانوں سے سوال کیا ہے کیا میں تمہارا رب نہیں، اس آیت کے بارے میں واردروایتوں میں آیا ہے اللہ نے خلقت کائنات سے پہلے آدم کی پشت سے خلق ہونے والے انسانوں کے ذرات کو نکال کر ان سے خطاب کیا، کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں جس نے قبول کیا وہ سعادت مند ہو گیا جس نے رد کیا وہ شقی ہو گیا دنیا میں سعادت وشقاوت کی برگشت عالم زر سے ہے۔

کتاب یسئلونک ج ۵ ص ۲۰۱ جبریہ کا کہنا ہے انسان مجبور ومضطر ہے اس کے بس میں کچھ نہیں ہے۔ حقیقت میں اس کے پاس قدرت فعل وارادہ نہیں ہے۔ جبریوں نے اپنی اس منطق کی سند کے لئے آیات سے استناد کیا ہے ان آیات کا ظاہری معنی یہ ہوتا ہے کہ بندہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کی طرف سے مقدر طے شدہ تھا سورہ توبہ آیت ۵۱۔ سورہ فاطر کی آیت ۸ ہے اللہ جس کو چاہے ہدایت کرتا ہے جس کو چاہے گمراہ کرتا ہے۔ ان میں آیا ہے اللہ اس قرآن کے ذریعہ بہت سوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہت سوں کو ہدایت کرتا ہے سورہ بقرہ:۲۶، ص:۲، مومن آیت ۳۴۔

رد جبریہ:۔

یہاں ہم رد جبریہ کی عقلی تحلیل سے پہلے نظریہ قدریہ پیش کریں گے کیونکہ انہوں نے

نظریہ جبر یہ کو کلی طور پر رد کرتے ہوئے کہا ہے انسان اپنے افعال بلا روک ٹوک انجام دیتا ہے اس میں اللہ کا کسی قسم کا دخل نہیں ہے۔ گویا وہ ایسی آزادی کے داعی ہیں جس میں اللہ امور بند گان کی تنظیم وارادہ سے معطل ہے بقول ان کے اللہ نے بندے کو خلق کرنے کے بعد اپنی مرضی پر چھوڑا ہے اسے وہ تفویض کہتے ہیں لہٰذا وہ آزادیٔ مطلق انسان کے قائل ہیں یہ جماعت بعد میں معتزلہ کے نام سے مشہور ہوئی ہے غرض قدریہ کو رد کرنے والوں نے اس طرح رد کیا کہ ارادہ ومشیت اللہ کائنات کے بارے میں تین نوعیت کی ہے:

۱۔تخلیق کائنات یعنی حوادث شمس وقمر وستارہ اور دیگر مخلوقات حشرات، حیوانات، طیور نباتات حتیٰ خود انسان کی تخلیق خالص فعل وارادہ اللہ سے ہے جس میں اللہ کا کوئی شریک وحصہ دار نہیں ہے۔

۲۔تشریع احکام، آئین وقانون، بود وباش اور امر ونہی میں بھی اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

۳۔خود انسان کے افعال واعمال موضوع بحث واختلاف ہیں اس میں جبر یہ کہتا ہے یہ افعال اللہ انجام دیتا ہے جبکہ قدریہ کہتا ہے بندہ خود انجام دیتا ہے۔ جبکہ بعض افعال کے بارے میں قرآن کریم میں فرمایا ہے انسان اپنے افعال واقوال وارادے میں آزاد ہے۔

۱۔﴿إِنَّا هَدَيْناهُ السَّبيلَ إِمَّا شاكِراً وَ إِمَّا كَفُورا﴾ (الدہر:۳)

۲۔ ﴿وَ هَدَيْناهُ النَّجْدَيْنِ﴾ (بلد:۱۰)

۳۔﴿خُذْ مِنْ أَمْوالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَ تُزَكِّيهِمْ بِها وَ صَلِّ عَلَيْهِمْ إِنَّ صَلاتَكَ سَكَنٌ لَهُمْ وَ اللَّهُ سَميعٌ عَليمٌ﴾ (توبہ:۱۰۵)

جبر یہ قدریہ مرجئہ اور اسی طرح کے دیگر فرقے فرق ضالہ میں سے ہیں جو صریح آیات

قرآنی کے خلاف ہیں نیز آگے بیان کریں گے کہ ان کے بانیوں کا سلسلہ دین یہود و مجوس و صلیب اور وثنیوں سے ملتا ہے فرق ضالہ آیات قرآن کو نظر انداز کر کے اور آیات محکمات کو چھوڑ کر آیات متشابہات سے متمسک ہوئے اور انہوں نے عوام کو گمراہ کیا اور ارباب اقتدار کو اپنے مقاصد شوم کے لئے استعمال کیا ہے۔ ہم یہاں عقل وقرآن اور حقیقت وواقعیت کے تناظر میں ان کے افکار کو رد کریں گے۔ یہاں جبریہ قدیم اور جبریہ جدید کے افکار ونظریات کو سامنے رکھتے ہوئے آیات محکمات سے متمسک ہوتے ہوئے ان کے بلند و بالا قصر وقصور جدید کے افکار و نظریات کو خاکستر کریں گے۔ آیئے مسئلہ کو بنیاد سے اٹھاتے ہیں۔ پہلے ہم جبریہ اور قدریہ کی وضاحت کریں گے جبریہ اور قدریہ کا معنی کیا ہے جبر معنی قضاء کا ہے یعنی فیصلہ شدہ ہے اس میں برگشت نظر ثانی واعادہ ممکن نہیں قضاء فوت کو کہتے ہیں جبریوں کا کہنا ہے انسان اس دنیا میں نباتات، اشجار، سبزی جات، درخت، حیوانات اور پرندوں جیسے ہیں انہیں جس سمت پہ لگایا جاتا ہے، ان کے لیے اس سے برگشت ممکن نہیں، اللہ نے انسان کو اسی طرح سے بنایا ہے جس طرح انسان اپنے قد کو چھوٹا اور لمبا نہیں کر سکتا ہے لہجہ بدل نہیں سکتا ہے۔ انسان سے صادر افعال بھی اس کے اختیار میں نہیں ہیں۔

۱۔ آپ نے کہا آدم کی پشت سے ان کے ذریہ سے خطاب کیا ہے جبکہ آیت میں آدم نہیں بنی آدم کا ذکر ہے۔

۲۔ آپ نے کہا جس نے رد کیا وہ شقی ہو گیا جب کہ آیت میں آیا ہے رد نہیں کیا سب نے اعتراف کیا ہے۔

۳۔ آپ نے کہا ذریت سے خطاب کیا ہے قرآن میں مخاطب بالغ وعاقل ہونا ضروری ہے جبکہ ذرات قابل خطاب نہیں۔ یہ اللہ کا خطاب جمادات سے نا قابل رد ہے جیسا کہ آیت

میں آیا ہے﴿وَ إِذْ أَخَذَ رَبُّکَ مِنْ بَنی آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَ أَشْهَدَهُمْ عَلى أَنْفُسِهِمْ أَ لَسْتُ بِرَبِّكُمْ قالُوا بَلى شَهِدْنا أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هذا غافِلِين﴾۔اسی طرح تہتر فرقوں والی حدیث کی اسناد مطعون ومخدوش ہیں یہ بھی منافقین کی وضع کردہ ہے۔

محمد غزالی اپنی کتاب عقیدہ المسلم کے ص ۱۰۰ پر لکھتے ہیں آپ قرآن کریم میں جہاں بھی مشیت کو مطلق پائیں گے دوسری آیت میں مقید پائیں گے تیسری آیت میں مختار پائیں گے چنانچہ سورہ فاطر میں آیا ہے ایک انسان نے اپنے اختیار سے ضلالت کو ترجیح دی ہے جب بندے نے خود اس کو ترجیح دی ہے تو اللہ اس کو اس کے حال پر چھوڑتا ہے اور اس کو اس کے انجام دینے سے نہیں روکتا کہ سورہ ص کی آیت ۵ میں آیا ہے اسی طرح اس آیت میں بھی اشارہ ہے جو بھی رسولؐ کو تنگ کریں گے ہدایت آنے کے بعد رسولؐ سے اختلاف کریں گے اور مومنین کے راستے کو چھوڑیں گے ہم ان کو ان کے حال پر چھوڑیں گے سورہ نساء آیت ۱۱۵ یہ جو پہلے آیت میں آیا ہے جس کو چاہے گمراہ کریں گے، اس کی وضاحت اس آیت میں آئی ہے کہ گمراہ ہونے والے فاسقین ہیں جو اللہ کے عہد کو توڑتے ہیں اس طرح دوسری آیت ''یهدی من یشاء ''اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے اس میں بھی آپ یہ دیکھیں کہ ہدایت پانے میں انسان کے ارادہ اور نیت کا کہاں تک دخل ہوتا ہے سورہ رعد آیت ۲۷۔۲۸۔

۱۔آیا انسان اپنے تمام افعال واقوال میں مجبور ہے۔

۲۔یا تمام افعال واقوال میں اللہ کا کوئی اثر ودخل نہیں ہے۔

۳۔انسان بعض افعال واقوال میں بے اختیار اور بعض میں آزاد وخود مختار نظر آتے ہیں۔اگر ہم غور سے سنجیدہ انسان سے صادر ہونے والے قول وافعال دیکھتے ہیں تو دونوعیت کے

دیکھتے ہیں۔

۱۔ بعض اعمال میں بندے کے پاس کسی قسم کا ارادہ واختیار نہیں ہوتا اور بے بس نظر آتا ہے جیسے سانس لینا، کھانسی آنا، جسم کا نمو میں آنا خون کی شریان، دل کی دھڑکن وغیرہ۔ ہر انسان یہ آسانی سے بغیر کسی شک وتردید کے احساس کرتا ہے کہ وہ اپنے روزمرہ اعمال اور کام کاج اپنے اختیار سے کرتا ہے، کھانا اپنے اختیار سے کھاتا ہے، پانی اپنے اختیار سے پیتا ہے، کہو کام کرو تو کہتا ہے میں نہیں کروں گا اور کبھی کام کرتے کرتے چھوڑ دیتا ہے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ انسان خودمختار اور آزاد ہے۔ بہت سے کام ایسے ہیں کہ جن میں ان کا ارادہ واختیار نمایاں نظر آتا ہے، جو دیکھنے والے کو بھی نظر آتا ہے اور خود کو بھی محسوس ہوتا ہے مثلاً اٹھ کر چلے جانا، واپس آنا، لکھنا پڑھنا سب انسان کے اپنے اختیار سے ہوتا ہے۔

۲۔ اگر ہم ہر فعل میں مجبور اور بے اختیار ہیں تو اس صورت میں ہم تمیز نہیں کرسکتے کہ کس بندے نے ہمارے ساتھ نیکی کی اور کس بندے نے ہمارے ساتھ برائی کی، ایک نے بھوک کے وقت کھانا کھلایا دوسرے نے نہیں کھلایا اگر اس میں دونوں بے اختیار ہیں تو نہ کھلانے والے کی اچھائی ہوگی اور نہ جس نے نہیں کھلایا اُس کی برائی ہوگی کیونکہ اچھائی اور بُرائی دو الگ چیزیں ہیں اگر انسان اپنے افعال واعمال میں بے اختیار ہوتے تو پھر اللہ کی طرف سے بندے کو یہ خطاب نہ ہوتا کہ نماز پڑھو، زکوۃ ادا کرو، حج کرو، زنا مت کرو، یتیموں کا مال مت کھاؤ قرآن کی زبانی یہ تمام احکامات اس بات کی دلیل ہیں کہ انسان ان احکامات پر عمل کرنے یا نہ کرنے میں خودمختار ہے اگر انسان مجبور ہے تو پھر ہم کسی کو نہ امر کرسکیں گے نہ نہی کرسکیں گے۔

انسان اگر اللہ کو چھوڑ کر مجہول ومشکوک اور ناقص العقل انسانوں کی بات پر بغیر مطالبۂ دلیل عمل کرے، یہ صفت حیوانی ہوگی اور اللہ رب العزت کی آیات محکمات جنھیں وہ رد نہیں کرسکتا،

اُن سے صرف نظر کرے تو اس کا یہ عمل عقل سے نہیں بنتا۔قرآن کریم میں انسان کو ایمان لانے یا کفر کرنے اور اپنے اعمال اپنے ارادے سے انجام دینے کے بارے میں کثیر آیات آئی ہیں۔

۱۔سورہ انسان۔

۲۔سورہ قیامت ۱۴۔۱۵،صافات ۲۳،اسراء ۱۳،دنیا کے اہل فکر ودانش انسان کے مجبور ہونے اور بے بس ہونے کے قائل نہیں،یہاں اختلاف جبر وآزادی میں نہیں بلکہ اختلاف دو آزادیوں کے بارے میں ہے کہ ان دو میں سے کس ایک آزادی کو مانیں اس بارے میں دو مفروضے ہو سکتے ہیں۔

۱۔ انسان اللہ کی دی ہوئی آزادی کو مانے اور شیاطین اور ابلیسیوں کی دی ہوئی آزادی کو مسترد کرے۔

۲۔ اللہ کی دی ہوئی آزادی کو مسترد کر کے شیاطین وابالیس وملحدین کی آزادی کو اپنائے، اس میں اختلاف ہے کہ انسان کو اختیار ہے کہ کس کی آزادی کو لے اور کس کی آزادی کو مسترد اور رد کرے۔ہم نے کہا دنیا میں انسانوں کو دو طرح کی آزادی کی پیش کش کی گئی ہے ایک پیش کش انسان کے خالق ومربی ورازق نے دی ہے اس نے انسان سے خطاب میں کہا ہے کہ دین اپنانے کے معاملے میں انسان پر کوئی جبر نہیں،اللہ کا بندہ ہے تو پھر وہ آزاد ہے پھر وہ غیر اللہ کا بندہ بننے اور غیر اللہ کی شہوات وخواہشات کے بندھن سے آزاد ہوتا ہے۔

۱۔کمیونزم میں ہر قسم کا جبر وتشدد ہے اس میں اللہ کے دین سے نفرت اور دین سے ضد پائی جاتی ہے اس حوالے سے یہ سابق زمانے کے جبریہ جیسا ہے۔

۲۔جمہوریت سابق زمانے کے قدریہ ومعتزلہ کی مثل ہے۔

۳۔علمانیہ لوگوں کو دھوکہ سے گمراہ کر کے دین سے منحرف کرنے والے سیکولرزم ہیں جو

سابق زمانے میں منافق تھے۔علمانیہ اللہ کی بجائے انسان کی پرستش کرنے لگے اوروہ اسے خدمت خلق کہتے ہیں۔

۴۔قومیت اور وطنیت انسان کواللہ پرستی سے دور وخارج کرکے قوم ووطن پرست بنانے کی تحریک ہے جس طرح سابق زمانے میں اسلام آنے سے پہلے اوراسلام آنے کے بعد دور بنی عباس میں وجودمیں آنے والی شعوبیت تھی جس کی تفصیل مدخل الدراسات میں دیکھیں گے۔

۵۔دین وشریعت سے انکاراور جان چھڑانے اور مسلم وغیر مسلم،ہندواور سکھ کاتصورختم کرنے والےعمل سےمرادالحاد ہے۔

اس کامسلمانوں میں کوئی وجودنہیں مسلمان جبریہ کی تائید کرتے ہیں۔ڈاکٹرشرباصی کا کہنا ہے یہ فرقہ اب ختم ہوگیا ہےخلاف واقع ہے،یہ اب بھی ہے۔یہ عقیدہ وفکرملحدین وبے دینوں سے سرایت کرکے بہت سے مومنین کا بھی عقیدہ بن گیا ہے۔آج کسی سے پوچھیں آپ حج کونہیں گئےتو کہتے ہیں بلاوانہیں آیا ہےاگر بلاواہوتاتو جاتا،آپ ڈاکٹرکیوں نہیں بنےتو کہتے ہیں اللہ کومنظورنہیں تھا،آپ نے اچھی بیوی انتخاب نہیں کی ہےتو کہتے ہیں اللہ کو یہی منظورتھا غرض ہرچیز کواللہ کی طرف نسبت دیتے ہیں۔

فرق اسلامیہ ص ۸۱ پر صاحب کتاب لکھتے ہیں جبریہ اس فرقہ کو کہتے ہیں جن کے مطابق انسان اپنے افعال واعمال میں مجبوروبےاختیار ہےانسان جوفعل انجام دیتا ہےوہ فعل اللہ انجام دیتا ہے بندے کااس میں کوئی کردارنہیں۔انسان اس بارے میں مثل جمادات ہے اس سے جوحرکات اورارادے نظرآتے ہیں وہ ان میں مجبور ہے۔

صاحب کتاب نے المنیہ والامل احمد بن یحیٰی بن مرتضٰی ص ۸ سے نقل کیا ہے۔

قدریہ جبریہ کے بالمقابل ضد ونقیض میں وجود میں آیا ہے۔ان کا کہنا ہے بندے کے افعال کا خالق خود بندہ ہے اس میں اللہ کا دخل قریب وبعید سے نہیں ہے۔

جبریہ کے یہ فرقے ہیں:

۱۔جبریہ خالص جو بندے کے لئے ہر قسم کے فعل اور قدرت کو رد کرتے ہیں۔

۲۔جبریہ متوسطہ جو بندے کے لئے قدرت کو ثابت کرتے ہیں لیکن اس کے فعل میں اثر کو نہیں مانتے۔

۳۔نجاریہ پیروان حسین بن محمد نجار اکثر معتزلہ،شہر رئے اور اس کے گرد ونواح والے ان کی پیروی کرتے ہیں۔

۴۔ضراریہ پیروان ضرار ابن عمرو حفص ہیں۔

۵۔جبریہ جھمیہ سب سے پہلا شخص جو جبر کا قائل ہوا ہے،اس کے پیروان کو کہتے ہیں۔

جبر کی اقسام:۔

۱۔جبر تکوینی:۔

انسان کے ارادے کے علاوہ پورے جسم کا نظام جبری ہے جو اس کے دائرۂ قدرت سے خارج ہے جسم میں کمزوری، رنگ، نظام خون، حرکت قلب غرض جسم کی حرکت انسان کے ارادے سے باہر ہے۔جبر تکوینی (طبیعی) اس کی خلقت میں جبر ہے جس طرح انسان کی رگوں میں خون دوڑتا ہے دھڑکن ہوتی ہے وہ اس کی مرضی سے نہیں ہوتا لیکن اسے خوشی محسوس ہوتی ہے یہ اس کے آثار میں سے ہے اس طرح جب اسے دکھ تکلیف محسوس ہو تو اس کا حزن اس کے چہرے سے نمایاں ہوتا ہے یعنی خوشی اور دکھ انسان کی طبیعت میں ہے وہ اس کے اثر کو روک نہیں سکتا لیکن قابو کر سکتا ہے اسے جبر طبیعی کہتے ہیں۔

۲۔جبر اجتماعی:۔

جس ماحول میں انسان زندگی گزار رہا ہے معاشرہ اپنے ہاں جنم دینے والی نسل کو اپنی فکر وسوچ اور اخلاق و آداب پر مجبور کرتا ہے۔ وہ اس کے مخالف کوئی حرکت وفکر وسوچ پنپنے نہیں دیتے ہیں فوراً اسے روک دیتا ہے،اس سے اسکے ارادہ کو سلب کرتے ہیں وہ محسوس کئے بغیر اس سے ارادہ چھین لیتے ہیں۔کمیونسٹ معاشرے میں کمیونسٹ پیدا ہوتا ہے فاسد معاشرے میں فاسد پیدا ہوتا ہے۔سرمایہ دار معاشرے میں سرمایہ دار پیدا ہوتا ہے ہندو معاشرے میں ہندو پیدا ہوتا ہے عیسائی معاشرے میں عیسائی پیدا ہوتا ہے،اسماعیلی معاشرے میں اسماعیلی پیدا ہوتا ہے، شیعہ معاشرے میں شیعہ پیدا ہوتا ہے سنی معاشرے میں سنی پیدا ہوتا ہے ممکن نہیں کہ کوئی انسان اس سے الگ زندگی گزارے،اس میں وہ کسی قسم کا اختیار نہیں رکھتا ہے۔عام طور پر اس قسم کے دلائل وبراہین کے اثر سے مذاہب کی حکمرانی اکثریت میں دیکھی جاسکتی ہے،اس قسم کے جبر کی باتوں سے باطل مذہب میں رہنے یا جرائم کا ارتکاب کرنے کا جواز بنتا ہے،جبر اللہ کی طرف سے اور خود انسانوں کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے۔

انسان کے افکار ونظریات اور افعال میں جبر نہیں ہے یعنی انسان کائنات کی دیگر موجودات کی مانند نہیں کہ وہ بے اختیار وارادہ اپنی گردش میں ہو انسان ایسا نہیں ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کی طبیعت وخلقت میں جبر نہیں ہے۔

۳۔جبر مذہبی:۔

جبر مذہبی کی واضح مثال فرقوں کی طرف سے عائد رسومات وفرائض ہیں،جہاں مذہبی قیادت افراد کو چوں وچرا کرنے،سوال واستفسار کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔

۴۔جبر سیاسی:۔

ملک کے حکمران ٹولے چاہے نظام بادشاہی ہو یا جمہوری ہو یا آمریت ہو ایسے قوانین وضع کرتے ہیں جو شہریوں کو ان کے خلاف بغاوت اور مخالفت کی اجازت نہیں دیتے، وہ انہیں ایک خاص نظام کے اندر رکھتے ہیں۔اس میں حکومت جس مذہب پر ہو عوام کو اسی نہج پر چلاتے ہیں چنانچہ ترکیہ چار سو سال تک فقہ حنفی پر چلا ابھی تک چل رہا ہے، حکومت عباسی بغداد میں ابو حنیفہ کے مذہب پر اور مصر میں شافعی کے مذہب پر چلی، مدینہ میں امام مالک اور، حجاز میں امام حنبل کے مذہب پر چلائی اور مصر میں فاطمین کا نظام چلایا۔

۵۔جبر معاشرتی:۔

اگر ہم اپنے پاکستانی معاشرہ پر نظر دوڑائیں تو۔

ا۔اہل سنت والجماعت مجبور ہیں کہ وہ ایام عزاء میں شیعوں کی طرف سے دی گئی گالیاں سنیں اذیت وآزار، ناروا سلوک اور تحقیر وتذلیل برداشت کریں۔اسی طرح اپنے کاروبار بند کریں اور اپنی کی حرکات وگفتار پر پابندی لگائیں، سوال یہ ہے کہ ان کے ان دنوں میں خسارے کا ذمہ دار کون ہوگا؟

۲۔آئی ایم ایف کی طرف سے بجلی کے بل بڑھائیں، ان سے قرضہ لیں، اسکول کے نصاب سے اسلامیات، جہاد، امر بالمعروف اور اسلامی شخصیات کو نکالیں اور تعلیم میں مخلوط تعلیم کو رواج دیں کیا یہ بدترین استعمار گری نہیں ہے۔(اعتقادات فرق مسلمین ص ۸۹)

جبریہ کے یہ فرقے ہیں۔

ا۔جہمیہ

۲۔نجاریہ:۔ یہ اتباع حسین بن محمد نجار کو کہتے ہیں۔

۳۔ضراریہ:۔ یہ اتباع ضرار بن عمرو کوفی کو کہتے ہیں۔

۴۔بکریہ:۔ یہ اتباع بکر ابن اخت عبدالواحد بن زید کو کہتے ہیں۔

اکراہ اجبار چار شرائط کی تکمیل کے بعد تحقق پاتا ہے:

۱۔جابر مامور پر تعذیب تعقیب کرنے کی قدرت رکھتا ہے۔ مامور اپنے دفاع سے عاجز ہے اور فرار بھی نہیں کرسکتا۔

۲۔یقین حاصل ہوجائے کہ اگر وہ انکار جاری رکھیں گے تو مار ڈالیں گے۔

۳۔تہدید فی الوقت اگر مؤخر ہوجائے تو اجبار صدق نہیں آتا۔

۴۔کوئی آثار نظر نہ آئیں کہ امر نے اس کو اختیار دیا ہے۔

جبریہ اشعری:۔

ابوالحسن اشعری بھی جبریہ کے قائل تھے لیکن وہ جبریہ غیر خالصہ کے قائل تھے۔

جبریہ فعل انسان کو اللہ کی طرف نسبت دیتے ہیں اور بندے سے نفی کرتے ہیں وہ اس سلسلہ میں انسان کے آزاد ہونے کی نفی کرتے ہیں کہتے ہیں انسان اپنے تمام افعال واقوال و سوچ میں مجبور ہیں وہ ہر حوالے سے تقدیر الٰہی کے پابند ہیں۔ بندہ کسی قسم کی استطاعت رکھتا ہے نہ قدرت انجام رکھتا ہے نہ ارادہ واختیار رکھتا ہے۔ اللہ بندے میں افعال کو پیدا کرتا ہے جس طرح فضاء میں ستارے، نباتات وحیوانات اللہ نے پیدا کئے ہیں۔ جبریہ اپنے اس مؤقف و نظریہ کی سند میں بعض ایسی آیات پیش کرتے ہیں جن کے ظاہر سے وہ استفادہ کرتے ہیں کہ بندہ اپنے فعل میں مجبور ہے۔ مذہب جبریہ کی بنیاد رکھنے اور اسے پروان چڑھانے والے یا اس کا بانی جہم بن صفوان ہے اس کا کہنا ہے کہ بندہ مجبور ومضطرب ہے وہ فعل انجام دینے کی استطاعت نہیں رکھتا۔

جبریہ،جہمی،نجاریہ اورضراریہ کہتے ہیں کہ بندے کے افعالِ خیروشرور دونوں کا خالق اللہ ہے۔

١۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٢۔قـــامـــوس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٣۔ فـرهـنـگ فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٤۔اطـلـس الـفـرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الـدکتـورشوقی ابوخلیل ٥۔موسوعة الادیان (لمیسرة) دار النفائس ٦۔الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب،تالیف مانع بن حماد الجهنی

٦٦۔الجریریہ:۔

یہ فرقہ زیدیہ سے تعلق رکھتے ہیں سلمان بن جریر رقی ایزدی کے پیروکاروں کو کہتے ہیں ان کا کہنا ہے دوآدمیوں کے انتخاب سے امام بنتا ہے(ص ۸۱معجم فرق اسلامی)۔

١۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٢۔قـامـوس الـمذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٣۔ فـرهـنـگ فـرق اسـلامـی مـولف دکتر محمد جواد مشکور

٦٧۔جعفریہ:۔

کتاب فرہنگ نامہ میں جعفریہ کے نام سے چندفرقے آئے ہیں۔

ا۔''جعفریہ''پیروان جعفربن حرب ہمدانی متوفی ۲۳۶ھ معتزلہ سے تعلق رکھتے تھے،وہ کہتے تھے کہ فاسق امت بدتر از آتش پرست بدتر از زنادیق ہے یہ منطق خلاف قرآن وسنت ہے۔

۲۔''جعفریہ''پیروان جعفربن مبشر ثقفی متوفی ۲۳۴ھ،ان کا عقیدہ تھا کہ قرآن کواللہ

نے لوح محفوظ پر خلق کیا ہے وہاں سے منتقل نہیں ہوا ہے۔ایک چیز دو جگہ پر نہیں ہوتی یہ قرآن اصلی نہیں دیکھیں انہوں نے قرآن کو قرآن کے نام سے مارا، یہ بھی معتزلہ سے تعلق رکھتے تھے۔

۳۔''جعفریہ'' یہ فرقہ امام صادق کو اللہ کہتا تھا۔

۴۔بعض امام جعفر صادق کو سلسلۂ امامت کا آخری امام گردانتے تھے اس فرقے نے امامت کو ان پر روک دیا ہے۔

۵۔امام جعفر صادق کے بعد امامت کا سلسلہ جاری رکھا۔

اب ان پانچ احتمالات میں سے کون سے احتمال والا جعفریہ مشکوک ہے۔ان میں سے دو مفسدین وفاسدین کے نام ہیں جنہوں نے الحاد کی بنیاد رکھی ہے اور تین نام خود امام صادق سے مربوط ہیں لیکن انہوں نے امام صادق سے ناروا نسبت دی ہے۔کیونکہ ایک میں کہا ہے امام صادق خود مہدی موعود ہیں امامت کا سلسہ آپ کے بعد ختم ہوگیا۔دوسرا جعفر ان لوگوں کا امام ہے جن کا عقیدہ ہے کہ امام جعفر صادق خود اللہ ہے۔تیسرا ان لوگوں کا ہے جنہوں نے کہا امام کو فرصت ملی تو مذہب حق پھیلایا، ابتداء سے آخر تک کوئی بھی بات ایسی نہیں جس پر یقین کیا جاسکے کہ آپ نے ایسا مذہب پیش کیا۔جعفریہ کی نسبت امام جعفر صادق کی طرف دینے کیلئے مندرجہ ذیل توجیہات پیش کرتے ہیں جو چشم پوشی اور شعبدہ بازی جیسی ہیں کہتے ہیں۔

۱۔بنی امیہ اور بنی عباس کے درمیان کشمکش، تناؤ اور جنگ کے دوران آپ کو فرصت ملی کہ آپ ایک نئے اصول وفروع پر مبنی مذہب کی بنیاد رکھیں۔فرقہ سازوں نے ان پر تہمت و افتراء باندھا ہے، یہ ذات فرقہ سازی جیسے کاموں سے مبراء ہیں۔

۲۔اس دوران اطراف مملکت اسلامی سے تشنگان علم دین آپ کی طرف متوجہ ہوئے یہاں تک کہ ۴ہزار سے زائد آپ کے شاگرد بنے۔

۳۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ منصور دوانیقی نے آپ کوعراق میں بلا کرحیرہ یا کوفہ میں اقامت جبری کروائی، آپ نے اس وقت اس مذہب کی نبیا درکھی ہے انہوں نے مذکورہ بالا مدعیٰ کے ثبوت میں کوئی دلائل پیش نہیں کئے بلکہ قرائن وشواہد اس کے خلاف ہیں۔اہل تجزیہ وتحلیل گراں کے نزدیک اس مذہب کی امام صادق سے نسبت سراسر کذب پرمبنی ہے۔یہ دن کورات اورحق کو باطل سے نسبت دینے کے برابر ہے۔بفرض ان وجوہات کوتسلیم کریں تب بھی امام صادق بدعت گزارنہیں تھے بلکہ پاک دامن انسان تھے۔

امام صادق کی طرف مذہب اہلبیت کی جونسبت دی گئی ہے وہ تاریخ اسلام کا بہت بڑا افتراء ہے کیونکہ امام صادق اس خاندان کے ان افراد میں شامل ہیں جو پاک طینت ، پاک زیست اور معاشرے کی نجاستوں سے جان سالم نکلنے والے تھے یہ جوتمہیدان کورئیس مذہب بنانے کیلئے باندھی ہے وہ خوداس کومسترد کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ بنی عباس اور بنی امیہ کے درمیان تزاحم وتقاتل کی وجہ سے امام صادق کو مہلت ملی اورآپ نے اس فرصت کوغنیمت سمجھ کرعلوم آل محمد پھیلائے اوراطراف واکناف عالم سے تشنگان علوم،علم کی تلاش میں یہاں جمع ہوئے، چار ہزار سے زائد تشنگان علم نے آپ سے فیض حاصل کیااوران میں سے چارسو نے کتابیں لکھی ہیں جواربعہ مائۃ (چارسو) کے نام سے معروف ہوئیں بعدمیں یہ کتب اربعہ کامصدر وماخذ قرار پائیں یہ ان کی تمہید تھی اب اس تمہید پر اپنی گزارشات پیش کرتے ہیں۔

ا۔امام جعفر صادق چاہے مدینہ میں ہوں یا بغداد میں بلایا ہو دونوں صورتوں میں حکومتوں کیلئے باعث تشویش تھے؟لیکن والیٔ مدینہ نے آپ کے ساتھ کبھی چھیڑ چھاڑ کی ہو،تاریخ میں کہیں نہیں ملتا ہے۔

۱۔ امام صادق مدینہ سے نکلے ہی نہیں آپ کے بغداد وکوفہ میں آنے کے بارے میں تاریخ میں کہیں بھی ذکر نہیں۔اس کا تاریخ بغداد،تاریخ مسجد کوفہ،تاریخ مدینہ،تاریخ امام صادق اور تاریخ منصور دوانیقی میں کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔اس دوران بنی عباس نے آپ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی ہو یا آپ نے ان کے خلاف تند وتیز بیانات دیئے ہوں،یہ کہیں بھی ذکر نہیں ہوا ہے جبکہ امام ابوحنیفہ اور امام مالک کے مختصر فتاویٰ پر دونوں کو کوڑے لگائے گئے،ابوحنیفہ کو زندان بھیجا گیا۔امام صادق کے بارے میں یہ جو قصہ آپ نے بنایا ہے یہ قصہ صرف ابونعیم اصفہانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے اس کا اور کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔

۲۔ یہ جو آپ نے لکھا ''کتاب اربعہ مياۃ''تو اس کو آیت اللہ خوئی نے اپنی رجال الحدیث میں آغاز ہی میں مسترد کیا ہے اور کہا ہے کہ ہمیں ایسی کوئی بھی کتاب ہونے کا کوئی ثبوت نہیں ملا ہے۔

۳۔ آپ نے ایک طرف کہا امام صادق کو اس وقت مہلت ملی دوسری جگہ آپ کہتے ہیں امام صادق تقیہ میں تھے تیسری جگہ جن اصحاب کی آپ تعریف کرتے ہوئے کہتے ہیں اگر یہ پانچ چھ نہ ہوتے تو آثار نبوت مٹ جاتے،ان کے بارے میں امام صادق سے مذمتی بیان آیا ہے جسے آپ بیان تقیہ قرار دے رہے ہیں آپ کہتے ہیں کہ امام خود اور آپ کے اصحاب بھی تقیہ میں تھے تو ایک دفعہ کہتے ہیں تقیہ میں تھے اور ایک دفعہ کہتے ہیں مہلت ملی یہ دو متضاد باتیں ہیں۔

۴۔ آپ نے کہا امام صادق نے فقہ جعفر صادق لکھی ہے،امام صادق خاندان اہل بیت کے نزدیک بے داغ تھے یہ کیسے ممکن ہے قرآن اور سنت رسولؐ کے متوازی میں فقہ پیش کریں۔یہ اصول جو اصول کافی میں ہیں وہ قرآن سے متصادم ومتعارض ہیں۔

۵۔اگر کوئی شخص آپ سے کہے کہ آپ کافی کو استخارہ کی مانند کھولیں اور اصول کافی کے

ایک باب سے دس احادیث صحیح وسالم نکالیں جواپنی سنداور متن دونوں حوالے سے غیر مخدوش ہوں اور جوبغیر نقص کے ہوں تب مانیں گے کہ آپ کامذہب صحیح ہے امام صادق کی شان اجل و ارفع ہے۔آپ کا یہ مذہب قرآن سے متصادم ہے،آپ کے اس مذہب کا کسی بھی حوالے سے اسلام سے کوئی جوڑنہیں بنتا ہے۔

۱۔اسلام کامصدرقرآن واسوۂ رسولؐ ہے آپ نے کہا ہے کہ ہم قرآن اور سنت دونوں اہل بیت سے لیتے ہیں،کیا آپ کے پاس اس قرآن سے ہٹ کرکوئی قرآن ہے؟

۲۔آپ نے کہا کہ سنت پیغمبر اہل بیت سے لیتے ہیں،جبکہ اہل بیت سے مروی روایات میں استنا درسولؐ اللہ سے نہیں اور خوداہل بیت کا فرمان حجت ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دونوں ہاتھوں سے قرآن اوراسوۂ رسولؐ دونوں کومارا ہے چنانچہ آپ کا گفتاروکرداراس کی ترجمانی کرتا ہے۔

۱۔معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ۲۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ۳۔ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٤۔فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ٥۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل ٦۔موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس ۷۔الفرق بين الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادى ۸۔كتاب المقالات و الفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى

٦٨۔جلالیہ:۔

یہ فرقہ منسوب بہ جلال الدین محمد صاحب الکتاب مثنوی ہے یہ فرقہ معروف نہیں ہے۔

۱ ۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲ ۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۶۹۔ جماعت اسلامی:۔

پورے عالم اسلامی میں ان سے جتنی امید باندھی ہوئی تھی اتنی ہی ان سے ناامیدی ہوئی ہے۔شاید یہ نا امیدی دوسروں سے زیادہ خود ان کے ممبران کو ہوئی ہے بلکہ یہ نا امیدی سب سے پہلے ان کے بانی مرحوم کو ہوئی ہے جہاں انہوں نے صریح آیات قرآنی کے خلاف کفر والحاد اور بے دینی کے حامیوں، مسیحیوں اور ہندوؤں اور بے حجاب خواتین سب کو ملا کے اسلام لانے کے لیے جماعت تأسیس کی۔ سب سے پہلے الحاد کی حمایت انہوں نے فاطمہ جناح کی حمایت کرکے کی، جو عالمی حقوق خواتین کی مسئول تھی۔لہٰذا ایک عرصے سے وہ قرآن وسنت پر مبنی اسلام لانے کی فکر سے غیر اعلانیہ دست برداری کر کے قرآن وسنت سے نا آشنا محمد علی جناح و اقبال کے اسلام کی دعوت دے رہے ہیں لہٰذا آجکل ان کے سربراہ کو باقی جماعتوں سے زیادہ عمران خان کی جماعت پسند آئی ہے وہ ان سے اتحاد کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

۷۰۔جمیعت علمائے اسلام:۔

جمیعت علمائے اسلام بھی عالم اسلام میں پیدا ہونے والے اقتدار طلب احزاب میں سے ایک حزب ہے۔اقتدار طلب اسلامی احزاب کا فلسفہ ہمیشہ یہی رہا ہے کہ انہوں نے ببانگ دہل صراحت سے کہا کہ جب تک ہمارے ہاتھ میں طاقت وقدرت نہیں آئے گی اور جب تک ہم کرسئ اقتدار پر نہیں پہنچیں گے تب تک ہم اسلام نہیں لا سکتے ہیں، دین کی خدمت نہیں کر سکتے ہیں۔تو یہاں سے ایک سوال بنتا ہے کہ کیا دین کو اوپر سے اٹھانا ہے جس طرح یہ سیاسی جماعت کہتی ہے یا دین کو نیچے سے اٹھانا ہے جس طرح تبلیغی جماعت والے کہتے ہیں، دین کو اوپر سے

اٹھانا ہے نہ نیچے سے اٹھائیں، نہ بقول بعض تعلیم سے اٹھائیں۔ دین جہاں کہیں موقع ملے اٹھائیں، دین کے داعی انبیاء تھے جس طرح انہوں نے اٹھایا ہے اسی طرح اٹھائیں۔ کیونکہ قرآن میں سورہ قصص میں اقتدارطلبان کی مذمت میں آیا ہے کہ (آخرت ان لوگوں کیلئے نہیں ہے جو دنیا میں اقتدار طلب تھے) حضرت علی نے بھی بار ہا فرمایا کہ اقتدار طلبی گندی اور متعفن وبدبو والی چیز کی تلاش ہے اقتدار طلبی سے بہتر پھٹا پرانا جوتا ہے۔ ہر فرد مسلمان کو جتنا ان کی استطاعت وگنجائش میں ہے اسلام وقرآن کو اٹھانا ہے اسلام ''نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ''کو نہیں مانتا ہے۔ جمیت اسلام والوں نے سیاست میں آکر تیس سال اپنی چند وزارتوں کیلئے الحادیوں سے سودا بازی کی ہے۔ اقتدار طلب کس کی تقلید کرتا ہے؟ کس سے ہدایت لیتا ہے؟ اقتدار طلب ہمیشہ مقتدر لوگوں سے ہدایت لیتے ہیں وہ اس بات کا مشاہدہ ومطالعہ کرتے ہیں کہ گزرنے والے ارباب اقتدار، اقتدار پر کیسے پہنچے، وہ اپنے آپ کو مسلمان ہی کیوں نہ کہتے ہوں، پیغمبرؐ کی شان میں درود وسلام ہی کیوں نہ بھیجتے ہوں، نعت خوانی ہی کیوں نہ کرتے ہوں، وہ تابع قرآن وسنت رسولؐ نہیں ہوتے ہیں، ان کے مقتداء وپیشوا اقتدار کیلئے نظریہ میکاؤلی پر چلتے ہیں چنانچہ علماء اسلام کی پہلے دن سے خواہش وکوشش رہی ہے کہ ہم نے اقتدار پرستان کے ساتھ ہی رہنا ہے چاہے اقتدار نہ ملے، اقتدار کی سہولتیں ہمیں ملیں گی، اس میں کوئی قباحت نہیں، جب ہم نے اقتدار لینا ہے تو کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے مسلمانوں کے ساتھ رہیں یا الحادیوں کے ساتھ۔ لہٰذا یہ ہمیشہ الحاد کے ساتھ رہے، عمر بھر بے نظیر کے ساتھ رہے لیکن لوگوں کو دھوکہ دینے کیلئے کہا ہمارے لیے عورت کی سربراہی قبول کرنا مشکل ہے، ان کے لیے الحاد مشکل نہیں ہے لیکن عورت کی سربراہی مشکل ہے۔ اگر اس ملک میں الحاد اور کفر وسیکولرازم کو تقویت ملی تو انہی دو جماعتوں سے ملی۔ اقتدار ایک دن کا ہی کیوں نہ ہو، وہ بہت مزے کا ہوتا ہے اس کا

اندازہ یہاں سے کریں کہ حضرت عمر نے چھ رکنی شوریٰ بنائی چھ میں سے چار دستبردار ہوئے جو طلحہ وزبیر، عبدالرحمٰن بن عوف اور سعد ابن ابی وقاص تھے۔ چاروں کو کوئی اقتدار کسی وقت بھی نہیں ملا تھا، انہوں نے کہا ہمیں اقتدار نہیں چاہیے لیکن یہ طلحہ وزبیر عراق ومصر میں سیاحت پر گئے تو لوگوں نے ان کے ہاتھ چومے کہ یہ ہاتھ رسولؐ اللہ سے مس ہوئے ہیں ان کی آنکھیں چومیں کہ ان آنکھوں نے رسولؐ اللہ کو دیکھا ہے ان کو عزت ملی یقیناً عزت کے ساتھ پیسہ بھی مل گیا ہوگا لوگوں نے یہ بھی کہا ہوگا کہ یہ حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ہم پلہ ہیں آپ بھی آگے آئیں تو یہ آگے آگئے۔ چنانچہ انہوں نے جس اقتدار کی امیدواری کو پہلے چھوڑا تھا اب اسی کے لیے آگے بڑھے۔ ہم یہاں ایک نہایت ہی عام روایت پر روشنی ڈالتے ہیں کہ ہمارے ملک یہ فاسد ترین ثقافت بہت بڑھی ہے کہ ہم اپنے بچوں کے امتحان میں کامیابی پر تحفہ وتحائف دیتے ہیں اس کیلئے تقریب کا انعقاد کرتے ہیں کیونکہ ہم سمجھتے ہیں تحفہ تحائف ملنے سے حوصلہ بلند ہوگا، یقیناً حوصلہ بلند ہوتا ہے کہ زحمت کریں آگے جانے میں بہت مادی فائدہ ہے چنانچہ اس حوصلہ افزائی سے بچے یہ سمجھتے ہیں کہ والدین کی نظر میں علم ہی منزل ہے یہاں سے یہ علم میں آگے جا کے رشوت خور، کرپشن خور، آف شور خور بنتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ اس ملک میں اقتدار پسند یا اقتدار طلب کرنے والوں سے خیر کی توقع نہ رکھیں۔ حضرت ابوبکر وعمر دونوں کے دور میں سخت ترین جنگ لڑی گئی اور کسی قسم کی تفرقہ بازی نہیں ہوئی امت وقائد دوش بدوش چلے۔ سمجھ لیں احزاب دینی جو اوپر سے آنے کی خواہش کرتے ہیں ان سے کبھی بھی بھلائی وخیر کی توقع نہ رکھیں یہ اس آیت کے مصداق ہیں (نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ) اسلام کے ایک حصے کو اٹھانے والا جو بھی ہو وہ خراب ہے اس سے بھلائی کی امید نہ رکھیں۔

۷۱۔ جناحیہ:۔

یہ عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر طیار بن ابی طالب کی امامت کے قائل ہیں۔ اس نے کہا روح اللہ آدم میں حلول ہوا پھر شیث میں، پھر انبیاء وائمہ میں یہاں تک کہ علی کی تین اولادوں میں منتقل ہوئی پھر خود عبداللہ میں منتقل ہوئی ہے عبداللہ نے کوفہ میں قیام کیا وہاں شکست کھانے کے بعد مدائن گیا پھر اصفہان میں حکومت قائم کی۔

۱۔وہ اپنے اندر اللہ کے حلول ہونے کا دعویٰ کرتا تھا۔

۲۔اس نے تمام محرمات الٰہی بیعت امام کے بعد حلال ہونے کا اعلان کیا۔ (معجم فرق اسلامی ص ۱۳)

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔فرهنگنامه قرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ٤۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

۷۲۔ جہمیہ:۔

جہمیہ منسوب ہے جہم بن صفوان سے جو کہ جعد بن درہم کا شاگرد تھا جسے خالد بن عبد اللہ قسری نے ۱۲۴ھ میں قتل کیا تھا۔ جہم جب کسی معذور انسان کو دیکھتا تو طنز کے طور پر کہتا تھا دیکھو یہ اللہ کی رحمت کا انکار کرتا تھا اور کہتا جو کچھ اس دنیا میں ہو رہا ہے اس میں بندوں کا کوئی کردار نہیں ہے۔

کتاب موسوعہ میسرہ ص ۱۰۴۰ پر آیا ہے فرق مسلمین میں سے ایک فرقہ جہمیہ ہے اس فرقہ کے عقائد یہود ونصاریٰ ومشرکین وملاحدہ وضالین سے ماخوذ ہیں اس فکر کا بنیاد گزار جہم بن

صفوان ہے اس نے یہ فکر جعد بن درھم سے اور جعد بن درھم نے بیان بن سمعان یہودی سے لی ہے۔ جھم فارس کے شہر خراسان کے علاقہ ترمذ میں ہوتا تھا، جھم بن صفوان نے مذہب جبریہ کی بنیاد رکھی، اس نے دین سے بڑا کھیل کھیلا ہے۔ یہ فکر ابھی بھی جاری ہے، ختم نہیں ہوئی ہے جس طرح تقلید قدیم زمانہ سے چل رہی ہے لیکن مقلد بدلتے رہتے ہیں انھوں نے دین کو صرف معرفت اللہ تک محدود کیا ہے اور جنت وجہنم کے عدم وجود کی بات کی ہے یہ سب شریعت اسلامی سے جان چھڑانے اور تجزیہ وتحقیق اور ترقی کے بہانے شریعت کو روندنے کی سازش ہے۔ کتاب معاصر ج ۲ ص ۹۸۵ پر آیا ہے جھم، حارث بن سریع کا دوست تھا۔

اس وقت پوری دنیا میں ایک الحادی نظام کا جبر چل رہا ہے انہیں جہاں جس سوراخ سے مذہبی بو آتی ہے اسے بند کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ملکوں میں ارباب اقتدار کو اقتدار کی لالچ دے کر یا اقتدار چھیننے کی دھمکی دے کر دیگر سیاستدانوں کو اقتدار دینے کا وعدہ دے رہے ہیں۔ اسی طرح اسکالروں کو نوکری دینے، مولویوں کو محراب ومنبر دینے اور وسائل زندگی دینے کا وعدہ دے کر ملحد بنا رہے ہیں۔

١ ـ تاريخ الفرق و عقائد ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات

٢ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٣ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٤ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٥ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ٦ ـ الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى ٧ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقى ابو خليل ٨ ـ موسوعة الاديان (لميسرة) دار النفائس ٩ ـ الفرق بين

الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادی

۷۳۔جیلانیہ:۔

جیلانیہ اس فرقے کا نام ہے جو عبدالقادر جیلانی کی قبر کی ہر سال زیارت کرتے ہیں ۔(موسوعۃ فرق ومذاہب ص ۱۱۵)

۱۔موسوعة فرق و مذاهب

۷۴۔جیھمان:۔

سعودی عرب میں ۱۹۶۰ء کے دوران میں ایک فرقہ وجود میں آیا ہے۔یہ فرقہ وہابیت سے ٹوٹنے والوں میں سے ایک تھا۔یہ فرقہ منسوب ہے جھیمان عتبی سے،اس نے بعض سعودی علماء سے خاص کر ابن باز کی آراء ونظریات سے اختلاف کیا تھا حکومت نے ان پر سختی کی تو یہ اپنے مریدین کے ساتھ صحراء چلے گئے وہاں سے منظم ہونے کے بعد ایک شخص سے مہدی منتظر کا دعویٰ کرایا اور پھر ایک لشکر تیار کر کے مسجد الحرام میں داخل ہو کر خود مہدی ہونے کا اعلان کیا وہاں پر بھی اس کے لشکر کو ہزیمت کا سامنا کرنا پڑا اور آخر میں سب قتل ہوئے۔یہ وہابی مدارس سے پڑھے ہوئے ایک طالب علم ہیں جو فکر وہابی سے ٹکرائے ہیں خاص کر ابن باز سے اختلاف کیا۔ یہاں دو احتمال میں سے ایک کو ترجیح دینا ہوگا۔

۱۔یہ شیعوں نے کروایا ہے۔

۲۔فکر مہدی ایک فکر مفاد پرستان ہے،مفاد پرست اپنی فکر کو مجہول رکھنا چاہتے ہیں تو کلمہ مہدی استعمال کرتے ہیں۔

۱۔فرق اهلسنت

"حرف حاء"

۷۵۔حدیثہ:۔

ان کے دو پیشوا ہیں ایک کا نام احمد بن حائط ہے۔دوسرے کا نام فضل حدثی متوفی ۲۵۷ھ ہے، یہ دونوں شاگرد نظام تھے ان کا عقیدہ تھا کائنات کے لئے دو پروردگار ہیں ایک قدیم ہے دوسرا مخلوق ہے وہ عیسیٰ بن مریم ہے ان کے عقائد میں الوہیت مسیح اور تناسخ ہے (معجم فرق اسلامی ۹۲)۔

۱۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۷۶۔حربیہ:۔

اتباع عبداللہ بن عمرو بن حرب کندی فرق کیسانیہ سے تھے۔ان کا عقیدہ تھا اللہ انبیاء اور ائمہ میں حلول ہوتے ہوئے ابی ہاشم کو پہنچا ہے اور ان سے حرب کو پہنچا ہے دن رات میں انھوں نے ۱۹ نمازیں واجب قرار دی ہیں۔وہ تناسخ کے قائل تھے (فرھنگ فرق اسلامی)

۱۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٤۔کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۷۷۔حروفی:۔

مؤسس فرقہ حروفی فضل اللہ استرآبادی مقتول ۸۰۴ھ ہے۔فرقہ حروفی کو مذہب اوراد بھی کہتے ہیں جو ہمارے ملک میں چلتا پھرتا مذہب ہے ،انکی درآمدات زکوۃ اورخمس کی

درآمدات سے کئی گناہ زیادہ ہیں۔ ہر جاہل و نا اہل، بد معاش و مفاد پرست اور نا لائق و نام نہاد علماء اور پیران اس کے عمائدین و اکابرین میں سے ہیں ان کے لئے پڑھائی اور ریاضت کاری کی ضرروت نہیں ہے یہ چند اوباش اور بے سروپا لوگوں سے ذرائع ابلاغ کا کام لیتے ہیں ملت میں جاری عمل فال، استخارہ، تعویذات رمل، دم درود والے۔ ہمارے ملک کے سربراہان ووزراء ،سربراہ مملکت تک بھی ان کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ان کا فرق شناسوں نے فرقہ حروفی نام رکھا ہے کیونکہ اس کے مصادر قرآن اور سنت نہیں بلکہ یہ لوگ اس فرقے کو حروف بے معنی کے جعلی نام سے چلاتے ہیں۔انہوں نے قرآن وسنت محمدؐ کو نظام حیات سے بے دخل کر کے سرسری لقلقہ اور رٹا تک محدود کرنے کی مذموم تحریک چلائی ہے لہٰذا یہ مذہب بہت خطرناک ہے اس کے بارے میں لغت نامہ دھخدا میں تفصیل سے بحث کی گئی ہے۔

ان سب کی برگشت فضل اللہ حروفی کو جاتی ہے فضل اللہ حروفی اس مذہب کا بانی تھا وہ مدعی مہدی ونبوت والوہیت بھی تھا۔اس کو ۸۰۴ھ میں میران شاہ میں جرم عقائد فاسدہ اور دعوائے خلاف قرآن وسنت میں تیمور لنگ نے قتل کیا لیکن ممالک اسلامی میں پیروان فضل اللہ حروفی لاتعداد ہیں۔ فضل اللہ تقلید زندہ اور مردہ دونوں پر تعداد مقلدین میں برتری رکھتا ہے کیونکہ اس مذہب کے داعیوں کو کسی قسم کی زحمت ومشقت نہیں کرنا پڑتی ہے اور نہ ہی حکومت وقت کی نظروں میں یہ ایک جرم ہے عام طور پر مفت خورانکی تقلید کرتے ہیں لیکن ہمارے ملک کے سربراہان بھی ان کے پاس دم ودرود کے لیے آتے ہیں اور ان کے تعویذ بازوؤں پر باندھتے ہیں گرچہ سابق زمانے میں تیموریوں کی نظر میں یہ جرم نا قابل بخشش تھا ۔

معجم فرق اسلامی ص ۹۵ پر آیا ہے یہ مذہب قدیم ترین مذاہب فاسدہ میں سے ہے۔ اس مذہب کا مخترع ومبتکر مغیرہ سعید عجلی کو بتایا جاتا ہے،لیکن وہ اتنا مشہور نہیں ہوا۔ یہ سلسلہ چلتے

ہوئے متون کتاب حلقات خصوصی اور مخفی میں گذرتے ہوئے اخوان صفاء تک پہنچا انہوں نے اپنے رسائل اخوان میں بحث حروف بھی کی ہے۔اس کو وسیع پیمانے پر پھیلانے والے اور اس کے ذریعے خلق اللہ کو گمراہ کرنے والے شخص کا نام فضل اللہ حروفی استر آبادی ہے۔کتاب لغت نامہ دھخدا ص ۷۹۸ میں عنوان حروفیان کے تحت اس ضخیم و بھاری کتاب میں مذہب حروفی پر کافی وشافی بحث آئی ہے۔اور اس میں فضل اللہ حروفی کی بدعتوں کا ذکر بھی آیا ہے۔ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ نے کتاب ''الانباب فضل اللہ پسر ابومحمد تبریزی''میں لکھا ہے کہ وہ بھی بدعت گذاروں میں سے تھا اس نے طریقہ ریاضت نفسانی کو اپنایا۔شمس الدین محمد ابن عبدالرحمٰن سخاوی محقق ومدقق علم تاریخ نے کتاب ''الضوء الامع'' ج ۶ ص ۱۵۷ میں دو دفعہ اس کا ذکر کیا ہے۔سخاوی نے ایک جگہ تبریزی اور ایک جگہ مشہدی لکھا ہے۔فضل اللہ نے تیمور لنگ کو اپنے مذہب کی طرف دعوت دی تو اس نے ان کو گرفتار کرنے کا حکم صادر کیا،اس نے فرار ہو کر ان کے بیٹے کے پاس پناہ مانگی لیکن جب بیٹے کو پتہ چلا تو اس نے اس کو گرفتار کیا اور پورے شہر میں اس کو گشت کروائی کہ یہ ملحد ومفسد اور گمراہ انسان ہے پھر اس کو قتل کیا۔عام لوگوں میں معروف یہ ہے کہ تیمور لنگ سفاک وخون ریز اور جنگ جو تھے لیکن اس نے ایک فاسد اور مبدع انسان کو اس کی بدعتوں کی وجہ سے قتل کر کے بدعت گذاروں کو یہ پیغام دیا کہ تمھارا انجام اچھا نہیں ہوگا جبکہ آج کل اس ملک میں ترقی،علم اور روشنی کی بات کرنے والوں نے گلی گلی اس مذہب کے داعی بن کر اس کی دکانیں کھول رکھی ہیں۔اس ملک میں اگر علماء کا راج ہے یا بات چلتی ہے تو وہ علمائے حروفی ہی کی چلتی ہے۔زرداری اور نواز شریف جیسے لوگ ان کے گرویدہ ہیں۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔فرهنگنامه
فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔معجم فرق اسلامی تالیف

شریف یحیی الامین ٤۔لغت نامه دهخدا ٥۔الضوء الامع تالیف شمس الدین محمد بن عبدالحمن بن محمد السخاوی

۷۸۔حزب التحریر:۔

کتاب موسوعہ المیسر ہ ص ۳۴۱ پر آیا ہے حزب تحریر ایک حزب سیاسی واسلامی کے نام سے متعارف ہے، یہ حزب اپنے آغاز میں احیاء خلافت اسلامیہ کے ہدف کے نام پر بنا، شیخ تقی الدین نبھانی متوفی ۱۳۹۷ھ نے اس کی بنیاد رکھی۔ان کی اور دیگر دینی جماعتوں کی فکر یہ تھی کہ اسلام کا احیاء حکومت اسلامی سے ہی ممکن ہے، انکی یہ فکر نئی فکر نہیں بلکہ دیگر جماعتوں کی مانندان کی پہلی منزل اقتدار اعلیٰ رہا ہے اُس وقت سے اب تک وہ اپنے اہداف حاصل نہیں کر سکے جس طرح عالم اسلام میں اس شکل وصورت میں وجود میں آنے والی دیگر نام نہاد اسلامی جماعتیں حاصل نہیں کر سکیں البتہ انہوں نے خود اپنی پارٹیوں اور کارکنان کیلئے روزگار بنایا چنانچہ اہل حدیث کے ایک سربراہ ساجد میر نے صحافیوں کے اس سوال کے جواب میں کہا کہ آپ نواز شریف کی چھتری میں کیوں آئے ،تو انہوں نے کہا نواز صاحب ہماری جماعت کے مسائل حل کرتے ہیں پاسپورٹ ،ویزا اور کالجوں میں داخلہ دیتے ہیں۔خلافت یا احیاء نظام امامت اسلام سے بغاوت کرنے والوں کا نظام ہوسکتا ہے اسلام نہیں کیونکہ یہ دونوں کلمات ظرفیہ ہیں نظام نہیں بنتا ہے۔ان کی اس فکر پر دقت سے غور کریں تو یہ فکر دو تین مرحلہ اسلام سے نیچے گرتی ہوئی فکر ہے۔اللہ نے اسلام کے مصادر قرآن اور اسوۂ رسولؐ سے تمسک کا حکم دیا ہے۔یہ دو بنام خلاف یا امامت قرآن اور سنت سے اعراض کرتے ہوئے بنایا ہوا نظام ہے۔قرآن میں سیرت اصحاب وآئمہ کو اسوہ نہیں کہا گیا ہے لہٰذا خلافت اسلامیہ یا نظام امامت بے معنی ہے۔

۲۔ان جیسی تمام جماعتیں تمام اصول ومبانیٔ اسلام کو پیچھے چھوڑ کر وہ کرتی ہیں جو بقول

مرتضیٰ بھٹوان کی بہن بے نظیر بھٹو ہاتھ میں تسبیح لے کر کلمہ ''کرسی کرسی'' پڑھتی رہی ہے۔انہوں نے اہم اقدار اسلامی کو معمولی گرادانا بلکہ امہات محرمات اسلامی میں شمار ہونے والی نماز جیسی عبادت کی اہمیت گرانا، نامحرم عورتوں سے ہاتھ ملانا،عورتوں کی حکومت کیلئے فتویٰ صادر کرنا اوراسلام پڑھے سمجھے بغیر جدید درسگاہوں کی اسناد سے اسلام کی تبلیغ کی ہے۔

۱۔الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنی

۷۹۔حشاشون:۔

ا۔حشاشون یہ کلمہ انگریزی ہے اس کا معنی ہے کسی کو اچانک قتل کرنا (کتاب تفسیر والمفسرون ج۴ص۵۵۴) حاشیہ میں آیا ہے یہ کلمہ بمعنی ''قتک'' ہے یعنی اچانک حملہ کرنا چونکہ یہ لوگ اپنے دشمنوں پر اچانک حملہ کرتے تھے اس لئے سلفیوں نے انھیں حشاشیون کہا ہے۔ حشاشون اسماعیلیوں سے وابستہ قاتلین کو کہتے ہیں جہاں وہ اپنے مخالفین کو قتل کر کے اس سے لاحق خطرات سے خود کو استراحت دیتے تھے،اس گروہ کا مؤسس حسن صباح ہے،پہلے بھی ان کا یہ وطیرہ تھا چنانچہ ایران میں حسن شاہ اسی وجہ سے معروف ہوا تھا۔ ہمارے ملک میں حالیہ سالوں میں اس قسم کے بہت سے واقعات ہوئے،اسی لئے کالم نگاران حرکات کو فدایان حسن صباح کی طرف احتمال دیتے تھے۔انہوں نے ۴۲۸ھ میں حملہ کر کے نظام الملک کو قتل کیا۔ان کے بعد یہ قلعہ الموت میں رہے یہاں تک کہ ۶۵۴ھ کے دورانیہ میں ہلاکو نے انھیں ختم کیا۔

۲۔حشوین:اہل حدیث کا ایک اور فرقہ ہے جنہوں نے حدیث کی تعداد میں اضافہ کرنے کے لئے جو بھی حدیث ملے چاہے متضاد و متناقص کیوں نہ ہو سب کو جمع کیا ہے۔

۱۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تاليف شريف يحيی الامين

۲۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعداد حسين علی حمد

۳۔ کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

٤۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۸۰۔حلاجیہ:۔

معجم فرق ۱۰۱ پر آیا ہے حسین بن منصور کنیت ابو مغیث بمعروف حلاج ہے یہ فارس سے بغداد میں منتقل ہوا اور وہیں رہا۔یہ شطحیات کہتا تھا یعنی بات ایک حوالے سے صحیح تو دوسرے حوالے سے غلط ہے۔ابتداء میں اس نے اپنے آپ کو نائب امام مہدی متعارف کروایا۔اس نے دعویٰ کیا میں بھی قرآن جیسی کتاب لکھ سکتا ہوں بول سکتا ہوں۔اس نے دعوائے ربوبیت بھی کیا ہے یا خود اللہ میں حلول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔اس کی کفریات کی وجہ سے مقتدر باللہ نے اسے ۳۰۹ھ میں قتل کیا ہے۔(معجم فرق اسلامی ص ۱۰۱)

۱۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعداد حسین علی حمد ۳۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۸۱۔حلولیہ:۔

یعنی اللہ اپنے آپ کسی بندے میں حلول ہو جائے،جس طرح نمک پانی میں حلول ہوتا ہے۔اللہ کا الوہیت سے تنزل کر کے انسانوں کے علاوہ جمادات و نباتات و اشجار میں حلول کرنا یہ یہودیوں کی اختراع ہے جہاں انہوں نے بیت المقدس میں دیوار گریہ بنائی،انہوں نے ہی اللہ کا مسیح میں حلول ہونے کا نظریہ پھیلایا،اگر بندہ اپنی طرف سے سعی و کوشش کرے کہ الوہیت میں داخل ہو جائے،اس کو وحدت الوجود کہتے ہیں۔یہ فکر نصاریٰ نے پھیلائی ہے۔

فتوحات اسلامی کے دوران لباس منافقت پہن کر مسلمان ہونے والے یہود اور

مجوسیوں نے اللہ کے حضرت عیسیٰ میں حلول ہونے کی فکر پھیلائی، مسلمانوں میں یہ فکر عبداللہ بن سباء یہودی نے پھیلائی جس نے حضرت علی میں اللہ کے حلول ہونے کا دعویٰ کیا۔اس فرقہ نے حضرت علی کے بعد دیگر ائمہ پھر ان سے تجاوز کر کے عام لوگوں میں بھی حلول کرنے کا عقیدہ پھیلا یا۔رفتہ رفتہ یہ ایک بڑا فرقہ بنا ہے جو بعد میں صوفیوں کے نام سے مشہور ہوا ہے۔تاریخ مسلمین میں اباحیہ محرمات کا اعلان اس فرقے نے کیا جہاں اباحیہ مطلقہ کا اعلان کیا ہے،اس کے بعد محمد بن سعید الحسن بن بہرام الجنابی اور اس کے بعد ان کے فرزندان میں حلول ہونے کا دعویٰ کیا فرقوں میں حلول کا اعتقاد رکھنے والے یہ ہیں بیانیہ، مضریہ، جناحیہ، منصوریہ، خطابیہ یہاں تک کہ یہ فکر منصور حلاج تک پہنچی یہ سب فرقوں کے بانی ہیں ہر ایک کا الگ تعارف پیش کریں گے۔(معجم فرق اسلامی ص۱۰۲)

١ ـ معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٢ ـ قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٣ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٤ ـ کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی ٥ ـ موسوعة الادیان(لمیسرة) دار النفائس

۸۲۔حلولیہ سبائیہ:۔(معجم فرق اسلامی ص۱۳۲)

عبداللہ بن سباء نے حضرت علی سے کہا آپ اللہ ہیں۔حضرت علی کے قتل کے بعد اس نے کہا علی مرے ہیں نہ قتل ہوئے بلکہ ابن ملجم نے علی کی صورت میں کسی اور کو مارا ہے۔علی بادلوں میں ہیں گرج ان کی آواز ہے برق ان کا عصاء ہے۔

١ ـ معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٢ ـ قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٣ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد

جواد مشکور

۸۳۔حلولیہ اثناعشریہ:۔

اثناعشریہ کے بارے میں فرق نویسوں نے لکھا ہے یہ شیعہ فرقوں میں معتدل فرقہ ہے ۔ یہ خودکو عام مظاہر اسلامی پر پابند دکھاتے ہیں اور دیگران کی طرح کفریات اور شرکیات نہیں کرتے کہ اللہ ان کے آئمہ کے اندر حلول ہوا ہے گرچہ وہ یہ نہیں کہتے جو حلولی کہتے ہیں لیکن عقیدہ وہی رکھتے ہیں۔

ا۔ان کا کہنا ہے آئمہ علم ''کان و مایکون'' رکھتے ہیں، کہتے ہیں کہ زمین کی تہہ سے مجرات، کہکشاں، ذرات وحشرات سے لے کر اجرام سماوی تک ان سے کوئی چیز مخفی نہیں ہے لہٰذا وہ اپنے امام غائب کو امام حاضر کہہ کر قسم کھاتے ہیں، جبکہ جسم مادی رکھنے والا نظروں سے غائب ہونے کے بعد حاضر نہیں ہوتا، حاضر وغائب دو متضاد چیزیں ہیں۔

حاضر کو غائب ہوسکتا ہے غائب حاضر نہیں ہوسکتے ہیں علم ''کل شئی'' کسی بھی ممکن الوجود کے لئے ممکن نہیں، چنانچہ قرآن کریم کی کثیر آیات میں علم غیب کو نبی کریمؐ سے نفی کیا ہے۔

۲۔آئمہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں، جو چیز ان سے مانگیں وہ ہر چیز دے سکتے ہیں جبکہ نبی کریمؐ سے اللہ نے کہلوایا ﴿قُلْ لا أَمْلِكُ لِنَفْسی نَفْعاً وَ لا ضَرًّا إِلَّا ما شاءَ اللَّهُ﴾ (اعراف۔۱۸۸)۔ یہ لوگ ائمہ سے بطور مستقیم مانگنے کے خلاف ہیں یعنی یہ لوگ یہ نہیں کہتے کہ صرف انہی سے مانگیں حالانکہ کسی کو ہر چیز دینے کی صفت ائمہ یا عامۃ الناس کے لئے ممکن نہیں ہے یہ صفت بھی مخصوص اللہ ہے۔

۳۔اللہ کی صفت قدیم ہے جس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔لیکن ان کا کہنا ہے ان کے آئمہ خلقت کائنات سے لاکھوں کروڑوں سال پہلے بھی تھے، اس کے لئے انھوں نے ان

کا نام نور رکھا ہے ان کا کہنا ہے کہ یہ حقیقت محمد یہ ہے یعنی اللہ محمدؐ کی صورت میں ظہور ہوا ہے۔ یہ آئمہ کیلئے مذکورہ تینوں صفات کے قائل ہیں۔ یہ فرقہ حلولیہ میں سے ہیں آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ ان کے ابتدائی بانیوں میں سے ہیں۔

گرچہ فرقہ حلولی چند فرقوں کو کہا جاتا ہے بعض شاید یہ بھی کہیں کہ اب حلولی فرقے نہیں رہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اکثر و بیشتر فرقے حلولی ہیں لیکن وہ حلولی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے ،لیکن حلولیوں کی منطق استعمال کرتے ہیں کیونکہ وہ صفات وامتیازات جو اللہ کیلئے مخصوص ہیں وہ کسی بندے کو دے دیں تو اسی کا نام حلول ہے۔حلول کی چند اقسام یہ ہیں۔

ا۔حلول کل،یعنی اللہ پورے کا پورا جسم مادی یا جسد مادی میں حلول ہوا ہے جیسا کہ مسیح کے بارے میں کہتے ہیں کہ اللہ شکم مریم کے راستے مسیح کی شکل میں عالم میں آئے ہیں۔کبھی وہ انہیں ہی اللہ کہتے ہیں اور چونکہ مسیح میں تغیرات وتبدلات کے عوارض نمایاں نظر آئے تو انہوں نے اللہ کی جگہ مسیح کو ابن اللہ کہا ہے اس سے بعض نے اللہ کیلئے بنوت واولاد کا سلسلہ چلایا ہے۔اور وہ اللہ کیلئے اولاد کے اعتقاد کے قائل ہوئے ہیں جبکہ اللہ نے قرآن کریم میں بہت سی آیات سورہ نساء آیت ۱۷۱،سورہ انعام ۱۰۱،سورہ مریم آیت ۳۵،۸۸،سورہ مومنون آیت ۹۱،سورہ زخرف آیت ۸۱،بقرہ ۱۱۶،یونس آیت ۶۸میں ولد اللہ کو نقص وعیب وناممکن قرار دیا ہے۔سورہ توحید میں اللہ کا کسی سے خود پیدا ہونا یا خود کسی میں داخل ہونا دونوں الوہیت کو گرانے کا مفہوم رکھتا ہے،حلولی مسلمان نہیں رہتا ہے، کیونکہ وہ منکر الوہیت ہے لہٰذا بعض مدعیان حلول نے اللہ سے خطاب میں کہا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ آپ ہم ہیں یا ہم آپ ہیں۔اس کو حلولی حلول عام کہتے ہیں۔

۲۔حلول وراثتی یعنی اللہ محمدؐ میں داخل ہوا ہے محمدؐ علی میں ہوا ہے،اسی لئے بار بار جو

شیعہ کہتے ہیں کہ علی نفس رسولؐ ہیں اس سے مراد یہی حلول ہے ورنہ اس کا اس کے علاوہ اور کوئی مفہوم نہیں بنتا ہے کہ علی نفس رسولؐ ہو، ان کے کہنے کے مطابق علی کے بعد اللہ امام حسن میں اور ان کے بعد امام حسین میں حلول ہوا ہے۔ اگر آپ لوگوں کے ناموں پر غور کریں تو آپ کو غلام حسین، عبدالحسین، عبدالعلی، عبدالرسول جیسے ناموں کی ایک فہرست ملے گی یہ سب حلولیوں کے بنائے ہوئے نام ہیں، بہت سے پابند دین لوگ جو یہ دعویٰ نہیں کرتے ہیں کہ اللہ ان کے اندر حلول ہوا ہے شاید ان کو پتہ نہ ہو کہ ان کے نام حلولیوں کے بنائے ہوئے نام ہیں بڑے بڑے علماء دین مجتہدین و دانشوران و دانشمندان اور اسکالرز ان ناموں سے ملیں گے اگر آپ حلول کے معتقد نہیں ہیں تو جان لیں کہ ایسی ثقافت سراسر ثقافت اسلام کے خلاف ہے۔ ایک انسان جو خود آزاد ہے اور جسے اس کے مہربان اللہ نے آزاد پیدا کیا ہے وہ کسی کا بندہ و غلام نہیں ہوسکتا اگر کوئی جنگی اسیر ہے تو اس کیلئے مجازاً کہہ سکتے ہیں۔ عام انسان کو عبد و غلام کہنا شریعت اسلام کے منافی ہے یہاں پہ غلام کے بارے میں وضاحت کر کے گذرتا ہوں۔

۱۔ عربی میں گھوارے سے بالغ ہونے کی مدت کو غلام کہتے ہیں۔

۲۔ غلام یعنی بندہ، یہ غلام کسی صورت میں جائز نہیں ہے کوئی شخص انبیاء کے علاوہ کسی انسان کا مطیع نہیں ہوتا ہے حتیٰ پیغمبر اکرمؐ کی اطاعت بھی اس لئے ہے کہ اللہ نے قرآن کریم میں اس کا حکم دیا ہے۔ اللہ نے فرمایا بغیر کسی چون و چرا کے نبیؐ کریم کی اطاعت کرو بغیر سند الٰہی کوئی بھی کسی کا مطیع نہیں ہوسکتا ہے لہٰذا علماء و مجتہدین کی اطاعت کو بغیر سند الٰہی جائز گردانا حلولیوں کی طرف برگشت کرتا ہے۔

۳۔ غیر محدود علم و قدرت اور غیر محدود تصرف در کائنات وہ صفات ہیں جو صرف علیم و قدیر اللہ کیلئے مخصوص ہیں لیکن حلولی کہتا ہے کہ چونکہ اللہ اس میں حلول ہوا ہے اس لئے وہ بھی ہر

چیز پر محیط ہے اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں ہے۔غالیوں کو نجس ومرتد اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھنے والے اثناعشری یہ نہیں کہتے ہیں کہ اللہ ائمہ میں حلول ہوا ہے مگر بات وہی کرتے ہیں جو غالی کرتے ہیں کہ آئمہ سب کچھ جانتے ہیں سب کچھ کر سکتے ہیں اگر کوئی کہے کہ اللہ نے اپنے علم کے برابر ائمہ کو علم دیا ہے اور اپنی قدرت کے برابر قدرت دی ہے یہ تو غالیوں اور حلولیوں کی منطق ہے۔

۴۔تاریخ کی کتابوں میں ہے کہ کعبہ میں بہت سے لوگ پیدا ہوئے ہیں ان سب کا انکار کر کے صرف علی کی پیدائش کو ثابت کر کے علی کو ابن اللہ ثابت کرنے کی کوشش کرنا دراصل وہی حلولیوں کی بات ہے اسلئے وہ کہتے ہیں کہ علی نے پیدا ہوتے ہی سورہ ''قد افلح المومنون'' کی تلاوت کی،تو یہ حلولی نہیں تو اور کیا ہیں؟

۵۔آجکل حوزہ علمیہ قم کے بعض بزرگان اور پاکستان کے بعض بزرگان کا کہنا ہے کہ آغا خانیوں اور امامیہ میں چنداں فرق نہیں ہے۔آپ اپنے آئمہ کو معصوم گردانتے ہیں جبکہ آغا خان نے تمام واجبات اسلام کو ساقط کیا ہے،محرمات کو حلال کیا،اس فاصلے کو بہت کم کہتے ہیں اس کا مطلب یہ ہوگا شریعت کا خاتمہ کرنے والا اور شریعت کے محافظ میں فرق کم ہے۔

حلولیوں کی خصوصیات وامتیازات یہ ہیں وہ کہتے ہیں ہم واجبات ومحرمات تکالیف شرعی تم سے اٹھاتے ہیں حلال وحرام تم سے اٹھاتے ہیں چنانچہ آغا خان نے اپنے لوگوں سے واجبات ومحرمات کو اٹھایا ہے امامیہ بھی کہتے ہیں امام کی بیعت کرنے کے بعد کوئی واجب وحرام نہیں رہتا،اپنے علاوہ دوسروں کا مال بھی جائز ہے حکومت کا مال بھی جائز ہے۔

۶۔مجتہدین وعلماء کی اطاعت ہر حال میں واجب ہے یہ کہنے والے بھی حلولی ہیں،جیسا کہ اطاعت مجتہدین اور ان کے اختیارات کے بارے میں جو باتیں آئی ہیں ان سے یہ بات

واضح ہے۔سلفیہ کے بارے میں صاحب اعلام موقعین نے لکھا ہے علماء کا جو بھی حکم ہوانجام دیں بعض نے اور جگہ پر بھی کہا ہے کہ جس طرح قرآن وسنت کی اطاعت واجب ہے فقہاء کی اطاعت بھی واجب ہے۔چونکہ حق حکم صرف اللہ کیلئے ہے لہٰذا امر ونہی کا اختیار اگر غیر اللہ کو دیں گے تو یہ حلولی کی منطق ہی ہوگی۔

١۔فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور ٢۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تاليف شريف يحيى الامين ٣۔معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابی عبد الله عامر عبد الله قالح ٤۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعداد حسين على حمد ٥۔موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

۸۴۔حشویہ:۔

حشویہ مادہ حشیش سے لیا ہے حشیش سوکھی گھاس کو کہتے ہیں جو کسی بھی ظرف میں بھرنے کے لئے استعمال ہوتی ہے۔سابق زمانے میں گھاس سے تکیہ بھرتے تھے۔فرقوں نے قرآن و سنت سے نظر ہٹانے کے لئے پہلے مرحلے میں جمع حدیث اور حفظ حدیث کے فضائل جعل کیے ،ہر صاحب صلاحیت واہلیت والے کے ساتھ نا اہل بھی اس میدان میں اترے، ہر کس وناکس جس نے بھی حکمت کی بات یا ضرب المثل سنی اس کو حدیث کے نام سے جمع کیا،اتنی احادیث جمع کیں کہ لوگوں نے ان کو حشیش سے تشبیہ دی ان کے مقابلے میں دوسرے گروہ نے اخبار ضعیفات ومرسلات ومقطوعات کو وحی کہہ کر اسلام پر ٹھونسا ہیں۔اہل حدیث مخالف قرآن ہونے کے بہت سے شواھد وقرائن ہیں۔

ا۔انہوں نے ختم حدیث رکھا ہے جو ختم قرآن کے مقابل ہے،بقول علماء یہ وحی غیر متلو ہے۔

۲۔حدیث پڑھنے کے فضائل پر احادیث لائی ہے یہاں تک کہ مجامع کے مجامع بنے ہیں۔

۳۔کبھی قرآن کے بارے میں نہیں پوچھتے۔

۴۔حدیث اور قرآن دونوں کو ایک مصدر گردانتے ہیں۔

فرقوں کی گروہ بندی کی وجہ سے ایک نے خود کو اخباری تو دوسرے نے اہل حدیث کہا ہے۔ دونوں کا کام قرآن واسوۂ رسولؐ سے ہٹ کر شریعت کو چلانا ہے گرچہ اس فرقے کا بانی شیخ امین استرآبادی متوفی ۱۰۳۶ھ کو بتاتے ہیں لیکن ان کا سلسلہ کلینی سے شروع ہوتا ہوا اب تک جاری وساری ہے۔بطور ظاہر اخباری کی بدنامی سے جان چھڑانے کیلئے اصول فقہ بنائے،اصول فقہ کس حد تک میدان عمل میں صحیح اور ضعیف میں تمیز کرتے ہیں اس کا جواب نفی میں ہے چنانچہ ابھی تک طواف مقام ابراہیم اور بیت کے درمیان ہونا چاہیئے اس حدیث اور فتوے پر عمل ابھی تک جاری ہے۔ اس فریق کے مقابل میں کھڑے ہونے والے وحید بہبہانی متوفی ۱۲۰۸ھ کو بتاتے ہیں لیکن ان سب کی منزل ومقصود اور طریقہ کار ایک ہی ہے یعنی قرآن وسنت نبیؐ سے ہٹ کر دین وشریعت چلانا ہے۔ جہاں تک اخباری واہل حدیث کی بات ہے تو واضح ہے کہ ان کا کہنا ہے کہ جو کچھ اصول کافی، من لا یحضر الفقیہ ،الاستبصار تہذیب میں ہے وہ سب صحیح ہے وہ حدیث صحیح وحسن وموثق وضعیف میں تقسیم کو نہیں مانتے۔ان کا کہنا ہے جو کچھ ان کتابوں میں ہے وہ سب صحیح ہے کسی حدیث کو آپ رد نہیں کر سکتے ہیں۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله قالح ٤۔کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد

الله ابی خلف الاشعری القمی

۸۵۔حنبلیہ:۔

منسوب ہے احمد بن حنبل متولد ۱۶۴ھ متوفی ۲۴۱ھ۔تفصیل مذاہب فقہی مسلمین میں دیکھیں۔

۱۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ۳۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

۸۶۔حنفیہ:۔

منسوب ہے نعمان بن ثابت کنیت ابوحنیفہ فقیہ عراق مبدع قیاس متوفی ۱۵۰ھ تفصیل مذاہب فقہی مسلمین میں دیکھیں۔(معجم الفرق ص ۱۰۴)

۱۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

٤۔اسلام بلا مذاهب تالیف دکتورمصطفی الشکعة ٥۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٦۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

"حرف خاء"

۸۷۔خاطیہ:۔

معتزلہ کا ایک فرقہ ہے منسوب ہے احمد بن خابط سے ان کا عقیدہ تھا ابا ذر غفاری حضرت محمدؐ سے زیادہ زاہد تھے بعض خابطہ نے کہا ہے کتاب فرھنگ فرق اسلامی میں آیا ہے کہ اللہ نے تدبیر کائنات حضرت عیسیٰ کو تفویض کی ہے لہٰذا عیسیٰ ہی دوسرا خالق ہے عیسیٰ قیامت کے دن لوگوں سے حساب لیں گے مسیح نے ہی اپنے باپ آدم کو خلق کیا وہ تناسخ کے قائل تھے۔ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح علی، اللہ جسمانیت رکھتے ہیں۔تمام حیوانات، حشرات اور پرندے بھی انسان جیسی امت ہیں ان کے بھی انبیاء ہوتے ہیں۔(معجم فرق اسلام ص ۱۰۷)

۱۔الفرق بین الفرق تالیف عبد القاھر بن طاھر بن محمد البغدادی

۲۔الملل و النحل تالیف الامام ابی الفتح محمد بن عبد الکریم الشھر ستانی

۳۔فرھنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

٤۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۸۸۔خطابیہ:۔

یہ محمد بن مقلاص بن ابی زینب الاسدی الکوفی مقتول ۱۳۱ھ سے منسوب ہے۔یہ امام صادق کی الوہیت کا دعویدار تھا اس نے امام صادق کے بعد خود کو نبی قرار دیا، یونس بن طبیان نے ابی الخطاب کی بیٹی کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا السلام علیک یا بنت رسول اللہ پھر کہا کہ اللہ نے جعفر میں حلول کیا ہے پھر کہا حسن و حسین ابن اللہ ہیں اور ابی الخطاب ان سے بھی افضل ہے۔ وہ اپنے مخالفین کے خلاف جھوٹ بولنے کا حکم دیتا تھا۔ یہ کہتا تھا کہ جنت اسی دنیا کی نعمت کو کہتے ہیں جہنم اسی دنیا میں راحت و آرام کو کہتے ہیں۔اس نے زنا سرقت اور شرب خمر کو حلال قرار دیا ہے، کسی

کے ہاتھ قتل ہونے والے کیلئے شہادت اسی کی اختراع ہے۔اس کے بارے میں کتاب ''خطاحیون''میں دیکھیں۔اس نے تمام فرائض چھوڑنے کا حکم دیا،اس کے بعد اس کے پیروان چندفرقوں میں تقسیم ہوگئے۔المفضلیہ،العجلیہ،العمریہ،المعمریہ،البزیعیہ ہے۔

١۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٢۔کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

٣۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٤۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله قالح ٥۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

٨٩۔خوارج:۔

کتاب اعتقادات فرق مسلمین ومشرکین میں خوارج کے ٢١فرقوں کا ذکر کیا گیا ہے ہر ایک حروف تہجی کی ترتیب سے بیان کیا گیا ہے،خوارج وہ گروہ اعراب عراق ہے جو ٣٧ہجری میں فتح ہونے کے بعد شکست خوردہ فارس ومصر وروم وشام کے پناہ گزینوں میں سے تھے جنہوں نے حضرت عثمان کو اپنے خانہ میں محصور کرنے کے بعد قتل کیا اور بعد میں حضرت علی کی بیعت کرکے ان کے لشکر میں اشعث بن قیس کی سرکردگی میں شامل ہوگئے۔علی کو فتح ملتے ہی انہوں نے لشکر کے بیچ بیٹھ کر تلاوت قرآن شروع کی اور علی کو صلح کرنے اور ثالثی کے لئے ابوموسیٰ اشعری کو انتخاب کرنے پر مجبور کیا پھر اس صلح کو توڑنے پر مجبور کرکے اسلامی نظام میں تغیر وتبدل و ترامیم من جانب واحدہ کا اعلان کیا۔خوارج نے از خود ترامیم کی ہیں:

١۔خلیفہ مسلمین تنہا قریش سے نہیں بلکہ عامۃ الناس سے منتخب ہوگا۔

٢۔گناہ کبیرہ کا مرتکب کافر ہوگا وہ مخلد فی النار ہوگا۔

۳۔خلیفہ سوم اور علی دونوں شریعت سے عدول کر کے مستحق لعن قرار پائے ہیں۔

۴۔انہوں نے غیر مسلمین کو اپنے ہاں تحفظ دیا لیکن جان ومال مسلمین کو ہدر کیا۔

۵۔اپنوں میں سے ہی عبداللہ بن وہب راسبی کو امیر المومنین انتخاب کیا۔اس فتنے کی آگ کو روشن کرنے والے اشعث بن قیس کندی، مسعر بن فدکی تمیمی اور زید بن حصین الطائی ہیں۔

فرق معاصر ج ا ص ۸۸ پر آیا ہے تاریخ فرق ومذاہب مسلمین کا معروف ومشہور اور انتہائی نا قابل فراموش حرکات کا حامل فرقہ خوارج ہے جس نے اپنا ساتھ نہ دینے والوں کو کافر قرار دیا ہے۔خوارج انتہائی تند وتیز تشدد کا حامل فرقہ ہے۔یہ فرقہ آیت کریمہ ''لاتغلوا فی دینکم'' کی ضد میں وجود میں آیا ہے جہاں انہوں نے ایک طویل عرصہ خریطہ مملکت اسلامی پر ہرج ومرج قائم کر کے رکھا۔انہوں نے شرق وغرب عمان وحضر موت افریقہ پر حکومت کی ہے۔اس فرقے نے مملکت اسلامی میں قائم حکومتوں کی نیندیں حرام کی ہیں۔خوارج ایک فرقہ بائدہ (ختم شدہ) نہیں بلکہ ہمہ وقت جاری فرقہ ہے بلکہ بعض کے کہنے کے مطابق یہ مدفون اجساد بالیہ آثار قدیمہ کی مانند نہیں بلکہ اسکی حرکات وسکنات، افکار ونظریات اور اہداف ومقاصد تر وتازہ ہیں یہ جاری وساری فرقہ ہے ملک میں قائم احزاب چاہے دائیں باز وو الے ہوں یا بائیں، تمام انہی کے وراث ہیں۔عصر حاضر ممالک اسلامی میں قائم احزاب مارکسیسی انہی کے وارث ہیں ان کی ذیلی منظمات ان کا نمونہ کامل ہیں۔

اس حوالے سے ہم حاضر کو ماضی سے جوڑنے کے لئے ان کے صفحات پلٹا رہے ہیں۔

اصطلاح فرق ومذاہب میں خوارج کی تعریف یوں کی گئی ہے حکومت منتخب کے خلاف بغاوت کرنے والے کو خوارج کہتے ہیں چاہے یہ خلفائے راشدین کے دور میں ہو یا بنی امیہ وبنی عباس

کے دور میں ہو یا عصر حاضر میں مملکت اسلامی کے امن وسکون کو برباد کرنے والے ہوں، سب خوارج کے زمرے میں آتے ہیں۔

یہ تاریخ فرق ومذاہب میں سب سے پہلا فرقہ ہے جو جسم امت اسلامی میں پھوٹ پڑا اور جس نے اپنا تشخص ''شراۃ'' سے کیا یعنی جنت خریدنے والا اور بعد میں ان کے مذموم عزائم و خیانت وغداری سامنے آنے کے بعد خوارج کے نام سے معروف ومشہور ہوا۔ انہوں نے اپنے لئے الگ نام رکھے لیکن امت نے ان کے رکھے گئے نام کو مسترد کیا اور انہیں خوارج ہی کہا۔ اس فرقہ کی بنیاد جنگ صفین میں امیر المومنین کے لشکر میں روپوش منافقین نے ڈالی ہے۔ یہاں دیکھنا ہوگا کہ لشکر علی میں شریک افراد کہاں سے تھے۔ ہم دیکھتے ہیں لشکر علی میں شامل افراد عراق و کوفہ سے تھے۔ عراق وکوفہ اس وقت مسکن منافقین تھا۔ یہ وہی لوگ تھے جنھوں نے حضرت عثمان کو ان کے گھر میں قتل کرنے کے بعد کوفہ میں سکونت اختیار کی اور مستقبل کیلئے منصوبہ بندی کرتے رہے۔

خوارج جنگ صفین میں علی کے لشکر میں شامل ہو گئے بعد میں انھوں نے علی کو صلح پر مجبور کیا پھر علی کے خلاف خروج کیا۔ پہلے مرحلے میں انھوں نے لشکر علی کی چومتی ہوئی فتح کو روک کر تنازعات کو جوں کا توں باقی رکھنے کا بندوبست کیا۔ جب وہ اس مقصد میں کامیاب ہوئے تو انہوں نے اپنے ہی طلب کردہ مطالبات سے انحراف کر کے بغاوت کا اعلان کیا اور ایک نامفہوم اور ناقابل عمل اور بے معنی شعار کو اٹھایا تو امیر المومنین نے اس شعار کو باطل اور حقیقت سے متصادم قرار دیا (لاحکم الا اللہ) انکا شعار تھا۔ تاریخ میں اس جیسے شعار اٹھتے رہتے ہیں خاص کر آج کل پاکستان میں اٹھنے والے شعارات جیسے روشن پاکستان، نیا پاکستان یا نظام ولایت یا نظام خلافت، لبیک یا رسول اللہ، لبیک یا حسین یا لبیک یا قدس کا شعار بلند کرنے والے سب خوارج

سے ماخوذ ہیں۔ اگر کوئی شخص اس شعار کے محتوی ومضمون کو سمجھے تو وہ ہر فرقہ کی شناخت آسانی سے کرے گا' ملک میں جماعتی بنیادوں پر انتخاب بھی فلسفہ بیعت خوارج سے ملتا ہے کہ ملک کو کس طرح اور کیسے کمزور رکھیں، لہٰذا جو شخص یا گروہ معاشرے میں بے مفہوم وغیر واضح اور نا قابل عمل نعرے بلند کرتے ہیں درحقیت وہ شخص یا گروہ فرقہ خوارج سے تعلق رکھتا ہے۔

یعنی خوارج پہلے مرحلے میں مسلمانوں کی مرکزی رمز وحدت یا نقطۂ اتفاق پر حملہ آور ہوئے دوسرا یہ کہ انہوں نے ہر گناہ کبیرہ کرنیوالے کو کافر قرار دیا۔ صدر اسلام میں پیغمبرؐ کے بعد خلفاء راشدین کے تیس سال تک کے دور میں کسی نے گناہ کبیرہ کے مرتکب کو کافر نہیں کہا تھا ،واجب القتل قرار نہیں دیا تھا، گناہ کبیرہ کرنے والے کو فاسق کہتے تھے کافر وواجب القتل نہیں کہتے تھے۔

خوارج کی دوسری شناخت یہاں سے کریں جہاں انھوں نے علی اور عثمان اور انکے اصحاب سب کو مستحق لعن وکفر قرار دیا ہے۔

خوارج جامعہ اسلامیہ کے رحم میں پرورش پانے والے منافقین ہیں جنہوں نے پہلے حضرت عثمان کو قتل کیا پھر صفین میں لشکر پیادہ کے قائد اشعث بن قیس کی نظارت ورہبری میں مرکزی رمز وحدت امت پر ٹوٹ پڑے گویا جو بھی امت مسلمہ کی رمز وحدت یا نقطۂ وحدت پر حملہ آور ہوں وہ خوارج کہلائیں گے۔ یہ فرقہ اپنی جگہ عامۃ المسلمین سے چندین امتیازات کا حامل ہے۔

۱۔ یہ بدوی صفات کے حامل ہیں جن کے بارے میں ''اَلْأَعْرابُ أَشَدُّ كُفْراً وَ نِفاقا'' آیا ہے۔

۲۔ معاصی کبیرہ کے حامل افراد کو دائرہ اسلام سے خارج کر کے محکوم بکفر کرنے والوں کو

امن کااعزاز دیا۔

۳۔خلفاء پرسب وشتم کارواج انہی سے آغاز ہوا ہے۔

۴۔حضرت علی کے قتل سے تقرب اللہ چاہنے والا ہے۔

۵۔دین اسلام میں پدر مادر آزاد جمہوریت کے داعی خوارج ہیں۔

۶۔تشتت پذیری اور افتراق گرائی میں ان کی مثال نہیں ہے چنانچہ ان کے ۳۰ فرقے بتائے جاتے ہیں۔

۷۔مسلمانوں سے نفرت وکراہت اور یہود ونصاریٰ سے محبت والفت ان کی نشانی ہے۔

۸۔عقائد ومطالبات میں اجمال گوئی جیسے حکومت صرف اللہ کی ہوتی ہے اور اللہ کے علاوہ کسی کوحکومت کرنے کا حق نہیں جبکہ وہ خود بدترین مستبد حکمران تھے۔

۹۔یہ اپنے محسنین رؤف ومہربان کے خلاف تیروتلوار اٹھانے والے نامراد تھے چنانچہ امام حسین، زید بن علی اور عمر بن عبدالعزیز کے ساتھ تاریخ میں انکارویہ اس کا عکاس ہے۔

۱۰۔قیام خوارج کا اگر تجزیہ کریں تو احزاب دینی وسیاسی میں آپ کوان کا چہرہ واضح نظر آئے گا۔جس طرح مغرب نے مسلمان ملکوں میں احزاب سیاسی بنا کر اقتدار اعلیٰ مسلمین کو دین ودیانت سے اجنبی یا ضد اسلام والوں کے حوالے کرنے کی تحریک چلائی اور وہ کامیابی سے چل رہی ہے خوارج بھی انہی اہداف کو لے کر نکلے تھے۔

۱۱۔خوارج قریش کی شرط کے خلاف تھے گویا یہود ونصاریٰ ومجوس اس شرط کو ہٹانا چاہتے تھے کہ خلیفۂ مسلمین قریش یا سابق اسلام، سابق ہجرت وجہاد والا ہونا چاہیے۔جس طرح ہمارے ۱۴۳۳ھ کے انتخابات میں الیکشن کمشنر کی طرف سے پی پی، ایم کیوایم، الحادیوں اوران

کے امیدواران کوکلمہ اور دین سے متعلق سادہ سادہ باتوں سے آگاہی کی شرط ناگوار تھی۔ اسی طرح بیرون ملک مقیم افراد کوبھی ووٹ دینے کی تحریک چلائی گئی تھی تاکہ مغرب والوں کو یہاں حکومت کرنا آسان ہوجائے یہ فکر بھی فکر خوارج سے ملتی ہے۔

یہ فرق درفرق ہوگئے ہیں۔ وہ معمولی سی باتوں پہ الگ ہوئے اور نئے گروہ بنائے گئے مؤرخین نے لکھا ہے ان کی تعداد ۲۵ سے ۳۰ تک جا پہنچی ہے۔ اگر یہ لوگ اپنی جگہ متحد ہوجاتے تو عالم اسلام کا نقشہ ایک جنگلستان بن جاتا۔ اللہ نے امت کو ان کے شر سے بچایا جس طرح پاکستان میں پرویز اور ضد اسلام الحادی پارٹیوں کے اتحاد یہ سے بچا کر اسلام و مسلمین کو بچایا ہے۔

خوارج کے بعد خوارج کے نقش قدم پر چلنے والے شیعہ ہیں لیکن مضاف الیہ، مخذوف ہے کون ہے معلوم نہیں؟ یہ نیچے کے طبقات سے تعلق رکھنے والے بلکہ مشکوک لوگ تھے۔ لفظ شیعہ مبہم غیر واضح یعنی یہ کس کے شیعہ ہیں؟ جب ان لوگوں نے انتخاب میں شرکت پر اصرار و ہنگامہ کیا تو لوگوں نے ان سے پوچھا کس سے اتحاد کریں گے تو یہ ٹال مٹول کرتے تھے۔

انہوں نے خود کو کبھی شیعہ اہلبیت بھی کہا ہے لیکن یہ بھی مبہم و مجمل ہے کہ یہ اہل بیت کس کے ہیں۔ انہوں نے حاکم کیلئے دو ایسی شرائط لگائی ہیں جو اس وقت تک نہیں پہچانی جاسکیں، متعارف نہیں ہوسکیں۔ پہلے چاروں خلفاء میں اسطرح کی شرط کا کوئی ذکر نہیں تھا۔ یہ شرائط منصوصیت اور عصمت کی تھیں جو نبوت کے بعد ناممکن تھیں۔ لہٰذا اس حوالے سے شیعہ کا نعرہ نعرۂ خوارج کی مانند ہے یہ اسلامی مرکز کو نقطۂ متنازع رکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ انھوں نے ایسی شرائط لگا کر معاشرۂ اسلامی کو اسلام سے دور اور کفر سے نزدیک رکھا ہے۔ خلفاء پر سبّ و شتم کرنے کی سنت شیعہ نے خوارج سے مستعار لی ہے۔ اسی طرح شیعہ نے منکر امام کو کافر گردانا ہے جبکہ امام

نہ اصول دین میں شمار ہوتا ہے نہ فروع دین میں۔ قیادت ورہبری ضرورت اجتماعی ہے جس کے منکر کو انھوں نے کافر گردانا ہے۔ جس طرح خوارج نے گناہ کبیرہ کرنے والے کو کافر گردانا اسی طرح شیعہ نے امامت کا انکار کرنے والے کو کافر گردانا۔ یہ دوفرقے میدان عمل میں سرگرم رہے، کبھی شیعہ خوارج میں گھس گئے اور کبھی خوارج شیعوں میں مدغم ہوئے۔ معاویہ اوران کے بعد آنے والے خلفاء بنی امیہ نے اپنے نظام کے خلاف بغاوت وسرکشی کرنے والوں کو سختی سے کچل دیا، چنانچہ انکا نام ونشان ناپید ہوگیا یہاں تک کہ وہ عمر بن عبدالعزیز کے دور میں بھی دوبارہ سر نہ اٹھا سکے۔

صفین کے بعد لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے حزب معاویہ، حزب علی اور حزب خوارج۔ حضرت علی کے قتل کے بعد علی کے ماننے والے شیعہ اور خوارج دونوں ایک ہو گئے دونوں نے امام حسن کی اس شرط پر بیعت کی کہ دشمن سے لڑیں گے لیکن جب میدان میں پہنچ گئے تو خوارج امام حسن پر ٹوٹ پڑے، نعرہ صلح صلح بلند کیا، جب امام حسن خلافت سے تنازل ہوئے تو یہی لوگ امام حسن کو مذل المومنین کہنے لگے جس میں شیعہ اور خوارج دونوں ایک ہی تھے معاویہ نے دونوں کو کچل دیا۔

اس دوران معاویہ یا زیاد بن ابیہ یا ثمرۃ بن جندب کے معتوب مقتولین کو شیعہ کہا گیا، یہاں یہ نہیں کہا گیا کہ خوارج کو مارا گیا بلکہ کہا گیا کہ معاویہ نے شیعوں کا قتل عام کیا معاویہ حاکم تھے شیعہ اور خوارج باغی و طاغی تھے لیکن امام حسن اور امام حسین اور دیگر خاندان بنی ہاشم ان باغیوں طاغیوں کے حامی نہیں تھے البتہ انہوں نے بعض شخصیات کے بارے میں احتجاج کیا چونکہ وہ بے قصور یا آپ کے خاص الخاص تھے معاویہ کے بعد یزید کے دور میں پھر شیعہ اور خوارج یزید کے خلاف ہو گئے خوارج امام حسین کے حامی ہو گئے لیکن بعد میں سوائے محدود افراد

کے باقی یزید سے مل گئے۔ یزید کے بعد خوارج روپوش ہوگئے خاندان اہل بیت بنی امیہ کے خلاف قیام کے حق میں نہیں تھا یہاں سے امت میں دوگروہ ہوگئے۔

۱۔حکومت کے خلاف وہ لوگ جنہیں شیعہ یا خوارج کہتے تھے۔

۲۔حکومت کے حامی گروہ تھے جن کا کوئی نام نہیں تھا بلکہ عامۃ المسلمین کہلاتے تھے۔ یہاں شیعہ خلفاء کے حامیوں کو ظالم کہہ کر انھیں برا بھلا اور نفرت وکراہت سے باغی وطاغی کہتے تھے‘ان کی عدالتوں میں جانے سے منع کرتے اور ان کو طاغوت کہتے تھے، جمعہ و جماعت میں شرکت سے منع کرتے تھے چنانچہ اس کا مظہر آج حرمین شریفین میں نظر آتا ہے جہاں اوقات نماز میں یہ شرکت نہیں کرتے بلکہ امام کعبہ اور امام مسجد نبوی کے پیچھے نماز پڑھنے سے روکتے ہیں یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ گروہ الحادی نے فکری جنگ شروع کی۔

بلتستان کے علماء ودانشوران اپنے کفر والحاد دوستی میں بے شرم ہیں مثلاً پرویز مشرف نے کھلے الفاظ میں سینہ تان کر کہا، آجاؤ میں کافر ہوں، کسی نے میرا کچھ بگاڑنا ہے تو سامنے آئے؟ لیکن انھوں نے مشرف کی طول عمر، کامیابی اور حکومت کے دوام کے لئے دعائیں کی ہیں۔اگر کبھی ہم جیسے بے وقوف ناعاقبت اندیش سوال کرتے ہیں کہ حضور وہ تو ملحد اور مسلمان کش ہے تو اس پر آغائے جوہری وغیرہ جواب دیتے ہیں کہ اس نے وہابیوں کو مارا ہے۔

افکار ونظریات وعقائد خوارج:۔ (کتاب فرق معاصر ج ا ص ۱۳۹)

کہتے ہیں خوارج ایک فرقہ نہیں بلکہ ایک حزب سیاسی ہے جو صرف مسئلہ خلافت میں دلچسپی رکھتے تھے اور اس کے حصول کیلئے سرگرم تھے لیکن یہ ان پر پردہ ڈالنے کے مترادف ہے، وہ افکار وعقائد منحرفہ ونکرہ کے بھی حامل تھے۔ وہ اپنے افکار ونظریات وعقائد فاسدہ کے نفاذ کی خاطر اقتدار پر قبضہ جماتے رہے ہیں، ان کی مثال آج کی اسمبلیوں میں آنے والے ان پڑھ

جٹ لوگوں کی مثال ہے۔ اس سلسلہ میں ہم ان چند افکار ونظریات کا تذکرہ کریں گے جنہیں انہوں نے سیاست کے علاوہ ٹھونسنے کے لئے طاقت وتشدد کا استعمال کیا ہے۔

۱۔ وہ نصوص اسلامی کی تاویلات کرتے تھے جبکہ ان کی تاویلات کی برگشت یہود کو جاتی ہے۔

۲۔ بعض ظاہر پر جمے ہوئے تھے وہ معنیٰ حقیقی کی تلاش میں نہیں ہوتے تھے جیسا کہ احمد امین نے ضحیٰ الاسلام ج ۳ ص ۳۳۴ پر ذکر کیا ہے۔ بعض نے کہا ہے وہ نصوص کی اپنی خواہش کے مطابق تاویل کرتے تھے بعض علماء نے کہا وہ اس سلسلہ میں منقسم تھے بعض تاویل کے اور بعض ظاہر کے قائل تھے۔

۳۔ اللہ کی صفات کو صفات ذاتی نہیں سمجھتے تھے بلکہ زائد بر ذات سمجھتے تھے۔

۴۔ وہ مرتکب گناہ کبیرہ کو کافر سمجھتے تھے ایسے تمام گناہ گار اُن کی نظر میں دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

۵۔ اکثر خوارج کا کہنا ہے ان کے ہاں کفر کی بنیاد صرف عصیان ونافرمانی نہیں ہے بلکہ عدم معرفت اللہ بھی ہے انہوں نے اپنے اس نظریے کے لئے سورہ تغابن آیت ۲، مائدہ ۴۴، سباء ۱۷ سے استدلال کیا ہے۔

۶۔ امامت خوارج کے پاس سب سے بڑا مسئلہ تھی وہ امامت کی خاطر ہی میدان جنگ میں نبرد آزما ہوئے تھے۔ وہ ہمیشہ امام تک رسائی اور خصوصیات میں اختلاف رکھتے اور ظاہری طور پر خود کو اس منصب کے لیے زاہد دکھاتے تھے۔ اسے حاصل کرنے کیلئے وہ کسی قسم کی نرمی نہیں برتتے اور اسے ضرورت اجتماعی سمجھتے تھے کہ اس کے بغیر معاشرے میں استقرار نہیں آتا۔ اس حوالے سے انہوں نے خود کو اس منصب سے بے دل اور بے رغبت دکھانے کیلئے نعرہ بلند کیا کہ"

لا حکم الا اللہ'' لیکن دوسری طرف سے وہ قریش کی شرط کو ہٹانے اور قرآن اور سنت میں اس کا ذکر نہ ہونے سے استناد کرتے تھے۔اس کے باوجود انہوں نے امامت کے لئے سخت ترین شرائط لگائی تھیں۔

۷۔ان کے بعض فرقے عورت کی سربراہی کے بھی قائل تھے۔خوارج اپنے مخالفین کے ساتھ بدترین وسیاہ ترین تشدد رکھتے اور انھیں کافر سمجھتے تھے۔

خوارج اور مرتکب گناہ کبیرہ:۔

خوارج نے مرتکب معاصی کبیرہ کو کافر اور مخلد فی النار قرار دیا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ ہم پہلے مرحلے میں جان لیں کہ گناہ کبیرہ کیا ہے اور اس کے مقابل میں گناہ صغیرہ کیا ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں سورہ نساء آیت ۳۱،شوریٰ ۳۷،نجم ۳۲ میں آیا ہے جو گناہ کبیرہ سے اجتناب کریں گے تو ہم انہیں گناہ صغیرہ کی معافی دیں گے۔تفسیر شعراوی ج ۴ص ۲۱۶۴ پر بیان ہے عمرو بن عبیدہ بصری امام جعفر صادق کے حضور میں مشرف ہوا اور سورہ نجم کی آیت ۳۲ کی تلاوت کی پھر خاموش ہو گئے تو امام نے ان سے سوال کیا یا ابن عبیدہ خاموش کیوں ہوئے ہو۔تو اس نے کہا میں جاننا چاہتا ہوں قرآن میں گناہ کبیرہ کن گناہوں کو کہا گیا ہے تو اس پر امام نے جواب کا آغاز اس آیت سے کیا ہے۔

۱۔شرک:۔سورہ نساء آیت ۴۸ سب سے بڑا گناہ شرک ہے،شرک سے نیچے گناہ کو اللہ بخش دے گا،مشرکین کے لئے جنت حرام ہے سورہ مائدہ آیت ۷۲۔

۲۔رحمت اللہ سے مایوس ہونا،یہ نشانیٔ کفر ہے سورہ یوسف آیت ۸۷

۳۔قہر وعذاب الٰہی سے لاپرواہ ہونا سورہ اعراف ۹۹

۴۔عاق والدین جسے اللہ نے شقی کہا ہے سورہ مریم ۳۲

۵۔قتل مومن از روئے عمداً سورہ نساء آیت ۹۳

۶۔مومنہ عورتوں کو زنا کی تہمت لگانا سورہ نور آیت ۲۳

۷۔رباء بقرہ ۲۷۵

۸۔میدان جنگ سے فرار انفال ۱۶

۹۔مال یتیم کھانا نساء آیت ۱۵۔

۱۰۔زنا سورہ نساء آیت ۶۷ فرقان ۶۹

۱۱۔گواہی حق چھپانا بقرہ ۲۸۳

۱۲۔یمین غموص یعنی ایک فعل انجام دیا اور قسم کھائی انجام نہیں دیا سورہ آل عمران آیت ۷۷

۱۳۔مال غنیمت میں خیانت کرنا سورہ العمران ۱۶۱

۱۴۔شراب پینا مائدہ ۹۰

۱۵۔ترک صلوٰۃ مدثر آیت ۴۳

۱۶۔عہد وپیمان توڑنا صلہ رحمی سے کٹ جانا بقرہ ۲۷

قرآن میں بطور محکمات صریحاً انھیں بڑے گناہ گنا گیا ہے بطور خلاصہ ہر وہ گناہ جس کے لئے اللہ نے دردناک عذاب رکھا ہے وہ گناہ کبیرہ ہے۔گناہان کبیرہ میں بعض گناہ اللہ کی الوہیت سے جنگ ہیں جیسے شرک یا اللہ کے قہر وعذاب سے بے پروائی ،رحمت الٰہی سے مایوسی، اللہ نے ان گناہوں کے مرتکبین کو کافر کہا ہے لیکن باقی گناہان کبیرہ کے مرتکبوں کو وعدہ عذاب دیا ہے انھیں خالدین فی النار کہا ہے کافر نہیں کہا ہے بلکہ جن کو ان گناہوں کے ارتکاب میں سزائیں دی جاتی ہیں ان پر نماز جنازہ ہوتی ہے طلب مغفرت بھی ہوتی ہے۔

١ ـ اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ٢ ـ تاريخ الفرق و عقائدها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ٣ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٤ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٥ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٦ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ٧ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل ٨ ـ كتاب المقالات و الفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى ٩ ـ موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

١٠ ـ الفرق بين الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادى

١١ ـ الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى

۹۰۔ خوجہ وخوجگان:۔

کسی بھی ملک میں سیاسی،اجتماعی اور اقتصادی وسماجی گردش کا ایک ستون مالی سرمائے کو گردانا جاتا ہے۔ ہمارے ملک میں یہ ستون زیادہ تر خوجہ وخوجگان ہوتے ہیں۔برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کا ایک فرقہ خوجوں کا ہے،ان کا تعلق پہلے ہندوؤں کی قوم لوہانہ سے تھا،یہ چودھویں صدی عیسوی میں اسماعیلی مبلغ پیر صدرالدین کے توسط سے مسلمان ہوئے ہیں،انھیں یہ لقب انھوں نے دیا ہے۔اس کی اصل ہندی زبان میں ٹھاکر یا سردار ہیں۔

خوجہ وخوجگان اپنی تمام بود وباش میں تابع انگریز ہیں،ان کا سب کچھ انگریزی ہے وہ عندالضرورت اسلام کا نام لیتے ہیں،ملک میں ان کی واردات کی مثال انگریز کی ایسٹ انڈیا کمپنی کی مثال ہے،وہ اداروں اور گھروں میں اپنا مقام بناتے ہیں گویا اس ملک میں استعمار

مذہبی یہ لوگ ہیں گھر والوں کو اپنے مذہب میں لے جاتے ہیں۔خوجہ اور خواجگان کے بارے میں حسن امین نے اسماعیلیہ اور دائرۃ المعارف میں لکھا ہے خوجہ آغا خانی کی طرف گرائش رکھتے ہیں جبکہ بعض خواجگان اسماعیلی ہیں آغا خانی نہیں ہیں۔

خوجہ آغا خان کو اپنا مذہبی رہنما مانتے ہیں سنی خوجہ بہت متمول و مالدار اور تجارت پیشہ قوم ہیں دائرۃ المعارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی جلد ۹ ص ۴۰، یہاں بھی خوجہ کے عقائد کو اسماعیلی نزاری کی طرف برگشت کیا ہے جو اس وقت آغا خان کے پیرو ہیں وہ پاکستان میں پنجاب، بلتستان اور گجرات وغیرہ میں مقیم ہیں۔ہندوستان کے خوجہ اپنا حساب کتاب ہندی میں کرتے ہیں اور ہندوانہ رسم ورواج کے پابند ہیں۔

اسماعیلیوں نے اپنے عقائد ہندوؤں کے سامنے ایسی شکل میں پیش کئے ہیں جو ان کی ہندوانہ روایت سے ملائمت رکھتے تھے ہندوؤں کا عقیدہ ہے ان کا ظہور آئندہ کسی زمانے میں ہوگا اسماعیلیوں کے امام تین شکل میں چلتے ہیں امام مستور جسے کوئی بھی نہیں دیکھ سکتا ہے، اس کو پروپیگنڈہ بھی کہہ سکتے ہیں، امام مستودع امام حاضر اکثر وبیشتر غائب ہی رہتا ہے، فی زمانہ مستعلی کے امام غائب ہیں۔بہر حال یہ ہمیشہ اسلام کے خلاف ہی رہے ہیں۔ برصغیر میں مالی معاملات میں پنجابی خوجہ کی تنظیم میں آغا خان کو مرکزی حیثیت حاصل ہے ہر جماعت کا اپنا علیحدہ جماعت خانہ ہوتا ہے۔کبھی اس کو محفل کہتے ہیں مسجد برائے نام ہوتی ہے۔خوجہ وخوجگان اسلام کی رو سے دوہری شناخت کے حامل ہیں۔ وہ نجی سرگرمیوں میں بھرپور انداز میں اسلام ومسلمین کا مسخرہ کرتے ہیں، کہتے ہیں ہم عام مسلمان نہیں ہیں اسی حوالہ سے انہیں جہاں جہاں اسلام کی سربلندی کیلئے کوئی شخص یا ادارہ کھڑا ہوتے نظر آئے، وہاں وہ تھیلی اور لفافے کی صورت میں حصہ ڈال کر رفتہ رفتہ اس کو یرغمال بناتے ہیں اور غیر شعوری طور پر اُن کو اسماعیلی گردانتے ہیں۔یہ

اندر سے اسماعیلی باہر سے اثناعشری ہوتے ہیں وہ اسماعیلیوں سے مختلف نہیں بلکہ وہ اسماعیلی ہیں اثناعشری یہ ایک قسم کی نئی چھتری ہے۔

ان کی تمام ترجیحات مال ودولت بنانا ہوتا ہے۔جس ملک میں جہاں کہیں انسان دوستی اور خدمتِ خلق کے مظاہر نظر آتے ہیں وہاں ان کی شرکت ہوتی ہے اگر یہ کسی وقت دینی جماعتوں کے ساتھ تعاون کرتے دکھائی دیں تو وہاں بھی ان کا مطمع نظر اسلام نہیں بلکہ اپنے وقتی مفادات ہوتے ہیں۔کوئی مسلمان اور خاص کر عالم دین نظر آئے تو تواضع وانکساری دکھاتے ہیں،ان کی تمام سرگرمیاں نفاق پر مبنی ہیں،وہ کسی بھی وقت اسلام کی سربلندی نہیں چاہتے ہیں۔ لہٰذا وہ مولویوں کو عمارتیں بنانے میں مصروف رکھتے ہیں،وہ جانتے ہیں عمارتیں ان کے مفادات کے خلاف نہیں اٹھیں گی گویا اس کا مقصد یہ ہوا کہ لوگوں کو ٹھنڈا کرنے کے لئے بطور مسکن کچھ دینا پڑتا ہے کیونکہ اگر اسلام آجائے تو ان کی حرام خوری کی دکان کا دیوالیہ ہوجائے گا۔

۴۔اثناعشری ان کا لیبل ہے یہ اسماعیل صفوی کی اختراع واختلاق ہے جو ان کی ضرورت وحکمت عملی کے تحت گھڑا گیا ہے اس کا اعلان کرنے کے بعد اس نے اسماعیلی عقائد ہی کو اثناعشری کہہ کر بڑھا چڑھا کر پیش کیا ہے وہ اپنے مظاہر وجودی میں اسماعیلیوں سے جدا نہیں ہوتے ہیں۔ان کے عقائد،ان کا سلوک،ان کا اخلاق اور ان کے اجتماعیات وسیاسیات سب اسماعیلی ہیں۔یوں سمجھیں ان کے نمازی،روزہ دار اور حج وعمرہ والے اسماعیلیوں کے دائیں بازو ہیں جب ان کو دین کی ضرورت پڑتی ہے تو اثناعشری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور جب دین کی ضرورت ختم ہوجاتی ہے تو اپنی اصلی شکل میں تنسیخ وتعطیل شریعت کا مظاہرہ کرتے ہیں اثناعشری سے بھی وہ لادینوں کی حمایت اور نظام اسلام کی مزاحمت کراتے ہیں:

ا۔ان کے عقائد بعینہ اسماعیلیوں کے عقائد ہیں جو وقتاً فوقتاً حقائق کے پہاڑوں سے

ٹکرا کر پاش پاش ہوتے آئے ہیں۔

۲۔ جب ان پر وزراء یا کوئی قومی مقتدر شخص کا دباؤ آتے ہیں تو بڑے کی جگہ چھوٹے کو لاتے ہیں اسماعیلیوں کو چندین دفعہ ایسا سامنا ہوا ہے۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۹۱۔خیاطیہ:۔

معتزلہ کا ایک فرقہ ہے منسوب ہے عبدالرحیم بن محمد بن عثمان الخیاط متوفی ۳۰۰ھ یہ استاد ابی القاسم کعبی تھے کتاب فرہنگ فرق اسلامی میں آیا ہے وہ زیادہ تر معدومات کے بارے میں بحث کرتے تھے اسی لیے انہیں خیاطیہ کہا گیا ہے (معجم الفرق ص ۱۱۲)

۱۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

"حرف دال"

۹۲۔ دروز:۔

قاموس ادیان میں لکھا ہے یہ فرقہ محمد بن اسماعیل الدروزی متوفی ۴۱۱ھ سے منسوب ہے۔وہ ترکی النسل ہے بعض کا کہنا ہے فارس الاصل ہے۔

موسوعہ المیسرۃ ص ۳۹۷ پر آیا ہے یہ فرقہ باطنیہ کی ایک شاخ ہے جو حاکم بامر اللہ کی الوہیت کے قائل تھے ان کا سلسلہ نسب محمد بن اسماعیل تشتکین الدرزی سے ملتا ہے۔اس نے حمزہ بن علی بن محمد سے مل کر حاکم بامر اللہ کی الوہیت کا اعلان کرنا تھا لیکن محمد بن اسماعیل نے ۴۰۷ھ میں حاکم بامر اللہ کی الوہیت کا اعلان کیا جس پر حمزہ ناراض ہوگیا تو وہ مصر چھوڑ کر شام گیا ان کے عقائد چند عقائد فاسدہ کی کھچڑی ہیں،ان کے عقائد پوشیدہ ہوتے ہیں عام لوگوں کو پتہ نہیں ہوتا حتیٰ ان کے ممبران کو بھی پتہ نہیں چلتا جب تک کہ وہ ۴۰ سال سے زیادہ عرصہ نہ گزار لیں۔ان کے عقیدے کا محور حاکم بامر اللہ منصور بن عزیز باللہ ہے۔اس کے دعویٰ الوہیت اور اسلام سے بغاوت کو دیکھ کر اس کی بہن نے خاندانی اقتدار کو بچانے کی خاطر اسے ۴۱۱ھ میں قتل کیا تھا۔

محمد بن اسماعیل کے ساتھیوں میں سے حمزہ علی بن احمد متوفی ۴۳۰ھ نے اعلان کیا روح اللہ حاکم میں حلول کر گئی ہے اور لوگوں کو حاکم کی الوہیت کی طرف دعوت دی ۔لیکن محمد بن اسماعیل نے حاکم کی الوہیت کے اعلان میں جلدی کی تو حمزہ اس پر ناراض ہوا اور لوگ بھی اس پر ناراض ہو گئے تو شام گیا وہاں انہوں نے اپنا مذہب پھیلایا یہاں تک کہ ان کو حمزہ کی تعلیمات کے مخالف گردانتے ہیں۔ان کی تیسری شخصیت حسین بن حیدر فرقانی کی ہے۔

اس کی موت کے بعد اس کے پیروکار دوبارہ واپس آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔وہ منکر رسولؐ ہیں ان کا عقیدہ ہے مسیح حمزہ کی دعوت دینے کے لئے آئے تھے۔تمام ادیان سے نفرت و

عدوات رکھتے ہیں خاص کر مسلمانوں سے۔ دروز نے گزشتہ احکام کو نسخ کیا ہے، وہ تمام احکام و عبادات اسلامی کے منکر ہیں ان کے بہت سے مفکرین ہندوستان آئے اور ان کے بوذی مذہب سے یکجہتی کا اعلان کیا۔ تناسخ ارواح کے قائل ہیں جنت ونار وثواب وعقاب اور قرآن کریم کے منکر ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے قرآن سلمان فارسی نے بنایا ہے ان کی اپنی ایک کتاب ہے جس پر وہ لوگ فخر کرتے ہیں۔

ان کے نزدیک حاکم پلٹ کر واپس آئے گا اور کعبہ کو گرائے گا اور مسلمان اور نصاریٰ کو کچلے گا۔ قیامت تک وہ تنہا حکومت کریں گے مسلمانوں سے جزیہ لیں گے۔ ان کا عقیدہ ہے حاکم نے انبیاء بھیجے حمزہ اسماعیل اور ابوالخیر وغیرہ۔ جو دوسروں کے ازدواج کو حرام قرار دیتے تھے۔ صدقہ اپنے اوپر حرام قرار دیتے تھے، انہوں نے لڑکیوں کو وارث سے محروم قرار دیا، رضاعی بہن بھائیوں کے درمیان ازدواج کے قائل تھے۔ ایک روحانی ہے جن کے پاس اسرار ہوتا ہے یہ رؤسا مذہب ہیں۔ رمضان کے روزے نہیں رکھتے، حج کو نہیں جاتے، یہ لبنان اور شام میں ہوتے ہیں۔

ان کی عبادت کا نام الخلوۃ دروزی ہے جامعہ دروز دو گروہوں میں منقسم ہیں جامعہ عقلاء اور جامعہ جہلا، عقلاء کو حق ہے، عقائد واسرار وفرق جاننے کا جبکہ جاہلوں کو یہ حق حاصل نہیں۔ ان کے رئیس کو ''شیخ العقل'' کہتے ہیں ان کی کتاب ایک ہزار سال پہلے کی لکھی ہوئی ہے اس کتاب کو عام لوگ نہیں پڑھ سکتے ہیں۔ دروزی اور حزب اللہ میں اتحاد ہے۔

١۔اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ٢۔تاريخ الفرق و عقائدها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ٣۔معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله قالح ٤۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعداد

حسين على حمد ٥۔ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٦۔فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ٧۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتورشوقى ابوخليل ٨۔موسوعة الاديان (لميسرة) دار النفائس ٩۔الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى ١٠۔الموسوعة المفصله تاليف حسن عبد الحفيظ ابو الخير ١١۔تاريخ الفرق و عقائدها تاليف الدكتور محمود سالم عبيدات ١٢۔موسوعة الاديان تاليف اسماعيل حامد ١٣۔العقائد الفلسفيه المشتركه بين الباطنية تاليف دكتور محمد سالم اقدير

۹۳۔دسوقیہ:۔

یہ ابراہیم بن دسوقی سے منسوب ہے جو مصر کے شہر دسوق میں مدفون ہے۔ان کے نزدیک ابراہیم دسوقی چار اقطاب میں سے ایک ہے جو کائنات سے متعلق امور چلاتے ہیں (موسوعہ فرق ومذاہب) یہ عقیدہ وحدت الووجود کے قائل تھے وہ کہتے ہیں جتنا ممکن ہو سکے خاموش رہیں بھوکے رہیں۔

١۔فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

۹۴۔دیوبندی:۔

دیوبند بھارت کے صوبہ اتر پردیش کے ایک گاؤں کا نام ہے۔

کتاب موسوعہ میسرہ ۳۰۴ پر آیا ہے یہاں قائم دارالعلوم سے وابستہ جماعت کو دیوبندی کہتے ہیں۔ ہندوستان میں برطانیہ کے مسلط ہونے کے بعد یہاں ایک درسگاہ قائم کی گئی۔ انگریزوں نے کہا تھا کہ یہاں زبان ہندوستانی ہوگی فکروسوچ انگریز کی ہوگی،تو اس وقت کے

جید وممتاز علماء شیخ امداداللہ مہاجر مکی اور شیخ محمد قاسم نانوتوی نے ۱۵محرم الحرام ۱۲۸۳ھ کو ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی جس نے بعد میں رفتہ رفتہ ایک جامعہ کی شکل اختیار کی۔اس درسگاہ نے پوری دنیائے غیرعرب میں قائم اسلامی درسگاہوں میں عربی زبان کے حوالے سے بڑا نام بنایا،تاریخ برصغیر میں اب تک اس جیسی علوم عربی پر مسلط درسگاہ کہیں سننے میں نہیں آئی۔ یہاں سے فارغ التحصیل علماء میں عربی زبان میں عربوں جیسے بیان وتالیف کے نوابغ پیدا ہوئے ہیں۔

چونکہ یہ درسگاہ اپنے قیام کے وقت انگریزی فکراور سوچ سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے بنی تھی لیکن فکراور سوچ غیرارادی وغیرشعوری طور پر وہی پروان چڑھی جوانگریز کی خواہش تھی گویا زبان عربی ہوگی فکراور سوچ انگریزی ہوگی اس کے علاوہ وہی پہلے والی تقلید آباءواجداد ومشرکین سے ذرہ برابر انحراف نہیں کیا۔جو بات انگریزوں نے کہی تھی کہ فکروسوچ انگریز کی ہوگی زبان عربی ہوگی،اسی لئے گرچہ اسلام کے مصادر میں قرآن اور سنت حضرت محمدؐ کے بعد تاریخ کو مرکزی نصاب قرار دینے کی بات کرتے ہیں لیکن ان کے نصاب میں تاریخ اسلام کا نصاب نہیں حالانکہ علم دین کا ایک اہم ستون تاریخ اسلام ہے۔خاص کر روایت شناسی بھی اس علم سے وابستہ ہے۔یہاں کے علماء بقول مرحوم ابوالحسن ندوی عقائد میں ماتریدی کی تقلید کرتے ہیں۔عقائد میں علم کلام فلسفہ کے نام سے پڑھتے ہیں،یہ دونوں علوم بھی اجنبی ہیں،علوم جانب پڑھنے والے علماء اسلام ہیں لیکن باقاعدہ عقائد کو ایک نصاب کی صورت میں پہلے سال،دوسرے،تیسرے اور چوتھے سال کے عنوان سے تعلیم نہیں دیتے ہیں۔برصغیر میں اگر درسگاہوں میں عقائد کا نصاب دیکھیں گے تو وہ نصاب،اسلام خالص نہیں ہوگا بلکہ اسلام برصغیر کے عقائد پر ہوگا علم حدیث کو وہ دین کا دوسرا مصدر قرار دیتے ہیں۔ مدارس میں جو علم حدیث پڑھایا جاتا ہے اپنی جگہ تین درجات کا حامل ہے۔

۱۔خودحدیث کومعنی کے ساتھ پڑھنا۔

۲۔حدیث کواس کی سند کے ساتھ پڑھنا تا کہ سند وصحت وسقم معلوم ہو جائیں لیکن سند کو چھیڑ چھاڑ کی اجازت نہیں ورنہ ان کے خیال میں کچھ بھی نہیں رہے گا۔

۳۔حدیث کا متن ہے یعنی احادیث آیات محکمات اور مسلمات دین وعقل سے متصادم ومتعارض تو نہیں۔اس کا مظہر ان کے عقائد وافکار ونظریات واعتقاد سیاسی واجتماعی واقتصادی و فقہی سلوک میں نمایاں نظر آتا ہے۔

عقائد میں اشعری اور ماتریدی متوفی ۳۳۳ھ، فقہ میں ابوحنیفہ متوفی ۱۵۰ھ، فکر وسلوک میں غلات وصوفی رومی، جیلانی، سہروردی کے پیروکار ہونے کے علاوہ سیاست میں گاندھی کی فکر متحدہ ہندوستان اور مسلم ہندو مشترک ملک کے حامی ہیں۔معاشرت میں انہوں نے دین سے الگ معاشرہ سیکولرزم کواپنا شعار بنایا ہے۔وہ ظاہری طور پر بریلویوں اور شیعوں کو قبر پرست کہتے ہیں لیکن اکابر پرستی میں بت پرستی سے آگے ہیں اور شخصیت پرستی کے بت کی پرستش میں اپنے انتہائی اوج کو پہنچے ہیں،تصدیق کیلئے ابوالحسن ندوی کی کتاب رجال الفکر کا مطالعہ کریں، شخصیات کوآپ نے اس طرح سے اٹھایا گویا بادشاہان قیصر وکسریٰ کے حضور میں خطاب کررہے ہیں۔انھیں گویا اپنی اس درسگاہ کی اوج شہرت عالمی پر یہ افتخار بھی حاصل ہے کہ یہاں کے فارغ التحصیل انگریزی مثل انگریز،عربی مثل عرب،اردو مثل لکھنوی اصلی معلیٰ بولتے ہیں لیکن اس کے باوجود دین کو ٹریکٹر ٹرالی میں رکھنے والوں سے چنداں مختلف نہیں ہیں۔سیاست میں بریلوی، شیعہ،سوشلزم،عورت ازم اور قوم پرستوں غرض سب کے ساتھ چلتے ہیں،انھیں عالمی سطح پر اسلام کواٹھانے کی توفیق نصیب نہیں ہوئی۔اگر کوئی دردمند اہل تحلیل وتجزیہ نگاران سے سوال کرے کہ حضور عالی مسلمانوں کی پستی،زبوں حالی اور ذلت وخواری کی وجوہات کیا ہیں تو شخص محقق

وتجزیہ نگار یہ کہہ سکتا ہے کہ پوری دنیا میں کوئی خالص اسلامی درسگاہ نہیں جہاں کا نصاب خالص اسلامی ہو، یہاں غیر اسلامی مسیحیوں کے ایجاد کردہ کلام معتزلہ کا فلسفہ، اصقل فقہ اور شعوبین کی نحو پڑھائی جاتی ہے اور عقائد فرقے کے پڑھتے ہیں۔انہوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے مسیحیوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تبلیغی جماعت بنائی ہے لیکن تبشیر یوں کے طور طریقے اور حکمت عملی سے یہ دور سے بھی مشابہت نہیں رکھتے ہیں۔

یہ دیگر فرقوں سے نفرت وبیزاری رکھتے ہیں اور موقعہ محل پر ایک دوسرے کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن پاکستان بننے کے بعد جب جماعت اسلامی نے دیگر الحادیوں سے اتحاد کیا اور بریلویوں سے بھی اتحاد کیا، قاضی حسین احمد مرحوم نے دیوبندی، بریلوی اور شیعہ سب کو سیکولروں کے طبل خانے میں جمع کیا۔اہل سنت ایک نہیں ہوئے اور نہ ہی متحد ہو کر خالص اہل سنت کی کوئی حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہو سکے ہیں کیونکہ یہ بھی ہمیشہ سیکولر لوگوں کے داعی اور حامی رہے ہیں۔

دیوبند صوفیوں کی درسگاہ:۔

انیسویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے آغاز میں جب استعمار نے ہندوستان میں اپنے خلاف چلنے والی تحریک کو کچل دیا، انھوں نے کسی کو قتل اور کسی کو زندان کیا، مبارزہ وجہاد کرنے والے علماء میں سے بعض قتل اور بعض زندان ہوئے اور کوئی ہجرت کر گئے تو باقی ماندہ علماء میں سے جناب شیخ امداداللہ المھاجر المکی اور ان کے شاگرد محمد قاسم نانوتوی نے مدارس دینی و مراکز اسلامی کھولنے کا فیصلہ کیا چنانچہ انہوں نے ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ کو دیوبند میں ایک مدرسہ کی بنیاد رکھی ۱۲۹۱ھ میں یہ مدرسہ نو سال کی مدت میں مکمل ہوا۔اس سے پہلے مسجد میں درس دیا جاتا تھا، یہ مدرسہ ہندوستان میں سب سے بڑی درسگاہ رہی ہے، یہاں سے فارغ علماء ہی ہراول دستہ تبلیغی

جماعت بتاتے ہیں۔اس مدرسے کی ایک بڑی علمی شخصیت، عالمی سطح پر ابھرنے والے علماء لکھنو کے رئیس وامیر اور رابطہ عالم اسلامی کا عضو سید ابوالحسن ندوی ہیں۔علماء دیوبند عقائد وسلوک میں صوفیہ نقشبندی، چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ سلسلے سے وابستہ ہیں۔ان کے طریقہ پر چلتے ہیں لیکن فقہ میں امام ابوحنیفہ کی تقلید کرتے ہیں۔اس عظیم درسگاہ سے ماحصل تقلید کورے کورانہ ہے، ''صُمٌّ بُكْمٌ عُمْى'' علماء قرون وسطیٰ علی ضد کتاب اللہ ہے۔(کتاب موسوعۃ ج ا ص ۳۱۰)

الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى

"حرف ذال"

۹۵۔ذمیۃ:۔

غلات کا ایک فرقہ ہے انہیں ذمیۃ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ لوگ نبی کریمؐ کی مذمت کرتے تھے کیونکہ ان کی نظر میں علی اللہ ہے،علی نے محمدؐ کو بھیجا تھا کہ وہ لوگوں کو دعوت دیں محمدؐ نے اپنی طرف دعوت دی۔یہ فرقہ ملاحدہ میں شمار ہوتا ہے۔(قاموس مذاہب وادیان)

۱۔معجم الفاظ العقیدۃ تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ۲۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ۳۔فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور ٤۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف يحيى الامين

۹۶۔ذامیہ:۔

یہ جبرائیل کی مذمت کرتے ہیں ان کا کہنا ہے جبرائیل کو حکم ہوا تھا کہ وحی علی پر نازل کرے لیکن اُس نے محمدؐ پر نازل کی ہے۔تمام ادیان سماوی میں اللہ کے پیغام کو انبیاء تک پہنچانے والا جبرئیل ہے جبرئیل بھی خیانت کریں تو اسلام سمیت دیگر ادیان کا کیا بنے گا یہ لوگ سورۃ بقرہ کی اس آیت کا مصداق ﴿ مَنْ كانَ عَدُوًّا لِجِبْريلَ ﴾ ہیں۔

(معجم فرق ص ۱۱۷)

فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف يحيى الامين

"حرف راء"

۹۷۔راجعیہ :۔

راجعیہ ایک فرقہ ہے جووفات امیر المومنین علی کامنکر ہےان کا کہنا ہےعلی بادلوں میں ہیں رعدان کی آواز ہے برق ان کے گھوڑے کے سم سے نکلتی ہے۔

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔دبستان المذاهب ج ۲، ص ۹۳۔

۹۸۔راجیہ:۔

ایک فرقہ مرجئہ ہےان کا کہنا ہے ہم مطیع کومطیع عاصی کوعاصی نہیں کہہ سکتے ہیں کیونکہ ہم نہیں جانتے ہیں۔

۱۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ۲۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۹۹۔راسبیہ :۔

پیروان عبداللہ بن وہب راسی خوارج کا پہلا امام تھا اسے اورحرقوص بن زبیر عجلی کو جنگ نہروان میں حضرت علی نے قتل کیا تھا۔

۱۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ۲۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل ٤۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۰۰۔رافضیہ:۔

کوفہ میں ایک گروہ آشوب گر،فتنہ پرور تھا جولوگوں کوفتنہ وفساد پر اکساتے تھےاس گروہ نے زید بن علی کو بنی امیہ کے خلاف قیام کرنے کے لئے رغبت دلائی۔سولہ ہزارافراد نے ان کی بیعت کی اور جب موقعہ مبارزہ و مقابلہ آیا تو انہوں نے زید بن علی سے خلیفہ اوّل و دوّم سے برأت کرنے اوران پرلعن ونفرین کرنے کے لئے کہاتو زید نے ایسا کہنے سے انکار کیاتو انہوں نے زیدکوچھوڑااس وجہ سےاس گروہ کورافضیہ کہتے ہیں۔اس حوالے سے یہ ایک لقب ہے۔ان کامذہب سبّ خلفاء سےشروع ہوکراسی پرختم ہوتا ہے،یہاں سے عام مسلمان ہراس شخص کو جو سبّ وبغض خلفاءرکھتا ہےرافضی کہتے ہیں۔

رافضیہ کے نام سے دواورفرقے بھی ہیں،ایک وہ ہے جوپیغمبرؐ کے بعد عباس بن عبد المطلب کومستحق خلافت قرار دیتے ہیں۔دوسراپیروان مغیرہ سعید عجلی کوبھی کہتے ہیں

۱۔تاریخ الفرق و عقائد ها تصنیف الدکتور محمود سلام عبیدات

۲۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ۳۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٤۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٥۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٦۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابو خلیل ۷۔الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب،تالیف مانع بن حماد الجهنی

۸۔کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۱۰۱۔راوندیہ:۔

یہ غالیوں کا ایک فرقہ ہے جو ایران کے شہر راوند سے منسوب ہے راوندیہ اصفہان کے ایک قریہ کا نام ہے یہ لوگ تناسخ ارواح کے قائل ہیں اس کے داعی کا نام ابلق ہے وہ مرض برص میں مبتلا تھا اس نے غلو کیا اور محرمات کو حلال قرار دیا ہے۔ جب یہ بات اسد بن عبداللہ القسری نے سنی تو ان سے جنگ لڑی۔

١ ـ تاريخ الفرق و عقائد ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات

٢ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٣ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٤ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ٥ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل ٦ ـ الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى

۱۰۲۔ رجعیہ:۔

شیعوں کے اہم عقائد میں سے ایک عقیدہ رجعت ہے ان کا کہنا ہے ظہور امام مہدی کے بعد حضرت علی و دیگر آئمہ اور بعض خالص مومنین اور خالص کافرین رجعت کریں گے (اگر تفصیل دیکھنا چاہیں تو شیعہ اہل بیت میں دیکھیں) دوبارہ پلٹ کے آئیں گے اور اپنے دشمنوں سے انتقام لیں گے۔ یہ عقیدہ سبائیہ نے حضرت علی کے بارے میں اٹھایا ہے اس کے بعد کیسانیہ نے محمد ابن حنفیہ کے بارے میں کہا کہ وہ واپس آئیں گے، اس کے بعد مغیرہ عجلی، محمد بن حسن، نفس ذکیہ کیلئے کہا، ان کے بعد ہر امام کے بعد لوگ دو گروہوں میں بٹ گئے، ایک نے وفات کو تسلیم کیا اور ان کی جگہ ان کے فرزند کو انتخاب کیا، دوسرے نے وفات سے انکار کیا اور انہی پر رک گیا۔ یہی عقیدہ اثنا عشریوں کا بھی ہے۔ درحقیقت اس عقیدہ کی برگشت انکار معاد پر مبنی ہے یہ

تناسخ کی تشریح ہے جس میں سزا اور جزا سب یہیں پر ہونا ہے۔

رجعیہ کا عقیدہ ہے حضرت علی اور ان کی اولاد نیز ان کے خاص الخاص ماننے والے دنیا میں واپس آئیں گے۔ اس کے ثبوت کے لئے انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں لیکن آیت اللہ شیخ محمد حسین کاشف الغطاء اور شیخ محمد رضا نے اس کو رد کیا ہے کہا یہ ہمارے عقیدے میں نہیں لیکن ساتھ ہی کہتے ہیں کہ اس کا اعتقاد رکھنا کوئی اشکال نہیں رکھتا ہے کیونکہ عقلاً ممکن ہے، اگر ہر امکان عقلی کے بارے میں اعتقاد رکھنا بے اشکال ہے تو اس عقیدے کا کیا نام ہوگا۔ یہ عقیدہ رجعت قہقرائی رجعت نکسی ہے، آیات محکم تو دور کی بات ہے یہ حدیث مستند سالم متن بھی نہیں ہے۔ (معجم فرق اسلامی ص ۱۲۱)

١ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٢ ـ موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس ٣ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۰۳۔ رزامیۃ:۔

ایک فرقہ کیسانیہ ہے یہ گروہ منسوب ہے رزام بن رزم سے جس نے امامت کو حضرت علی کے بعد ان کے بیٹے محمد بن حنفیہ کی طرف پلٹایا، پھر ان کے بعد ان کے بیٹے ابو ہاشم، ان کے بعد علی بن عبداللہ بن عباس کو وصیت کی یہاں تک کہ یہ سلسلہ ابو مسلم خراسانی تک کھینچا ہے۔

١ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٢ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٣ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح

٤ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعداد حسين علی حمد

۱۰۴۔رشتیہ:۔

سید کاظم رشتی جو کہ شیخ احمد احسائی کا شاگرد اور اس کے اختراع کردہ مذہب میں اس کا جانشین تھا، کے ۱۲۲۹ھ میں مرنے کے بعد اس کے پیروکاروں نے اس کو موسیٰ وعیسیٰ ومحمدؐ جیسا رسول بلکہ ان سے بھی افضل وبہتر قرار دیا اس کے پیروکاروں کو رشتیہ کہتے ہیں۔سید کاظم قائد مذہب بابیہ وبہائیہ تھا،اس وقت روس اپنے اوج اقتدار پر تھا اس کے جاسوس ان کے درس سنتے تھے اور انہی کے لئے اعلان ظہور مہدی کے حالات ساز گار کرتے تھے،ایک دن ایک روسی جاسوس نے ان سے پوچھا امام مہدی کب ظہور فرمائیں گے تو انہوں نے تھوڑے سے وقفہ کے بعد جواب دیا شاید اسی مجلس میں تھوڑی دیر بعد تشریف لائیں۔اس نے اپنے دوسرے اعلان میں کہا ''ابواب'' کا دور ختم ہونے والا ہے اور خود مہدی آنے والا ہے۔اس کا ارادہ تھا کہ وہ خود اعلان کرے وہ اس کیلئے شاگردوں کو تیار کر رہا تھا لیکن موت نے اسے موقع نہیں دیا۔اس کے خواب کو اس کے شاگرد برجستہ ومحبوب محمد علی نے جامعہ عمل پہنایا اور اپنے مہدی ہونے کا اعلان کیا۔

ہاشم رفسنجانی نے اپنی کتاب امیر کبیر کے ص ۲۰۸ پر کاظم رشتی کو امیر کبیر لکھا ہے اور لکھا ہے کہ شیخ احمد احسائی کا شاگرد اوّل خود شیخ احمد سے زیادہ مرموز وپیچیدہ تھا اس کا نسب وحسب کسی کو پتہ نہیں، اہل رشت کہتے ہیں ہم نہیں جانتے ہیں۔احتمال قوی ہے روس سے آیا تھا اس کے پاس بہت پیسہ تھا خلفاء سے حد سے زیادہ عداوت رکھتا تھا۔شیخ عبدالباقی کے دیوان پر شرح لکھی ہے،اور کتاب کو خرافات سے پُر کیا ہے۔اس نے بھی بہت سے منحرف شاگرد چھوڑے ہیں۔

۱۔الموسوعة المفصله تاليف حسن عبد الحفيظ ابو الخير ۲۔امیر کبیر تالیف هاشم رفسنجانی ۳۔فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد

مشکور ٤ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۰۵ـ رفاعہ:ـ

یہ منسوب ہے احمد رفاعی سے، وہ قبائل عرب بنی رفاع سے تعلق رکھتا تھا۔ان کی جماعت تلوار مارنے اور آگ میں کودنے کی کرامت دکھاتی تھی۔ہم ایک عرصے سے اپنے ملک پاکستان میں شیعوں کے آگ پر ماتم کے بارے میں سوچتے تھے کہ یہ کہاں سے لائے ،تو ایک دفعہ ہمارے ایک دوست مرحوم اولا دحیدر تائیوان گئے تھے وہاں سے ایک اخباری تراشہ لائے جس میں لکھا تھا کہ وہاں کے ہندو آگ میں کودتے ہیں،لیکن حیرت میں شدت اس وقت آئی جب مولانا شکور نے اس آگ کو پانی ڈال کر بجھادیا جو بلتستان کے موضع نصیری آباد سے تعلق رکھنے والی مسجد میں ماتم کیلئے جلائی گئی تھی تو آغا محسن نجفی اور صلاح الدین جیسے عالم دین نے آگ پرستوں کی بجائے مولانا شکور کی مذمت کی ۔کتاب ''غایت الامانی فی الرد علی النھائی'' میں لکھا ہے اس زمانے میں دین پر آنے والی سب سے بڑی مصیبت بدعت رفاعی ہے جہاں کہیں کوئی بدعت ہوگی اس کا سرا اس سے ملتا ہے اس کا مصدر رفاعی ہے،ان کے اذکار رقص، موسیقی اور غناء عبادت مشائخ ہے۔ان کا شیعوں سے بعض عقائد میں اتحاد پایا جاتا ہے ان میں ایمان بہ کتاب جفر، بارہ امام کے علاوہ خود احمد رفاعی کی امامت ہے۔وہ عاشورا بھی مناتے ہیں ۔(موسوعہ فرق ومذاہب)

١ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٢ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٣ـ موسوعة الفرق و المذاهب تالیف الشیخ ممدوح الحربی
٤ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

"حرف زاء"

۱۰۶۔الزراریہ:۔

یہ زرارہ بن اعین تمیمی مشہور صحابی امام جعفر صادق ہے۔کتاب جامع رواۃ میں لکھا ہے یہ متکلم شاعر وادیب وفقیہ تھے صاحب جامعہ رواۃ مزید لکھتے ہیں آپ ان چھ اصحاب میں سے تھے جن کی وجہ سے شریعت قائم ہے صاحب رواۃ پھر لکھتے ہیں آپ کے بارے میں امام صادق کی طرف سے روایات مدح وزم دونوں آئی ہیں یہاں چند سوال آتے ہیں کہ کیا اس حساب سے آپ کے درجات ومقام سلمان،عمار یاسر،ابو ذر حتیٰ حضرت علی سے بھی زیادہ نہیں ہوگا دوسرا اگر ایسا ہے تو انکی مذمت میں کیوں فرمایا۔امام صادق کی وفات کے بعد آپ کو پتہ نہیں چلا کہ امام صادق کے بعد امام کون ہے انہوں نے مدینہ میں اپنے کسی عزیز کو بھیجا کہ پتہ کریں آپ کے بعد امام کون ہے۔کتاب قاموس ادیان میں لکھا ہے آپ عبداللہ بن افطح کی امامت کے قائل تھے ان کی وفات کے بعد امام موسیٰ بن جعفر کی طرف رجوع کیا۔زرارہ کی تصنیفات میں ایک کتاب استطاعت ہے جس میں آپ نے ثابت کیا ہے اللہ کی صفات زائد بر ذات ہیں زرارہ نے ۱۵۰ھ میں وفات پائی ہے۔

زرار یہ اللہ کی تمام صفات کو حادث زائد بر ذات سمجھتے ہیں ان کا کہنا ہے اللہ بعد میں عالم ہوئے اور بعد میں قادر ہوئے۔ وہ معتزلہ کے عقائد پر قائم تھے۔ (جامع رواۃ اردبیلی الحائری)

۱ ۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲ ۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳ ۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل ٤ ۔معجم الفاظ العقیدة تصنیف ابی عبد الله عامر

عبد الله فالح ٥۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

۱۰۷۔زیدیہ:۔

زید بن علی اوران کے فرزند یحیٰی بن زید کی امامت کے قائل ہیں ان کے بنیادی عقائد امامت منصوص من اللہ ہونا بطور نص وصفی ہوتی ہے۔

☆۔**زیدیوں کے نزدیک امام** کا معصوم ہونا اور عقیدہ امام مہدی دونوں نہیں ہیں۔ان کے ہاں قیام بالسیف شرط امامت ہے۔

☆۔یہ امام باقر اور امام جعفر صادق دونوں کی امامت کو نہیں مانتے کیونکہ انہوں نے دشمنان سے جہاد نہیں کیا۔

☆۔وہ خلفاء کی خلافت کو صحیح سمجھتے ہیں اوران پر لعن کرنے اوران سے برأت کرنا جائز نہیں سمجھتے۔اس وجہ سے ان کو برانگیختہ کرنے والوں نے ان کا ساتھ چھوڑ دیا یہیں سے شیعہ کا نام رافضیہ ہوگیا کیونکہ انہوں نے زید کو کوفہ میں تنہا چھوڑا۔یحیٰی بن زید کے بعد یہ فرقہ غلات میں گیا اب وہ خلفاء کو سبّ وشتم بھی کرتے ہیں۔امام کو منصوص من اللہ ومن الرسول سمجھنے والے اب منصوص نہ سمجھنے والوں کے ساتھ ہیں کیونکہ دونوں میں مشترک سب وشتم خلفاء ہے۔

☆۔زید خلافت خلفاء ثلاثہ کو اپنی جگہ صحیح گردانتے ہیں،لیکن ان سے نکلنے والے فرقے اس فکر سے منحرف ہوئے،کتاب شیعہ اہل بیت میں ان کے مندرجہ فرقے بتائے گئے ہیں ص ۲۳

۔

۱۔برقیہ	۲۔ادریسیہ	۳۔جارودیہ	۴۔جریریہ(سلیمانیہ)
۵۔حسینیہ	۶۔حسنیہ	۷۔خشبیہ(سرخابیہ)	۸۔خلفیہ
۹۔دکینیہ	۱۰۔ذکیریہ	۱۱۔صباحیہ	۱۲۔عجلیہ

۱۳۔قاسمیہ ۱۴۔نعیمیہ ۱۵۔یعقوبیہ

یہاں سوالیہ فقرہ یہ آتا ہے کہ زیدیہ نص خصوصی اور عصمت امام مہدی کو نہیں مانتے تھے اور عدم جواز سبّ خلفاء کے قائل تھے اس کے باوجود شیعہ ان کی حمایت کرتے ہیں لیکن اسی فکر کے حامی انسان کے لئے روزگار تنگ کرنا کس منطق کے تحت ہے؟

۱۔اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ۲۔تاريخ الفرق و عقائد ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ۳۔معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله قالح ٤۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعداد حسين على حمد ٥۔ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٦۔فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۷۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل

۸۔موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس ۹۔الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى ۱۰۔الفرق بين الفرق تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادى

"حرف سین"

۱۰۸۔سبابین:۔

جنہیں فرق نویسوں نے لاعنین وتبرائین بھی لکھا ہے امت اسلامیہ میں اس فعل شنیع و مبغوض عند اللہ ورسولؐ کے بدعت گزار، طاغی وباغی، مرکز و پناہ گاہ منافقین سے نکلنے والے خوارج نے تمام اصول ومقرارت اسلامیہ سے ہٹ کے آغاز کیا تھا جہاں انہوں نے عثمان، علی اور طلحہ وزبیر کے خلاف غلاظت گوئی کی اور انہیں سبّ وشتم کا نشانہ بنایا تھا بعد میں 'مؤسس نظریہ شیعہ بر نظام شہنشاہی وقیصرائی وکسرائی' ابی الخطاب اسدی اور منذر ابن جارودی کی تأسی میں ابو بکر وعمر وعثمان اور ام المومنین کو سبّ کا نشانہ بنایا۔ بعض نے خود علی کو بھی نہیں چھوڑا اس لئے کہ انہوں نے خلفاء کے خلاف ترک قتال کیا تھا۔ پہلے اس کے عناصر ترکیبی کو بیان کرنے کی ضرورت ہے یہاں اس فعل شنیع کے عناصر کو کھولنے کی ضرورت ہے۔ سب وشتم کون کرتا ہے؟

۱۔اپنے مبغوض سے افہام وتفہیم نہ کرسکنے والے کرتے ہیں۔

۲۔طاقت وقدرت نہ رکھنے والے کرتے ہیں۔

۳۔دل میں زیادہ حقد، کینہ، غصہ وغلاظت سے بھرے انسان کرتے ہیں۔

۴۔بدو اور جنگلی کرتے ہیں۔

سباب وشاتم خوارج تھے اور جنہیں ''سبّ'' کا نشانہ بنایا ہے وہ مسلمان ہونے کے علاوہ اصحاب رسولؐ سابقین ایمان وہجرت وجہاد وانفاق کے علاوہ زعیم وسربراہ وچشم وچراغ امت مسلمہ تھے۔ سبّ وشتم کی سنت قائم کرنے والے خوارج باغی وطاغی قیادت مسلمین، قاتل خلیفہ سوم وچہارم، باغی وطاغی وغادر خلیفہ پنجم امام حسن، مدعی الوہیت ابی الخطاب اسدی مجہول الھویہ احمد احسائی ہیں جن کی تأسی کرنے والے شیعہ علی واہلبیت ہیں۔ کیوں اس مذہب کے

عمائدین، اساطین ومتجرین علوم نے اس فعل شنیع کو اپنے فرقے میں مجاہرانہ رواج پر خاموشی و سکوت اختیار کیا اس کی کیا منطق و جواز ہے یہ سکوت، سکوت از حق ہے یہ سکوت، حمایت اہل بیت میں نہیں علیہ اہلبیت ہے۔ اگر مسئلہ گھمبیر ہے ''ولنا فی القرآن و سنة کفایة و غنا''۔

ہر نزاع وخصومت کے موقع پر رجوع بقرآن واسوۂ رسولؐ تھے، حکم صریح قرآن ہے نساء ۵۹۔ مسلمان عاقل کو سوچنا چاہیئے۔

ہم اسماعیلیوں اور آغا خانیوں سے مخاطب نہیں ہم اثنا عشریوں سے مخاطب ہیں جن کے بارے میں بغیر کسی سند کے بعض علماء کہتے ہیں وہ معتدل ہیں اور خود اثنا عشری والے کہتے ہیں ہم سب وشتم نہیں کرتے ہیں، ہم ان سے سوال کرتے ہیں حوزہ نجف وقم اور یہاں ۹ ربیع الاول کو کس لئے مٹھائیاں تقسیم کرتے اور خوشیاں مناتے ہیں بتائیں؟ پوری امت اس مسئلہ کے حل کی ذمہ دار ہے، اپنے بیان وقلم سے اس کے جواز وعدم جواز کا اعلان کریں، ہم ایک فرد مسلمان کی حیثیت سے سوال کرتے ہیں انہوں نے کونسا جرم و جنایت کیا تھا، تا کہ ان کو اس طرح سبّ وشتم کا نشانہ بنایا جائے، اگر کیا ہے تو اس کو سامنے لائیں طرق مسلمۃ ثبت روایات اور تاریخ سے ثابت کریں اگر ثابت نہیں ہے تو منافقت نہ کریں اندر سے نکلیں ٹی وی سے اعلان کریں، اگر یہ دین ہے تو یہاں ہر چیز بطور صراحت اعلانیہ ہونا ضروری ہے۔ اسلام دین اعلانیہ، دین تحدی وچیلنج کا دین ہے، ڈھکی چھپی بات نہ کریں۔

قرآن ورسول حکم امت ہیں حکم خلفاء ورعیت ہیں حکم امیر المومنین ومعاویہ ہیں۔ امیر المومنین نے بھی فرمایا ہے قرآن اور سنت رسول اللہ کی طرف رجوع کریں۔ کیا تمام مسائل و اختلاف کے وقت مسلمانوں کو اس کی طرف رجوع نہیں کرنا چاہیئے قرآن اس بارے میں کیا

فرماتا ہے نبی کریمؐ اس دین کے مبلغ ورسولؐ ہیں بتائیں اپنے مخالفین کے ساتھ آپ کی سیرت و اسوۂ کیا تھا؟اگر یہ دہشت گرد تنظیم ہے تو اس کے اسرار ہوتے ہیں،ان اسرار کو فاش کرنے والے کیلئے سخت سزا ہوتی ہے،میں تو آپ کی محافل اسرار والا نہیں تھا پھر مجھے فاش اسرار کی سزا کس لئے دی ہے؟وضاحت کریں۔

۱۰۹۔سبائیہ:۔

سبائیہ عبداللہ بن سباء متوفی ۴۰ھ سے منسوب ہے۔عبداللہ سباء یہودی تھا دور خلافت عثمان میں مسلمان ہوا،حجاز پہنچا تو لوگوں کو حضرت عثمان کے خلاف اکسایا،بصرہ و کوفہ ومصر گیا حضرت محمدؐ کی رجعت کی بدعت کو اٹھایا،حضرت علی کی الوہیت کا اعلان کیا اور حضرت علی کے قتل کے بعد آپ کی رجعت کا اعلان کیا۔اس نے کہا علی نے آسمان کی طرف صعود کیا ہے علی واپس آئینگے۔بعض سبابین نے اس فرقے کو افسانہ ہونے کا اعلان کیا ہے،اگر یہ تسلیم کرلیا جائے تو یہ عقیدہ رجعت کہاں سے لیا ہے؟

١۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ٢۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٣۔کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی ٤۔الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب،تالیف مانع بن حماد الجهنی ٥۔الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی ٦۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل ٧۔معجم الفرق و المذاهب اسلامیه

۱۱۰۔سبعیہ:۔

اسماعیلیوں کا ایک نام ہے انھیں سبعیہ کہنے کی توجیہ میں لکھا ہے امام صادق کے بعد امامت کا سلسلہ اسماعیل پر ختم ہوتا ہے۔سبعیہ کہنے کی دوسری توجیہ میں لکھتے ہیں عالم سفلی کی تدبیر ۷ستاروں سے مربوط ہے ،یہ ۷ستارے زحل،مشتری ،مریخ ،زہرہ،سورج اور عطارد و قمر ہیں۔

۱۔معجم الفاظ العقیدۃ تصنیف ابی عبد الله عامر عبد الله فالح ۲۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۱۱۔سردابیہ:۔

شیعوں کا ایک گروہ سامرہ یا حلہ میں واقع ایک سرداب کے دہانے پر ایک گھوڑے کو زین ولجام دے کر سرداب کے دروازے پر انتظار میں رہتا تھا،وہ بلند آواز سے تین دفعہ کہتے تھے''یاامام بسم اللہ''یعنی یاامام نکل کے آجاؤ۔بعض کہتے ہیں یہ سرداب ایران کے شہر رئے میں ہے جبکہ بعض کہتے ہیں یہ سامرہ میں ہے۔(معجم فرق اسلام ص۱۳۴)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۱۲۔سلفیہ:۔

مادہ سلف سے ضد خلف ہے''سلف''متقدمین کو کہتے ہیں۔ اہل تشیع سلف کی جگہ متقدمین اور خلف کی جگہ متاخرین استعمال کرتے ہیں،حقیقت ایک نام دور کھنا بد نیتی وخیانت کاری کیلئے استعمال ہوتا ہے یہاں مبتکر مذہب نے آتش فتنہ بجھنے سے روکنے کیلئے ایسا کیا ہے۔ دونوں کا اصرار ہے صحیح وہی ہے جو گزشتہ علماء نے کہا ہے لہٰذا موسوعات فقہ میں اسناد سلف کو دیتے

ہیں۔ان کے افکار وعقائد کوبغیر کسی نقد وتنقید کے اپنایا جائے۔سلفیوں سے مرادکون ہیں۔مو سوعہ میسرہ ج۵ص۲۷۰اپر آیا ہے۔

سلف سے مرادصحابہ،تابعین اور تبع تابعین ہیں۔سمعانی متوفی ۵۶۲ھ نے اپنی کتاب انساب میں سلف کے معنیٰ میں لکھا ہے''س۔ل۔ف'' یہ سلف سے منسوب ہےاوران سے سنی ہوئی باتوں کواپنانے والوں کوسلفین کہتے ہیں۔یہاں سے سلفیہ اصطلاح عام میں صحابہ وتابعین اور تبع تابعین حتیٰ ان کے بعد والوں کی پیروی کرنے والوں کوسلفین کہتے ہیں۔صحابہ وتابعین کے بعد ابوحنیفہ،امام مالک،امام شافعی،امام احمد بن حنبل،سفیان ثوری،سفیان بن عینیہ،لیث بن سعد اوزاعی،عبداللہ بن مبارک،بخاری،مسلم اور صاحب سنن اربعہ اوراس کے بعدان کے تابعین ابن تیمیہ،ابن قیم،محمد بن عبدالوہاب اوران کی پیروی کرنے والے سلفیہ میں شامل ہیں۔ ابن قیم نے کہا ہے ہروہ جس نے اللہ کی طرف رجوع کیا ہےان کی اتباع واجب ہے یہ وہی تقلید ہے یعنی کسی کے قول وحکم کوبغیر دلیل وسند مانیں،تقلید کی حیثیت پہلے بیان کر چکے ہیں کہ یہ مذموم عمل ہے کسی کا حکم بغیر دلیل لینا رسولؐ اللہ تک محدود ہے لہٰذا ابن قیم نے اس کیلئے حدیث مجہول''خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم''پرسلفیہ کی عمارت کھڑی کی ہے۔اس نہج پر چلنے والوں کوعصر حاضر میں برصغیر پاک وہند،مصر،شمال افریقہ اور شام میں وہابی کہتے ہیں۔

وہابیوں کواس وقت دنیا کے گوشہ وکنار میں سعودی حکومت کی سرپرستی کی وجہ سے فروغ ملا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں محمد بن عبدالوہاب نے قبر پرستوں اور دین میں خرافات گروں کا قلع قمع کیا ہے لیکن جوشخص احیاء کتاب وسنت محمدؐ کا داعی بنے اور جس نے بدعتوں کے خاتمہ کیلئے قیام کیا ہواور جوخود بدعت کا یہ معنیٰ بیان کرتا ہو کہ نبی کریمؐ کے بعد دین کے نام پر جو چیز از خود جعل کی نجائے وہ بدعت ہے اور ایسا کرنے والا مبدع ہے،انہوں نے جب خود ایک نئی حجت کی

بدعت قائم کی ہوتو یہ ایک انتہائی افسوسناک بات ہے، کیونکہ سورۃ نساء۔۱۶۵ کے تحت حجت رسولؐ اللہ پر ختم ہے۔

کتاب اعلام موقعین جلد۴ صفحہ ۱۶۸ پر لکھا ہے ''خیر القرون قرنی'' تم میں سے بہتر وہ ہے جو میرے زمانے میں یا اس سے نزدیک ہو اور انکی پیروی کرنے والے ہوں۔ اوزاعی متوفی ۱۵۷ھ ہیں انہوں نے کہا اپنے آپ کو سنت پر کاربند کرو اور قوم جہاں رکی ہے وہاں رک جاؤ، اور وہ جو کہیں وہی بات کرو، سلف صالحین کے راستے پر چلو۔

یہ روایت عمران بن حصین نے ابن مسعود سے نقل کی ہے اتباع کرو اور بدعت مت کرو۔

ترمذی محمد بن عیسیٰ ابن ثور ترمذی متولد ۲۰۹ھ متوفی ۲۷۹ھ۔ قاموس مذاہب وادیان ص ۱۱۷ پر آیا ہے یہ مذہب ساتویں صدی ہجری میں وجود میں آیا۔ جس وقت عالم اسلامی پر جمود ورکود چھایا ہوا تھا۔ اس مذہب کے داعی احمد بن ابن تیمیہ متولد ۶۶۱ھ متوفی ۷۲۸ھ۔ آپ داعی احیاء سنت سلف نکلے ہیں۔ ان کے بعد محمد بن عبدالوہاب نے ان کی دعوت کو پھیلایا اور بعد میں وہابیت کے نام سے معروف ہوئے۔

١ ۔موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس ٢ ۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٣ ۔معجم فرق اسلامى تاليف شريف يحيى الامين
٤ ۔الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى
٥ ۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل
٦ ۔اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ٧ ۔تاريخ المذاهب الاسلاميه الامام محمد ابو زهرة

۱۱۳۔سلیمانیہ:۔

ایک فرقہ زیدیہ ہے یہ منسوب بہ سلیمان بن جریر زیدی ہے وہ امامت کوشوریٰ بین الخلق قرار دیتے تھے وہ حضرت عثمان کے خلاف تھے۔

۱۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ۲۔الملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانى ۳۔فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين٤۔ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

۱۱۴۔سلیمانیہ:۔

غلات کاایک فرقہ ہے جونبوت سلمان فارسی کا قائل ہے بعض ان کی الوہیت کے قائل ہیں۔

ایک فرقہ اسماعیلی بہرہ کابھی ہے جوکہ منسوب ہے سلمان بن حسن سے۔

۱۔فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۲۔فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

۱۱۵۔سمیطیہ:۔

یحییٰ بن ابی سمط یا ابی سمیط کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔(معجم فرق اسلامی ص ۱۳۶)

۱۔ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

۲۔فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۱۱۶۔سنوسیہ:۔

ایک فرقہ ہے جولیبیا میں وجود میں آیا ہے یہ منسوب بہ محمد بن علی سنوسی مولود ۱۲۰۲ھ

متوفی ۱۲۷۶ھ ہے۔

۱۔قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ۲۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور ۳۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تاليف شريف يحيى الامين ٤۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنيف الدكتورشوقی ابوخليل ٥۔موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

٦۔كتاب المقالات و الفرق تاليف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۱۱۷۔سیّد:۔

۱۔دنیا بھر میں پھیلے ہوئے مفت خور فرقوں میں سے ایک فرقہ سیّد ہے۔کلمہ ''سید''لغت عرب میں کس کلمہ سے ماخوذ ہے شاید بہت سے سیدوں کو پتہ نہیں ہوگا نیز یہ کلمہ نسب میں رسولؐ اللہ سے منتسب ہونے والے کیلئے کس مناسبت سے کہا گیا ہے یہ بھی واضح نہیں ہے۔

۲۔چوتھی یا پانچویں صدی تک نبی کریمؐ سے پھیلنے والوں کو ان کے قریب جد امجد سے منسوب کرتے تھے،جیسے علوی،حسنی،حسینی،ساجدی،باقری،صادقی،کاظمی،امام رضا کے بعد ان کی نسل سے پھیلنے والوں کو رضوی کہتے ہیں،جعفر کذاب سے پھیلنے والوں کو نقوی کہتے ہیں۔ کلمہ ''سیّد''رئیس،جناب،کے معنی دیتا ہے۔

۳۔یہاں ذریۃ منسوب بہ رسولؐ اللہ کو سید کہنے کی کوئی منطق نہیں بنتی ہے۔

آپ سے منسوب نسل کو دیگران پر فضیلت یا امتیازات حاصل ہونا قرآن وسنت سے ثابت نہیں ہے حتیٰ مزاج اسلامی کے بھی خلاف ہے اور یہ ان آیات قرآن سورہ مومنون:۱۰۱، بقرہ:۱٦٦،اور خطبہ رسولؐ درعرفات (**لافضل لقريش على غير قريش و لا لعربی على العجمی**) کے بھی خلاف ہے اس کے باوجود بعض علاقوں میں اگر آپ ان سے سوال کریں

جناب آپ سید ہیں یا مسلمان تو وہ جھٹ کہے گا الحمد للہ سید ہوں۔ ان کو دیگران پر فضیلت وبرتری دینا کیا یہ قرآن اور اسوۂ رسولؐ کے خلاف نہیں؟ بلکہ بعض اوقات اس حوالے سے انتہائی شرم آور بات دیکھنے میں آئی ہے، کیا شریعت اسلام کو تنسیخ وتعطیل کرنے والے اور کھلے عام شریعت کا مذاق اڑانے والے پرویز مشرف اور آغا خان کو سیّد کہنا اور انہیں عام مومنین پر برتری دینا شریعت اسلام کے خلاف نہیں ہے اس فضیلت کی کوئی قرآنی سند نہیں ہے بتائیں کیا سر عام شریعت کا مذاق اڑانے، شراب، زنا، اکل حرام، تارک صوم وصلوٰۃ والوں کی کوئی فضیلت ہے؟

جب نبی کریمؐ نے تمام انواع واقسام امتیازات کو ختم کیا تو اس کو پھر سے بحال کرنا اسلام کے خلاف ہوگا چہ جائیکہ اس پورے طبقہ اور نسل کے لیے مفت خوری کا بندوبست کیا جائے، انہیں مفت خور بنانا درحقیقت اسلام میں براہمہ ازم کا احیاء کرنا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ سیّدوں کے غیر سیّدوں پر حقوق ہیں اگر وہ حقوق ان کو نہ دیں تو ان کے اعمال باطل ہیں کیونکہ انہوں نے پیغمبرؐ کے اجر رسالت کو روکا ہے سید خود کو دیگران سے افضل سمجھنے پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ دین سے بھی برتر سمجھتے ہیں چنانچہ زانی، شرابی، حرام خور آغا خانیوں اور کمیونسٹوں کے چمچے بننے والے اپنے سید ہونے پر زیادہ فخر کرتے ہیں۔ اکثر وبیشتر سیّد بے دین ہوتے ہیں اب ان کو سیّد کیوں کہتے ہیں اس بارے میں تحقیق کرنے کی ضرورت نہیں اس اختراع کو ارتجالی کہہ سکتے ہیں، شاید مبدع بدعات صوفیوں سے لیا ہو۔ یہ آیات قرآن اور سنت و سیرت رسولؐ اللہ کے بھی خلاف ہے بعض سیّد جو خود کو رسولؐ اللہ، حضرت علی سے بھی افضل سمجھتے ہیں وہ اس فضیلت کی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت محمدؐ اور حضرت علی نسل زہراء سے نہیں تھے کوئی یہ نہ کہے کہ میں نے سیدوں پر حملہ کیا ہے میں علوی، حسینی، موسوی اور رضویوں جیسا نہیں بلکہ میں آپ کی رائج اصطلاحات کے مطابق سید ہوں میرے شناختی کارڈ پر سید لکھا ہے آغا

خانیوں اور ملحد پی پی اور اس طرح کی دیگر پارٹیوں کے چمچے بننے والے سیّد دین ودیانت چھوڑ کر سیاست میں کودے ہیں، اس نے مجھے اس بارے میں تحقیق پر آمادہ کیا ہے اس کے علاوہ مجھے ضد قرآن سیادت پر کسی بھی حوالے سے افتخار نہیں۔ صفوین سے پہلے ہر ایک اپنے جد امجد کے نام سے انتساب کرتے تھے۔

جامعہ کوثر کے ایک فاضل نے میری فیس بک پر لکھا تھا کہ مجھے اپنی سیادت کے بارے میں شک ہوا ہے، اس لئے کلمہ سید اپنے نام سے ہٹایا ہے جواباً عرض ہے مجھے اپنے نسب پر شک نہیں، لیکن انتساب رسول اللہؐ کو انتساب اسلام سے بالاتر گردانا موجب شک بنا ہے، قرآن کریم میں بہت سی آیات آئی ہیں نیز پیغمبر اکرمؐ سے کہلوایا ہے ہم کسی قسم کا تم سے اجر نہیں مانگتے، ہمیں اس کی اجازت نہیں اور یہ بھی قرآن اور کلام رسول اللہؐ سے واضح ہے کہ کسی قریشی کو غیر قریشی پر اور عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں البتہ تم میں زیادہ عزت وفضیلت کا حامل وہی ہے جو تم میں زیادہ متقی ہو" إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُم "۔ یہ لوگ آیت کریمہ کی تحریف کر کے حرام خوری کرتے ہیں۔ چونکہ فرقے جھوٹے ہیں اور جھوٹوں کا گزارا جھوٹ سے ہی ہوتا ہے لہٰذا ان لوگوں نے نبی کریمؐ پر جھوٹ باندھا ہے۔

۱۱۸۔ سپاہ صحابہ:۔

فرق اہل سنت ص ۲۲۳ پر آیا ہے "جند الصحابہ" پاکستان میں ایک غیر عادی انداز میں وجود میں آئی ہے اس کے وجود کا سبب جماعت اہل سنت والجماعت کے ان گروہوں کو گردانتے ہیں جو اہل سنت والجماعت کے مخالف دشمنوں کے ساتھ اعتدال پسندی، نرم گوشہ اور عدم مزاحمت اپناتے ہیں یہ ان کے لئے ناگوار تھا اور خاص کر شیعوں کو آزاد چھوڑنا جو خلفاء اور اصحاب کو سبّ وشتم کا نشانہ بناتے ہیں انھیں دیکھ کر صبر وحوصلہ کرنا ان کے لئے ناگوار تھا۔ انھوں نے

فریضۂ جہاد سے استنا دکر کے مخالفین کے ساتھ اعلان جہاد کیا۔اس کے لئے اپنے ہم فکروں کو مسلح کیا،اسلحہ استعمال کرنے کی تربیت دی اور مخالفین پر ٹوٹ پڑے،جلاؤ گھیراؤ کرنے کا عہد کیا ۔اس طرح سے انھوں نے پاکستانی معاشرے میں ایک خوف وہراس پیدا کیا۔اس فکر کا مرکزی مصدر ومنبع و ماخذ وہابیت کو بتاتے ہیں اس گروہ کو تقویت اس وقت ملی جب اس نے افغانستان میں قائم طالبان حکومت کے ساتھ افکار وعقائد میں یکسانیت کیوجہ سے ایک دوسرے کے ساتھ تعاون وہم کاری کرنے کا معاہدہ کیا۔

فرق اهلسنت صادر از مصر

"حرف شین"

۱۱۹۔شاذلیہ:۔

یہ علی بن عبداللہ بن عبدالجبار حسینی ادریسی، مشہور بہ "شیخ شاذلیہ" سے منسوب ہے۔اس نے اس فرقہ کی بنیاد مصر کے شہر سکندریہ میں ڈالی۔یہ فرقہ ابھی مغرب، مراکش، تیونس، فلسطین، لبنان، افریقہ میں موجود ہے۔شاذلی ۵۹۱ھ میں متولد ہوئے ۶۵۶ھ میں وفات پائی، ان کے اصول وعقائد یہ ہیں:

۱۔تقویٰ الٰہی اپنانے کا ہر حالت میں خیال رکھیں۔

۲۔گفتار وکردار میں پابند سنت رہنا ہے۔

۳۔لوگوں سے بے نیاز رہنا ہے۔

۴۔اللہ کو ہر حال میں راضی رکھنا ہے۔

۵۔مسلمان یہودی ومسیحی سب ایک ہیں انھیں مساوی سمجھنا ہے۔

۱ ۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲ ۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی ٤ ۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتور شوقی ابوخلیل

۱۲۰۔الشریعیہ:۔

محمد بن موسیٰ شریعی کے پیروکاروں کو کہتے ہیں ان کا کہنا ہے اللہ نے پانچ ہستیوں میں حلول کیا ہے محمد، علی، فاطمہ، حسن وحسین۔یہ پانچ اللہ ہیں یہ "پانچ" کے "پانچ" اضداد ہیں لیکن ان پانچ اضداد میں کون افضل ہے یہ فیصلہ نہیں کر سکتے شریعی نے ایک دن دعویٰ کیا کہ اللہ نے

اس میں حلول کیا ہے۔ کہتے ہیں شریعہ سے نمیریہ نکلا ہے۔ (معجم فرق اسلامی ص ۱۴۵)۔

١ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٢ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٣ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٤ ـ معجم فرق اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۱۲۱۔الشمیطیہ:۔

یحییٰ بنشمیط یا ابن ابی شمیط یا یحییٰ بن ابی سمیط کے پیروان کو کہتے ہیں یحییٰ بن ابی شمیط مختار ثقفی کے پیروان میں سے تھا بعد میں محمد بہ دیباج کی امامت کا قائل ہوگیا تھا،وہ مذہب جبریہ پر تھا۔ (معجم فرق ۱۱۴۸ اسلامی)۔

١ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٢ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٣ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٤ ـ الملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانى ٥ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۱۲۲۔شیخیہ:۔

یہ بھی شیعہ اثنا عشری کی ایک شاخ ہے احمد بن زین الدین احسائی متولد ۱۱۶۱ھ متوفی ۱۲۴۱ھ کے پیروکاروں کو کہتے ہیں ۔ احمد احسائی کے مرنے کے بعد اس کو روسی سفارت کے مسئول نے اس کی جگہ ان کے شاگرد سید کاظم رشتی کو اٹھایا درحقیقت احمد احسائی اور سید کاظم رشتی فرقہ بابیہ اور بہائیہ کیلئے تمہید تھے۔ وہ ظاہری طور پر ادائے واجبات اور ترک محرمات دکھاتے

تھے۔

ہاشم رفسنجانی کتاب امیر کبیر ص ۲۰۷ پر لکھتے ہیں کہ احمد احسائی کہاں سے آیا ہے اور آ کے کہاں گیا ہے، پتہ نہیں ہے۔ وہ اچانک نجف کے حوزہ علمیہ میں نمودار ہوا، کچھ عرصہ تعلیم حاصل کی پھر ایرانی شہروں میں آمد ورفت رکھی۔ عرب شیخ نشینوں کا دورہ کیا دوبارہ نجف واپس گیا، اپنے گرد بہت سے لوگوں کو جمع کیا اور دعویٰ کیا کہ میں ائمہ سے جس وقت چاہتا ہوں مل سکتا ہوں۔ حوزہ علمیہ میں اختلافات پیدا ہوئے، علماء نے ان پر کفر کا فتویٰ دیا پھر اس نے زیارت جامعہ پر شرح لکھی۔ شرح زیارت جامعہ میں خلفاء کی توہین واہانت وجسارت کی تھی حاکم بغداد کو موقعہ ملا انھوں نے ایک لشکر کربلا بھیجا اور گیارہ محرم کو کربلا کا محاصرہ کیا، بہت سوں کو قتل کیا اس طرح شیعہ سنی میں جھگڑا پھیلایا، انگریز نے اس فتنہ وفساد کو پھیلایا، رفسنجانی لکھتے ہیں احمد احسائی کے مفصل حالات پر ایک کتاب مرتضیٰ مدرسی نے لکھی ہے۔ کتاب فرھنگ فرق اسلامی میں لکھا ہے شیخیوں کے اصول دین چار ہیں توحید، نبوت، امامت، تعارف شیعہ یا تبراء از دشمنان ہے۔

فرقہ سازوں نے فرقوں کے ان عزائم ومنویات خبیثہ وفاسدکو پوشیدہ رکھنے کے لئے ان کے لئے ذومعنی کلمات استعمال کئے ہیں۔

۱۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی ۳۔اطلس الفرق والمذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل ٤۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۲۲۔شیطانیہ:۔

محمد ابن نعمان احول کے پیروکاروں کو کہتے ہیں ان کو اہل سنت شیطان طاق کہتے ہیں

ان کا کہنا ہے کہ اللہ کو کسی چیز کا علم نہیں محمد بن نعمان احول، ہشام بن الحکم، ہشام بن جوالبقی، یونس بن عبد الرحمٰن کو فرق نویسوں نے قائلین مجسمہ کہا ہے لیکن شیعہ فرق نویسوں اور علم رجال والوں نے رد کیا ہے لیکن کسی دلیل سے رد نہیں کیا ہے۔

١ ـ معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٢ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٣ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٤ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۱۲۳۔شیعہ:۔

شیعہ لغت میں اتباع کرنے، پیروی کرنے، حمایت کرنے کے معنی میں بیان ہوا ہے اور قرآن کریم میں بھی یہ کلمہ انہی معنوں میں استعمال ہوا ہے جیسا کہ سورہ صافات کی آیت ۸۳ میں آیا ہے معنی اصطلاحی یا مذہبی محاورے میں اس کی تعریف بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اب شیعہ محاورہ مذہبی میں پیروان علی ابن ابی طالب کو کہا جاتا ہے۔ یہاں تک معنی اصطلاحی لغوی معنی سے ہم آہنگ ہے اس میں آپس میں کوئی تضاد و اختلاف نہیں ہے لیکن اس گروہ کو عام مسلمانوں سے ہٹ کر ممتاز فرقہ پیش کرنے کیلئے ایک شرط عائد کی گئی ہے، وہ یہ کہ نبی کریمؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے جانشین کے لئے حضرت علی لائق وسزاوار ہیں اس میں بھی چنداں نقطہ چینی کرنے اور مکھی نکالنے کی گنجائش نہیں ہے چنانچہ علی خود فرماتے ہیں کہ ہم دیگران کی نسبت لائق وسزاوار تھے اور خلفاء بھی اس کے معتقد تھے اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے لیکن جہاں سے انہوں نے اپنے لئے ایک راستہ الگ کیا کہ نبی کریمؐ اپنی حیات میں از خود اس مسئلہ کو حل کر کے رخصت ہوئے ہیں بلکہ کہتے ہیں خود نبی کریمؐ کیلئے یہ ممکن نہیں تھا کہ آپؐ بغیر تعین جانشین رخصت ہو

جائیں، اس منطق کی کیا دلیل ہے یہ کس دلیل سے استنا دکیا ہے؟ نبی کریمؐ کی نبوت کی حدود زمان و مکان میں محدود نہیں تھیں، آپ کی رسالت عالمی وابدی ہے فرقوں کی غلاظت اور گمراہی کی کوئی حدوحدود نہیں وہ اس میں جتنا جاسکتے ہیں جاتے ہیں ۔

کلمہ شیعہ مضاف ہے یہ بغیر مضاف الیہ بدنیتی اور سازش کی نشاندہی کرتا ہے' کیونکہ شیعہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی کتب لغت میں واضح بیان ہوئے ہیں لیکن فرق نویسوں نے مضاف الیہ کو محذوف رکھا ہے اس سے مراد مبہم رکھ کر انہوں نے حمایت ونصرت علی، امام مسلمین، زوج زہراء والد حضرات حسنین سے لے کر اتباع عبد اللہ سباء، مختار ثقفی، ابی الخطاب اسدی، مغیرہ عجلی، میمون دیصانی، محمد نصیری، عبید اللہ مہدی اور پرنس کریم خان تک کے پیروان کو شامل کرنے کی گنجائش بنائی ہے نیز ریاست عامۃ المسلمین سے لیکر حضرت علی کو برتر از نبوت حتی الوہیت وربوبیت کا درجہ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ علی دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اس لئے ان کی تأسی نہیں ہوسکتی ہے لیکن ان کا کہنا ہے وہ زندہ ہیں۔ لہٰذا یہ واضح ہونا چاہیے کہ یہ کس کے شیعہ ہیں۔

انہوں نے اس کا ذکر نہیں کیا ہے لہٰذا وہ کسی بھی فرد یا گروہ سے منتسب کر سکتے ہیں۔ اگر ان کے بڑے خاموشی سے کسی چیز کو تسلیم کر لیں تو تابعین کو ہونا پڑے گا چنانچہ طول تاریخ میں شیعہ علی سے شروع کر کے کافرین وملحدین ومنکرین تک کھینچا ہے۔

شیخ نصیر الدین طوسی نے شیعوں کے ۳۵ فرقے جبکہ صاحب تحفہ اثناعشری نے پچاس اور صاحب کتاب موجز ادیان نے ۳۰۰ سے بھی زیادہ بتائے ہیں۔

۱۔ ان کا دور اوّل محبت ونصرت تک محدود تھا۔

۲۔ یہ قیادت وزعامت علی کے داعی رہے ہیں۔

۳۔شیعہ کہتے ہیں امام ہر دور میں ہوتا ہے زمین امام سے خالی نہیں رہتی ہے یہ دعویٰ امیر المومنین کے اس فرمان سے متصادم ہے جو شریف رضی نے نہج البلاغہ کے ابتدائی خطبہ میں بیان فرمایا۔ حجت وقفہ وقفہ سے آیا ہے۔

۴۔آیت سورہ النساء۔۱۶۵ سے متصادم ہے جس میں ہے کہ نبی کریمؐ کے بعد حجت کا سلسلہ ختم ہے۔

۵۔فرق وافقیہ سے متصادم ہے۔چندین بار آئمہ پر وقفہ آیا۔

۶۔شیعہ گذشت زمان کے بعد اسلام و مسلمین کے مقابل ایک متوازی مذہب اور متوازی حکومت کے قیام کے چکر میں معاندانہ رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔

۷۔قرآن وسنت رسولؐ سے ثابت اصول وفروع سے ہٹ کر انہوں نے اپنے جداگانہ اصول، جداگانہ احکام اور جداگانہ رسومات حتیٰ اوقات نماز وافطار تک الگ کئے ہیں تا کہ ایک دوسرے سے گفتگو اور افہام وتفہیم نہ ہو سکے اسی فلسفہ کے تحت ایام حج میں حرمین شریفین میں اوقات نماز میں نہ جانے کیلئے مختلف ہتھکنڈے اور بہانے وضع کئے ہیں۔

۸۔شیعہ عقائد میں عام اصول وفروع کی تمیز نہیں رکھی گئی ہے، حال ہی میں آیت اللہ سبحانی نے شیعہ عقائد پر ایک کتاب لکھی ہے انہوں نے اس میں سو سے زائد عقائد کو درج کیا ہے اس کی باقاعدہ تدریس ہوتی ہے ان عقائد میں قرآن وسنت سے متصادم ومتعارض ومضحکہ خیز ایسے عقائد شامل کئے ہیں کہ جنہیں خود ان کے علماء نے مسترد کیا تھا اب انہوں نے وہ بھی عقائد میں شامل کیئے ہیں جیسے امام کا معصوم ہونا، منصوص ہونا، رجعت، تقیہ، بداء، متعہ، زیارت قبور اور امام مہدی کا نظریہ۔انہیں بدنامی سے بچانے کیلئے باطنیہ ماسونیہ نے انہیں میانہ رو ومعتدل اور غالی وضال میں تقسیم کیا ہے، غالی وضال کا سلسلہ عبداللہ بن سباء سے شروع ہوا جو علی کی الوہیت

کے اعلان تک جا پہنچا ہے،اس کے مرنے کے بعد یہ گروہ مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کے گروہ میں شامل ہوا،اس کے بعد یہ سلسلہ مغیرہ بن سعید عجلی،ابی الخطاب نصیری،دروز،حاکم بامر اللہ،کیا بزرگ اور پھر آغا خان تک جا پہنچا ہے۔

اس سلسلہ میں کتب فرق جو خود شیعوں نے لکھی ہیں ان میں نوبختی لکھتے ہیں ان کے فرقوں میں خرمدیہ یا بک خرمی ہیں جو آئمہ کو اللہ مانتے ہیں،اسی طرح ہاشمیہ،بیانیہ اور ناووسیہ آتے ہیں۔

لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شیعوں نے اپنے عقائد،فقہ،اخلاق وسلوک اور تاریخ کو اسلام کے متوازی اور برابر میں لا کھڑا کیا جہاں سے ہر میدان میں وہ اپنا الگ تشخص قائم کرتے کرتے عام مسلمانوں کے مقابلے میں کفر والحاد کے اتحادی بنے،گرچہ بعض شیعہ از روئے تملق ومنافقانہ انداز میں وحدت واتحاد کے داعی بنے ہیں وہ بھی تبادل ووٹ کیلئے کیا ہے

۔

امتیازات شیعہ:

شیعوں کا کہنا ہے وہ جن امتیازات کے حامل ہیں انہوں نے انھیں نیست ونابود ہونے سے بچایا ہے یہ امتیاز دیگر مذاہب وفرق کو حاصل نہیں ہیں۔اس بارے میں صانع خرافات میانوالی اپنے مجلّہ میں بار بار تذکرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں ہمارے مذہب کی دوام وبقاء کے بارے میں مستشرقین نے کہا ہے ان میں سے ایک انتظار امام مہدی ہے اور دوسرا عزاداری اور تیسرا تقلید ہے لیکن ان سے سوال ہے کہ اگر ان تینوں نے شیعوں کو زندہ رکھا ہے تو سوال اٹھتا ہے خود ان تینوں کو کس چیز نے زندہ رکھا ہے جواب واضح ہے ''نسخہ معز الدین فاطمی''جس نے کہا کہ ماننے والوں کیلئے اشرفی کے تھیلے اور نا ماننے والوں کیلئے تلوار ہے۔دوسرا سوال ہے کہ

اسماعیلیوں کوکس چیز نے زندہ رکھا ہے؟جن کے پاس یہ تینوں چیزیں نہیں ہیں،انہوں نے اس کاذکرنہیں کیا جس سے یہ جنونی منطق زندہ ہے۔اس جھوٹ پرمبنی امتیازات نے شیعوں کوبھی بچا کررکھا ہے۔ذیل میں ہم ان اختصاصات وامتیازات کوتفصیل سے بیان کریں گے۔اسی طرح تقیہ کی اہمیت کے بارے میں یہ لوگ وہ روایات پیش کرتے ہیں جن میں آتا ہے تقیہ اساس دین ہےاور جوتقیہ نہیں کرتے ان کا کوئی دین نہیں ہے۔امام باقر سے نقل کرتے ہیں تقیہ میرے آباء کا دین ہےاور جوتقیہ نہیں کرتے ان کا کوئی دین نہیں ہے یہاں یہ سوال پیش آتا ہے کہ ابوذر غفاری نے نبی کریمؐ کے منع کرنے کے باوجود مکہ میں اپنے اسلام قبول کرنے کا اعلان کیا گویا وہ بھی اس دین پرنہیں مرے ہیں؟امام حسین نے انصار واعوان کے نہ ہونے کے باوجود قیام کیا ہے تو کیا آپ بھی اس دین پرنہیں تھے؟

تقیہ کے حوالے سے جن آیات اورلغت سے استنا دکیا جاتا ہے وہ انسان کوخطرات،قتل، ضرب شدیداور ہلاکت سے بچانے کیلئے ہیں لیکن جب انہوں نے اسے اپنے دین میں داخل کیا ،انہوں نے اس کا معنی منافقت وجھوٹ اور دھوکہ لیا ہے یعنی اگر اس کی وضاحت کریں تو کہا جائے گا کہ انہیں تقیہ کے نام سے جھوٹ سے بہت فائدہ ہوا ہے یہ بات ایک سچ اور حقیقت ہے کہ اس مذہب کی اساس ہی جھوٹ ہے۔

ا۔انہوں نے اللہ کی طرف جھوٹ کونسبت دے کر کہا حضرت علی کی امامت کے بارے میں چندین آیات نازل ہوئی ہیں۔ یہ انکا اللہ پر سب سے پہلا جھوٹ ہے ان آیات کا کسی بھی حوالے سے خلافت علی سے دور کا بھی واسطہ نہیں چنانچہ ان کے بڑے بڑے علماء کو اعتراف کرنا پڑا کہ خلافت علی سے متعلق ہمارے پاس کوئی آیت نہیں ہے۔ چنانچہ امام خمینی نے اپنی کتاب ولایت فقیہ کی ابتداء میں امامت کے بارے میں وارد آیت وروایت نہ ہونے کا اعتراف کرنے

کے بعد اس کو ایک ضرورت اجتماعی قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ خود امت پر فرض ہے کہ وہ شریعت کے نفاذ کے لئے از خود ایک حاکم ومجری انتخاب کرے۔

۲۔انہوں نے پیغمبرؐ پر یہ بڑا جھوٹ باندھا کہ غدیر خم کا اجتماع علی کی خلافت کا تعین کرنے کیلئے تھا آپؐ نے ممبر پر جا کر ایک خطبہ دیا جس میں علی کی خلافت کا اعلان کیا یہ خطبہ علامہ سید علی میلانی کی تحقیق کے مطابق سوائے احتجاج طبرسی مرسلات کا مجموعہ ہے اسے کسی اور نے نقل نہیں کیا ہے۔

۳۔انہوں نے آغاز دعوت سے وفات رسولؐ تک میدان میں سبقت کرنے والے خلفائے راشدین کو اللہ، رسولؐ علی اور اہل بیت کا دشمن قرار دیا ہے۔

۴۔قرآن کریم نے جاہلیت کے دور میں رائج از دواجی اقسام کو ختم کر کے صرف ہمیشگی و ہمہ وقتی اعلانیہ اور عہد و معاہدے کے تحت ہونے والے زواج کو باقی رکھا تھا لیکن شیعہ اس کے مقابل میں جز وقتی ضرورت کے وقت مخفی عقد کو جوانوں کی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے متعہ کو سامنے لائے۔انھوں نے متشابہ ومجہول روایات سے استناد کر کے اس کو پہلی ترجیح میں یا دوسرے نمبر پر جائز قرار دیا یقیناً اس سے بہت سے جوان لڑکے اور لڑکیوں کو فائدہ ہوا ہے شاید اسی وجہ سے سہولت کی خاطر بہت سے نوجوان لڑکے لڑکیوں نے اس مذہب کو انتخاب کیا ہو۔اسی طرح انہوں نے امام مہدی کے نام سے ہر دور میں فتنہ وفساد برپا کیا ہے۔مہدی کے نام سے بعض کو اٹھایا اور بعض کو مرنے کے بعد اس کا انتظار کروایا۔آخر میں ایک ایسے فرد کو امام مہدی بنایا جس کا پیدا ہونا ثابت نہیں کہ دو چار عادل مردوں اور عورتوں نے بھی انہیں نہیں دیکھا ہے اور بہت سوں کا اس پر اتفاق ہے کہ امام حسن عسکری دنیا سے لاولد وفات پائے ہیں،انہوں نے ان کے لئے ایک بچہ ہونے کا جھوٹا دعویٰ کیا اور ایک ہزار سال سے زائد عرصہ لوگوں کو دین وشریعت پر عمل پیر

اہونے سے روکا ہے۔انہوں نے اس سے بھی فائدہ حاصل کیا ہے ان کے نام سے پیسہ بنانے والوں کو بھی فائدہ ہوا ہے اور یقیناً بہت سے لوگ اسی خاطر اس مذہب کے گرویدہ ہوئے ہیں اور اسی کی خاطر اس پر باقی ہیں۔ چنانچہ فرق نوسیوں نے شیعوں کے مندرجہ ذیل بنیادی فرق کا ذکر کیا ہے، باقی انہیں کی شاخیں ہیں۔ ۱۔شیعہ سبائیہ ۲۔شیعہ کیسانیہ ۳۔شیعہ زیدیہ ۴۔شیعہ اسماعیلیہ ۵۔امامیہ ۶۔شیعہ غلات۔

شیعوں نے حضرت ابوبکر وعمر سے بغض وعداوت ونفرت اہل بیت کی خاطر نہیں کی بلکہ انہوں نے اہل بیت کو اپنے مذموم عزائم کیلئے مثل قمیص عثمان استعمال کیا ہے جس کے بہت سے شواہد ملتے ہیں۔

۱۔حضرت علی پر سبّ وشتم کا آغاز خوارج نے کیا، وہ اس پر سختی سے کاربند تھے لیکن شیعہ ہمیشہ خوارج کے اتحادی رہے کبھی بھی کسی کتاب یا خطاب میں خوارج پر ان کی طرف سے لعنت نہیں سنی ہے۔

۲۔حضرت علی اور حضرات حسنین کی توہین کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ حضرت علی حضرات حسنین کو گدھے پر سوار کر کے رات کو انصار کے گھروں میں گئے تا کہ ان سے کہیں کہ وہ ان کا ساتھ دیں۔

۳۔انہی شیعوں کے بعض گروہ ابوبکر وعمر سے جنگ نہ لڑنے کی وجہ سے علی کو بھی مستحق لعن قرار دے کر ان پر لعن کرتے ہیں۔

۴۔بعض نے سلمان کو حضرت علی پر برتری دی ہے۔

۵۔انہوں نے حضرت علی کے فضائل کے نام سے بہت سی خرافات دین میں شامل کی ہیں۔

۶۔انہوں نے حضرت علی کو حافظ دین پیش کرنے کی بجائے ماہر علوم طبیعات پیش کیا ہے۔

بانیان شیعہ:۔

اس کے بانیان امثال مغیرہ ابن سعید عجلی، ابی الخطاب اسدی، اجدع، میمون دیصانی، مفضل بن عمرو، ہشام بن حکم وغیرہ ہیں انہوں نے امام باقر وصادق کے دور میں اس کی بنیاد ڈالی۔انھوں نے باقاعدہ ریاست وزعامت مسلمین کو قرآن وسنت سے باہر نظام کسریٰ وقیصر کے مثل بنانا چاہا لیکن لوگوں کے پاس نامانوس ہونے اور غیر عقلی وغیر شرعی حرکتیں کرنے کی وجہ سے وہ فروغ نہیں پاسکے بلکہ یہ لوگ مطعون ومغضوب عوام ہونے کے علاوہ خود امام باقر وصادق کے پاس بھی مردود قرار پائے ہیں۔بعض حکومت وقت کی نظروں میں آئے اور انھیں سزائے موت دی گئی اور انہیں سولی پر بھی چڑھایا گیا۔یہ لوگ چند اشخاص پر مشتمل نہیں تھے بلکہ زخم خوردہ وذلت خوردہ اور ہزیمت خوردہ مجوس ویہود اور صلیبیوں کا ایک گروہ ''الکفر ملت واحدہ'' تھا۔جس طرح کمیونسٹ اور سرمایہ دار متحد ہوکر اسلام کے خلاف دوبدو لڑ رہے ہیں اور اس طرح کے اسلام دشمن عرصہ سے اس جنگ کو جاری رکھے ہوئے ہیں اسلام کے محکم وپائیدار اور درخشاں وتابناک اصول ومعارف اور دوسری طرف سے عہد رسالت سے قریب ہونے کی وجہ سے ایمان غیر متزلزل رکھنے والے، دین میں خلل کو ادراک کرنے والے افراد اور علماء کی موجودگی کی وجہ سے وہ اپنی کفریات کا کھل کر مظاہرہ نہیں کرسکتے تھے اگر کرتے تو وہ جلد قتل ہوجاتے یا زندان میں جاتے، لہٰذا بحث ومباحثہ اور تبادلہ خیال کے بعد انھوں نے اس نظریہ کو حتمی شکل دی کہ ہم اسلام کے خلاف کھلے عام دعوت نہیں دے سکتے اور نہ دوبدو جنگ کرسکتے ہیں۔

۱۔شیعہ علی :۔حضرت علی ۴۰ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے اب یہاں آپ کس طرح

ان کی پیروی کرتے ہیں۔اگر کہتے ہیں ہم ان کی تعلیمات وہدایات پر عمل کرتے ہیں تو سوال ہوگا کہ آپ نے حضرت محمدؐ کے شیعہ ہونے میں کیا عیب ونقص واشکال پایا کہ علی کے شیعہ بن گئے؟اگر کسی کے وفات پانے کے بعد بھی ان سے واسطہ رکھا جاسکتا ہے تو اس کے لیے حضرت محمدؐ سے بہتر کوئی نہیں ہوسکتا۔اگر ان کی وفات کے بعد کسی زندہ کی تأسی کرنا چاہیئے تو اس سے انتساب کرنا چاہیئے جس کے آپ شیعہ ہیں۔

بعض لوگوں نے مسلمانوں کو اصطلاحات کے جنگل میں سرگرداں چھوڑا ہے،دین و ملت اور وطن کے مقدرات دنیائے یہود وصلیب کے حوالے کرتے دیکھ کر اب مسلمان شیعہ وسنّی دونوں کی حقیقت جاننے پر مصر ہوگئے ہیں بعض اس نتیجہ پر پہنچے کہ دونوں نے اسلام اور قرآن و محمدؐ کو کنارے پر لگانے کیلئے باطنیہ ماسونیہ بنایا ہے۔ان میں سرفہرست شیعہ'اہل سنت و الجماعت اور تصوف والوں نے انہیں محاوروں میں پھنسا کر رکھا ہے۔ان میں سے شیعہ کے حوالے سے اسے بنیاد سے اٹھانے کی ضرورت ہے۔

١ ـمعجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح ٢ ـقـــامـــوس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٣ـ فـرهـنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٤ـفـرهـنـگـنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ٥ـاطـلـس الـفـرق و الـمـذاهب الاسلاميةتصنيف الدكتورشوقى ابوخليل ٦ـموسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس
٧ـاسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ٨ـتـاريخ الفرق و عقائد ها تصنيف الدكتور محمود سلام عبيدات ٩ـالـمـوسـوعة الـميسـرة فـى الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنى ١٠ـالـفـرق بيـن الـفرق

تاليف عبد القاهر بن طاهر بن محمد البغدادى ١١ ـموسوعة الفرق و المذاهب تـاليف الشيخ ممدوح الحربى ١٢ ـاستفاضات شيعه فى عبر تاريخ هاشم معروف الحسنى ١٣ ـدارلكتب الشيعه و التشيع ١٤ ـفـــرق و تـــاريـــخ مئولف احسان الٰهى ظهير اداره ترجمان السنة لاهور ١٥ ـالشيـعـــه و التشيـع محمد جواد مغنيه مكتب مدرسه و دارلكتاب لبنانى بيروت ١٦ ـجهاد شيعه فى العصر العباسى الاول تاليف سميره مختار الييشى دار اطبيل بيروت ١٧ ـشيعه و مشروطيت در ايران عبد الهادى حائرى مئوسه انتشارات بهير تهران ١٨ ـالملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانى ١٩ ـالشيعه و التنصيح دكتور موسىٰ موسوى ٢٠ ـبـنيـاء پـژوهشهاى اسلامى قدس رضوى ٢١ ـبين التصوف و التشيع هاشم معروف حسنى دارالقلم بيروت ٢٢ ـمـخبـر الاسـلام احمد امين ، محمد على بيضوى دار الكتب العلميه ص ٣٥٢ ٢٣ ـشـنـاخـت مـذاهـب اسلامى ناشر سازمان حوزها و مدارس علميه خارج از كشور ٢٤ ـالـمـوسـوعة الـمـفـصلـه تـاليف حسن عبد الحفيظ ابو الخير ٢٥ ـالشيعه و الحاكمون تاليف جواد مغنيه ٢٥ ـالشيـعـه و اصولها تاليف شيخ محمدحسين كاشف الغطاء ٢٦ ـالمراجعات تاليف عبد الحسين كاشف الغطاء ٢٧ ـالشيـعـه و الـحـاكمون تاليف جواد مـغنيه ٢٩ ـدور شيعة بين الحقيقتة و التضليل تاليف محمد عيدان العبادى ٣٠ ـ الشيعة و التصحيح تاليف الدكتور موسى الموسوى ١٣ ـالشيـــعة فـــى الميزان تاليف محمد جواد مغنية

۱۲۴۔شیوعیہ:۔

مادہ ''شاع'' سے مصدر جعلی ہے جس کا معنی یہ ہے کہ ہر چیز کو انسانوں میں بطور مساوی قرار دیتے ہیں وہ بغیر کسی رکاوٹ کے استعمال کرسکتا ہے اس نظام میں ملکیت خاصہ معدوم ہے ہر چیز بطور عام رائگان واگذار کرنے کو کہتے ہیں۔ان کا کہنا ہے دنیا میں جو چیز جہاں کہیں بھی ہو ملک عامہ ہے ملکیت خاصہ نامی کوئی چیز نہیں ہے اس میں عورتیں بھی آتی ہیں۔اس فکر کے مسلمانوں میں مزدکیہ مجوس اور فرقہ باطنیہ کے اتحاد واشتراک سے ۲۷۸ھ کو کوفہ میں حمدان قرمط اور حسین سعید اہواز داعی ومدعو بنے اور کوفہ میں اباحیہ عمومی کا اعلان کیا تھا،اس وجہ سے کوفہ، بحرین،قطیف اور احساء میں پانچویں صدی تک حکومت قائم کی۔اس کا مصدر و ماخذ یہ پیش کرتے ہیں کہ کائنات ملک امام ہے،امام نے اپنے پیروان کے لئے مباح قرار دی ہے یہاں سے فقراء مساکین لاابال اہل شہوانی آزاد خیال ان کے لشکر میں شامل ہوگئے۔

ناداروں کے لشکر صاحبان مال و دولت سے جبر وتشدد سے مال لوٹتے تھے،یہ فکر قرامط کے بعد یزیدنصیریہ ومعذوریہ،بابیہ و بھائیہ پاک وہند میں قادیانیہ وآغا خانیہ چلارہا ہے۔گرچہ ان کو اقتدار نہیں ملا ہے،لیکن عالم کفر والحاد کی حمایتیں تعاون ان کو حاصل ہے امن پسندی کے جھوٹے دعویٰ کے چھتری میں بہت تخریبی کاروائیاں اشاعہ فحشاء انہی جماعتوں کی طرف سے ہو رہا ہے۔

شیوعیہ گرچہ بطور فلسفہ جدلی ۱۹۱۷ء کو روس میں لنین نے قیصر زار کے تخت کو الٹنے کے بعد کارل مارکس کے نظریہ اقتصاد کو نافذ کرتے ہوئے ایک نظام ضد ادیان نافذ کیا اور مالکیت خاصہ الغاء کرکے تمام ملکیت عام کے نام سے حکومتی تحویل میں لے لی،عوام کالانعام کے لئے شعار مقلوبانہ مساوات کا چرچا کیا۔بعض اسلامی ملکوں میں دین فروشوں سے تائید حاصل کی ہے ما

رکس اور لینن نے اس کو نظریہ جدلی پر استوار کیا۔لیکن عالم اسلامی میں بعض مدعیان اسلام اور اندر سے مثل مارکس ولینن ضد دین والوں نے ان سے پہلے یہ نظریہ مزدکیہ خرمکی سے لیا ہے۔

۱ ـ عشره اشياء عن الماركسية تاليف محمد هادى محمد

۲ ـ الهزيمة الموعودة للماركسية وزارة الارشاد الاسلامى ايران

۳ـ حركات و مذاهب فى ميزان الاسلام تاليف فتحى يكن

"حرف صاد"

۱۲۵۔صائدیہ:۔

صائدنہدی کندی سے منسوب ہے، یہ فرقہ بیانیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ بیان بن سمعان کے دور میں تھے ان کا عقیدہ ہے محمد بن حنفیہ مہدی منتظر ہیں۔ (فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۲۹۶)

معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۲۶۔صالحیہ:۔

یہ فرقہ زیدیہ سے تعلق رکھتے ہیں جو کہ بہ حسن ابن صالح مسرح خوارج سے تعلق رکھتے تھے۔ (فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۲۹۶)

۱ ۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲ ۔الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی ۳ ۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ٤ ۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۲۷۔صباحیہ:۔

پیروان ابوصالح بن معمر کو کہتے ہیں۔ ان کا عقیدہ تھا ابوبکر وامام علی کے بارے میں کوئی نص نہیں گرچہ ان کے نزدیک علی افضل تھے۔ (فرھنگنامہ فرق اسلامی)

صباحیہ کے نام سے فرھنگ فرق اسلامی میں چند فرقوں کا ذکر ہے صباحیہ منسوب بہ حسن صباح مؤسس سلطنت نزاریہ درایران، یہ فرقہ ۶۵۳ھ میں ہلاکو نے ختم کیا تھا۔

زیدی کا ایک فرقہ ہے جو حضرت ابوبکر کو امام مانتے ہیں۔ (فرہنگ فرق اسلامیہ ص

(۲۹۶

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۲۸۔صاحب الزمانیہ:۔

یہ سید حسن صاحب الزمان متوفی ۱۳۵۵ھ کے پیروکار تھے۔جس نے میں دعوائے امام مہدی کیا پھر زندان میں گیا۔(فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۲۹۶)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

دائرة المعارف دانش بشر ص ۳٦٥

''حرف ضاد''

۱۲۹۔ضحاکیہ:۔

منسوب بہ الضحاک بن قیس الشیبانی ہے۔یہ خوارج سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے ایک وقت عراق کے شہر موصل پر قبضہ کیا اور معاویہ وحضرت عثمان اور عمرو بن عاص سے برأت کا اعلان کیا تھا۔ضحاکیہ مسلمان عورت کی کافر سے اور مسلمان مرد کی کافرہ عورت سے ازدواج کو جائز سمجھتے تھے اگر وہ ان کی اپنی قوم سے ہو۔

قیام اموی سے پہلے حکومت کی لیکن وہ ۱۲۸ھ میں قتل ہوا۔(معجم فرق اسلامیہ ۱۶۱۔فرہنگ فرق اسلامی ۳۲۳)

معجم الفاظ العقيدة تصنيف ابى عبد الله عامر عبد الله فالح

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقى ابو خليل

۱۳۰۔ضراریہ:۔

یہ معتزلہ ہیں یہ اتباع ضرار بن عمرو میں تھے جو واصل بن عطاء کا ساتھی تھا بعد میں ان سے الگ ہو گئے۔(فرہنگ فرق اسلامی ۳۲۳)

قاموس المذاهب و الاديان ،اعداد حسين على حمد

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

"حرف طاء"

۱۳۱۔طاخیہ:۔

علی ابن طاخی کے پیروکاروں کو کہتے ہیں یہ لوگ امام حسن العسکری کی بجائے امام علی الھادی کے فرزند جعفر کذاب کی امامت کے قائل تھے۔

یہ لوگ، امام حسن عسکری کی امامت کے قائل ہونے والوں کو حمار یہ کہتے تھے کہ وہ بغیر علم ومعرفت ان کی امامت کے قائل ہوئے۔ (معجم فرق اسلامی ص ۱۶۳)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۳۲۔طاووسیہ:۔

ایک فرقۂ صوفیہ ہے جو طاؤس حرمین شاگرد جنید بغدادی سے منسوب ہے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۳۳۔طرایقیہ:۔

شاخہ کرامیہ ہے ان کے بارے میں معلومات نہیں ہیں ۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

الفرق بین الفرق ص ۱۳۰۔۱۳۸

۱۳۴۔الطیفوریہ :۔

یہ صوفیوں کا فرقہ ہے جو ابوزید طیفور بن عیسیٰ بسطامی کی پیروی کرتے تھے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۳۵۔طیاریه :۔

یہ سبائیہ کی ایک شاخ ہے۔طیاریہ غلات سبائیہ تھے یہ لوگ کہتے تھے کہ انسان کی روح جسم سے نکلنے کے بعد پرواز کرتی ہے اور فرشتوں سے چلتی ہے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

البداء و التاریخ ج ٥ ص ١٢٩

رجال کشی ص ٢٠٨

۱۳۶۔طیبیه:.

بہرہ سلیمانیہ، داؤدیہ، نزاریہ الگ ہو کر مستنصر کے بیٹے کی امامت کے قائل ہوئے وہ ۵۱۸ھ میں مر گیا۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

"حرف ظاء"

۱۳۷۔ظاہریہ:۔

اصحاب ابی سلیمان داؤد بن علی بن خلف اصفہانی شافعی ظاہری ہیں جو ۲۰۰ھ میں کوفہ میں پیدا ہوئے۔ امام شافعی کے شاخواں تھے۔ ۲۷۰ھ میں وفات پائی۔ (فرہنگ فرق اسلامی۔۳۲۷)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۳۸۔ظنیون:۔

انہیں اظنیون بھی کہتے اور یہ لقب ہے نصیریوں کا۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

"حرف عین"

۱۳۹۔عابدیہ:۔

کرامیہ کی ایک شاخ ہے قائل بتجسم اللہ ہیں کہتے ہیں عرش اور اللہ میں فاصلہ بہت کم ہے۔اگر جواہرات سے بھر دیں تو وصل ہوسکتا ہے۔

معجم فرق اسلامیتالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۴۰۔عاذریہ:۔

یہ فرقہ نجدات سے تعلق رکھتے تھے اصول دین اور احکام شریعت میں لوگوں کی جہالت کو معاف مانتے تھے جس طرح کہتے ہیں کہ مجتہدین کو معاف ہے انہوں نے قطیف میں حکومت کی ،لوگوں کو اسیر کیا تمام جرائم کا ارتکاب کیا۔(معجم فرق اسلامی)

معجم فرق اسلامیتالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۴۱۔عبادیہ:۔

ایک فرقہ معتزلہ ہے پیروان عباد بن سلمان کو کہتے ہیں۔یہ اللہ کو قبل از خلقت کائنات عالم نہیں مانتے ہیں

۱۔معجم فرق اسلامیتالیف شریف یحیی الامین ۲۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد ۳۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۴۲۔عبدیہ:۔

جھمیہ کاایک فرقہ ہے جومنکرانبیاء ہیں وہ کہتے تھے یہ بادشاہان وقت تھے۔

معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

۱۴۳۔عباسیہ:۔

ایک فرقہ کیسانیہ ہےان کا کہنا ہےامامت اولا دعباس عم نبی میں ہوگی۔

معجم فرق اسلامیتالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۴۴۔عذاقریہ:۔

ابی جعفرمحمد بن علی شلمغانی کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔۳۲۲ھ خلیفہ راضی باللہ کے دور میں اس نے پہلے دعویٰ کیا کہ وہ نائب امام مہدی ہے۔پھراس نے دعویٰ کیااللہ اس میں حلول ہوا ہےپھرکہاوہ خوداللہ ہےرازق وظاہروباطن وقدیم ہے۔(معجم فرق اسلامی ص۱۷۰)

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۴۵۔عزاگری:۔حضرت امام حسین سے شروع کرکے تاریخ وتاسیس عزا:۔

عزاگری یکےازمذاہب زندہ ومتداول کی تاریخ میں سے ہے۔اس مذہب کا بانی معزالدولہ آل بویہ دیلمی ہےان کی تاریخ کتاب امام وامت میں دیکھیں،اس خاندان نے مسلمان ہونے کے بعدزیدی مذہب اختیارکیاتھا۔ان کوجب عراق میں سلطنت ملی توانہوں نے

۳۵۲ھ میں روز عاشورا روز عزا کا اعلان کیا، اس دن بغداد میں تعطیل عام کا اعلان کیا اور مرد و خواتین حجاب اتار کر خیابان میں آئے۔

حضرت امام حسین کے نام سے ۳۵۲ھ میں بغداد میں معز الدولہ آل بویہ نے اس کی بنیاد رکھی، امام حسین نواسۂ رسولؐ لخت جگر زہراء بتول بغیر کسی جرم و جنایت کے انتہائی شقاوت اور قساوت سے قتل ہونے کی وجہ سے، محبوب و مظلوم مسلمین واقع ہوئے تو آپکی مظلومیت سے مفاد پرستوں نے فائدہ اٹھایا بغیر کسی سند شرع کے اس دن کو افتراق اسلام و مسلمین استعمال کیا۔ ان کا اصل مقصد امام حسین کی مظلومیت کو یاد کرنا تھا اور نہ ہی یزید سے نفرت کرنا تھا ان کا مقصد اپنے مخالفین کے دلوں میں خراش اور غصہ بھرنا تھا لہٰذا تمام اعمال قبیحہ اور محرمات شرعی کا اس جلوس میں ارتکاب کر کے دکھایا جس طرح آج کل جلوس میں علمۃ المسلمین کی دل آزاری کی جاتی ہے وہ اس سلسلہ میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے ہیں بنیاد امام حسین نہ ہونے کی وجہ سے ہر مرنے والے چاہے وہ مخالف شریعت ہی کیوں نہ ہو کے نام کی بھی عزا گری کرتے ہیں۔

یہ عزا گری ہر عام و خاص دیندار و بے دین اور فاسق و فاجر و ملحد اور گونگا وسفیہ کے مردہ جسم کو قبرستان تک سینہ پیٹتے ہوئے لے جانا اور اس کے بعد سوئم، چہارم، ہفتم و دو ہفتہ اور چہلم و برسی وغیرہ منانا، کسی بھی آیت قرآن و نبی کریمؐ کی سنت عملی سے استناد نہیں بلکہ خود ان کے بقول یہ مافوق شریعت یا مافوق عقل و مافوق ضوابط و اخلاق اور قید و قیود سے خارج ہے۔ وہ ان مراسم کیلئے کسی قسم کی دلیل و برہان نہیں رکھتے ہیں ان کا دین عزاداری سے شروع ہوتا ہے عزاداری پر ختم ہوتا ہے اور غالب یا اکثر شعائر اسلامی جو قرآن اور سنت عملی نبی کریمؐ سے ثابت ہیں ان کا استہزاء کرتے ہیں۔

بلکہ اس عمل سے آئے دن ملک و ملت کیلئے خطرات بڑھتے جا رہے ہیں اس کا واضح

ثبوت ملک کی مسلح افواج جوسرحدوں پر دشمن ملت سے دفاع کیلئے چوکنا رہتی ہیں ان ایام میں انہیں ان کو بھی سنبھالنا پڑتا ہے۔ نام امام حسین کے علاوہ تمام عناصر واجزاء ترکیبی ضرب اسلام کیلئے ہوتے ہیں ایسی خطرناک حرکات کے ہوتے ہوئے فرق نویسوں نے اس کو فرق معتدل میں شمار کیا ہے جبکہ یہ لوگ اس عمل کو شریعت حسین کا نام دیتے ہیں۔

۱۴۶۔عقبیہ:۔

یہ فرقہ زیدیہ ہے،عبداللہ بن محمد عقبی سے منسوب ہے۔(معجم فرق اسلامی ۱۷۲)

معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۴۷۔علبائیہ:۔

(کتاب تفسیر المفسرون جلد یہ ص ۴۱)علباء بن ذراع دوسی حضرت علی کو حضرت محمدؐ پر برتری دیتا تھا اس کا کہنا تھا حضرت محمدؐ کو علی کی طرف دعوت دینے کیلئے مبعوث کیا گیا تھا،محمدؐ نے اپنی طرف دعوت دی اس طرح وہ محمدؐ کو مطعون کرتا تھا۔اس فرقے کو ذمیہ بھی کہتے ہیں ان میں سے بعض محمدؐ اور علی دونوں کو اللہ کہتے ہیں لیکن یہ علی کو محمدؐ پر ترجیح دیتے ہیں بعض ان کو عینیہ بھی کہتے ہیں اور ان کو میمیہ بھی کہتے ہیں۔بعض پانچوں اصحاب کساء کو عناصر ترکیبی اللہ سمجھتے ہیں محمد،علی ، فاطمہ حسن وحسین کے بارے میں ان کا کہنا تھا کہ یہ پانچ شخصیات ایک ہیں جیسے کہ نصاریٰ کہتے ہیں،اب،ابن اور روح القدس ایک اور تین تھے۔

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

الملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانی

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل

موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

۱۴۸۔علمائیہ:۔

شاید آپ لوگ علماء کرام کوفرق میں شامل کرنے پر مذاق یا غصہ کریں گے حالانکہ ''فرق'' حسب فرق نویساں اختلاف علماء سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔انہی سے افتراق وانتشار امت ہوا ہے، جب تک علماء اختلاف نہ کریں،فرقے نہیں بنتے ہیں۔یہ سب سے زیادہ فروغ پانے والا اورسب سے زیادہ خطرناک فرقہ ہے، یہ سبب افتراق امت بنے ہیں ۔علماء ہی افتراق وانتشار پیدا کرتے ہیں خودعلماء میں افتراق واختلاف کھڑپینچ اور مفاد پرست لوگ پیدا کرتے ہیں۔مسلمانوں کی بدقسمتی یاغفلت وجہالت یافرقہ سازوں کی حکمت عملی ہے انہیں علوم فرقہ سازی اورفرقہ پرورعلماء ہی ملے ہیں جبکہ مغرب والوں کواتحادواتفاق کرنے والاعلم و علماء ملے ہیں۔علماء مسلمین مثل مشرکین ہمیشہ اپنے مردوں پرفخر وناز کرنے پراکتفاء کرتے آئے ہیں۔علماء اسلام اپنی صلاحیت واہلیت، آراء ونظریات اورعقائد واحکامات میں اختلاف و تضادات وتناقضات میں خودکوخودکفیل سمجھتے ہیں تکاثر اختلاف کی وجہ سے نا قابل توجیہ عقائدو نظریات کوچھپانے کیلئے ہرایک نے طبقات بندی کی ہے چنانچہ کتاب کشف الظنون جلد۲ص ۱۹۹میں آیا ہے طبقات رواۃ،طبقات علماءشافعی،طبقات علماءحنفی،طبقات صحابہ وتابعین،طبقات صوفیہ،طبقات علماء،طبقات فقہاء ، طبقات قراء،طبقات مالکیہ،طبقات متکلمین ، طبقات مجتہدین،طبقات محدثین،طبقات معتزلہ،طبقات مفسرین،طبقات نحات،طبقات نساک غرض طبقات ہی طبقات ہیں۔ہوسکتا ہے کہ علم وعلوم نقلیات میں اسکی کوئی توجیہ بن سکتی ہولیکن

عقلیات میں اختلاف ہونے کا کوئی تصور وتوجیہ نہیں بنتی ہے۔عقلیات میں اختلاف ہونے کا تصور بھی علماء مسلمین نے ابتکار کیا ہے،یہاں سے معلوم ہوتا ہے علم جس کے معنی ''کشف الواقع اصابة الحقيقة ''آئی ہے،لیکن مسلمانوں میں ابھی تک کوئی گروہ یا جماعت سننے میں نہیں آئی جس میں فرقہ کی بنیاد تنہا اسلام پر ہو اور تنہا قال اللہ اور قال رسول اللہ ﷺ پر رکھی ہو؟ ''اعلى عمد تركوالقرآن وراء ظهورهم وسوف يشكو عليهم رسول الله يوم فصل القضا عند الله ''یعنی درسگاہوں میں علوم نحو،کلام بیان وبدیع ابتکارات منافقین کو پڑھایا جاتا ہے۔بدقسمتی سے علماء کے درمیان اختلاف زیادہ تر ناگفتہ بہ ہوتا ہے،وہ علمی وقابل ازالہ نہیں بلکہ اور کوئی چیز ہوتی ہے۔علماء کے درمیان اختلافات مفاد پرستانہ ہوتے ہیں مثلاً جب ہماری کتابیں آئیں تو تنظیمی حضرات ہماری کتابیں علماء کے پاس لے جاتے تھے ان سے ان کتابوں کے بارے میں رائے لیتے تھے بعض ان کتابوں کو خطرناک بتاتے تھے وجہ نہیں بتاتے تھے بعض کہتے تھے بتانا مصلحت میں نہیں،اور مصلحت کا کوئی مداوا نہیں ہوتا ہے۔جناب مظہر کاظمی سے شگر میں بعض شخصیات نے ہمارے بارے میں پوچھا کہ ان کے بارے میں کچھ فرمائیں تو آپ نے فرمایا''ہمارے عالم دین ہیں لیکن کچھ باتیں یہاں بتانے کی نہیں ہوتی ہیں'' کیونکہ ان کے نزدیک اختلاف قرآن وسنت پر نہیں بلکہ مصلحت کی بنیاد پر ہوتا ہے۔اس طرح ہر عالم نے اپنی جگہ ایک گروہ وجماعت بنا رکھی ہے اس کے اپنے مجتہد ہیں۔فقہاء ومجتہدین مصالح سازوں کے سامنے بے بس ہیں،بعض اوقات منحرف وگمراہ علماء لائق وفائق ودیندار کو کونے پر لگا کرنا لائق کو آگے لاتے ہیں،ان علماء کی مذمت سورہ توبہ کی آیت ۔۳۱،۳۰ میں آئی ہے۔ایسے ہی علماء کے بارے میں بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ''ہم نے اپنا دین علماء سے لیا''اور ان کے کہنے پر عمل کرتے ہیں۔ ہمارے چھورکا کے روشن خیالان کا کہنا ہے ہر چیز علماء سے پوچھ کر کرتے ہیں

۔جن علاقوں میں عالم جاہل ہوتا ہے وہاں جاہلوں کی عیش ہوتی ہے، یہی بات یہاں کے روشن خیالوں کی ہے کہ اسماعیلیوں کا ساتھ دینگے یہی علماء حق ہوتے ہیں باقی باطل ہوتے ہیں۔ یہی لوگ قیامت کے دن جواب دہ ہونگے۔ یہ لوگ بھی فرقہ فاسدہ باطلہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۱۴۹۔علیاویہ:۔

غالیوں کی ایک جماعت ہے ان کا عقیدہ ہے علی ہاشمیہ کا خدا ہے لیکن اس نے خود کو بندہ کی شکل میں ظاہر کیا ہے اور محمدؐ کو نبوت پر مبعوث کیا۔ فاطمہ، حسن و حسین بھی اللہ ہیں۔ یہ گروہ پیغمبرؐ کو نہیں مانتے بلکہ انہیں بندۂ علی مانتے ہیں انہوں نے اباحیہ عام کا اعلان کیا ہے تعطیل شریعت اور انکار قیامت کیا ہے۔

(معجم فرق اسلامی) اصحاب علباء بن ذراع الدوسی یا اسدی علی کو نبی سے افضل مانتے تھے۔ وہ حضرت محمدؐ کی مذمت کرتے ہوئے کہتے ہیں اللہ نے ان کو علی کی طرف دعوت دینے کیلئے بھیجا تھا لیکن انہوں نے اپنی طرف دعوت دی۔ ان کا کہنا ہے مستحق امامت تمام فرزندان امام حسن و حسین اور ان کے فرزندان ہیں۔

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۵۰۔علیائیہ :۔

فرق غلات شیعہ ہے یاران علیا بن ذراع اسدی تھے شہرستانی نے لکھا ہے یہ حضرت علی کو حضرت محمدؐ پر برتری دیتے تھے پھر الوہیت علی کے قائل ہوئے یہ اباحۃ تناسخ، تعطل شریعت و قائل الوہیت پنجتن، قائل بہ نبوتِ سلمان فارسی اور حضرت محمد کو بندہ علی سمجھتے تھے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور

قرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۵۱۔علویہ:۔

اکثر وبیشتر فرق نویسوں نے لکھا ہے یہ لوگ وہی نصیری ہیں۔نصیریوں کے بارے میں حرف نون میں لکھا ہے ان کے عقائد زیادہ تر الحادیات خرافات پر مبنی ہونے کی وجہ سے ان کے چہرے ممسوخ ومبغوض ومغضوب مسلمین واقع ہوئے تھے،اس وجہ سے وہ مجامع عمومی سے دور رہتے ہیں۔خلافت عثمانیہ کے دور میں جب دولۃ الوطنیہ کے پرچم کے تحت انتخابات کا اعلان کیا گیا تو نصیری انتخاب میں شرکت کے لیے گئے تو اپنا نام بدل کر علویین رکھا۔ان کے عقائد مسیحیوں سے ملتے تھے اوران سے تعاون کی وجہ سے ایام احتلال فرانس انہوں نے ان کا نام تبدیل کر کے علوی رکھا ہے۔

علویین نصیریوں کو کہتے ہیں۔علویین ۲۸۳ھ میں حلب میں ہمدان کی حکومت کے حامی رہے ہیں،سیف الدولہ نے اس دعوت کو پھیلایا ہے علویین کے چند فرقے ہیں۔

صاحب شناخت مذاہب اسلامی نے کہا کہ علوی اور اثناعشری میں معمولی فرق ہے انہوں نے اس کے لیے چند سال پہلے علماء کے ایک اجتماع کا حوالہ دیا جس میں جواد مغنیہ بھی تھے،وہاں جواد مغنیہ نے کہا علوی اور اثناعشری میں معمولی فرق ہے لیکن انہوں نے اس کا حوالہ نہیں دیا کہ یہ بات کہاں لکھی ہے۔جواد مغنیہ ایسی باتیں ہر جگہ لکھتے ہیں اسی طرح سید حسن شیرازی نے بھی یہی دعویٰ ۸۰ علماء کے اجتماع ہونے کا دعویٰ کیا ہے لیکن انہوں نے بھی اس کا حوالہ نہیں دیا۔

شام پر فرانس کا قبضہ ہونے کے بعد فرانس نے انہیں حکومت قائم کرنے کی اجازت دی۔سید حسن شیرازی کا جس وقت شام اور بیروت میں قیام تھا انہوں نے اپنے برادر بزرگ

سید محمد مہدی شیرازی کے حکم پر علویوں اور امامیہ میں ہم آہنگی کیلئے بیروت میں ایک مذاکرے کا انعقاد کیا اس بارے میں ایک کتابچہ لایا۔ جس طرح مذاہب اسلامی صادر از قم میں لکھا ہے امامیہ اور علویوں میں چنداں فرق نہیں ہے اسی طرح جناب آغائے شیخ محسن نجفی نے آغا خان کے بارے میں فرمایا ہے کہ آغا خان اور ہمارے عقائد میں فرق نہیں۔ اس طرح کے بیانات سے علویین اور آغا خانیوں کا چہرہ پسندیدہ نہیں ہو جائے گا کیونکہ ان کے چہرے کسی سے پوشیدہ نہیں تھے لیکن ان کو اپنے ساتھ ملانے والوں کے چہرے مکشوف ہونگے۔

ان کا کہنا ہے کہ شیعہ اور ان کے درمیان بہت کم فرق ہے۔ یعنی یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے عقائد وہی ہیں جو آغا خانیوں اور علویوں کے ہیں، کیونکہ ہم پہلے انہی میں تھے ہم نے صرف نام بدلا ہے، کیا منصب امامت مثل منصب نبوت ہے؟ یا بہتر از نبوت ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے اپنے اہل بیت کیلئے وصیت کی اور اہل بیت میں سلمان فارسی کو بھی شامل کرتے ہیں۔ یہ لوگ صریحاً کہتے ہیں ''علی اللہ ہے یا اللہ ہمارے میں حلول ہوا ہے''، جبکہ ہم اس طرح نہیں کہتے ہیں ہم اس طرح کہتے ہیں ''تمام صفات میں اللہ اور ہمارے آئمہ میں فرق نہیں ہے'' ان سے ایک سوال ہے آپ اپنے اماموں کی عصمت کے قائل ہیں، یہ لوگ تعطیل و تنسیخ شریعت کے قائل ہیں۔ تعطیل شریعت اور عصمت میں کیا فرق ہے؟

ان کا کہنا ہے کہ اس فرقے کے مؤسس ابو ذر غفاری، حجر بن عدی الکندی، سلمان فارسی، مقداد ابن اسود کندی، بلال حبشی اور عمار بن یاسر ہیں۔ حالانکہ یہ ذوات اصحاب برجستہ رسولؐ تھے۔ اگر ان پر اعتماد کریں تو ان بارے میں کہنا چاہیئے ''علی الاسلام والسلام''۔

عثمان ابن مظعون، نجاشی اور قنبر بن کادان، دوسی محمد بن حسن صاحب بن عباد اور ابو الفتح عثمان بن حبنی اس فرقے کے تھے۔ (معجم فرق اسلامی ص ۱۷۳۔ فرہنگ فرق اسلامی۔

(۳۳۶

۱ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ۲ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ۳ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين ٤ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقى ابوخليل ٥ ـ موسوعة الاديان (لميسرة) دار النفائس ٦ ـ معجم فرق اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۱۵۲۔عماریہ:۔

عمار بن موسیٰ ساباطی سے منسوب ہے یہ لوگ امامت کو امام جعفر صادق کے بعد ان کے بیٹے محمد دیباج کیلئے قرار دیتے ہیں۔(معجم فرق اسلامی ۱۵۴)

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقى ابوخليل

۱۵۳۔عمرویہ:۔

عمرو و بن عبید بن باب، واصل بن عطا کے ساتھی معتزلہ میں سے تھا،اس کا عقیدہ ہے کہ علی ،عثمان،طلحہ وزبیر ودیگر اصحاب جمل فاسق وجہنمی ہیں۔

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقى ابوخليل

۱۵۴۔عینیہ:۔

یہ محمدؐ وعلی دونوں کے اللہ ہونے کے معتقد ہیں لیکن علی کو محمدؐ پر مقدم رکھتے ہیں۔انہوں نے اپنے مذہب کا نام عینیہ یعنی عین اسم علی سے لیا ہے۔

معجم فرق اسلامیتالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

"حرف غین"

۱۵۵۔غرابیہ:۔

غالیوں کے فرقوں میں سے ایک فرقہ غرابیہ ہے۔کتاب فرہنگ نامہ ترجمہ معجم فرق اسلامیہ حرف غ میں آیا ہے حضرت محمدؐ حضرت علی سے ہرطرح شباہت رکھتے تھے جس طرح ایک کوا دوسرے کوے سے مشابہت رکھتا ہے۔اللہ نے جبرائیل کو علی کو نبوت دینے کے لئے بھیجا تھا۔جبرائیل نے اشتباہ میں علی کی جگہ محمدؐ کو نبوت دی اور علی کو نبوت نہیں دی۔یہاں سے یہ لوگ کہتے ہیں صاحب پَر والے پر لعنت کریں اس نے خیانت کی ہے۔ان کا کہنا ہے علی اوران کے بعد ان کی اولاد پیغمبرؐ ہیں۔توجہ کریں کہ جولوگ پیغمبرؐ کی جگہ "علی نفس رسول" کہہ کر علی کی فضیلت بیان کرتے ہیں ان کے مصدر عقائد غرابیہ ہیں۔

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۱۵۶۔غلو وغلات:۔

مفردات راغب میں آیا ہے غلو مقرر کردہ حد سے تجاوز کرنے کو کہتے ہیں۔دیگ میں موجود مائع جب ابل جاتا ہے تو ڈھکن کو گراتا ہے جو چیز اپنی مقرر کردہ حد سے تجاوز کرے گی تو وہ فساد پھیلائے گی۔قرآن کریم میں شدت سے جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان میں سے ایک غلو ہے سورۃ نساء ۱۷۱،سورۃ مائدہ ۷۷،دونوں میں اہل کتاب سے خطاب میں فرمایا ہے "اللہ کے دین میں غلو نہ کریں" ان دونوں آیات میں غلو سے منع کیا ہے۔اللہ کی مخلوق کو اللہ کی صفت مت دیں اس سے نظام الوہیت درہم برہم ہوجائیگا،دونوں آیات میں اہل کتاب کہہ کر خطاب

کرنا اس بات کی دلیل ہے یہود ونصاریٰ دونوں غلو کے مرتکب تھے جب کوئی چیز گذشتہ ادیان میں بطور عام کلی طور پر ممنوع ہوگئی تو یہ اس شریعت والوں کیلئے بھی ممنوع ہوگی۔اسی غلو کی وجہ سے آج یہ دونوں عظیم امت ہونے کا افتخار کھو چکی ہیں اور ملحدین کی صف میں شامل ہوگئی ہیں اس لئے کہ ان دونوں میں دین کا تصور ختم ہوگیا ہے ان کا دین بذات خود مصیبت بن گیا ہے۔اس کے دو مصداق بتائے جاتے ہیں ایک غلو در دین یعنی دین کے نام سے دین میں اضافات ہے دوسرا غلو در حاملان دین ہے۔غلو در دین کی مثال نبی کریمؐ کے بعد حق اطاعت کو اہل بیت و اصحاب تک سرایت کیا گیا ہے،سنت واسوۂ رسول اللہؐ کی جگہ سنت واسوۂ اصحاب وآئمہ کی بات کو زیادہ اٹھایا جاتا ہے اسی طرح واجبات سے کہیں زیادہ مستحبات ونفلیات کی بھر مار کی گئی ہے، کراہت نفسانی کی جگہ سبّ وشتم ہے۔سنت رسولؐ کے نام سے اہلبیت ،اصحاب،تابعین وتبع تابعین کی سنت کا اضافہ کیا گیا ہے۔دین اور داعیان دین میں غلو کرنے سے منع کیا گیا ہے غلو خود دین میں یا داعیان دین میں دونوں، اسلام پر حملہ ہیں۔غلات دین اسلام سے خارج ہیں یہ دین کیلئے ناسور ہیں لیکن غالی اپنے غالی ہونے کا اقرار واعتراف نہیں کرتے بلکہ مثل چور دوسرے کو چور کہتے ہیں،غلات اپنے غلو کو چھپانے کے لیے دوسروں کو غالی کہتے ہیں اس کا تعین نہیں کرتے ہیں۔جس طرح چور، چور چور کا شور مچاتے ہوئے خود فرار ہوتا ہے اور جس طرح فاسد نظام میں مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچائیں گے،آف شور کرپشن کا پائی پائی کا حساب لینگے کہنے والے خود موقع پر ان کو چھپاتے ہیں اسی طرح مذاہب فاسدہ والے غالیوں کو چھپاتے ہیں۔

کتاب اعتقادات فرق مسلمین میں غلو کے چار اساس بتائے گئے ہیں تشبیہ، بداء، رجعت اور تناسخ۔مسلمانوں میں اللہ کو مخلوق سے تشبیہ دینے والوں میں بنان بن سمعان، ہشام بن حکم، ہشام بن سالم جوالیقی، یونس بن عبدالرحمٰن،ابوجعفر احول مشبہین میں سے تھے۔مخلوق کو

اللہ کی صفات سے متصف کرتے تھے جیسے اللہ قدیم ہے اسی طرح غالی کہتے ہیں ائمہ بھی قدیم ہیں اللہ علم غیب جانتا ہے کہتے ہیں آئمہ بھی علم غیب جانتے ہیں، اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے غالی کہتے ہیں ائمہ بھی ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں۔ بعض فرق نویسوں نے لکھا ہے شیعوں میں بعض غالی ہیں جس کی بعض علماء ومجتہدین نے بھی تصدیق کی ہے حالانکہ غلو اساس مشترک تمام فرق ہے فرقے تمام کے تمام غالی ہیں آپس میں کم اور کیفیت میں اونچے نیچے ہیں فرقوں میں کوئی فرقہ غلو سے خالی نہیں۔ غلو کیا ہے اس بارے میں اثنا عشریوں نے انتہائی مہارت سے کھیل کھیلا ہے انہوں نے نہیں کہا کہ اللہ نے آئمہ میں حلول کیا ہے یا یہ ذوات اللہ میں فنا ہوگئی ہیں لیکن کہتے ہیں ان سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں، وہ ہر چیز پر قدرت رکھتے ہیں نیز رجعت اور تناسخ کی بات بھی بطور عام بیان کرتے ہیں۔ فخر الرازی نے اپنی کتاب فرق المسلمین میں غالیوں کے ۱۵ فرقے بتائے ہیں، ہمارے خیال میں شیعہ غلات کو بغل میں چھپا کر چند گروہوں کو دکھاتے ہیں ان کے خلاف شور شرابہ ختم ہونے کے بعد دوبارہ شامل کرتے ہیں، جیسے یہ علویوں اور آغا خانیوں کو اپنے قریب کرنے پر تلے ہوئے ہیں جبکہ دکتور جواد مشکور نے اپنی کتاب تاریخ فرق شیعہ میں مسلمانوں میں ۱۳۱ فرق غلات بتائے ہیں۔

غلات کو بنیادی فکر فراہم کرنے والے صوفی اور شیعہ ہیں جو اپنے ائمہ اور مرشدوں کو صفات الوہیت وربوبیت دیتے ہیں۔ وہ کبھی اللہ کو آئمہ سے تشبیہ دیتے ہیں کبھی آئمہ کو اللہ سے تشبیہ دیتے ہیں، اللہ کے ان کے اندر منتقل ہونے یا انھیں تفویض ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ فرق غلات یہ ہیں مفوضہ، خطابیہ، عجلیہ، بیانیہ، نصیریہ، ناوسیہ، میمیہ، منصوریہ، مقنعیہ، مغیریہ، خمستہ۔ غالی کہتے ہیں محمد، علی، فاطمہ، حسن، حسین کی شکل میں اللہ ظاہر ہوتا ہے۔

مجلّہ توحید شمارہ ۹۵ صادر از سازمان تبلیغات اسلامی ۱۴۱۹ھ ربیع الاوّل ص ۹۱ حسن محمد

نور الدین لکھتے ہیں مسلمانوں کوعمومی طور پر اور اتباع اہل بیت والوں کوخصوصی طور پر آسیب و آفت غلو کا سامنا ہے جوان کی فکروعقیدے پر اثر انداز ہوا ہے چنانچہ دیگر مذاہب نے شیعوں کو متہم کیا کہ یہ غالی ہیں اور تمام تر غلو کی ذمہ داری شیعوں پر لگائی گئی ہے۔حسن محمد نور الدین استاد کلیہ آداب جامعہ لبنان صاحب مقالہ لکھتے ہیں عراق کا شہر کوفہ اور خراسان مرکز نشر غلو رہا ہے انھوں نے اپنے ملنے والوں کے اندر اصول ومبانیٔ اسلام سے متصادم ومتناقض افکار کی سم پاشی کی ہے،انھوں نے آئمہ کو وہ صفات دی ہیں جو اللہ کی مخصوص صفات ہیں۔انہوں نے اس عمل سے آئمہ کی خدمت نہیں کی بلکہ دین کو کھوکھلا کیا اور امت میں شگاف ڈالا ہے اور اس کے عقائد کو مسخ کیا ہے۔اس کا آغاز عبداللہ بن سباء سے ہوتا ہے بعد میں آنے والوں نے اس کی تأسی کی ہے،اس سلسلہ کی بنیاد امام جعفر صادق کے دور میں ڈالی گئی تھی، امام جعفر صادق مدینہ سے باہر نہیں نکلے ہیں،عراق نہیں آئے تھے،جبکہ مذہب ساز ان شہر نفاق میں رہتے تھے۔کبھی کبھار ایام حج میں مکہ مدینہ جاتے اور واپس آکر امام صادق پر افتراء باندھتے تھے۔جو عقائد فاسدہ ان لوگوں نے اختراع کیے ہیں وہ سب کے نزدیک باطل ہیں،جیسے بداء اور رجعت بہ دنیا لیکن وہ اس سے نا قابل توجیہ معنی پیش کرکے جان چھڑاتے ہیں اور پھر کہتے ہیں ہماری مراد یہ نہیں ہے۔انہوں نے اس جیسے بہت سے جواز بنائے یا انہیں انکے استاد ابلیس نے سکھایا اور انہوں نے چور کو گھر میں چھپانے والے کا کردار ادا کیا ہے۔

مجلّہ رسالت اسلام صادر از دار التقریب بین المذاہب اسلامیہ قاہرہ شمارہ ۲۱ تا ۲۴ جمادی الاول ۱۳۷۳ھ عدد اول ص ۳۸۳ پر علامہ شیخ مجاہد جواد مغنیہ رئیس محکمہ جعفریہ بیروت اپنے بھیجے گئے مقالہ میں لکھتے ہیں غلات کی اقسام ہیں ان میں سے ایک گروہ وہ ہے جو عبداللہ بن سباء کا پیروکار ہے یہ پہلا شخص ہے جس نے غلو کا اظہار کیا ہے۔ان لوگوں نے کہا کہ علی میں

اللہ حلول ہوا ہے علی اور اللہ ایک ہیں اس وجہ سے علی علم غیب جانتے ہیں وہ بادلوں میں گرج کی آواز ہیں برق ان کی تسبیح ہے یہ عقیدہ تناسخ پر قائم ہے۔

۲۔غالی کہتے ہیں اللہ ایک امام کی وفات کے بعد دوسرے امام میں حلول ہوتا ہے۔

۲۔خطابیہ اتباع ابی الخطاب محمد بن ابی زینب اسدی ہے۔اس کا عقیدہ ہے امام جعفر صادق ہی فی زمانہ اللہ ہیں۔

۳۔شہرستانی نے کہا ہے مفوضہ کا کہنا ہے اللہ نے آئمہ کو خلق کیا ہے پھر نظم کائنات ان کے حوالے کر کے خود استراحت کی۔ جامعہ کوثر کے ایک استاد نے کہا تھا اگر اللہ نے خلقت کائنات کے بعد نظم وتدبیر کائنات علی اور آئمہ کو نہیں دی ہے تو یہ اللہ کی اہانت جسارت ہوگی۔

۴۔غلات میں سے بعض غلات عقیدۂ ثالوث کے قائل ہیں یعنی ان کے عقیدے کے مطابق تین ہستیاں مل کر اللہ بنا ہے گویا علی رب ہے، محمدؐ ابن ہے روح القدس سلمان فارسی ہے۔ یعنی علی، محمدؐ، سلمان فارسی تینوں مل کر اللہ بنا ہے۔ان کا کہنا ہے اتوار علی کا دن ہے اور پیر حسن کا دن ہے۔ جواد مغنیہ نے شہرستانی سے نقل کیا ہے غلات کے کثیر فرقے ہیں سب کی برگشت اس طرف جاتی ہے کہ آئمہ خود اللہ ہیں غرض غلات کا دین نہیں ہے ان کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔کتاب فرق پر لکھنے والوں نے نادانستہ طور پر غلو کو تمام فرق شیعہ کی طرف نسبت دی ہے جبکہ فرق امامیہ نے اپنی کتب عقائد میں غلات کی کفر ونجاست پر ان سے برأت کا لکھا ہے اور غلو کو اپنے سے رد کیا ہے لیکن یہاں دو باتوں کی وضاحت ضروری ہے۔

ا۔غلو کے دو مصداق ہیں ان میں سے کس کو رد کریں گے، کیا یہ غلو نہیں کہ ایک کہتا ہے اللہ نے حضرت علی یا دیگر آئمہ میں حلول کیا ہے علی یا آئمہ نے کائنات کو خلق کیا ہے اسی طرح اس کو صراحت میں نہیں کہتے ہیں اور یہ بات نہیں کرتے کہ وہ رزق دیتے ہیں لیکن اللہ کی صفات جو

صرف اسی ذات کیلیے مخصوص ہیں جیسے علم وقدرت،رزق وحیات وغیرہ انہیں آئمہ کی صفات میں بھی گنواتے ہیں۔اگر کوئی کہے آئمہ،علم ''کان یکون'' سب جانتے ہیں جیسے کہ علامہ سبحانی ونجفی نے کتاب امام علی کی سند دی ہے تو آیات نفی غیب از رسول اللہ سے متصادم ومتعارض ہوگا۔ ولایت تکوینی کے تحت کائنات میں تصرف کرسکتے ہیں،بتائیں یہ غلو نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

۲۔فرقہ امامیہ کے جن علماء نے غلات کے کفر ونجاست کا فتویٰ دیا،کیا انہوں نے اپنی لکھی گئی کتب عقائد میں غلو سے متعلق لکھا،کیا انہوں نے رجعت،منصوصیت اور ولایت تکوینی وغیرہ کے خلاف لکھا ہے اگر کوئی ایسی کتاب ہو جو غلو سے پاک ہو تو وہ دکھائیں۔

حق وانصاف،واقعیت وحقیقت یہ ہے کہ تمام فرق کسی نہ کسی غلو کے مرتکب ہوئے ہیں ،یہ لوگ جواب دیتے ہیں غلو وہاں ہوتی ہے جہاں محدود ہو ہمارے آئمہ غیر محدود ہیں اس کو کہتے ہیں 'فرمن المزاب الی المعلیر' جیسے آبشار کو چھوڑ کر بارش میں کھڑے ہونے کے مترادف ہے۔ جہاں تک شیعہ اثنا عشری کی بات ہے جناب راجہ ناصر سربراہ وحدت المسلمین نے اپنے پہلو میں داعی شریعۃ الحسین کو بٹھا کر کہا یہاں کوئی غالی ونصیری نہیں صرف شیعہ ہیں۔وہ تمام غالیوں کو اپنی چھتری میں چھپا کر رکھتے ہیں۔

علماء امامیہ کا اتفاق ہے غالی نجس ہیں،انہیں مرنے پر غسل دینا اور دفن کرنا جائز نہیں، مسلمان عورت ان کے عقد میں دے سکتے ہیں نہ کوئی مسلمان مرد غالیہ عورت کو اپنے عقد میں لے سکتا ہے۔

دکتور موسیٰ موسوی نے اپنی کتاب'' الشیعہ و التصحیح ''میں لکھا ہے تمام فرق اس عقیدہ فاسد وباطل غلو میں مبتلا ہیں کوئی بھی فرقہ غلو سے پاک نہیں ہے سوائے فرقہ سلفیہ کے، ڈاکٹر موسیٰ صاحب کی کتاب سے چند نتائج اخذ کرسکتے ہیں۔

۱۔ وہ اب تک فرقہ شیعہ سے پاک نہیں ہوئے ہیں وہ خود اس دلدل میں پھنسے ہوئے ہیں۔

۲۔ وہ ابھی تک اسلام کے بنیادی عقائد کو شناخت نہیں کر سکے عقیدہ صحیح اور فاسد کی محک کیا ہے؟ کسوٹی کیا ہے؟ کون اس کی صحت و باطل پر مہر لگائے گا؟ کیا یہ سب علماء کے کہنے پر ہوتا ہے یا کوئی غیر جانبدار غیر مسلم اس کی توثیق کرے گا؟ یا جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے تحت جس کے پاس طاقت ہے اس کے کہنے پر کوئی عقیدہ صحیح یا غلط ثابت ہوگا۔

سلفیہ مزاروں پر نہیں جاتے ہیں جھولے، جھنڈے، گھوڑے کی پوجا نہیں کرتے ہیں ان سے حاجتیں نہیں مانگتے ہیں لیکن غلو کا معنی صرف غیر اللہ کے توسل سے مانگنا نہیں ہے، غلو صرف اس میں نہیں ہے حد سے گزرنا یا حد سے پیچھے رہنا بھی غلو ہے، نفی و مثبت دونوں میں غلو ہوتا ہے، غلو کی واحد کسوٹی قرآن ہے۔ قرآن کے تحت اطاعت صرف اللہ کیلئے ہے حکم صرف اسی کا ہوگا سورہ انعام آیت ۵۲، ۶۲ سورہ یوسف ۴۰، ۶۷ سورہ قصص آیت ۷۰، ۸۸، سورہ غافر آیت ۱۲، ان آیات میں آیا ہے ''ان الحکم الا اللہ ''، حکم صرف اللہ کیلئے ہے کسی اور کیلئے نہیں ہے کتنی ہی برجستہ شخصیت ہی کیوں نہ ہو صف اوّل کے اہل بیت ہی کیوں نہ ہوں، صف اوّل میں سبقت ایمانی کرنے والے اور سبقت ہجرت کرنے والے ہی کیوں نہ ہوں، عقبہ اولیٰ میں سبقت و ہجرت کرنے والے ہی کیوں نہ ہوں ابو بکر و عمر، عثمان و علی اور ان سے نیچے والے ہی کیوں نہ ہوں، لیکن سلفیہ نے یہاں غلو کیا ہے۔ کتاب موسوعہ میسرہ ص ۱۰۷۲ مادہ سلفیہ میں ابن قیم نے، اعلام الموقعین جلد ۴ ص ۱۶۸ ''خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ''امام اوزاعی نے کہا ہے متوفی ۱۵۷ھ ''اصبر نفسک علی السنتہ وقف حیث وقف القوم کفوا عنہ و اسئلک سبیل سلفک الصالح فانہ یقودون ''

شرح اصول اعتقاد اھل السنۃ الکافی جلد ا ص ۱۵۴ میں ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے ''و علیک بالاثر و طریقة السلف و ایاک و کل محدثه فانها بدعته ''اس کی سند کہاں سے ہے؟ آپ کے بقول جس چیز کی قرآن وسنت سے سند نہ ملے وہ بدعت ہے اس بدعت کو کیا کہیں گے؟اللہ نے نبی کریمؐ کی سنت عملی کو حجت قرار دیا ہے جس پر پوری امت نے اتفاق کیا پیغمبر اکرمؐ نے سنت قولی لکھنے پر پابندی لگائی چونکہ پیغمبرؐ کو خدشہ تھا اس میں جنجال و انحراف اور ردوبدل کریں گے لیکن آپ نے سنت عملی سے تجاوز کر کے سنت قولی کو شامل کیا ہے، اس سے تجاوز اور غلو کر کے تقریر کو شامل کیا ہے،اس سے غلو کر کے اصحاب کو شامل کیا،اس سے غلو کر کے تابعین کو شامل کیا،اس سے غلو کر کے سلف کو شامل کیا،اس سے بڑھ کے دنیا میں کوئی غلو نہیں ہوا ہے۔اگر چہ غلو کے مخترع نصاریٰ ہیں لیکن یہ ہر دروغ گو کے لیے ضروری اور ناگزیر ہے، ہر ملحد کے لیے ضروری ہے۔حضرت علی کے نام اور علی کی حمایت اور نصیریت کے نام سے میدان میں اترنے والے منافقین کے پاس علی کی وفات کے بعد کوئی اور جھنڈا نہیں رہا تو انھوں نے پہلے مرحلے میں علی کی موت سے انکار کیا۔علی کے آنے کا انتظار کروایا سبائی کسائی نے کچھ دیر اس کو کھینچا جب اس فکر سے نفرت پیدا ہوئی تو انہوں نے علی اللہ کا اعلان کیا۔علی کی الوہیت نے اس فرقے کے ماتھے پر داغِ سیاہ لگایا تو انہوں نے مخالفین علی پر گالی گلوچ کی بوچھاڑ کی ۔چنانچہ اس طرح سے اہل بیت کی طرف دعوت دینے والے مسلسل دین وشریعت کے باغی نکلے، حاکم بامراللہ اور کیا بزرگ وغیرہ نکلے، زید بن علی جو کہ حامی اور مدافع خلفاء تھے ان کے حامی سباب وشتام نکلے، یہاں سے یہ دونوں فرقے زیدی اور اسماعیلی امت اسلامی میں چہرۂ مکروہ متعارف ہوئے۔لیکن چہرہ چھپانے کیلئے اسماعیل صفوی نے ۹۰۷ھ میں اثناعشری کے نام سے ایک نقاب بنایا اس نقاب کی اچھائی اور خوبی کے لیے امت میں موجود مخالف افراد سے

حدیث گھڑوائیں اوران کی زبان سے اثناعشری کومعتدل کہلوایا۔ جبکہ اثناعشری میں اورکوئی تبدیلی نہیں کی بداء، رجعت ،ظہورمہدی جوں کےتوں رہے،صرف ایک نیانام اثناعشری رکھا گیا۔ یہاں کے علماءاور دانشوران سب جانتے تھے کہ وہ وہی پہلے والے اسماعیلی اورزیدی ہیں نقاب اثناعشری کوانہوں نے ویسے ہی لگایا ہے۔اشتباہ ودھوکہ صرف حوزات ومدارس کے فیل شرف الدین کوہوا کہ اس نے اس نام کو بہت دیر تک پکڑ کر رکھا ہے، یہاں تک کہ میں نے ایک کتاب عقائد ورسومات شیعہ کے نام سے لکھی اوراثناعشری سے دفاع کیا لیکن اللہ نے اسے میری ہدایت اورمخالفین کے چہرے سے نقاب کھولنے کا ذریعہ بنایا۔

اس سال جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ کے آخری عشرے میں درس گاہ بزرگ غلاۃ جامعۃ المنتظر میں بقول ان کے غالیوں کی بڑھتی ہوئی صورت حال پر اظہارتشویش کرنے اورمخالفین کیلئے یہ پیغام دینے کیلئے کہ ہم نے غلات کومتنبہ کیا ہے کہ آئندہ ایسا نہیں کریں جس طرح کہ باپ اپنے ناخلف بیٹے کوتنبیہ کرتا ہے ایسا ہی ان کا ہمیشہ سے یہی وطیرہ رہا ہے حقیقت میں جہاں آغا ساجدنقوی، آغامحسن نجفی ،محمدحسین مرجع غلات،حافظ ریاض حسین سرپرستان غلات اورآغاتقی شاہ صاحب سخن گوہ غلات موجودہوں وہاں کبھی غلات یاغلو کے خاتمے کی بات نہیں ہو گی کیونکہ ان کا مذہب غلو ہی پر کھڑا ہے۔آئمہ علوم اولین وآخرین رکھتے ہیں کائنات میں کیف ما یشاءتصرف کرسکتے ہیں انبیاءگذشتہ آدم سے لے کرآخرتک ان کے ساتھ رہے اسی کا معنیٰ غلو ہے،اسی کوغلو کہتے ہیں ۔ان کو مطمئن کرنے کیلئے کہ ہماری مراد غلاۃ نہیں غلو کے حق میں تقصیر کرنے والے ہیں یاغالیوں کے مخالفین مراد ہیں اس لیے غالیوں کے ساتھ مقصرین کوبھی شامل کیا گیا تھا، گویا اسلام کے حق میں مقصرین اورآئمہ کے حق میں غلوکرنے والے دونوں کا ایک مشترکہ سیمینار منعقد کیا گیا تھا جس میں عمائدین علماءودانشوران اورتاجران وسرمایہ داران سب

شریک تھے ہر ایک نے اپنی قدرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اظہار خیال کیا اور تجاویز دیں۔ در حقیقت یہ اجلاس عین اس وقت ہوا تھا جس وقت ملک میں سوشل میڈیا پر نبی اسلام حضرت محمدؐ کی شان میں قادیانی باطنیہ بابیہ بھائیہ کی طرف سے اہانت وجسارت ہو رہی تھی ملک میں ہر طبقہ اس کی مذمت کر رہا تھا۔ ارباب عدالت اس صورت حال ومناظر پر اپنی بے بسی دیکھ کر آنسو بہا رہے تھے اس وقت یہاں پر چم داران غلو، جمع ہونے والے، صوم زکریا رکھ کر آئے تھے انہوں نے اس روزے کا افطار غلو سے روکنے والے مقصرین کے خلاف افتراء پردازی سے خطاب کیا، جلسے کے اختتام پر کامیابی وخوشی میں عقیقے کے لیے اس محصور ناظم آبادی کو انتخاب کیا، ذبح کرنے کے لیے سمن آباد کے مولانا امتیاز کاظمی صاحب آمادہ ہوئے، خوشی سے کراچی والے علماء نے کراچی میں اپنے گھر میں اطلاع دی کہ مولانا شرف الدین کو عقیقہ کے لیے سمن آباد کا تھانہ انتخاب کیا گیا ہے یہ خبر بقول دوست اخوان صفاء معاصر بابرا قبال اعوان نے چیچہ وطنی سے دی، جناب افسر حسین نے ملک اعجاز کو یہ خوشخبری سنائی ملک اعجاز نے اپنی زبان سے یہ خبر دینے سے کتراتے ہوئے بابر کو یہ خبر دی اور بابر نے ہمیں خبر دی کہ آپکو دو دفعہ ذبح کرنے کے لیے محترم حافظ ریاض اور غالیوں کے خطیب نامدار جناب تقی شاہ صاحب کو انتخاب کیا گیا ہے۔ مجھے دو دفعہ ذبح کرنے کی خبر پر دکھ ہوا چنانچہ دوبارہ بابر کا فون سننے کی ہمت نہیں ہوئی کہ کہیں تیسری چوتھی دفعہ کا ذکر بھی نہ سننا پڑے۔ خود کور ضا بقضاء اللہ کے علاوہ کوئی چارہ نظر نہیں آرہا تھا کلمات سجع ومرجع معانی وحقائق گوئی سے انتظار میں تھا کہ کب آئینگے غریب غالیوں کو اکسانے والے؟ بابر نے دوبارہ خبر دی تھی کہ دونوں بزرگوں نے یہ شرط لگائی ہے اپنی کتابوں کور وکیں غالیوں سے معافی مانگیں۔

’حرف فاء“

۱۵۷۔ فطحیہ:۔

امام صادق کے بعد آپ کے بڑے بیٹے عبداللہ افطح کی بیعت کرنے والوں کو افطحیہ کہتے ہیں ۔عبداللہ افطح اور اسماعیل دونوں ایک ماں سے تھے، وہ بھی اسماعیل کی طرح گمراہ لوگوں کے ساتھ تعلقات رکھتا تھا، امام صادق انہیں بھی پسند نہیں کرتے تھے۔فرق نویسوں نے ان کو افطح کہنے کی توجیہ میں لکھا ہے ان کا سر یا پاؤں بہت بڑا تھا۔یہ فرقہ مرجئہ سے گرائش رکھتے تھے۔امام صادق کے بعد لوگ چند گروہوں میں بٹ گئے بعض امامت اسماعیل پر باقی رہے بعض ان کی موت کے منکر ہو گئے اور بعض اسماعیل کے بیٹے محمد بن اسماعیل کی امامت کے قائل ہو گئے۔

ایک گروہ نے عبداللہ کی بیعت کی،عبداللہ افطح نے جلدی وفات پائی،جنہوں نے عبد اللہ کی بیعت کی تھی وہ پھر موسیٰ بن جعفر کی امامت کے قائل ہوئے۔(معجم فرق اسلام ص ۱۸۶)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۵۸۔فطحیہ خلّص:۔

انہوں نے امام حسن عسکری کی وفات کے بعد ان کے بھائی جعفر بن علی نقی کی بیعت کی،ان کو فطحیہ خلّص کہتے ہیں۔(جامع رواۃ ۱۸۷)۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

جامع رواۃ تالیف محمد بن علی الاردبیلی الغروی الحائری

"حرف قاف "

۱۵۹۔قادریہ:۔

صاحب کتاب رجال الفکر والدعوۃ ج ا ص ۳۱۹ پر لکھتے ہیں عبد القادر جیلانی متولد ۴۷۰ھ متوفی ۵۶۱ھ۔اٹھارہ سال کی عمر میں بغداد گئے،جس سال ابو حامد غزالی ترک تدریس کے علاوہ دنیا سے روگردانی کر کے حصول معرفت کی غرض سے بغداد سے نکلے تھے،عبد القادر جیلانی بغداد میں ابو وفاء ابن عقیل،ابو الحسن خرقانی،ابوزکریا تبریزی سے کسب علم وفیض کرنے کے بعد ابوسعید نے ایک مدرسہ آپ کے حوالے کیا۔آپ کا نام محی الدین ''غوث الاعظم''لقب دینے کے بعد خود اس مقام پر چڑھ گئے جو مخصوص ذات باری تعالیٰ ہے۔آپ کا مزار بھی دیگر صوفیوں کی طرح بت خانہ جدید قرار پایا جہاں اللہ سبحانہ تعالیٰ کی بجائے عبد القادر جیلانی کی پرستش ہوتی ہے۔علم کی کوئی حقیقت نہیں شور شرابہ قیل وقال زیادہ کرنے والا ہوتو کافی ہے تعجب نہیں کہ دیوبند مہد صوفیت ہے یہاں سے صوفی کے ادنیٰ طبقہ سے اعلیٰ تک فاسد ہی نکلتا ہے۔ عالم اسلامی میں فن تحریر وتقریر میں مشہور نابغہ علامہ ابوالحسن ندوی جیسے کے ان سطحیات کو بغیر تعلیق ذکر کرنے سے واضح ہو جاتا ہے آپ نے شئون الوہیت وربوبیت سے متعلق بہت سی سطحیات چھوڑے ہیں جسے آپ کے طریقہ باطل کے سلسلے کو جاری رکھنے والے دہراتے ہیں۔سلسلہ قادریہ جیلانی آپ سے منسوب ہے۔توحید اور معرفت رب الوہیت،نبوت ورسالت اور شریعت وطریقت کے نام سے الوہیت وربوبیت اللہ پھیلایا۔

کتاب موسوعۃ مفصلۃ میں آیا ہے یہ فرقہ منسوب ہے عبد القادر جیلانی سے ان کے معتقدین کا کہنا ہے عبد القادر جیلانی نے تصوف کو حسن بصری سے لیا ہے جو کہ دوسری صدی کے آغاز میں تھا یا حسن ابن علی سے لیا ہے جبکہ قادر جیلانی اور ان کے درمیان میں پانچ سو سال

کافاصلہ ہے۔عبدالقادر جیلانی سے بہت سی نامعقول عقل وشرح سے متصادم چیزیں منسوب کی ہیں جیسا کہ احیاء موتہ،تصرف کائنات۔وہ کہتے تھے میرے قدم ہر ولی کی گردن پر ہیں جو بھی مجھ سے استغاثہ کرے گا اس کی حاجت روائی کروں گا۔جتنی کرامات ومعجزات اس سے منسوب کئے ہیں کسی اور سے نہیں کئے ہیں۔اس فرقے سے بہت سے فرقے نکلے ہیں۔اتنے خرافات لا معقولیات لاشرعیات کے ہوتے ہوئے ابوالحسن ندوی جیسے مفکر عالم اسلامی وبین الاقوامی نے رجال الفکر دعوۃ میں ان کی تجلیل کی ہے اور خود کو ان کے پیروکار سمجھتے تھے۔

الموسوعة المفصله تاليف حسن عبد الحفيظ ابو الخير

فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل

۱۶۰۔قادیانی:۔

جیش ابرہۂ استعمار، ضد اسلام ومسلمین ،برصغیر میں تحت قیادت ورہبری استعمار دوست، شاکر انگریز سرسید احمد خان اور ان کے ہمنواؤں اور دانشگاہ سے فارغ پشت پناہی برطانیہ،شعار الحادیہ روشن خیالی،شعار ترقی،شعار علم پرستی سے حملہ آور ہونے والوں میں قادیانی ،آغا خانیوں،احمدیوں،بریلویوں،غرب نواز ومارکس نواز نے ہر طرف، ہرسو، ہر شش جہت سے اسلام وحضرت محمدؐ کو نشانہ بنایا۔مقدسات اسلام کا استہزاء کیا نزول عیسیٰ،ظہور مہدی جیسے بے بنیاد کو اپنی سند پیش کیا۔

اس سلسلہ میں مجلّہ مؤقر توحید صادر از سازمان تبلیغات اسلامی شمارہ نمبر ۴۴ص ۱۳۰ پر لکھتے ہیں اسلام کو تباہ کرنے کے لئے جو فرقے ایجاد کئے گئے،ان میں سے ایک فرقہ قادیانی

ہے۔یہ فرقہ مرزا غلام احمد بن غلام مرتضٰی نے ابداع کیا ہے۔اس کی پشت پر اس وقت کی بڑی طاقتور حکومت برطانیہ تھی۔ پاکستان میں اعلیٰ مناصب پر فائز شخصیات قادیانی تھے ابھی بھی سنا ہے اعلیٰ مناصب پر قادیانی ہوتے ہیں یہ تین طاقتیں مل کر اسلام کو کچلنے اور دبانے کے لئے میدان میں سرگرم ہیں یہ وقفہ وقفہ سے زخم خوردہ وشکست خوردہ مسلمانوں پر تیزاب چھڑکتے ہیں،اگر اللہ کا وعدہ نہ ہوتا کہ بعض کو بعض سے دفع کریں گے اور مومنین کو مدد دیں گے تو اسلام کو یہاں سے ختم ہونا تھا لیکن اللہ نے اپنا وعدہ پورا کیا اور ان کے چہرے سے الحاد وکفر کے نقاب کو اٹھایا لیکن ابھی بھی اس ملک میں فتنہ وفساد کے پیچھے قادیانی اور آغا خانی ہوتے ہیں۔غلام احمد قادیانی نے پہلے مرحلے میں کافرین ومستعمرین سے جہاد کے حکم قرآنی کی منسوخیت صادر کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کو انگریز کے موالی بنانے اسلام سے دور کرنے اور فریضہء جہاد ساقط کرنے کیلئے وجود میں لایا گیا ہے۔قادیان ایک شہر ہے جو لاہور سے ۶۱ میل کے فاصلے پر ہے غلام احمد نے ایک ایسے گھر میں پرورش پائی ہے جو دین ووطن دونوں کے خائن تھے،اس نے ایک مجلّہ ادیان کے نام سے جاری کیا جس میں وہ اپنی آراء نشر کرتا تھا اس کے پیروکاروں نے انہیں مسیح ثانی کہا ہے۔اس نے اپنے دعویٰ کا آغاز کشمیر کے نزدیک سرنجار نامی جگہ پر ایک قبر بنام عیسیٰ بن مریم کشف ہوئی تو اس کو اٹھایا اور کہا کہ عیسیٰ یہودیوں سے فرار ہوکر یہاں آئے اور اسی جگہ انتقال ہوا اور یہیں دفن ہوئے ،ان کا جسد آسمان پر نہیں گیا بلکہ روح گئی تھی۔اس کے بعد اس نے دعویٰ کیا وہ امام مہدی ہے اور تجدید شریعت کیلئے آیا ہے اس نے دعویٰ کیا کہ روح مسیح، اور روح محمدؐ اس میں حلول ہوئی ہے۔ان کے عقائد یہ ہیں

۱۔ جو احمد قادیانی کا معتقد ہے وہ جنگ میں داخل نہیں ہوسکتا۔

۲۔ ہر مسلمان کافر ہے جب تک وہ قادیانیت میں شامل نہ ہو۔

۳۔جس کسی نے غیر قادیانی سے ازدواج کیا یا غیر قادیانی کی زوجیت میں گیا وہ کافر ہے۔

۴۔کوئی قرآن نہیں سوائے اس کے جو احمد مسیح پیش کرتا ہے ان کی کتاب کا نام کتاب مبین ہے۔

۵۔ان کا قبلہ قادیان ہے۔

۶۔اس نے کہا بغیر کسی تردد اور چون وچرا کے انگریز کی اطاعت کریں کیونکہ قادیانیوں کے عقیدے کے مطابق ان کا اللہ انگریز ہیں۔

۷۔تمام شراب اور مسکرات ومسکنات حلال ہیں۔

۸۔نماز اپنے میں سے کسی کی اقتداء میں پڑھیں مسلمانوں کے پیچھے نہ پڑھیں اس طرح نماز جنازہ بھی نہیں ہوتی۔

یہ سب اقدامات اس نے استعمار انگریز کی حمایت میں کئے ہیں تا کہ اپنے پیروکاروں کو انگریز حکومت میں سہولت ملے۔

یہ کوئی نیا سلسلہ نہیں تا ہم فرقہ قادیانیہ ساختہ برطانیہ ہے، جس کے دل میں اسلام کے لئے بہت عداوت ونفرت پائی جاتی ہے۔ ۱۹۰۷ھ میں پنجاب میں ایک تحریک ضد دین اور حمایت استعمار میں وجود میں آئی تو قادیانی اور ان کے پیروکاروں نے اسے رحمت وبرکت قرار دیا اس نے انھیں یہ یقین دلایا کہ میرے خاندان والے حکومت برطانیہ کے مخلص ہیں۔اس نے انگریز کے خلاف لڑنے سے روکنے کے لئے جہاد کو اسلام سے خارج کیا۔تعجب کی بات ہے بعض غیر قادیانی ابھی بھی قادیانیوں کی حمایت کرتے ہیں اور ان سے دفاع کرتے ہیں۔

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

اسلام بلا مذاهب تالیف دکتورمصطفی الشکعة

الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب،تالیف مانع بن حماد الجهنی

تاریخ المذاهب الاسلامیه الامام محمد ابو زهرة

۱۶۱۔قدریہ:۔

قدریہ ماخوذ ہے کلمہ قدر سے،اصطلاح میں ان لوگوں کے لئے کہا گیا ہے جن کا عقیدہ ہے بندہ اپنے فعل میں خود مستقل ہے اس کے قول وفعل میں اللہ کا کوئی دخل نہیں ہے۔

جبر وقدر کے اوقیانوس میں تمام فرق ومذاہب ونحل وملل کود پڑے ہیں عقلاء وعلماء نے اس کو تحلیل کرنے کے لئے تنگ وکشادہ درون عقل کو جولان گاہ بنایا ہے۔مصنفین ومؤلفین ہر ایک نے اپنی بضاعت واستطاعت کے اندر بعض نے مجلّات بعض نے صفحات سفید کو سیاہ کیا ہے،لیکن حق وباطل کا فیصلہ نہیں کر سکے جس طرح انبیاء نے بہت سے طبع سلیم کو جادہ مستقیم پر لگایا ہے ابلیس نے بہت سوں کو گمراہ بلکہ اپنے لشکر ابرہہ میں بھرتی کیا ہے، کیونکہ یہ انسانوں کا تخلیق کردہ وہ مسئلہ ہے جس کو انسان ہی نے پرورش دی ہے،لیکن اس کو اٹھانے والے چونکہ خود کسی فرقہ سے وابستہ ہونے کی وجہ سے اسے حل نہیں کر سکے،وہ جماعت ہے جن کا کہنا ہے بندوں کے اعمال وافعال واقوال اور اطاعت وعصیان میں اللہ کا کوئی دخل نہیں ہے افعال کا خالق خود بندہ ہے۔تاریخ فرق میں فلسفیانہ دروازے سے وارد ہونے والے جبریہ کی ضد میں قدریہ وجود میں آئے یہ ان کی ضد میں آئے نہیں لائے گئے ہیں جنہوں نے انسان کے افعال میں آزادی

وخوداختیاری کا اعلان کیا ہے۔اس فکر کا مبتکر معبد جھمی کو بتایا جاتا ہے جو حسن بصری ،غیلان دمشقی کے ساتھ رہتا تھا، یہ ہشام بن عبدالملک کے دور میں تھا، یعنی پہلی صدی کے آخری دور میں تھا۔ اس کے الحادی اور زندقہ نظریات کی وجہ سے علماء تابعین امثال عبداللہ بن عباس ،عبداللہ بن عمر، ابو ہریرہ ،انس بن مالک، اوضاعی نے انھیں منحوس امت کہا ہے۔امراء بنی امیہ میں سے معاویہ ثانی اور یزید ثانی نے ان کی معاونت کی تھی۔قدریہ کا پرچم معتزلہ نے اٹھایا۔

قدریہ: مادہ قدر سے ماخوذ ہے ان کا کہنا ہے بندہ اپنے فعل میں کھلی آزادی رکھتا ہے بغیر کسی قید وبند کے جو کچھ کرنا چاہتا ہے کرسکتا ہے، اللہ کا اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔

معتزلہ کا کہنا ہے ہر وہ فعل جو انسان سے سرزد ہوتا ہے اس میں اللہ کا کوئی دخل نہیں، فعل بندے کی مخلوق ہے، بندے کو قدرت حاصل ہے اس میں اللہ کے علم وقدرت کا کوئی دخل نہیں ہے بلکہ اللہ کو علم بھی نہیں کہ بندہ کیا کرے گا۔قدریہ اس میدان میں حد سے زیادہ آگے نکل گئے قدریہ کا پرچم اٹھانے والا غیلان دمشقی اور معبد جھمی ہے۔غیلان نے اپنی فکر کو شام میں جبکہ معبد نے عراق میں پھیلایا۔

جبریہ کا کہنا ہے کہ ہمارے تمام افعال واقوال وسوچ ہمارے اختیار میں نہیں بلکہ سب اللہ کا اختیار ہے اس کے بالمقابل میں قدریہ کہتے ہیں انسان کو خلق کرنے کے بعد اللہ نے اس کو اس کے حال پر چھوڑا ہے وہ جو کچھ کرنا چاہے کرے، اسکو تفویض بھی کہتے ہیں قدریہ اور قضاء کو ملا کر باب عقائد میں ایک عنوان قضا وقدر کے نام سے کھولا گیا ہے۔

قدریہ کہتے ہیں اللہ نے انسان کو خلق کرنے کے بعد اس کو آزاد چھوڑا، عمل کرنا نہ کرنا اس پر چھوڑا ہے کیونکہ آخرت میں ثواب وعقاب اس وقت درست ہوگا جب انجام دینا یا ترک کرنا اس کے اختیار میں ہو جب تک فعل کو انجام دینا یا رد کرنا اس کے اختیار میں نہ ہو تو ثواب و

عقاب درست نہیں ہوگا۔ قدریہ نے اپنے نظریہ ومؤقف کے بارے میں ان آیات سے استدلال کیا ہے کہف:۲۹۔انسان:۳۔

کائنات اپنے تمام مظاہر روشن وتاریک، زیرزمین وفوق زمین، مطلع شمس ومغرب شمس ثرا تا ثریا سب اس کی مخلوق ہے، کائنات کا نظارہ کرنے والوں، اس کی روشوں میں چلنے والی مخلوقات، حیوان وطیور وحشرات، انسان اور تاریکی میں چلنے والے سب کے لئے وسائل دید و بصیرت اللہ نے دیئے ہیں لہٰذا اس بارے میں بحث کرنے والوں کو دیکھنا چاہیئے کہ حیوانات و حشرات ہدایت تکوینی وفطری سے چلتے ہیں یا عقل وشریعت سے چلتے ہیں؟ حیوانات وحشرات کا کوئی ارادہ نہیں وہ ہدایت خلقت سے چلتے ہے اس میں ان کا کوئی دخل نہیں لہٰذا کسی نے اس پر بحث نہیں کی، چونکہ انسان مخلوق عاقل ہے وہ اپنی عقل سے اپنی منزل طے کررہا ہے انکشافات و اختراعات کرنے والوں کا اس میں کوئی کردار نہیں اور وہ اپنے فعل میں مجبور ہیں بحث صرف دعوت انبیاء کے بارے میں آئی ہے۔

جبریہ کہتے ہیں انسان سے صادر خیر وشر دونوں اللہ کی طرف سے ہیں اس کے بالمقابل میں قدریہ کہتے ہیں خیر وشر دونوں بندے سے صادر ہوتے ہیں۔ قضاء وقدر کے معنی واضح کرنے کے لئے ایک مثال جاری فی زمانہ پیش کرتے ہیں۔

کسی چیز کی تعمیر دو مرحلے میں انجام پاتی ہے پہلے مرحلے میں قضاء اور دوسرے مرحلے میں قدر ہے کسی چیز کی تعمیر قضاء وقدر دونوں سے ہوتی ہیں آپ نے ایک بڑی درس گاہ بنانے کا فیصلہ کیا کہ یہ بنانی ہے اس فیصلہ کو قضیٰ کہتے ہیں۔ فیصلہ کرنے کے بعد اس عمارت کے لئے درکار ضروریات، اس کا طول وعرض، عمق، اینٹوں کی تعداد، سیمنٹ کی مقدار اور بجری کی مقدار کا تخمینہ لگانے کو قدر کہتے ہیں، اگر مہندس سمجھدار ہو، عاقل ہو تو اس فیصلے سے لے کر انجام تک

ایک ہی ترتیب میں یہ کام مکمل کرتا ہے، درمیان میں تغیر وتبدل نہیں آتا ہے دیکھنے والے کہتے ہیں مہندس (انجنیئر) اعلیٰ پیمانے کا تجربہ کار تھا اور اگر مہندس ناسمجھدار ونالائق تھا تو درمیان میں تبدیلیاں ہوں گی ایسی صورت میں مہندس کو جاہل ونادان اور قصوروار ٹھہرایا جائے گا۔انسان کے خلق کرنے کا فیصلہ اللہ نے کیا ہے،اس کے وجود کے لئے درکار تمام اجزاء کا اندازہ بھی اللہ نے ہی کیا ہے یہ ہیں قضاءوقدر کے معنی۔

قضاوقدر:۔

مجلّہ حوارفکر سیاسی صادرہ از جمہوری اسلامی ایران قم عدد ۳۴ سنہ ۱۴۰۷ھ آیت اللہ سید کاظم حائری شاگرد اوّل محمد باقر الصدر لکھتے ہیں قضا وقدر جس قدر اعمال سے مربوط ہے،اسی قدر سنن تاریخ سے بھی مربوط ہے۔ نظام الٰہی اجتماع بشری کو گردش میں رکھنے کیلئے وضع کیا گیا ہے اس میں بشر کے اعمال کی دخالت نہیں مرحوم باقر الصدر نے اپنے درس سنن تاریخ میں لکھا ہے کہ بشر سنن تاریخ کو نہیں روک سکتے ہیں کیونکہ یہ اللہ کی قضا وقدر ہے بطور مثال سنن طبیعی ہے کہ پانی کی حرارت ۱۰۰ درجہ پر پہنچے تو ابل جائے گا،آپ اس ابال کو نہیں روک سکتے لیکن موجب ابال حرارت کو روک سکتے ہیں۔اس کو تین مباحث میں بحث کریں گے:

۱۔ بحث اوّل کو ہم بحث عقلی وفلسفی کہیں گے انسان کی زندگی کی تاریخ مبداء قضاء وقدر سے جدا نہیں ہے یہ بحث عام طور پر کتب کلامی میں وارد ہوتی ہے۔

۲۔زاویہ سنن تاریخ یہ ہے کہ تاریخ کی گردش میں بھی ایک الٰہی قانون پایا جاتا ہے وہ قانون تغیر وتبدل کا حامل نہیں ہے جیسا کہ چندین آیات میں آیا ہے ”وَ لَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيلاً “اگر سنن الٰہی تاریخ میں جاری ہے تو اس صورت میں بھی کہہ سکتے ہیں کہ انسان جبر تاریخ میں ہے۔

۳۔زاویہ عقلی وہ آیات وروایات ہیں جوقضاءوقدر کے بارے میں آئی ہیں۔

تاريخ المذاهب الاسلاميه الامام محمد ابو زهرة

فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنی

تاريخ المذاهب الاسلاميه الامام محمد ابو زهرة

الانسان والقدر تاليف آيت الله مرتضیٰ مطهری

۱۶۲۔قرآنیون:۔

مصدر وماخذ اسلام تنہا قرآن کوگردانے والوں کوکہا جاتا ہےاس فرقے کی بنیاد رکھنے والا اہل سنت والجماعت کے نزدیک غلام احمد قادیانی کوگردانا جاتا ہے،ان کے بعد غلام نبی معروف عبداللہ چکڑالوی مؤسس مذہب قرآنیہ گردانا جاتا ہے تیسرا محبّ الحق عظیم آبادی بہار، ان تینوں نے بیک وقت یہ تحریک چلائی ہے۔ان کے بعد غلام احمد پرویز ہے جس نے پاکستان کی سرزمین میں ہرجگہ درس قرآن کے نام سے نام نہاد دانشوران سنی وشیعہ کوجمع کیا ہے،ان کے ذریعہ مجلّہ طلوع اسلام کی کاپیاں تقسیم ہوتی ہیں جہاں جہاں کوئی غیر معمولی مذہبی مراسم کوتنقید کا نشانہ بناتا ہے،وہاں وہاں طلوع اسلام والے پہنچتے ہیں نیز احادیث کا مسخرہ بھی کرتے ہیں۔اس فرقے سے اسلام اور پاکستان کے لئے خطرات منڈلا رہے ہیں اس کے اثرات سوءاس وقت ماہ جمادی الثانی ۱۴۳۸ھ پر جسارت واہانت ساخت مقدس رسولؐ اللہ اپنی انتہاءکو پہنچا ہے کیونکہ یہ لوگ قرآن کے نام سے رسول اکرمؐ کی اہانت وجسارت کررہے ہیں۔گرچہ ان کواس قرآن

پر ایمان نہیں ہے کیونکہ اس قرآن میں جگہ جگہ کفار ومشرکین سے جنگ وجہاد کا حکم ہے جبکہ ان کے نزدیک جہاد حرام وممنوع ہے۔

قرآن اور محمدؐ میں تضاد کی باتیں کرنے والے اور ابلیسی پالیسی بنانے والے انگریز ہیں، انگریز کے مفادات کے داعی سرسید احمد خان، غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز نے قرآن کے نام سے اہانت رسولؐ کی مہم چلائی ہے، کیونکہ انہوں نے قرآن کو اس شعار الحادی کے لئے استعمال کیا ہے۔قرآن اور حضرت محمدؐ کے دشمن لدود عصر رسالت کے بعد سے ہزار سال سے زائد عرصہ گزرنے کے بعد بھی موجود ہیں۔ کیونکہ ایک عرصہ سے مسلمان قرآن کو پیچھے کرنے کیلئے اصحاب واہل بیت کو آگے لائے قرآن کو پیچھے چھوڑا، حفظ حدیث کی فضیلت میں حدیث کی بھر مار کی، اگلے مرحلے میں قرآن کو پیچھے چھوڑنے کے لیے نام نہاد اجماع وقیاس ایجاد کیا اور مسلمانوں کو دھوکہ دینے کیلئے قرآن کا نام صرف برائے نام لیتے رہے۔فرقہ باطنیہ نے امت مسلمہ کو حدیث اور قرآن کے درمیان تضاد وتناقض کی جنگ میں غرق کر کے چھوڑا ہے کبھی محمدؐ کے نام سے قرآن کو گراتے ہیں کبھی قرآن کے نام محمدؐ کو پیچھے کرتے ہیں اللہ نے قرآن کو اوضح، افصح اور انطق متعارف کیا تھا انہوں نے اسے اہل بیت واصحاب، تابعین اور سلف سے باندھ کر رکھا، اس کے بعد دوسرے مرحلے میں نبی کریمؐ کو کنارے پر لگانے کیلئے احادیث منسوب بہ اصحاب وائمہ وفقہ کو سروں پر باندھا، عرصہ ہزار سال سے مسلمان قرآن اور حضرت محمدؐ سے اجنبی ونا آشنا ہیں ابھی ان کی درسگاہوں میں قرآن سے زیادہ خدمت خلق اور امام کا مقام بلند ہے۔قرآن اور حضرت محمدؐ کی سنت وسیرت پر کلی طور پر پابندی ہے۔قرآن کے بارے میں یہ نازیبا کلمات استعمال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قرآن ناقص، نامکمل، ناکافی، نامفہوم اور نا

قابل ادراک کتاب ہے یہ کتاب ہر کس وناکس کے لئے نہیں ہے یہ خاص ذوات کے لئے ہے، اس بارے میں انہوں نے جھوٹ اور تہمت کی بھرمار کی ہے یہاں تک کہ قرآن کی اہانت و جسارت کے لئے خلیفہ دوم حضرت عمر بن خطاب کو ''حسبنا کتاب اللہ'' کہنے والا قرار دیا ہے تا کہ مسلمانوں میں موجود دشمنان قرآن حضرت عمر خطاب کی ضد میں قرآن سے روگردانی کریں۔ چنانچہ بلتستان کے ایک شاعر غرابی نے اہل بیت کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے قرآن کی جسارت واہانت کی ہے۔اس میں جائے شک وتردید نہیں کہ سرسید احمد خان،فراز، غلام احمد قادیانی اور غلام احمد پرویز کو حضرت محمدؐ کے خلاف قرآن اٹھانے کا موقع حدیثی اور اخباری گروہوں نے ہی دیا ہے اللہ کی کتاب کو انہوں نے حدیث واخبار خانہ میں جبس کیا ہوا ہے۔

مرحوم آغا سید محمد حسین طباطبائی اور صادق تہرانی نے قرآن فہمی کی بات کرنے کی وجہ سے مظلومانہ ومحرومانہ اور قطع تعلقی کی زندگی گزاری یہاں تک کہ موت نے انھیں نجات دی ۔قارئین راقم پر بھی جو ظلم ڈھائے گئے وہ بھی قرآن قرآن کہنے اور فہم قرآن سے متعلق ''قرآن سے پوچھو'' اور اٹھو قرآن سے دفاع کرو'' لکھنے کی وجہ سے ڈھائے گئے ہیں۔

القرآنیون و شبهاتهم حول السنة اعداد خادم حسین الهی بخش

۱۶۳۔قرامطہ:۔

حمدان قرمط سے منسوب ہے۔حمدان کو قرمط کہنے کی توجیہ میں فرق نویس لکھتے ہیں ان کا قد یا پاؤں چھوٹے تھے۔حمدان قرمط اسماعیلیہ مبارکیہ سے منسوب ہے۔مبارک غلام اسماعیل تھا ،اسماعیل کی وفات کے بعد تعین امامت محمد بن اسماعیل میں اس غلام کا کردار رہا ہے اس نے کہا امامت اسماعیل کے بعد ان کے فرزند محمد میں منتقل ہوئی ہے۔محمد کو عبداللہ بن میمون دیصانی اغواء

کر کے اہواز لے گئے وہاں سے وہ کہاں لے گئے اس بارے میں اقوال مختلف ہیں۔

صاحب قاموس ادیان نے لکھا ہے حسین بن سعید اہوازی اچانک کوفہ آیا جہاں وہ ہمدان قرامط سے ملا۔اس نے ہر آیت اور ہر حدیث کے لئے اپنی طرف سے ایک تاویل گھڑی اور فرائض وسنت کے لئے رموز واشارات جعل کیے ہیں۔ یہ شخص محمد اسماعیل بن جعفر کی خدمت کرتا تھا یہ ہمدان قرمط سے ملا اور ایک دوسرے سے اتفاق کیا کہ اس مذہب فاسد کو فروغ دیں گے ،میمون دیصانی اور ہمدان قرمط اس مذہب کے بنیاد گزار ہیں۔میمون دیصانی مجوسی تھا اہواز سے اسیر ہوا تھا اور ہمدان قرمط ستارہ پرست تھا جو شہر شام کے سلمیہ سے آیا تھا۔اس لئے ان کو باطنیہ کہتے ہیں۔حمدان قرمط بن اشعث ۲۶۴ھ میں اسماعیلیوں کے ابتدائی دور میں تھا اسے اسماعیلیوں کا بایاں باز وسمجھا جاتا ہے یعنی وہ کھلے اور واضح طور پر الحاد و بے دینی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔اس کے بعد ابوسعید جنابی نے ہمدان قرمط سے مل کر کوفہ میں حجرہ بنایا اس کے لیے لوگوں پر جزیہ لگایا۔اس نے ایک قوی لشکر ترتیب دیا وہ بہت سی جگہوں پر مسلط ہوا جس کی کہانی تاریخ میں ثبت ہے۔

معجم الفاظ عقیدہ ص ۲۱۹،اس فرقے کی بنیاد ۱۷۶ھ میں میمون دیصانی منافق ومجوس معاند اسلام نے رکھی ہے۔ وہ خوزیستان سے کوفہ آیا۔ خود کو زاہد و پرہیز گار ظاہر کیا اور خود کو اہل بیت اطہار کے گھرانے سے وابستہ متعارف کروایا اور امام کی طرف دعوت دی۔بعض کہتے ہیں اُس شخص کا نام حمدان قرمط تھا۔ جب اس نے لوگوں کو اہل بیت کی طرف دعوت دی تو لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا اس وجہ سے ان کو قرامطہ کہتے ہیں۔

خرمیہ جنھوں نے لذات وشہوات میں آزادی دی،ان کا کہنا تھا انھوں نے شریعت کے بوجھ سے لوگوں کو رہائی دلائی اور عورتیں ان کے لیے مباح کیں۔

انہوں نے یہاں کا نام دارالہجرہ رکھا،وہ یہاں لوگوں کو وعظ وارشاد کرتے تھے۔ بہت سے لوگوں نے اس دعوت کو قبول کیا،انہیں پذیرائی ملی۔ ہمدان قرمط نے اپنے لوگوں سے یا جنہوں نے اس کو داعی بنایا تھا ان سے معاونت ومدد مانگی،ان سے حاصل مال کو یہاں کے لوگوں میں تقسیم کیا۔ یہاں سے ان کے حامیوں میں اضافہ ہوگیا ان کو لیکر اس نے اطراف کے گاؤں پر ڈاکہ لگایا اور پہلی بار بغیر اعلان کے نظام سوشلزم وکمیونزم نافذ کیا لوگوں کے مال و جائداد حتیٰ عورتوں کو بھی متاع مشترک قرار دیا۔

کتاب فرھنگ فرق اسلامی جواد مشکور ص ۳۷۸ پر آیا ہے قرامط نے مثل قائد لشکر یزید حصین بن نمیر جس نے تین دن مدینۃ الرسول کے مال وناموس کو مباح قرار دیا تھا،کی طرح ایسا کیا، یہاں سے دعوت قرامطہ کو فروغ ملا اور یہ آس پاس کے علاقوں تک پھیلی۔ ۳۱۲ھ میں ابو طاہر یا ابوسعید جنابی کے بیٹے نے پھر کوفہ میں غارت گری کی۔

۳۱۷ھ میں ابو طاہر قرمطی نے ایام حج میں مکہ پر حملہ کیا چندین ہزار حاجیوں کو قتل کیا، بہت سے حاجیوں کو اسیر کیا،حجر اسود کو دیوار کعبہ سے نکالا ،اس کو دو ٹکڑے کیا اور اس کو اپنے ساتھ احساء لے گیا،۲۰ سال بعد خلیفہ فاطمیہ کی سفارش پر واپس کیا۔ جواد مشکور مزید لکھتے ہیں قرامطہ اور اسماعیلی دو الگ فرقے نہیں بلکہ دونوں مترادف ہیں ،ایک دوسرے کے دائیں بائیں بازو ہیں،جس طرح آج سنی شیعہ دو الگ فرقے نہیں دونوں باطن میں ملتے ہیں،اسی طرح شیعہ چندین فرقے نہیں سب جھوٹ گوئی زود گوئی اور طاقت وقدرت سے حکومت حاصل کرنے میں متحد ہیں،اسی طرح سنی چندین فرقے نہیں دائیں بائیں والے ہیں ،لہٰذا ایک اسلامی جماعت میں شامل ہوتا ہے تو دوسرا گروہ الحادی جماعتوں میں جاتا ہے ،رفتہ رفتہ قرامطی جزیرہ حجاز تک پھیل گئے ۔ یہاں ابوسعید الجنابی آیا اس نے احساء میں حکومت قائم کی پھر بحرین میں بھی

حکومت قائم کی۔آج بھی دنیا میں اس کے ماننے والوں کی کمی نہیں ہے۔مزاروں پر چادریں چڑھانے اورعرس منانے والے ان مزارات پر جا کر اپنی کامیابی کیلئے درخواست کرتے ہیں اسلام ومسلمین کے مقابل سیکولروں اور کافرین کی بالا دستی چاہنے والے قرامطہ کے وارث ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

موسوعة الادیان(لمیسرة) دار النفائس

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب،تالیف مانع بن حماد الجهنی

اسلام بلا مذاهب تالیف دکتور مصطفی الشکعة

العقائد الفلسفیه المشترکه بین الباطنیة تالیف دکتور محمد سالم اقدیر

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

۱۶۴۔قطعیہ:۔

اس گروہ کو کہتے ہیں جو وفات امام موسیٰ بن جعفر کے قائل ہیں۔ یہ اس گروہ کے مقابل میں وجود میں آئے ہیں جو امام موسیٰ بن جعفر کی وفات کا انکار کرتے ہیں اور انہیں ہی مہدی منتظر قرار دیتے ہیں۔یہ لوگ منکر امامت علی رضاء تھے۔(معجم فرق اسلام ص ۱۹۳)

معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۱۶۵۔قلندریہ:۔

کلمہ ''قلندر'' کے ماخذ میں کتاب لغت کشوری میں آیا ہے اس کی اصل فارسی کے کلمہ کندہ سے ہے ''تراش شدہ'' وہ بے پرواہ فقیر جو پابند دین وشریعت نہ ہوا سے قلندر کہتے ہیں۔ یہ کلمہ ہمیشہ بے دین لوگ استعمال کرتے ہیں وہ اپنی صورت ابرواور مونچھیں سب کوموڑتا ہے وہ بھی پیر سے سر تراشی کراتا ہے جیسے صوفی کراتے ہیں۔کشکول زنجبیل ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے،ایران اورافغانستان سے فرار ہوکر یہاں قبروں پرخیرات مانگنے والوں کی تعداد حد سے زیادہ ہے۔جس کا منظر آپ پورے پاکستان میں خاص کر سندھ کے مزارات پر دیکھ سکتے ہیں۔ایسے لوگوں کو اصطلاح فرق میں ''قلندر کہتے'' ہیں،بعض لادین ملحدین، چرسیوں ،افیون خوروں اور رقاصوں کاان کی قبروں پررش رہتا ہے۔ان کے کھانوں کا بجٹ پاکستان کے خزانے سے ''بجٹ مزارات'' کے نام سے ادا کیا جاتا ہے۔ان مزاروں کے نگران،متولیان ملحدین وقت اورارباب اقتدار ہوتے ہیں پھر کہتے ہیں یہاں حاجتیں رواہوتی ہیں۔

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقى ابو خليل

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

"حرف کاف"

۱۶۶۔کاملیہ:۔

تفسیر المفسر ون ج ۴ص ۴۰ کاملیہ پیروان ابی کامل ہیں جس نے تمام اصحاب کو حضرت علی کی بیعت نہ کرنے پر کافر قرار دیا اور خود حضرت علی کو اپنا حق طلب نہ کرنے پر مرتد قرار دیا۔ اس کا کہنا تھا علی کو چاہیے تھا کہ خروج کرتے اور اپنے حق کا مطالبہ کرتے۔ان کا کہنا ہے امامت ایک نور نبوت ہے یہ نور کبھی نبوت میں ہوتا ہے اور کبھی امامت میں اور یہ گردش کرتے ہوئے امامت بنتی ہے تمامتر غلو تناسخ اور حلول کے نظریات اسی پر قائم ہیں۔تناسخ بذات خود جس فرقے میں ہے وہ مجوس متروکیہ ہندو براہمہ فلاسفہ ما سابقہ سے ماخوذ ہے۔ان کا کہنا ہے اللہ ہر جگہ ہوتا ہے ہر زبان میں بات کرتا ہے ہر بشر میں ظاہر ہوتا ہے۔کبھی سورج کے گزرنے میں نظر آتا ہے یا شیشے میں نظر آنے کی مانند ہے۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

۱۶۷۔کسفیہ:۔

یہ لقب ہے اس فرقے کا جس کا کہنا ہے کسف جو آسمان سے گرتے ہیں جس کا ذکر سورہ طور ۴۴ میں آیا ہے اس سے مراد علی ہے۔ان کا دعویٰ ہے امام محمد باقر کے بعد ابو منصور عجلی امام ہے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۶۸۔کرنبیہ:۔

اصحاب کرنب ضریر ہیں۔جس نے دعویٰ کیا امام حسن کے بعد امام محمد حنفیہ ہیں وہ مرے نہیں اور نہ مریں گے جب تک زمین کو عدل وانصاف سے پر نہ کریں۔وہ اس وقت جبل رضوی میں ہیں،ایک شیران کی حفاظت کرر ہا ہے۔محمد بن حنفیہ کو یہاں اس لیے حبس کیا ہے چونکہ وہ عبد الملک بن مروان کے پاس جارہے تھےان کے دائیں بائیں دوچشمہ ہیں ایک پانی کا دوسرا شہد کا ہےان دو سے رزق کھاتے ہیں،ان کے دائیں طرف ایک شیر ہے بائیں طرف پلنگ ہے جوان کی حفاظت کرر ہے ہیں یہی مہدی موعود ہے۔(معجم فرق اسلامی ص ۱۹۷)

معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

۱۶۹۔کوثریہ:۔

۱۳ویں صدی کو کوثری نام کے ایک شخص نے ایک فرقہ کی بنیاد رکھی یہ فرقہ حنفی اور ماتریدی کے نہج اور طور وطریقہ کو اپنائے ہوئے تھا یہ فرقہ حنابلہ اور وہابیت کے خلاف اٹھا،اس فرقہ کا جھکاؤ صوفی اور تعظیم ومقامات اہلبیت کو اٹھانے کی طرف تھا جس کی وجہ سے وہابی ان کے خلاف اٹھے اور ان کے خلاف اعلان جنگ کیا اور بہت سے حملے کئے ہیں۔ہم نے بحث صوفی میں یہ سوال اٹھایا ہے کہ شیعہ،صوفی سے بنے ہیں یا صوفی،شیعہ سے بنے ہیں؟عالم اسلام میں پوری تاریخ میں ان دونوں کی نقل وحرکات کو جمع کریں تو آسانی سے یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں یہ دونوں ایک ہی فرقہ ہیں۔وہ فلسفۂ فرق کی بنیاد پر خود کو دو پیش کرر ہے ہیں اس کا ثبوت یہ ہے صوفیوں نے ہمیشہ امت اسلامی کی وحدت کو نشانہ بنایا ہے ترکیہ،شام،مصر اور ایران میں بہت

سے صوفی حکومت عثمانی کے خلاف اٹھے ہیں یہ خود کو سنی کہتے تھے۔

انہوں نے مقامات وشخصیات کو اٹھایا ہے، ایک نے مقامات آئمہ کو اٹھایا ہے دوسرے نے مقامات اولیاء کو اٹھایا ہے۔ دونوں نے امت کو اس بدعت پر لگانے کی کوشش کی ہے کہ وہ دنیا سے گزر جانے والوں اور عالم برزخ میں پہنچ جانے والوں سے رابطہ وارتباط کر سکتے ہیں تا کہ اہل فکر ودانش زندوں کی فکر نہ کریں۔ عالم دانشور وہ ہوتا ہے جو حوادث و واقعات میں واقعہ اور شخصیات دونوں کا جائزہ لیتا ہے دونوں کے ہم آہنگ ہونے کی صورت میں اس کو پذیرائی دیتا ہے ایک کی برائی کے ثبوت کے بعد دونوں کو چھوڑ دیتا ہے اگر عالم اسلام کو دنیائے کفر وشرک کے حوالے کرنے والوں کی شناخت کرنی ہے تو اس کا سہرا صوفیوں کو جاتا ہے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۷۰۔ کیالیہ:۔

یہ احمد بن کیال کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔ اس نے پہلے امام جعفر صادق کی طرف دعوت دی اور پھر امام صادق کے بعد اپنی طرف دعوت دی یہاں تک کہ اس نے بعد میں خود کو امام مہدی کہا ہے۔ (معجم فرق اسلامی ص ۲۰۱)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔ قاموس المذاهب و الادیان ،اعداد حسین علی حمد

۱۷۱۔ کیسانیہ، مختاریہ، ہاشمیہ:۔

ان تینوں ناموں کا ایک ہی مسمی ہے، ''کیسان'' مختار ثقفی کے غلام کا نام تھا وہ مختار کی پولیس کا عہدیدار تھا۔ مذہب مختار اس کے نام سے متعارف ہوا، ''مختار'' خود ابی عبیدہ کا بیٹا تھا

جس نے کوفہ میں اقتدار سنبھالنے کے بعد قسوانہ شقوانہ قتل عام کیا تھا، ''ہاشمیہ'' محمد بن حنفیہ کے فرزند کا نام تھا جو مختار کے بعد اس فرقے کا رئیس بنا۔ یعنی خرافات بدعات و افکار فاسدہ تینوں کے مشترکات ہیں، تینوں میں مرکزی شخصیت مختار بن ابی عبیدہ ثقفی ہے۔ مختار نے اپنے اقتدار کی خاطر محمد بن حنفیہ کا وکیل ہونے کا دعویٰ کیا، اس وقت محمد حنفیہ بحیثیت بزرگ خاندان بنی ہاشم مسائل اجتماعی و سیاسی میں مرجع تھے کیونکہ امام زین العابدین ان مسائل سے دوری اختیار کئے ہوئے تھے۔ ان کے عقائد و اعمال و افعال کے فاسد ہونے میں کوئی جائے شک و تردید نہیں۔

عبداللہ بن زبیر کی طرف سے دباؤ تھا کہ بنی ہاشم ان کی بیعت کریں لیکن بنی ہاشم نے عبداللہ بن زبیر سے یہ کہا کہ ہم یزید کی بیعت میں ہیں لہٰذا ان کی بیعت کرنے سے معذوری کی، بیعت نہ کرنے پر عبداللہ بن زبیر نے ان کو زمزم میں حبس کیا دوسری طرف عبدالملک بن مروان کی طرف سے بھی خطرہ تھا لیکن مختار نے ان کے فرزند ابو ہاشم پر ہاتھ رکھا۔

کیسانیہ وہ ہیں جو ''کیسان'' کی اتباع کرتے تھے جو شاگرد محمد حنفیہ تھا وہ مختار کی پولیس کا عہدیدار تھا اور دعویٰ کرتا تھا کہ وہ حامل علوم اسرار، علم تاویل، علم آفاق اور علم انفس ہے۔ بعض کا کہنا ہے کیسانیہ خود مختار ثقفی کو کہتے ہیں۔ یہ فرقہ امام حسین کے قتل کے بعد امام حسین کے خون کا انتقام لینے کیلئے اٹھا یہاں سے بعض نے امام علی و حسن و حسین کے بعد محمد بن حنفیہ کو امام قرار دیا ہے۔

کیسانیہ محمد بن حنفیہ کی مہدویت اور رجعت کے قائل ہیں۔ کیسانیہ سبائیہ کے بعد میں پیدا ہونے والے غالی ہیں۔ ان کے نزدیک اساس دین ایک شخص کی اطاعت ہے باقی ارکان نماز و روزہ و حج اشارہ و کنایہ ہیں۔ بیشتر بدعتوں کی بنیاد انہوں نے رکھی ہے۔ (معجم فرق اسلام

ص۲۰۲)

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

كتاب المقالات والفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى

الملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانى

تاريخ المذاهب الاسلاميه الامام محمد ابو زهرة

موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

اسلام بلا مذاهب تاليف دكتورمصطفى الشكعة

"حرف لام"

۱۷۲۔لاعنہ:۔

رافضیوں کا وہ گروہ ہے جوعثمان،طلحہ وزبیر،ابوموسیٰ اشعری اور عائشہ پرلعنت کرتے ہیں'ان کا کہنا ہےان پرلعن کے بغیر مذہب مکمل نہیں ہوتا ہے وہ لوگ جو کہتے ہیں یہ فرقہ ختم ہوگیا ہےان کومفاتیح الجنان اوروظائف الابرار اٹھاکے دیکھنی چاہئیں تا کہ انہیں معلوم ہو کہ یہ فرقہ ختم ہوگیا ہے یا ابھی بھی موجود ہے۔(معجم فرق اسلام ص۲۰۵)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۷۳۔اللفظیہ:۔

اللفظیہ معتزلہ کاایک گروہ ہے جوالفاظ قرآن کوغیرمخلوق کہتے تھے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

"حرف میم"

۱۷۴۔ماتریدی:۔

محمد بن محمود معروف ابی منصور ماتریدی متوفی ۳۲۲ھ کی اتباع کرنے والوں کو کہتے ہیں یہ سمرقند کے ایک گاؤں ماترید میں پیدا ہوئے یہ علم کلام میں نبوغت رکھتے تھے انہوں نے ایک مذہب معتزلہ اور اشاعرہ کے درمیان پیدا کیا یہ فرزند اشاعرہ ہیں،یعنی یہ اشاعرہ کی کمی یا خامی کو پر کرنے کے لئے وجود میں لائے گئے ہیں۔انھوں نے دلائل عقلی وکلامی میں عقائد معتزلہ کو استعمال کیا۔(کتاب قاموس ادیان)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنی

موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

۱۷۵۔ماخوسیہ:۔

یہ نصیریوں کا ایک فرقہ ہے جو قریہ ماخوس شمال لاذقیہ میں واقع ہیں۔(نقل از مذاہب اسلامی)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۷۶۔مارقیہ:۔

یہ لقب خوارج ہے اس گروہ کو امیر المومنین کی اطاعت سے خارج ہو کر ان کے خلاف بغاوت کرنے کی وجہ سے مارقین کہتے ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۷۷۔ ماصریہ:۔

معجم شریف ص ۲۰۸ پر آیا ہے کہ یہ مرجئہ کی ایک شاخ ہے جو عمرو بن قیس کی پیروی کرتے تھے یہ مرجئہ عراق میں ہے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۱۷۸۔ مالکیہ:۔

فرہنگ فرق اسلامی ص ۳۸۴ پر آیا ہے کہ یہ حضرت علی کے بعد مالک بن حارث بن اشترنخعی کو امامت ملنے کے قائل ہیں یہ لوگ آمل میں ہوتے ہیں انہوں نے ان کے نام سے مسجد بنائی ہے، خود کو شیعہ کہتے ہیں، ابھی بھی باقی ہیں۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۸۹۔ مالکیہ:۔

یہ مالک بن انس کی اتباع کرنے والوں کو کہتے ہیں۔ مالک کے جد اعلیٰ نے اسلام آنے سے پہلے مدینہ میں سکونت اختیار کی تھی ان کے جد اعلیٰ عامر صحابیٔ رسولؐ اللہ تھے جو سوائے بدر کے تمام جنگوں میں شریک رہے مالک مدینہ میں پیدا ہوئے یہیں پرنشو ونما ہوئی اور ادھر ادھر نہیں گئے۔ ۱۷۹ھ میں وفات پائی۔ مالک تیرہ سال عبدالرحمٰن اور سات سال ھرمز کے شاگرد رہے مالک فقہاء اربعہ میں سے ایک ہیں تفصیل مذاہب فقہی مسلمین میں دیکھیں۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔ فرهنگنامه فرقه های

اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔موسوعة الادیان(لمیسرة) دار النفائس ٤۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل ٥۔تاریخ المذاهب الاسلامیه الامام محمد ابو زهرة ٦۔اسلام بلا مذاهب تالیف دکتور مصطفی الشکعة

۱۸۰۔مانویہ:۔

پیروان مامون قرمط کو کہتے ہیں جو حمدان قرمط کا بھائی تھا۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۸۱۔مبارکیہ:۔

اسماعیل بن جعفر کے غلام کا نام مبارک تھا وہ فرقہ اسماعیلیہ بنانے میں بڑا کردار رکھتا تھا یہاں سے وہ ایک فرقہ کا بانی ہے۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۱۸۲۔متوسلین:۔

قرآن کریم میں ممانعات میں سے صنم وثن پرستی ہے کیونکہ یہ عقل وفطرت انسان کے خلاف ہے ایک مخلوق اشرف وافضل کا ایک موجود جامد، ادنیٰ اور پست کے سامنے خاضع کھڑا ہونا کیونکر عقلی اور صحیح وجائز متصور کیا جا سکتا ہے، سورۂ شعراء کی آیت ٦ سے یہ آیات شروع ہوتی ہیں جہاں ابراہیم خلیل نے اپنی جوانی میں پہلی بار اپنے باپ کی توجہ بتوں کی طرف دیکھ کر تعجب میں پوچھا، یہ کیا چیز ہے کہ آپ انتہائی توجہ سے ان کے سامنے خاضع ہوتے ہیں یہ اصنام ہیں آپ جو

بات ان سے کہتے ہیں کیا وہ سنتے بھی ہیں؟ آپ جوان کیلئے اپنا مال ودولت اور وقت خرچ کرتے ہیں تو کیا یہ بھی آپ کو کوئی فائدہ پہنچاتے ہیں؟ کیا ان کو اپنے ماننے والے اور منکر کے بارے میں تمیز وشناخت ہے؟ تا کہ یہ اپنی پوجا کرنے والوں کو فائدہ پہنچائیں اور نہ پوجنے والوں کو دردناک سزا دیں، کیا یہ جانتے ہیں کہ آپ ان کے سامنے خاضع ہوتے ہیں؟ اگر ایسا نہیں تو یہ عقل کے خلاف ہے جو نہ سنتا ہے، نہ دیکھتا ہے، نہ جانتا ہے، نہ فائدہ دے سکتا ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور جو کسی قسم کی تمیز نہیں کر سکتا ہے، اس کو یہ احساس نہیں کہ کوئی اس کے سامنے خاضعانہ کھڑا ہے اور ان سے خطاب کر رہا ہے۔ وہ کیا کہتا ہے کیا مانگتا ہے کچھ پتہ نہیں جیسا کہ اس کے اوپر کوئی پتھر رکھ دیا جائے یا خود اس پر بیٹھے اس کو احساس نہیں تو مشرکین کے پاس اثبات یا نفی میں کوئی جواب نہیں ہوتا تھا وہ چند غیر مربوط جواب دیتے تھے کہ ہم نے اپنے آباؤاجداد کو ایسا ہی کرتے پایا، ہم ان سے مخاطب نہیں بلکہ ان کا واسطہ دے کر اللہ سے مخاطب ہیں اور اللہ سے ہی حاجتیں مانگتے ہیں۔ سورہ انبیاء آیت ۵۸ میں آیا ہے حضرت ابراہیم نے ان سب کو پاش پاش کیا لیکن پاکستان کے روشن خیال علماء کو افغانستان میں بت توڑنے پر غصہ آتا ہے۔ بت پرست دور جاہلیت میں ان کی طرف ان مواقع پر رجوع کرتے تھے۔

ا۔ ازدواج کے موقع پر کہ فلاں کو زوجیت میں لے لوں یا فلاں کی زوجیت اختیار کروں، اس کی ترقی یافتہ شکل استخارہ ہے۔ یہ جہاں بت پرستی کی ایک شکل ہے وہاں آیات نفی علم الغیب کا توڑ بناتا ہے۔

معیار معبود مالک نفع وضرر ہے:۔

ا۔ انسان اس کائنات میں سب سے افضل موجود ہے جیسا کہ اس آیت میں آیا ہے ﴿ولقد کرمنا بنی آدم﴾ (اسراء:۶۹)۔

۲۔انسان اس کائنات میں آزادوخودمختار ہے اپنے اعمال کاوہ خودذمہ دار ہے اس کے ان اعمال کے بارے میں اس سے سوال ہوگا ان دوحقیقتوں کے تناظر میں یہ دیکھنا ہوگا کہ وہ کس کے سامنے خاضع وخاشع ہوجائے اور کس کے سامنے نہ ہو۔

معنی ومفہوم عبادت:۔

عبادت عبد سے ہے،عبودیت اظہارتذلیل کو کہتے ہیں،اس سے عبادت بنا ہے۔مادہ عبادت مبالغہ کیلئے ہے عبادت کی غرض وغایت یہ ہے کہ وہ انتہائی تذلیل کے لائق وسزاوار نہیں ہے سوائے اس کے سامنے، جو مالک ہے۔تمام فضیلتوں کا مالک صرف ذات باری تعالیٰ ہے اسراء۲۳۔

عبادت دوقسم کی ہے۔

ا۔عبادت تسخیر جس کی مثال کلمہ ہجود میں ملاحظہ کریں۔

۲۔عبادت اختیاری،یہ صاحبان نطق کیلئے ہے(بقرہ۔۲۱)۔

عبد کی چاراقسام ہیں۔

ا۔ایک عبد بحکم شرع میں وہ ہے کہ اس کی بازار میں خرید وفروخت کرتے ہیں جیسے(نحل۔۷۵)۔

۲۔آسمان وزمین میں جوبھی ہیں سب کے سب اللہ کے عبداور خاضع بن کر ہی آنے والے ہیں(مریم۔۹۳)

۳۔عبدعبادی(ص:۴۱،اسراء:۳،فرقان:۱،کہف:۱،حجر:۴۲)

۴۔عبددنیا معتکف بہ عراضی دنیا کے بارے میں نبی کریمؐ نے فرمایات ''عس عبد الدرھم و الدینار ''پوری دنیا کے انسان اعم از کافرملحد مشرک اللہ کا بندہ مسخر ہے۔

فضلیت صرف عبادت اختیاری کو ہی حاصل ہے عبد مسخر کی کوئی فضیلت نہیں، لیکن عبادت اختیاری کس بنیاد ومعیار پر ہونی چاہیے؟ انسان کو کس کے سامنے خاضع وخاشع ہونا چاہیئے اور کس کے سامنے خاضع وخاشع نہیں ہونا چاہیئے ؟اس سلسلے میں بھی قرآن نے چند آیات میں وضاحت سے بیان کیا ہے۔

عبادت وبندگی حاجتوں کے روا کرنے والے اور مالک منافع وضرر کی کریں جو ہستی مالک نفع وضرر نہ ہو، اس کی عبادت نہ کریں چنانچہ ان آیات میں آیا ہے ۔یونس۔۱۰۶ ،انبیاء۔۶۶،انعام۔۷۱، حج۔۱۲،یونس۔۱۸،شعراء۔۷۳،فرقان۔۵۵،مائدہ۔۷۶۔

اللہ کے علاوہ کوئی ہستی حتیٰ انبیاء بھی مالک نفع ونقصان نہیں ہیں۔اعراف ۔۱۸۸، یونس۔۲۹،رعد۔۳۶،فتح۔۱۱،حج۔۱۳۔

کیا قبروں پر عمارت قبہ وگنبد اور مینار بنانا بت پرستی کی مانند ہے؟ اس سوال کا جواب اتنا آسان اور سہل نہیں کہ چند علماء کے فتاویٰ سے استنا د پر اسکا جواب بن جائے یا بعض علماء اعلام کی پابندیوں سے یا بعض نیازمندوں کی حاجتوں کے رواء ہونے سے یہ مسئلہ حل ہو جائے بلکہ اس کو بنیاد سے اٹھانے کی ضرورت ہے۔کیا بت اور قبروں میں مدفون صوفیوں میں کوئی فرق پایا جاتا ہے یا نہیں۔

۲۔کیا قبور کے اوپر عمارات اور قبہ ومینار بنانا قرآن اور سنت کے تحت واجب، مستحب ،حرام، مکروہ یا مباح ہے؟ان احکام خمسہ میں سے یہاں کونسا حکم لاگو ہوتا ہے؟۔

۳۔کیا ان سے مخاطب ہونا اور حاجتیں مانگنا عقل وشرع کی رو سے درست ہے؟۔

۴۔اگر ان سے حاجات ونیاز مانگنا جائز ہے تو بتوں سے مانگنے میں کیا مذائقہ ہے؟ سب سے پہلے مُردوں کے لئے قبر کس نے بنائی تھی؟ قبر میں مدفون ہستی اور عام بت میں کیا

فرق ہے؟ کیونکہ وہ صرف خالی پتھر ہیں جبکہ مدفون پہلے اشرف المخلوقات تھے بلکہ اللہ کے نزدیک مقرب بندے تھے لیکن اس وقت ان کے جسد خاکی ان فضائل وخصوصیات کے حامل نہیں رہے بلکہ وہ اپنی جمادی شکل میں محصور ہیں۔

۵۔جس طرح بت جمادی کچھ نہیں سنتا ہے، یہ مدفون بھی کچھ نہیں سنتے ہیں یا ایسا ہے کہ وہ سنتے ہیں لیکن ہمیں پتہ نہیں چلتا ہے، اگر فرض کریں کہ مدفون ہستیاں ہماری بات سنتی ہیں تو ایسی صورت میں کیا وہ ہماری حاجتیں روا کرسکتی ہیں؟۔

۱۸۳۔مجدّدین دینی:۔

فرق واحزاب کے خلق کردہ ایک فرقہ کا نام مجددین ہے تاکہ عقیدہ ختم نبوت اور اسلام خاتم ادیان کا تصور مخدوش وکمزور ہو جائے۔تجدید دین کا مطلب ہے کہ ہر صدی میں ایک مجدّد دین نے آنا ہے کہتے ہیں کہ یہ نبی کریمؐ کی پیش گوئی تھی تاکہ خود نبیؐ کی زبان سے لائے ہوئے دین خاتم اور، خاتم انبیاء ہونے کا عقیدہ خود بخود ختم ہو جائے۔سنیوں اور شیعوں دونوں میں یہ فرقہ اپنے عروج پر ہے گرچہ ظاہری طور پر مجدّدین کا تصور اٹھارویں میلادی سے شروع ہوا۔اس کے مبتکرین سرسید احمد خان، جمال الدین افغانی اور علامہ اقبال کو گردانا جاتا ہے لیکن یہ دوسری صدی کے بعد سے شروع ہوا، فقہاء اسی سلسلے کا آغاز ہیں تفصیل آغاز اجتہاد، تقلید وتجدید میں ملاحظہ کریں۔

۱۸۴۔محکمہ اولیٰ:۔

یہ خوارج کا نام ہے یہ سب سے پہلے خلیفۂ وقت امیر المومنین کے خلاف خروج کرنے والے تھے جنہوں نے حضرت علی کو تحکیم قبول کرنے پر مجبور کیا ہے۔اس کی تفصیل کلمہ خوارج میں ملاحظہ کریں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

۱۸۵۔محمدیہ:۔

محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی ابن ابی طالب ملقب بہ نفس زکیہ جسے منصور دوانیقی نے قتل کیا تھاان کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔مغیرہ بن سعید عجلی نے کہا ہے محمد بن نفس زکیہ مرے ہیں نہ قتل ہوئے ہیں،وہ ان کے خروج کے انتظار میں ہیں اور وہ لوگوں سے رکن و مقام ابراہیم کے درمیان بیعت لیں گے ۔وہ اس کیلئے مال جمع کرتے تھے مغیرہ بن سعید عجلی اور جابر بن یزید الجعفی اس مذہب کے داعیوں میں سے تھے۔(فرق اسلام ص ۲۱۵)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

۱۸۶۔محمدیہ:۔

اس گروہ کو کہتے ہیں جو محمد بن علی الھادی کے فرزند امام حسن العسکری کے بھائی کی امامت کے قائل ہیں۔محمد نے امام ہادی کی حیات میں وفات پائی لیکن اس گروہ نے ان کے مرنے سے انکار کیااور کہاوہ وفات نہیں پائے ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۱۸۷۔محمدیہ:۔

محمدیہ کے نام سے ایک فرقۂ خوارج ہے جو محمد بن رزق کے تابعداروں میں سے تھے ۔(معجم فرق اسلامی)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۸۸۔محمدیہ:۔

یہ وہ گروہ ہے جو محمد بن جعفر صادق معروف بہ دیباج کی امامت کے قائل تھے۔

تاریخ اسلامی محمود شاکر جلد ٦

۱۸۹۔محمدیہ:۔

یہ وہ لوگ ہیں جو محمد بن حنفیہ کے امیر المومنین کے بعد یا امام حسین کے بعد امام ہونے کے معتقد ہیں۔بعض ان کو کیسانیہ بھی کہتے ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۹۰۔محمدیہ:۔

محمدیہ کے نام سے ایک تنظیم انڈونیشیاء میں ہے جسے حاج کیاہی احمد دھلان نے ۱۹۱۸ء میں جکارتہ میں بنیاد رکھی انہوں نے یہ اشاعہ تعلیم کیلئے اسلامی وروح دینی پھیلانے کیلئے بنائی۔

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل

۱۹۱۔محمرہ:۔

یہ ایک فرقۂ غلات ہے جو بابک خرمی کی پیروی میں تھے یہ سرخ کپڑے پہنتے تھے غلات شیعہ حلولیہ تھے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تاليف شريف يحيى الامين

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل

۱۹۲۔مختاریہ:۔

اتباع مختار بن عبیدہ ثقفی مقتول ۶۷ھ کو کہتے ہیں۔مختار طائف کے ایک بڑے نامور خاندان ثقیف سے تعلق رکھتا تھا لیکن وہ دیوانۂ اقتدار تھا۔بارہ ہجری کو اپنے چچا کے ساتھ مدینہ آکر اسلام قبول کیا لیکن حضرت علی کی جنگوں میں اس کا ذکر نہیں ملتا۔جب امام حسن نے مدائن میں زخمی ہو کر ان کے چچا کے گھر قیام کیا تو مختار نے چچا کو مشورہ دیا امام حسن کو معاویہ کے سپرد کریں، جب مسلم بن عقیل کوفہ پہنچے تو ان کے گھر میں قیام فرمایا۔

جب عبید اللہ کوفہ کا والی بن کر آیا تو مختار گھر سے نکل کر خود روپوش ہو گیا، بعد میں عبید اللہ کے ہاتھ تسلیم ہوا واقعہ کربلا کے بعد رہائی ملی تو وہ طائف گیا، جب عبد اللہ بن زبیر نے دعوائے خلافت کیا وہ مکہ میں عبید اللہ زبیر کے پاس آیا ان کی بیعت کی پھر ان سے امارت کوفہ لے کر کوفہ گیا وہاں اپنی طرف دعوت دی۔مختار کے اپنے قیام میں کامیاب ہونے کی وجہ، ان کے قیام کا انتساب محمد بن حنفیہ سے ہونے اور انتقام خون امام حسین کی وجہ سے تھا۔مختار نے اللہ کے لئے بداء اختراع کیا، اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ غیب گوئی کرتا تھا اگر اس کی غیب گوئی صحیح ثابت ہوتی تو

لوگ کہتے تھے ان کو وحی ہوتی ہے اگر نہیں تو کہتے تھے اللہ کو بداء ہو گیا۔مختار نے کوفہ میں امام حسین کے خون کے انتقام کا جواز بنایا،اس کو منتقم خون حسین گردانتے ہیں،اسی کو بنیاد بنا کران کی سی ڈی چلاتے ہیں لیکن یہ توجیہ درست نہیں اس کی چند وجوہات ہیں،کوفہ والے مخلص امام حسین اور یاران باوفا امام حسین نہیں تھے اسی وجہ سے امام حسین کا ساتھ نہیں دیا۔کوفہ مرکز منافقین تھا جو بھی یہاں ہنگامہ آرائی کرے خون خرابہ کرے اس کا ساتھ دیتے تھے۔اس کے انتقام کی سند قرآن اور سنت میں نہیں ملتی ہے۔اگر قصاص لے لیں تب بھی حکم قرآن ہے اسراف در قتل نہ کریں (سورہ اسراء)اس خون خرابہ سے اہلبیت کو کیا حاصل ہوا؟مختار مفسد،خونخوار،فتنہ پرور اور سابقہ خوارج سے وابستہ تھا۔(معجم فرق اسلامیہ قاموس مذاہب وادیان)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۱۹۳۔مخطئہ:۔

اس گروہ کو کہتے ہیں جن کا عقیدہ ہے اللہ نے نبوت علی کے لئے بھیجی تھی جبرئیل نے محمدؐ کو دے کر خطا کی۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۹۴۔مخلوقیہ:۔

یہ فرق جھمیہ کی ایک شاخ ہے جن کا کہنا ہے قرآن مخلوق ہے۔

فقہ کی بنیاد پر وجود میں آنے والے مذاہب کی تعداد اتنی نہیں ہے، جتنی عقائد کی بنیاد پر ہے۔لیکن حکومت عباسیہ اور ملوکیہ مصر کی مداخلت سے مذاہب فقہی کے فروغ کو روکا گیا، جن میں سے فی زمانہ چار مذاہب عالمی سطح پر چل رہے ہیں اس کو ہم نے جداگانہ کتاب کی صورت میں لانے کا فیصلہ کیا ہے لہٰذا یہاں اس کی تفصیل بیان کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۱۹۵۔ تحمسہ:۔

جن کا عقیدہ ہے سلمان، ابوذر، مقداد، عمار اور عمرو ابن امیہ ضمیری وکیل رب ہیں، رب سے مراد علی ہے۔یعنی یہ پانچ علی کے وکیل ہیں۔یہ فرقہ بغداد میں محلّہ کرخ میں ہوتا تھا تاریخ کامل بن اثیر میں ہے کہ ۴۴۰ھ سے ۴۵۰ھ تک اس فرقہ والے وقفے وقفے سے فساد کرتے رہے۔

یہ ابی الخطاب اسدی کی اتباع کرنے والوں کو بھی کہتے ہیں جو کہتے تھے اللہ پانچ صورتوں میں ظاہر ہوتا ہے کبھی محمد، کبھی علی، کبھی فاطمہ، کبھی حسن وحسین کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے، یہ ان کو پنجتن بھی کہتے ہیں چنانچہ وحدت مسلمین کا سربراہ فرقہ غرابیہ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے وہ نبی کی جگہ علی کا ذکر کرتے ہیں کہتے ہیں پنجتن جب سمٹتے ہیں تو اللہ بنتا ہے اور جب اللہ کھلتا ہے تو پنجتن بنتے ہیں۔(معجم فرق اسلام ۲۱۸)

پنج تن والے دیگر ائمہ کو چنداں پسند نہیں کرتے یہاں تک کہتے ہیں کہ علی نقی وتقی کو ہم نے دوسروں کو دے دیا ہے۔ان میں سے اکثر کو پنج تن کے بعد والے اماموں کے نام بھی نہیں آتے ہیں۔حتیٰ کسی عالم دین سے کہیں تو ان میں سے کسی کے بارے کچھ فرمائیں تو نہیں فرما

سکے گا، یہاں سے یقین ہوتا ہے کہ یہ پنج تن والے ہی ہیں۔ان کا اپنے آپ کو اثناعشری کہنا بھی دھوکہ ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے یہاں والے خمسہ ہیں خمسہ یعنی اللہ،حضرت محمد،علی ،زہرا، حضرات حسنین کا خلاصہ ہے۔غرابیہ کا کہنا ہے حضرت علی حضرت محمدؐ سے اس طرح مشابہت رکھتے ہیں جیسا ایک کوا دوسرے کوے سے مشابہ ہوتا ہے اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔یہ لوگ بہت جاہل شقی اور دشمن اہلبیت محمد ہیں وہ دوستی دکھا کران کی اہانت وجسارت کرتے ہیں، ان کے منہ میں جو آتا ہے بولتے ہیں۔پیغمبر کی جگہ علی کا ذکر کرتے ہیں، کہتے ہیں علی نفس رسول ہیں یعنی علی عین محمد ہیں یعنی علی حضرت محمد میں حلول ہوئے ہیں۔یہ جملہ کفریات میں سے ہے۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۱۹۶۔مدارس:۔

مدارس بھی ایک فرقہ ہیں، بلکہ فرقہ سازی مدارس ہی میں سیکھتے ہیں اور ان پر چادر قدسیت چڑھاتے ہیں۔جس طرح گمنام صوفیوں کی قبور پر چادر چڑھاتے ہیں،کوئی ایسا دعویٰ نہیں کررہا ہوں کہ مدارس میں ایسا نہیں ہوتا ہے۔مدارس میں فیل ہونے والوں میں سے بعض کو غصہ آتا ہے کہ مدارس میں پیسہ کہاں سے آتا ہے؟مدارس کی تعمیرات واخراجات دین ودیانت سے عاری ہیں،اسی لیے دوسروں سے کمیشن لیتے ہیں ان چند عشروں میں عیاں ہوا ہے کہ مدارس میں این جی اوز جو پیسہ تقسیم کرتی ہے وہ پیسہ ان کو سرمایہ دار دیتے ہیں۔آپ کو دیکھنا چاہیئے کہ کیا سرمایہ دار دین ودیانت سے عاری اور غلط جگہوں سے پیسہ لیکر یہ مدارس بناتے ہیں؟ کیا قرآن و سنت کے تحت ایسی عالیشان عمارت بنوانا اسراف نہیں ہے؟ کیا ان کی ذمہ داری صرف عمارتیں

بنانا ہے؟ یہ ملک میں داخلی حرکات وسکنات کی نگرانی کرنے والوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ ملکی سا لمیت کی خاطر اس طرف بھی توجہ فرمائیں۔ میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہاں اسلام سے دور رکھنے والے علوم سکھائے جاتے ہیں۔ اسلام سے متعلق علوم کی یہاں گنجائش نہیں ہے اس سلسلہ میں چند شواہد پیش کرتا ہوں جو عمومی ہیں ممکن ہے کہیں کوئی استثناء ہو۔

۱۔ عقائد اسلامیہ توحید، معاد، نبوت ورسالت نصاب میں نہیں ہے۔

۲۔ تاریخ اسلام کلی طور پر نہیں ہے۔

۳۔ علم رجال احادیث کی صحت وسقم کی شناخت کلی طور پر نصاب میں نہیں ہے۔

۴۔ سنت وسیرت حضرت محمدؐ کلی طور پر نہیں ہے۔

۵۔ سب سے اہم قرآن بطور نصاب بترتیب مراحل ودرجات کہیں بھی نہیں ہے۔

۶۔ علم تبلیغ وارشاد جس کے اپنے اصول ہیں اللہ نے قرآن میں اسے خود علم کے برابر گردانا ہے اس پر سختی سے پابندی عائد ہے درس خطاب وگفتگو طلاب کے لئے عیب ہے۔ لہٰذا یہاں سے فارغ علماء نے ممکن ہے شعلہ بیان طلبہ تنظیموں سے اس سلسلے میں کچھ سیکھا ہو لیکن عمومی طور پر وہ اصول تبلیغ وارشاد کی زبان خاص سے بے بہرہ بلکہ گونگے ہوتے ہیں۔ ایسی صورت حال میں ان بلند وبالا اور دلکش عمارات سے کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟

۱۔ علم نحو جسے قرآن کو مشکوک اور نا قابل استدلال بنانے کے لئے وضع کیا گیا ہے وہی اوّل وہی آخر ہے۔

۲۔ یہاں جو علم اصول فقہ سکھایا جاتا ہے وہ قرآن اور سنت کو کنارے پر لگا کر قیاس اور اجماع سے حکم صادر کرنے والا علم ہے۔

۳۔ علم کلام وہی فلسفہ شرک ہے۔ فلسفہ کی بدنامی کو چھپانے کے لئے اسے کلام کی ٹوپی

پہنائی ہے جس طرح تصوف کو چھپانے کے لئے عرفان کی ٹوپی پہنائی ہے۔

۱۹۷۔ مذہب شرف الدین:۔

دنیا میں جہاں جہاں فرق وجود میں لائے گئے ہیں ان خطوں میں ایک خطہ بلتستان ہے۔ بلتستان والے لوگوں کو مجھ سے دور کرنے، مجھ سے نہ ملنے، میری کتابیں پڑھنے سے روکنے کے لئے مجھے ایک فرقہ متعارف کیا ہے۔ ان کا یہ عمل تہمت وافتراء اور ظلم پر مبنی ہے کیونکہ میں نے لوگوں کو اپنی طرف دعوت دی ہے نہ ان کو سیاسی، اقتصادی، اجتماعی مفاد دکھایا ہے، نہ میں نے انہیں کسی شخصیت کی طرف دعوت دی، نہ میں نے کوئی شعار ونعرہ یا پرچم بلند کیا۔ اگر آپ کے خیال میں صرف قرآن اور سنت محمدؐ کی طرف دعوت دینا فرقہ ہے تو اس فرقے کا نام اسلام ہے لیکن اس کو فرقہ کہنا جہل ونادانی ہے کیونکہ اسلام فرقہ نہیں۔

نبی کریمؐ نے فرمایا لوگوں نے میری حیات میں مجھ پر افتراء وا کاذیب کی نسبت دی ہے میرے بعد بھی مجھے فرق ساز متعارف کریں گے۔ فرق ومذاہب کسی بھی حوالہ سے قرآن وسنت پر نہیں چلتے، وہ تابع قرآن وسنت محمدؐ نہیں بلکہ وہ تابع میکاولی ہیں، جو اپنے مقاصد کیلئے کسی حرام کام اور جرائم سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ وہ جھوٹ سے شروع ہوتے ہیں اور جھوٹ سے زندہ ہیں، انہوں نے میرے اوپر جھوٹ وافتراء کا پہاڑ گرایا ہے اگر اللہ کی پناہ نہ ہوتی تو آج پاگل خانے میں ہوتا۔ میرے بعد معلوم نہیں کیا ہوگا، البتہ مجھ سے دفاع کرنے والا میری حیات میں نہیں ملا، نام نہاد دوست، احباب، اعزاء اور اولاد نے بھی دفاع نہیں کیا، اللہ ہی مرنے کے بعد اپنی حفظ میں رکھے، میرا کوئی فرقہ ومذھب نہیں، ان شاء اللہ اس آیت کریمہ (ولاتموتن الا وانتم مسلمون) کے تحت مروں گا۔

۱۹۸۔ مذاہب اقتصادی:۔

عالم مذاہب میں ایک مذہب مذہب اقتصادی بھی ہے۔ یہ ایک نامعروف مذہب نہیں بلکہ عالم ادیان الحادی میں زیادہ معروف مذہب ہے۔ دنیا میں بہت سے مفکرین ایسے ہیں جو تمام چیزوں کو ایک عامل واحد کی طرف برگشت کرتے ہیں، یہ فکر حقیقت میں تصور الٰہی سے باز رکھنے کے لئے عمداً ایجاد کی ہے اور اس کو اپنی قوت وقدرت سے شور شرابہ سے فروغ دیا جارہا ہے۔ من جملہ ان فکروں میں سے ایک فکر فکر جنسی ہے، یعنی قوت جنسی ہی انسانوں کو گردش دیتی ہے۔ تمام مظاہر حیات انفرادی اجتماعی اسی سے جنم لیتے ہیں اسی لئے اس گروہ کو ہمارے ملک میں ٹی وی سینما اخبار جرائد میں اچھالتے ہیں حکومت کی وزارت اطلاعات کا ایک بڑا بجٹ ان فحاشوں عریانوں کے اعزاز میں خرچ ہوتا ہے۔ انہی میں سے ایک فکر اقتصادی ہے چنانچہ ملک میں تمام جرائم کی تفسیر کرتے وقت حکمران سیاستمداران یہی کہتے ہیں لوگوں کو کھانا نہیں ملتا ہے، بے روزگاری ہے۔ ہر چیز کی تفسیر وتوجیہ اقتصاد سے کرتے ہیں۔ جن کا عقیدہ دنیا کے بارے میں ''ان ھی الّا حیاتنا الدّنیا'' ہے ان کا اس فکر سے متاثر ہونا طبیعی ہے، لیکن اللہ رسول کی طرف دعوت دینے والا، حساب وآخرت کی طرف دعوت دینے والا، روز آخرت پر ایمان رکھنے والوں کیلئے، مُردوں کو نجات دلانے کے لئے زندوں کو سلاخی کرنے والے دین کی تبلیغ وترویج کرنے کی منطق قابل تحلیل نہیں۔ علماء دین اس وقت تک ترویج دین نہیں کرسکتے جب تک اقتصاد میں خود کفیل نہ ہوجائیں یہ بات تو پرانی ہے چند عشرے پہلے کی بات ہے، اب تو کہتے ہیں وزیر ومشیر کے پروٹوکول جیسا ملے بغیر دین کی خدمت نہیں کرسکتے ہیں۔ یہ منطق انہی اسماعیلیوں کے سرمایہ دار دکھاتے ہیں کہ ہم سے یہ زندہ ہیں اور ہم اقتصاد سے زندہ ہیں، اس کو مذاہب اقتصادی کہتے ہے۔

۱۹۹۔ مذاہب سیاسی:۔

مذاہب سیاسی یعنی اقتدار تک رسائی کے فی زمانہ دنیا میں تین طریقے معروف ہیں۔

۱۔ سیادت افراد جسے عرف عام میں سرمایہ دارانہ نظام کہتے ہیں۔

۲۔ سیادت اجتماع جیسے مارکسی نظام کہتے ہیں اس وقت دنیا میں ان دونوں کی حکمرانی ہے۔

۳۔ دینی سیادت بہ اجراز غرب وغرب نواز اس وقت قابل تطبیق نہیں ہے، غرب اور غرب نوازوں کا کہنا ہے اکیسویں صدی میں ساتویں صدی کا نظام کیسے تطبیق ہوسکتا ہے؟ یہ پرانا ہے جبکہ ہمارا نظام تر وتازہ نظام ہے اور آپ کے علماء خود کہتے ہیں تازہ پیش آمد واقعات وحوادث کے لئے نئے قانون کی ضرورت ہے۔ انقلاب اسلامی آنے کے بعد امام خمینی اور ان کے جانشین نے واضح واشگاف الفاظ میں کہا کہ ہماری موجودہ فقہ ہمارے مسائل کا حل نہیں ہے نئی فقہ یا پویا چاہئے۔ فقہ جامد کسی درد کی دوا نہیں ہے چنانچہ آقائی جناتی نے اس بارے میں ایک کتاب بنام ادوار اجتھاد لکھی ہے۔ لیکن ہماری دینی، اقتدار کے لئے بے تاب جماعتوں کا کہنا ہے تمھاری ایسی کی تیسی تم لوگوں کو نظام اسلامی کو پرانا نظام کہنے کی جرأت کہاں سے آئی؟ ہمارے علماء اور مغرب والوں کے درمیان اختلاف اصل نظام میں نہیں بلکہ زبان نظام میں ہے اگر نظام انگریزی زبان میں لکھا ہے تو اسلامی نہیں ہوگا عربی میں لکھیں گے تو اسلامی ہوگا۔ کیونکہ دونوں نظام وحی نہیں دونوں لوگوں کی آراء ونظریات ہیں جو ابوحنیفہ سے شروع ہوا۔ غرض وہ نظام جو وقت وحالات کے تحت ہیر پھیر نہیں کرسکتا وہ پرانا ہوگا، ابن الوقت جو روٹی نرخ روز پر کھاتے ہیں کہتے ہیں مذہب بھی اسی طرح سے ہونا چاہیئے، یہ تو آٹھویں نویں صدی میں بنایا ہے، ان کو مذاہب سیاسی کہتے ہیں۔ ہم برائے نام دین پر ہوں گے نظام آپ کا ہی چلے گا، الغرض جتنے بھی

نظام اس سلسلے میں چلے ہیں یا چلیں گے ان کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں کیونکہ اسلام کا دائمی نظام قرآن ہے جو مسلمانوں نے کب سے چھوڑا ہوا ہے، اب تو ہمارا نظام فقہاء کی آراء ونظریات سے چل رہا ہے۔

اگر مغرب والے بطور آزمودہ ان سے کہیں اگر ہماری بات آپ کو بری لگتی ہے تو آزمائش کریں، عالمی سطح پر چھوڑیں اپنے ملک میں ہی نافذ کر کے دکھائیں۔تو یہ نہیں کر سکیں گے

۔

۲۰۰۔مرتکیہ:۔

ایک فرقہ ہے جو اللہ سبحانہ کی ربوبیت کی نفی کرتا ہے ان کا کہنا ہے کہ اللہ انسان کا رب نہیں ہے بلکہ اللہ خود بدن انسان میں ساکن ہے۔ ابدان انسان مساکن اللہ ہیں اللہ نور ہے ابدان میں منتقل ہوتا ہے۔فرہنگ نامہ ترجمہ معجم فرق

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۲۰۱۔مرجئہ:۔

معجم فرق اسلامی ص ۱۸۴ خوارج اور قدریہ کے درمیان مذہب المرجئه وجود میں آیا، جس نے ان دونوں کے درمیان ایک مذہب ایجاد کیا۔انہوں نے ایمان کو صرف تصدیق با لقلب کہا ہے جبکہ بعض نے کہا تصدیق قلب کی بھی ضرورت نہیں، صرف معرفت اللہ کافی ہے، گویا عمل کو اسلام سے خارج کیا۔تاریخ مسلمین میں خوارج کے بعد خطرناک فرقہ مرجئہ نکلا ہے ۔مرجئہ کو جدید اصطلاح میں لبرل ازم کہتے ہیں۔جس کا اعلان کسی بھی وقت اس ملک کا کوئی بھی حکمران کرنے والے ہیں لیکن اللہ ان کے ارادہ کے درمیان حائل ہوگا۔

آخری دور خلافت عثمان میں ایک گروہ جو عثمان کا حامی تھا وہ آپ کی غلطیوں کی عذر تراشی کرنے لگا۔اس کے مقابلے میں دوسرا گروہ نکلا جو حضرت عثمان کے سرسخت مخالف تھے، جو ان کے خلاف قیام وخروج کو جائز گردانتے تھے۔اس دور میں بعض صحابہ نے توقف کیا اور کسی ایک کی بھی طرف داری کرنے سے گریز کیا۔

گویا اس وقت کی منظر کشی آڈیو ویڈیو اور کیبل میں چلائی جائے تو یہ مناظر ایام عزا سے شباہت نظر آتے ہیں، جن دنوں کو حسین بن علی کا دن گنا جاتا ہے، لیکن فضائے پاکستان سبّ وشتم ولعن خلفاء سے آلودہ ومتعفن نظر آتی ہے۔اس وقت بڑے سے بڑے سمجھ دار وعاقل صحیح فیصلہ کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں۔کسی کو جرأت نہیں ہوتی کہ سبّ وشتم کو روکیں یا اس کی مذمت کریں جو کہ شرف انسانیت کے خلاف ہے۔

اس وقت معاشرے میں انتہا پسندی اور تشدد وسخت گیری کا ماحول پیدا ہو چکا تھا۔جب معاشرے میں طویل عرصہ فتنہ وفساد اور بدامنی وبے ثباتی کا ماحول پیدا ہوتا ہے لوگ حل کنندہ کے انتظار میں رہتے ہیں اور عقل وشعور وادراک اور حق شناسی کا رجحان کھو بیٹھتے ہیں۔چنانچہ اس وقت کی تاریخ میں آیا ہے ایک طویل عرصہ عثمان کے محاصرے سے شروع ہو کر جمل وصفین جنگ امام حسن ومعاویہ اور امام حسین ویزید تک جاری رہنے کی وجہ سے لوگ تھک گئے، لوگ اپنے گھروں میں مقیم ہو چکے تھے، بعض کو جہنم اور بعض کو جنت الفردوس بھیج رہے تھے۔

ایسی حالت میں نہ لوگ سرخ رو ہوں گے اور نہ ہی خوشحالی نصیب ہوگی، یہ ایام اذہان سے نہیں نکلیں گے، یہ حالات مذاکرات سے نہیں بدلیں گے جب تک کہ حق وباطل کا تعین نہیں ہوگا۔بطور مثال پاکستان میں جاری اصطلاح دہشت گردی کی جنگ کی ڈوری سب وشتم خلفاء سے ملتی ہے جب تک اس کو جڑ سے اکھاڑ نہیں پھینکیں گے اور لعن وشتم کرنے والوں کو قرآن اور

اسوہ وسیرت محمدؐ پر چلنے پر مجبور نہیں کریں گے یہ جاری رہے گی کیونکہ معاشرے میں بعض گروہ روزمرہ کے کھانے کیلئے ایسے افکار کے ناشر ہوتے ہیں۔مرجئہ کی فکر کو رواج دینے کے مذموم عزائم کے حاملان نے پہلے اس کے چند معانی اپنے ذہن میں گھڑے اور لوگوں کو اسکی تعلیم دی۔ سب سے پہلے اقدام کے طور پر انہوں نے اقرار بالسان اور اس پر عمل کو ایمان سے خارج کیا اس فکر کی بنیاد رکھنے والا شخص منافق شاگرد نصرانی تھا اس کا ہدف اسلام سے انتقام لینا تھا۔اس نے اس ہدف تک رسائی کے لیے چند مراحل رکھے پہلے مرحلے میں کلمہ ایمان کو اپنے لغوی معنی میں محدود رکھا،قرآن عربی زبان میں نازل ہوا ہے اس میں لغوی معنی والے کلمات بھی ہیں اور اصطلاحی معنی والے کلمات بھی بھی ہیں دین زبان عرب نہیں دین قرآن وسنتِ عملی پیغمبرؐ ہے جب قرآن نازل ہوا تو پیغمبرؐ نے عربی کلمہ با اضافہ مراد الٰہی کے ساتھ دعوت دی ہے۔پیغمبر اسلامؐ کا پہلا اقدام اقرار باللسان تھا پہلے مرحلے میں مسئولین وقائدین جنگ کو یہ ہدایت کی کہ اگر کسی نے اسلام کا اعتراف کیا تو ان کے اسلام کو رد نہ کرنا (نساء:۹۴) بلکہ پیغمبرؐ نے ایسے افراد کے مقتولین کا دیہ اپنی طرف سے دلایا ہے۔

مرجئہ لغت عرب مادہ ارجاء سے تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔

ا۔ایک آرزو اور دوسرا تاخیر تیسرا کبھی خوف کے معنی میں استعمال ہوتا ہے جیسے سورہ یونس آیت ۷ میں آیا ہے۔جب یہ معنی خوف میں استعمال ہوتا ہے تو اس وقت لائے نفی استعمال ہوتا ہے جیسے سورہ نوح آیت ۱۳ اور سورہ حاقہ آیت ۷ میں آیا ہے اور جب اس مادے پر ہمزہ آتا ہے تو اس وقت تاخیر کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ سورہ احزاب آیت ۵۱،سورہ نساء کی آیت ۱۰۴ اور اعراف ۱۱۱ میں آیا ہے،تاخیر کے معنوں میں سورہ اعراف ۱۱۱،اور امید کے معنوں میں سورہ توبہ آیت ۱۰۶ میں آیا ہے۔اصطلاح فرق ومذاہب میں مرجئہ عمل کو ایمان سے تاخیر وساقط

کرنے کے معنوں میں استعمال ہوا ہے یعنی مرجئہ کے عقائد کے مطابق عمل جزءایمان نہیں ہے ایمان صرف تصدیق قلب کو کہتے ہیں یعنی ایمان کا عمل سے کوئی ربط نہیں ہے۔

بیسویں صدی کے مرجئہ:۔

ا۔بعض سادہ لوگ یا بہت مکرے اور ابلیسی چال چلنے والوں کی کوشش ہوتی ہے اس سازش کو معمولی یا نادان لوگوں کی حرکت قرار دیں یا ان کو اپنی نیت میں مخلص دکھائیں تا کہ لوگ اس کی بروقت مزاحمت نہ کریں، کہتے ہیں اب تو یہ ختم ہو گئے ہیں اب اس فرقہ کا کوئی وجود نہیں ہے یہ گذشتہ مسئلہ تھا، اب اس کا ذکر مت کرو۔ جبکہ یہ ایک دھوکہ وفریب ہے کیونکہ یہ مذہب ابھی پہلے سے زیادہ سرگرم ہے بلکہ جدید وسائل وذرائع کے ذریعے پہلے سے زیادہ فعال ہے، اس سے زیادہ خطرناک بات اور کیا ہوسکتی ہے کہ ایک دین جامع وکامل اور نظام صالح کے ستون کو معمولی گردانا جائے اور اس کے ہونے نہ ہونے کو برابر گردانا جائے، اور کہا جائے کہ ایک انسان مسلمان کے لئے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہنا کافی ہے، اللہ آپ کے نماز روزے کا محتاج نہیں ،شریعت بدلتی رہتی ہے، وقت اور حالات کے تناظر میں قانون وضع کرنا پڑتے ہیں، آپ کی سمجھ میں نہیں آتا، یہ سب اسلامی ہیں، ہمارے آئین میں ہے کہ قرآن وسنت کے خلاف قانون نہیں بنائیں گے، اس ملک میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلم بھی بستے ہیں، ہم یہاں کیسے ان پر شریعت اسلام لاگو کریں۔

۲۔آپ کس دنیا میں رہتے ہیں آپ کو پتہ نہیں اس وقت دنیا پر حکمرانی بڑی طاقتوں کی ہے۔آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ انھیں شریعت اسلام سے کتنی چڑ ہے ہم مٹھی بھر مسلمان کیا کر سکتے ہیں ،وہ طاقتور اور ہم کمزور وناتواں ہیں ہمارے سامنے بڑی حکومتیں آنکھیں کھولی ہوئی کھڑی ہیں۔

۳۔اس وقت تطبیق شریعت کی آواز بلند کرنا ایک غیر ذمہ دارانہ بات ہے ان کی کھوپڑی میں عقل ہی نہیں ہے یہ عقل سے عاری لوگ ہیں اگر عاقل ہوتے تو ایسی بات قطعاً نہیں کرتے بلکہ وقت و حالات کا تقاضا درک کرتے۔ یہ مذہب جس دن وجود میں آیا تھا اس دن سے اب تک بہت سے مذاہب سے زیادہ اس کے خریدار نکلے ہیں بلکہ یوں کہیں یہ مذہب دیگر مذاہب کی وثیق ہے۔اس طرح کی باتیں کرنے والے مرجئہ قدیم سے کہیں زیادہ خطرناک ہیں سابق زمانے میں یہ افکار یہود و مجوس وصلیبی کارندے رضا کارانہ پھیلاتے تھے تاریخ میں آیا ہے کہ آپ کے نزدیک مطعون بنی امیہ ان کو تختہ دار پر لٹکاتے تھے۔آج بھی علماء ومجتہدین اور ان کے ترجمانوں کی یہی فکر ہے جیسا کہ ایران کے سپاہ پاسدران کے سربراہ محمد رضائی ریاست کے سربراہ کے امیدوار بنے تو انہوں نے کہا اگر میں جیت گیا تو وزارت خارجہ کیلیے کونڈلیزا رائس جیسی خاتون لاؤں گا۔آج ایران کے صدارتی امیدوار، عالم وفلسفی دینی نے دوسرے امیدوار عالم کو شکست دینے کیلئے کہا کہ اگر میں جیت گیا تو عورت کو سربراہ بننے کی اجازت دوں گا۔مرحوم آغائے عارف نے عصر حاضر کے مرجئہ کے دباؤ میں آکر کہا کہ عورت سربراہ بن سکتی ہے،شیعہ علماء کی کاوشوں سے بے نظیر جیت گئی۔ان سے سوال ہوسکتا ہے کہ عورت اگر سربراہ بن سکتی ہے تو یہ کس قانون کے تحت بن سکتی ہے؟مغرب والوں کے قانون کے مطابق اور مغرب نوازوں کے مطابق بن سکتی ہے لیکن اسلام کے مطابق نہیں بن سکتی۔ جب مسلمان منافقانہ بیان دیتے ہیں تو یہاں دین کیسے نافذ ہوگا علماء اسلام کہاں گئے ہوئے ہیں ہم بلا دکفر میں زندگی گزار رہے ہیں؟ ارباب محراب ومساجد کہاں گئے ہیں اساتید درسگاہ اسلامی کہاں گئے ہیں؟اب ان کی شان میں سورہ نحل کی آیت ۱۰۶ صدق آتی ہے یہ شکل وصورت وحلیہ میں اور شناختی کارڈ والے مسلمان ہیں جو کہ فکری وعملی جنگ میں ہزیمت خوردہ دشمن ہیں خاص کر روشن خیالوں کے نمک حلال وجانب

دار ہیں ان کی کھوپڑی میں عقل اسلامی کی جگہ عقل غربی جاگزین ہوگئی ہے۔

کتاب یسئلونک ج ۲ ص ۴۷۹ پر شرباصی لکھتے ہیں مرجئہ ایک گمراہ کن طائفہ ہے مسلمانوں کواس کے دھوکے میں نہیں آنا چاہیے۔ان کے عقیدے کے مطابق بغیر عمل ایمان مکمل ہوتا ہے۔ایمان لانے کے بعد معصیت ضرر رساں نہیں۔مرتکب گناہ کبیر کو کافر قرار نہیں سکتے اور نہ ہی اسے جنتی قرار دے سکتے ہیں۔اس مذہب کا قائل غیلان دمشقی ہے اس مذہب کا ایک بانی یونس بن عون ہے۔اس کا کہنا ہے اطاعت ایمان سے ربط نہیں رکھتی۔اطاعت چھوڑنے سے ایمان کو نقص نہیں پہنچتا،اخلاص ومحبت جنت میں پہنچائیں گے نہ کہ عمل واطاعت،تیسرا بندہ جب توحید پر مرے تو برے اعمال ضرر نہیں پہنچاتے۔انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اللہ کی شکل و صورت انسان جیسی ہے۔مرجئہ کا ایک اور گروہ غسانیہ ہے جو غسان بن ریان کوفی سے منسوب ہے وہ کہتا تھا اللہ اور اس کے رسولؐ جو لائے ہیں اس پر ایمان لانا ایمان کہلاتا ہے لیکن تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے،دراصل یہ ایک مذہب فاسدہ ہے۔

مرجئہ کے تین گروہ ہیں۔مرجئہ جبریہ،مرجئہ قدریہ،مرجئہ معتزلہ۔ جولوگ مذہب معتزلہ پر ہیں ان میں غیلان ابی شمر محمد بن شبیب بصری ہیں ۔

فرقہ مرجئہ نے ایمان کو صرف تصدیق بقلب تک محدود کیا ہے ان کے نزدیک اگر کوئی شخص زبان سے یہودی یا نصرانی ہونے کا اقرار کرے تب بھی مسلمان رہے گا مرجئہ نے اپنے اس مدعا کیلئے قرآن میں وارد چند آیات متشابہ سے استناد کیا ہے جہاں ایمان صرف تصدیق قلب کی بات ہوئی ہے سورہ یوسف آیت ۱۷ حالانکہ یہاں ایمان معنیٰ لغوی میں استعمال ہوا ہے۔

جبکہ اس بارے میں وارد دیگر آیات میں ایمان مرکب تصدیق بقلب،اقرار بالسان

اوراطاعت باارکان تینوں کیلئے استعمال ہوا ہے۔ جہاں کلمہ ایمان تصدیق بہ قلب کے لئے آیا ہے وہاں ایمان لغوی معنی میں استعمال ہوا ہے، زبان عربی میں یہ اسلام آنے سے پہلے صرف اقرار بالسان کیلئے استعمال ہوتے تھے، جب اسلام آیا تو ایمان اقرار بہ اسلام کیلئے استعمال ہو گیا، جس طرح کلمہ صلوٰۃ صرف دعا کے لئے تھا لیکن اللہ نے قرآن میں کلمہ ارکان مخصوصہ کیلئے استعمال کیا، ایمان لانے والے بعض نے اس میں نفاق اپنایا، اللہ نے ایمان لانے والے کو دو گروہ بنایا مومن بلسان اور مومن باعمل۔ ایمان کو تصدیق قلب کے ساتھ تمام اوامر الٰہی پر عمل پیرا ہونے اور نواہی سے باز رہنے کو کہا ہے جیسا سورہ نساء آیت ۶۵ میں آیا ہے اگر ایمان تنہا صرف تصدیق کرتا تھا تو بہت سے یہودی دل سے ہمارے نبیؐ کی معرفت رکھتے تھے وہ بھی مومن ہوتے، مشرکین بھی دل سے اللہ کی توحید وخالقیت کو مانتے تھے جیسا کہ سورہ زخرف آیت ۸۷ میں آیا ہے، مرجئہ یہ بھی کہتے ہیں ایمان زیادہ اور کم نہیں ہوتا جبکہ قرآن کی ان آیات میں اس کے زیادہ ہونے کی بات آئی ہے جیسا کہ سورہ آل عمران آیت ۱۷۳ میں آیا ''فزادتھم ایمانا''۔

امت اسلامی کو اسلام سے دور اور کفر سے نزدیک کرنے والے مرجئہ، جبریہ ومعتزلہ ہیں۔ یہ تینوں بلکہ تمام مذاہب وفرق اس طرح سے بنائے گئے ہیں کہ ایک دوسرے کے بالمقابل ضد ونقیض میں رہیں، فرقہ بنانے والے نے فرقوں کو اس طرح سے بنایا ہے کہ کسی نہ کسی جہت سے آپس میں مل جائیں تا کہ ایک حوالے سے ہم ہدف وہم مقصد وہم منزل رہیں، تمام فرق ومذاہب انہی کی طرف برگشت کرتے ہیں۔ مرجئہ نے فاسق وفاجر وملحد کو آزاد چھوڑنے کی دعوت دی اور ان کو چھیڑ چھاڑ کرنے سے منع کیا، وہ کہتے ہیں ان کو آخرت کیلئے چھوڑو، برا بھلا مت کہو جبکہ معتزلہ نے انسان کو شریعت وحی چھوڑ کر شریعت خواہشاتی وفرعونی اپنانے کی دعوت

دی ہے۔نوح ۱۳۔اعراف ۱۱۱شعراء ۳۶۔توبہ ۱۱۴۔

بانیان مرجئہ:۔

کتاب فرق معاصر تالیف غالب بن علی عواجی ج ۲ص ۹۳۵ میں آیا ہے کہ بعض نے اس فکر کا بانی ذر بن عبداللہ الھمدانی کو کہا ہے۔بعض نے قیس بن عمرو ماضری ،بعض نے حماد بن ابی سلیمان استاد ابو حنیفہ اور بعض نے خود ابو حنیفہ کو اس فکر کا داعی وحامی کہا ہے بہر حال یہ چاروں کوفہ میں ہی تھے ان سب نے مل کر اس فکر کو پروان چڑھایا ہے۔شہرستانی نے اس فکر کے اٹھانے والوں میں بہت سوں کا ذکر کیا ہے بعض نے اس سلسلے میں سعید بن جبیر،طلق بن حبیب،عمر بن مرہ،محارب بن زیاد،مقاتل بن سلیمان وذر عمرو بن ذر،حماد بن ابی سلیمان،ابو حنیفہ،ابو یوسف،محمد بن حسن،قدیر بن جعفر کا ذکر کیا ہے۔صاحب معاصر نے ص ۹۳۸ پر مرجئہ کے بڑوں میں جھم بن صفوان کے ساتھ ساتھ ابوالحسین صالحی ، یونس سمری ،ابوثوبان ،حسین بن محمد نجار،غیلان،محمد بن شعیب ابو معاذ تومنی ،بشر المریسی،محمد بن کرام اور مقاتل بن سلیمان مشبھہ اللہ الجواربی کا ذکر کیا ہے۔

مذہب مرجئہ بننے کا فلسفہ قطعاً پیچیدہ نہیں ہے جب بھی کوئی گروہ فتنہ وفساد اور تلاطم آرائی اختیار کرنے لگے تو ابلیسانہ تجاویز سامنے آتی ہیں۔ان حالات کو جتنا وقت ملے گا اختلاف کی شدت بڑھے گی جہاں عوام الناس کمزور ہوں وہاں یہ لوگ ایسی فکر کی حمایت کرتے ہیں۔سوال صرف ان لوگوں سے ہے جو خود کو عالم ودانشور ودانشمند اور حکیم وبقراط تصور کرتے ہیں کہ وہ کیوں سوچ وفکر کھو بیٹھتے ہیں وہ اس رائے عامہ پر خاموشی وسکوت یا اس کی حمایت کو ہی مصلحت گردانتے ہیں؟

فکر مرجئہ صرف اس فرقے تک محدود نہیں رہی بلکہ یہ فکر دیگر فرقوں میں بھی سرایت کر

گئی ہے چنانچہ تمام فرقے ایسے ہی ہیں فرقوں کے عقائد ونظریات کی کھچڑی خود فرقوں میں بٹ گئی ہے، ان کو اپنی جگہ مخلص، نیک نیتِ تلاش حق کرنے والے اور حقیقت و واقعیت تک رسائی کرنے والے گردانا بے وقوفی ہوگی بلکہ یہ دونوں آج کل کے محاورے کے تحت نورہ کشتی کرتے ہوئے اسلام سے روح کو نکالنا چاہتے ہیں، یعنی ان کے نزدیک دل میں ایمان رکھ کر تمام کفریات ومحرمات کا ارتکاب کرنا بے حرج ہے چنانچہ آج کل کے صوفی اور فاسق مسلمانوں کی یہی سوچ ہوتی ہے۔

تمام فرقوں نے بلا استثناء ایک ہی ہدف، ایک ہی مقصد، ایک ہی مشن کو لے کر سرزمین اسلام میں شبخون مارا ہے ان کو ہدایت بھی یہی دی جاتی ہے کہ جہاں بھی ممکن ہو اسلام کو نشانہ بنا سکتے ہیں بنائیں لہٰذا ہر ایک نے زمان ومکان وحالات کے تناظر میں اسلام کو نشانہ بنایا ہے۔

۱۔ خوارج نے گناہ کبیرہ کو نا قابل بخشش خالد فی النار قرار دیا ہے۔ مرجئہ نے کہا ایمان کے بعد عمل کی کوئی حیثیت نہیں یعنی آخرت نامی کوئی چیز نہیں ان کے نزدیک سزا ومکافات والی کوئی چیز نہیں ہے۔

۲۔ مرجئہ کو آخرت میں سزاء وجزاء اور جنت وجہنم پر ایمان نہ رکھنے والوں سے پذیرائی ملی انہیں پسند آیا کہ کفر بحال ہوگیا۔

جنہوں نے ایمان کو صرف تصدیق قلب اور اقرار بہ زبان تک محدود کیا ہے انھوں نے عمل کے کردار کو ایمان سے خارج کیا ہے۔ بعض نے ایمان کو صرف زبان سے اعلان کہا ہے گویا ان کے نزدیک منافقین کامل ایمان رکھتے تھے۔ بعض نے کہا ایمان صرف تصدیق قلب ہے ان کے نزدیک ابو طالب کامل الایمان ہے۔ بعض کا کہنا ہے ایمان صرف معرفت ہے اور کچھ نہیں یہ فکر جھم بن صفوان اور اس کے ہمنواؤں کی ہے اس فکر کے تحت ابلیس اور فرعون دونوں

کامل ایمان رکھتے ہیں کیونکہ دونوں اللہ کی معرفت رکھتے ہیں اور کافر وہ ہے جو اللہ کو نہیں جانتا ہے۔اسماعیلی دنیا بھر میں گونجنے والے اسلام کو اٹھا کر بلاد کفر میں تبلیغ اسلام کے نام سے داخل ہوئے اور ہر ایک شخص کو اس کے مزاج کے مطابق اسلام پیش کیا،اس وجہ سے یہاں والوں نے اسے جلدی قبول کیا لیکن وہ کفر کی بڑی طاقت کے سامنے جھک گئے۔

خوارج نے ایک طرف سے مرتکب گناہ کبیرہ کو خالد فی النار گردانا ہے حالانکہ مرتکب گناہ کبیرہ کو خالد جہنم گردانے سے آیات عفو ومغفرت اور اللہ کے غفور ورحیم ہونے جیسی صفات کی نفی ہوتی ہے اور دوسری طرف سے اس کے مقابلے میں عمل کے کردار کی نفی کی گئی ہے۔خوارج اور مرجئہ دونوں نے مل کر کفر والحاد کو دوبارہ بحال کیا ہے کیونکہ اسی طرح مرجئہ نے اقرار باللسان اور نیت وارادۂ قلبی کو کافی گردان کر منافقین کو کامل الایمان قرار دیا ہے۔اس طرح نفاذ اسلام مہمل ہو کر رہ گیا،اس کو دیگر علمائے فرق نے سراہا بلکہ تائید کی ہے اس طرح کے لوگوں میں صداقت واخلاص نہیں پایا جاتا ہے۔

۱۔ایمان بسیط ہے یا مرکب از اجزاء وعناصر یعنی ایمان تصدیق قلب ہے یا اقرار زبان یا عمل بہ ارکان ہے یا اقرار باللسان،ایمان بقلب اور عمل بہ ارکان مل کر ایمان ہے؟اس بارے میں اکثر مرجئہ کا کہنا ہے ایمان صرف تصدیق قلب ہے اقرار لسان اور عمل با ارکان،ایمان کا حصہ نہیں ہے یہ نظریہ جہم بن صفوان کا ہے۔جہم بن صفوان کے بعد قرامطہ نے بھی یہی کہا ہے ان کے نزدیک ایمان کے بعد متناقص ومتضاد قول وعمل ایمان کے لئے نقصان دہ نہیں ہیں اور اقرار باللسان کے بعد تمام کفریات وشرکیات والحادیات اپنا سکتے ہیں۔

۲۔ایمان تصدیق قلب ،اقرار باللسان اور عمل بہ ارکان ہے،تصدیق قلب اور اقرار باللسان ایک دوسرے سے انشقاق ناپذیر ہیں لہٰذا جب کوئی انسان دل میں ایمان لے آئے اور

زبان سے مسترد کرے، اسے مومن نہیں کہیں گے یہ مذہب ابوحنفیہ ہے۔

۳۔تیسرے گروہ نے کہا ہے ایمان تصدیق قلب، اقرار بالسان اور عمل باارکان ایمان قابل زیاں ونقصان ہے۔

بعض نے ظہور مرجئہ کے پس منظر میں لکھا ہے کہ مرجئہ وخوارج شیعہ کے مقابل میں یا ان کے افکار ونظریات کی رد میں آئے ہیں چونکہ خوارج عثمان اور علی دونوں کو کافر گردانتے تھے نیز ہر مرتکب گناہ کبیرہ کو کافر گردانتے تھے جبکہ شیعہ نے تینوں خلفاء کرام سمیت ام المومنین عائشہ کو غلیظ لعن کا نشانہ بنایا اس طرح اسلام کی اساس کو نشانہ بنایا گیا جس کیوجہ سے مجرمین بچ گئے ہیں۔

امام حسن کے خلافت سے تنازل اور خلافت معاویہ کے استقرار ہونے کے بعد اوران کے رقباء اور حرفاء ناپید ہونے کے بعد مخالفین بھی معاویہ کے ساتھ تعاون پر آمادہ ہوئے انہوں نے معاویہ کے ساتھ سابقہ مخالفت ومخاصمت پر پردہ ڈالتے ہوئے کہا کہ ان کی غلطیاں اور کوتاہیاں دہرانا درست نہیں، اس کو آخرت کے لئے چھوڑو، اب گھل مل کے بیٹھو، سابقہ فتنہ وفساد کی روش دوبارہ نہ دہراؤ، ان یادوں کو بھول جاؤ لیکن اسلام ومسلمین کے مخالفین جنہوں نے فتنہ و فساد قائم کرنے کیلئے حضرت عثمان کے گھر کا گھیراؤ کیا، علی کو گھٹنے کے بل بٹھایا اور امام حسن کو خلافت سے برطرف کیا تھا وہ چپ کیسے بیٹھ سکتے تھے خاموش کہاں رہ سکتے تھے، جبکہ نظریہ خوارج صاحب گناہ کبیرہ جہنمی ہے مرجئہ کا گناہ جتنا بھی نقصان دہ نہیں ایمان نجات کے لیے کافی ہے قیل وقال کی صورت میں چلتے رہے یہاں یہ عنوان تازہ دم ہوتے ہوئے سادہ وسیدھے گزشت زمان کے ساتھ مملکت اسلامی میں موجود یہود ومجوس اور صلیبیوں نے وقت وحالات سے بھرپور فائدہ لے لیتے ہوئے ان کو علمیات وفلسفیات اور نصاب دینی میں الجھائے رکھا۔اگر ہم اس

منظر نامے کو اپنے معاصر حالات میں دیکھنا چاہیں تو جوں کی توں نہیں اعلی نمونہ میں مظاہرہ کر سکتے ہیں، امام حسین کے نام سے اربعین حضرت زہراء کے نام سے قیل وقالات کے مطابق سہ روزہ فرزند زہراء محسن کے نام سے مجلس وجلوس مافوق قانون مافوق عدالت گمنام صوفیوں کے نام عرس کا نمونہ ہے یہ مظاہر اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے امت مسلمہ اس وقت کفر والحاد کے ساتھ خمیرہ جیسا ہے، جس شکل وصورت میں بنے وہ امت میں خلل ہی تھا۔

صاحب فرق معاصر نے ج ۲ ص ۹۳۰ پر جس چیز کو اساس وبنیاد بنایا وہ مذہب مرجئہ ہے اس نے پہلے یہ سوال اٹھایا ہے۔

مرجئہ کا ایک فرقہ ایمان وکفر اور اسی طرح جنت ونار کے بارے میں یا عثمان علی خلفاء، طلحہ وزبیر اور حضرت عائشہ سب کے بارے میں متضاد ومتناقص فکر کا حامل ہے، ان کا ایک گروہ ان کی تقدیس کرتا ہے تو دوسرے ان کو جہنمی گردانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے اس مسئلہ کو مت چھیڑو، اس کو آخرت کیلئے چھوڑو اس فکر کے داعی ومبتکر حسن بن محمد بن حنفیہ اور ان کے بعد ان کے حامی علماء ہیں۔

لیکن بقول شیعہ سبّ خلفاء ان کے مذہب کی اساس ہے وہ کیسے اس اساس کو چھوڑیں گے اب تو اکثریت والے کہتے ہیں کہ ان کے اس عمل کی سند ہماری کتابوں سے ملتے ہے دوسرے سیکولر جن کو ووٹ درکار ہوتے ہیں وہ ان کے حامی ہیں مسئلہ اس طرح حل ہوگا کہ ان کے بزرگان کو ذرائع ابلاغ میں بلائیں اور ان سے کہیں کہ آپ قرآن اور نبی کریمؐ کی سنت عملی سے اس عمل کو ثابت کریں اور بتائیں اکہ پیغمبرؐ نے قریش کے عمائدین کو کہاں کہاں نام لے کر سبّ کیا تھا۔

اساس مرجئہ:۔

۱۔مذہب مرجئہ جن بنیادوں پر استوار و قائم ہے وہ یہ کہ ایمان کو ہر حوالہ سے مشکوک و متنازع فیہ بنانا ہے کوئی کہے ایمان اقرار بلسان ہے دوسرا کہے تصدیق بقلب ہے تیسرا کہے تصدیق بقلب بمعہ اقرار بلسان ہے اور اس کا فعل وعمل سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔

۲۔صادر کفریات ایمان کے لئے نقصان دہ نہیں ہیں۔

۳۔ان کی ایک شاخ کرامیہ کا کہنا ہے ایمان درحقیقت اقرار بالسان ہے اقرار بالسان کے بعد دل میں مخفی کفریات نقصان دہ نہیں ہوتے ہیں۔

یہ کہنا درست نہیں کہ مذہب مرجئہ ختم ہو چکا ہے اور اب اس کا کوئی وجود نہیں۔ یہ بات دھوکہ وفریب دہی پر مبنی ہے مذہب مخلوق شیطان ہے وہ اداکار وفلم کار کی مانند وقت اور حالات کے تحت نئے لباس میں رونما ہوتا ہے تمام مذاہب ایسے ہی ہیں۔مرجئہ نے کل دین کو قلب میں حبس کر کے باہر ہر قسم کے کفریات بیہودہ کو بے ضرر قرار دیا ہے۔زمانہ گزرنے کے بعد اہل فسق و فجور اور اہل تصوف نے اس کو مذہب انسانیت کا نام دیا ہے۔

اسلام وایمان:۔

قرآن کریم میں اسلام وایمان دونوں کے لئے تسلیم لسانی اور عمل اعضاء وجوارح آیا ہے چندین آیات میں دین میں داخل ہونے اور جینے اور مرنے کے لئے یہ دو کلمات اسلام اور ایمان آئے ہیں اسلام ان آیات میں ہے مائدہ ۳۰عمران ۱۹عمران ۸۵انعام ۸۵زمر ۲۲صف ۷ حضرات ۱۷توبہ ۷۴جبکہ کلمہ ایمان ان آیات میں آیا ہے مائدہ ۱۰۸روم ۵۶حجرات ۷مجادلہ ۲۲ حشر ۹شوریٰ ۵۲حجرات ۱۲البقرہ ۱۰۸عمران ۱۶۷عمران ۱۹۳مائدہ ۵توبہ ۲۳نحل ۱۰۶غافر ۱۰حجرات ۱۱۔۱۷اور ۲۱توبہ ۱۲۴احزاب ۲۲مدثر ۳۱۔

اس کی پہلی دلیل فطرت انسان ہے فطرت نے ہی انسان کو ایمان باللہ کی طرف دعوت

دی ہے دل نے اسے تسلیم کیا ہے دل سے باہر نکلنے کا راستہ اقرار بالسان اور عمل اعضاء وجوارح ہے انسان شناسوں کے پاس یہ بات معروف ومشہور ہے کہ کوئی انسان ہر فکر وسوچ سے عاری ہو سکتا ہے لیکن فکر دین سے عاری نہیں ہوسکتا ہے۔ یہاں سے شیطان نے ایمان باللہ کو دل سے باہر اس کی جاگزینی کے لئے سوچا چونکہ اللہ کی جگہ کوئی اور الہ نہیں ہوسکتا ہے کوئی اور بدیل نہیں بن سکتا تو انھوں نے اللہ کی جگہ انسانیت رکھی ہے کہتے ہیں اے میرے بھائیو! ہم سب انسان ہیں تمہارا جھکاؤ انسان کی طرف ہونا چاہیے، تمہارا دل وشعور ودرد تمام انسانوں کے لئے ہونا چاہیے۔

دین کو ایک طرف چھوڑو، یہ تو ایک شخصی معاملہ ہے یہ تو عبد اور معبود کے درمیان رشتہ ہے اس کو وہاں سے نہ نکالو کیونکہ یہ تمھارے اور دیگران کے ساتھ سلوک میں خلل بنتا ہے دین آپ اور دیگران کے درمیان تفرقہ ڈالتا ہے ہم سب انسانیت میں بھائی ہیں کسی جنس ورنگ اور خون ووطن میں فرق رکھے بغیر کل انسانیت کی خدمت کرو۔ ہم سب کو مل کے انسانیت کی خدمت کرنی ہے اور تمام رکاوٹوں کو جو بشر میں اختلاف اور تفرقے کا باعث بنتی ہیں ان سے ہمیں نکلنا چاہیے۔

یہ سب آپ سے یہ چاہتے ہیں کہ آپ کا دل بڑا ہو، آپ کا افق نظر وسیع ہو، شعور سخی ہو، آپ انسانیت کی آنکھ سے دیکھیں اور فکر عالی سے سوچیں۔ یہودی تنظیموں نے یہودی عالمی حکومت کے قیام کے کاوش گروں نے اپنی طرف دعوت دینے کے لئے کہا اپنے عقیدے کو اس طرح چھوڑیں جس طرح دروازے پر چپل اتاری جاتی ہے۔

اپنے عقیدے کو بھی اتارو، اسے چھوڑ دو، ہماری جماعت میں بغیر عقیدہ داخل ہو جاؤ یعنی ہمارے گدھے بنو، جس طرح گدھے کی کوئی سوچ نہیں ہوتی اسی طرح آپ کی بھی اپنی

سوچ وفکر نہیں ہونی چاہیے۔ وہ مسلمان معاشرے میں اس وقت تک واضح طور پر دعوت نہیں دے سکتے ہیں جب تک کہ لوگ دین داری سے آزاد نہ ہو جائیں اور جب لوگ دینداری سے آزاد ہو جاتے ہیں تو انہیں الحاد کی طرف دعوت دیتے ہیں انھوں نے پہلے مرحلے میں ایمان کو دل تک حبس کیا باہر مومن و کافر کو مساوی قرار دیا اور وجودِ جنت ونار سے بھی انکار کیا ہے، اگلے مرحلے میں اللہ کی جگہ انسان پرستی کو رکھا، چھوتھے مرحلے میں یکسر وجودِ باری تعالیٰ کا انکار کیا اور یہ مرجئہ کا آغاز وانجام ہے۔

بعض نے کہا ہے یہ فکر عقائد نصرانیت سے ماخوذ ہے جیسا کہ رسائل یعقوب میں آیا ہے۔ان پڑھ جاہلوں کو دعوت دینے کے لئے معرفت کافی ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے اسلام کی ابتداء اقرار بلسان ہے آخر میں عمل ہے، عمل ارکان کے تسلیم قلبی کے لئے شرط ہے جبکہ ایک شخص کے نصرانی بننے کیلئے بس ہاں کہنا کافی ہے۔یعقوب نے بولیس سے کہا ایمان بغیر عمل کے باطل و مردہ ہے، ابراہیم نے آزر سے برأت طلب نہیں کی۔بولیس نے لوگوں کو صرف دل کی تصدیق یا معرفت کروائی ہے۔

مرجئہ دو حوالے سے مستحق لعن ہیں۔ان میں سے ایک گروہ ارجاء ایمان کا قائل ہے اور اعمال میں جبر کا قائل ہے ایمان صرف نسبت سے تعلق رکھتا ہے اور اعمال اللہ خود کراتا ہے۔ یہ لوگ مذہب جھم بن صفوان پر ہیں ان کو جہمیہ کہتے ہیں۔

۳۔تیسرا گروہ جبریہ اور قدریہ دونوں سے الگ ہے۔ یہ لوگ اپنی جگہ پانچ گروہ ہوں میں منقسم ہیں یونسیہ، غسانیہ، توبانیہ، تومینیہ، منہیہ۔انہیں مرجئہ اس لئے کہتے ہیں کہ انھوں نے عمل کو ایمان سے الگ کیا ہے۔

معتزلہ علم و دانش میں نبوغت اور قدرت بیانی میں شہرت رکھتے ہیں۔ارباب اقتدار،

خلفاء اور وزراء میں نفوذ اور سرایت میں ان کا کوئی مثل نہیں ہے فرقوں میں تقابل میں وہ تنہا مشہور ہے اس کے باوجود گروہ بندی وطبقات بندی اور دین و دیانت میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں یہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ان کی ایجاد کردہ تحقیقات خالص علمی نہیں تھیں بلکہ وہ اغراض سوء اور مادہ پرستی کے علاوہ بد نیتی پر ہی قائم تھے۔

الملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانى

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

كتاب المقالات والفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى

تاريخ المذاهب الاسلاميه الامام محمد ابو زهرة

موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

۲۰۲۔مردار یہ:۔

ایک فرقہ معتزلہ ہے جو عیسیٰ بن صبیح مکنی ابوموسیٰ عرف مرداری کے پیروکاران ہیں۔اس نے ۲۲۴ھ میں وفات پائی ہے،اس کو راہب معتزلہ کہتے تھے یہ استاذ جعفر بن حرب وجعفر بن مبشر تھے وہ خود شاگرد بشر بن معتمر تھے اس کا کہنا ہے ''جو کہتا ہے قرآن قدیم ہے وہ کافر ہے'' وہ یہ بھی کہتے تھے کہ انسان فصاحت و بلاغت وظم میں اس جیسا قرآن پیش کر سکتے ہیں۔

ا۔عام لوگ اس قرآن جیسا قرآن لا سکتے ہیں جو فصاحت و بلاغت وظم میں یکساں ہو

۔

۲۔کافر وہ ہے جو کہتا ہے اللہ آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے بندے کے افعال کا خالق اللہ ہے (قاموس ادیان ص ۱۸۶)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

۲۰۳۔مریدیہ:۔

یہ صوفیوں کاایک فرقہ ہےانیسویں صدی میں افریقہ میں اس کی بنیا درکھی گئی ہے۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۰۴۔مریسیہ:۔

یہ مرجئہ کی ایک شاخ ہے جواتباع بشر بن غیاث مرسی متوفی ۲۱۹ھ کے پیروکار ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

۲۰۵۔المتدرکہ:۔

مذاہب کتاب قاموس قرآن میں آیا ہے متدرکہ نجاریہ کاایک فرقہ ہےانہیں متدرکیہ اس لیے کہتے ہیں ان کاعقیدہ ہےانہوں نے اپنے اجدادگزشتگان کے مجہولات کودرک کیاجووہ نہیں جانتے تھےاب وہ جانتے ہیں۔وہ قرآن کوغیرمخلوق کہتے تھےاور ہم قرآن کومخلوق کہتے ہیں۔ان میں سےایک نے کہا پیغمبرؐ نے فرمایا ہےقرآن مخلوق ہے،ایک نے کہا جو ہمارے مذہب کونہیں مانتے ہیں وہ کافر ہیں،ایک نے کہا آپ نے صراحتاً نہیں فرمایا۔بعض متدرک نے کہا ہمارے مخالفین کے اقوال جھوٹ ہیں حتیٰ وہ شخص جوسورج کے اوپر بیٹھ کر کہے کہ یہ شمس

ہے پھر بھی جھوٹ ہے۔(معجم فرق اسلام ص ۲۲۴)۔

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۲۰۶۔مسلمیہ:۔

ابی مسلم خراسانی کی اتباع کرنے والوں کو کہتے ہیں۔ابو مسلم فاسد العقیدہ،عدو اسلام و مسلمین، قائد لشکر فاتح فارس وعراق وشام، عباسیہ ہے، ابو مسلم کے پیروکار اس کی رجعت کے منتظر ہیں۔

ابو مسلم خراسانی مقتول ۱۶۸ھ یہ حلول کا قائل تھا اس کے نام سے بنا یہ بھی فرق شیعہ میں سے تھا۔ان کا کہنا ہے امامت ابی ہاشم سے محمد بن علی کے بعد عبداللہ سفاح میں منتقل ہوئی ان کے بعد ابو مسلم میں منتقل ہوئی۔(معجم فرق اسلامی ص ۲۴۴)

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

كتاب المقالات والفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى

۲۰۷۔مشبہ:۔

اس عقیدہ والوں کو کہتے ہیں جو اللہ کے لئے اپنے جیسے آنکھ، کان، چہرہ، ہاتھ، پاؤں رکھنے کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ مشبہ اللہ کو بندے سے تشبیہ دیتے ہیں، کبھی بندے کو اللہ سے تشبیہ دیتے ہیں، یہاں تک کہ انہوں نے اس کے لئے احادیث بھی وضع کی ہیں جو بہت زیادہ ہیں۔ کتب فرق میں بہت سے فرقوں کو مشبہ کہا گیا ہے اس سلسلے میں صاحب قاموس ادیان نے

سبائیہ،مغیریہ،منصوریہ، خطابیہ، جولقیہ، یونسیہ، شیطانیہ اورحیوانیہ کا نام لیا ہے۔قاموس ادیان (فرق بین الفرق ص ۱۸۷)۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

فرق بین الفرق

۲۰۸۔معتزلہ:۔

اس مذہب کی بنیاد عراق کے شہر بصرہ اورموطن وپناہ گاہ منافقین ومفسدین کے تربیت یافتہ وپروردہ واصل بن عطاءاوران کے شرکاء جودین ودیانت سے عاری وخالی تھے نے رکھی ہے۔

ا۔واصل بن عطاءاوران کی ہم فکر جماعت کاعلم بقرآن اورسنت وسیرت حضرت محمدؐ کے بارے میں آگاہی کاذکرکہیں نہیں ملتا ہے بلکہ قرائن وشواہداس کے برعکس ملتے ہیں۔

۲۔واصل اوران کی جماعت کاحسن بصری سےالگ ہونا بطورصدفہ ہے یا پہلے سے منصوبہ بندی کرکے مقررتاریخ پرہوا ہے۔کتب فرق میں یہ وضاحت نہیں آئی ہے لیکن یہاں سےاندازہ لگایاجاسکتا ہے کہ واصل اوراس کے حلقہ احباب پہلے اس فکرکوپروان چڑھارہے تھے اورموقع محل کےانتظارمیں تھے جونہی ان کوموقعہ ملاانہوں نےعلیحدگی کااعلان کیا۔

(فرق معاصرج ۲ص ۱۰۱۷) معتزلہ دوسری صدی ہجری کے درمیان میں وجودمیں آئے۔واصل بن عطاءدرحقیقت اس وقت کے افکارمنتشرہ والحادی سے متاثر تھا خاص کرجہمیہ

سے متاثر تھا جسے عقائد باطلہ کے پرچار اور جرم وفساد کے تحت قتل کیا گیا تھا۔ اس فرقے میں زیادہ تر شیعان عراق وشام وفارس شامل تھے، چنانچہ اس وقت کے بہت سے اکابرین وعمائدین شیعی اس میں شامل تھے، یہاں تک کہ چوتھی صدی کے آغاز تک شیعہ علماء میں سے اکثر مذہب معتزلہ پر تھے چنانچہ شریف مرتضٰی رضی کو معتزلہ کہا جاتا ہے۔ ابھی بھی بہت سے پائے کے علماء کی تالیفات سے بوئے علم پرستی آتی ہے علماء کی تالیفات علم پرستی کے علاوہ اپنی فن خطابت کے ذریعے اپنے مذہب اعرج سے دفاع کرتے ہیں چاہے حقائق کے پہاڑ سے کیوں نہ ٹکرائیں۔ آغائے سبحانی جو عصر معاصر، صاحب تالیف کثیرہ ہے، وہ بھی معتزلہ کے مداح وثنا خواں ہیں۔ معتزلہ اصل میں وہی قدریہ ہیں اس کی بدنامی کی وجہ سے معتزلہ تعارف کیا ہے، معتزلہ افعال عباد کو اپنی طرف نسبت دیتے تھے یعنی آزادی مطلق کے قائل تھے۔ فکر اعتزال پھیلانے والے یا مغز متفکر معتزلہ یہ ہیں یہ (ص ۱۰۲۵)۔

۱۔ بشر بن سری
۲۔ بن زید مدنی
۳۔ ثور بن یزید الحمصی
۴۔ حسان بن عطیہ المحاربی
۵۔ حسن بن ذکوان
۶۔ داود بن حصین
۷۔ زکریہ بن اسحاق
۸۔ سالم بن عجلان
۹۔ سلام بن عجلان
۱۱۔ سیف بن سلیمان ملکی
۱۲۔ شبل بن عاد
۱۳۔ شریک بن ابی نمیر
۱۴۔ صالح بن کیسان
۱۵۔ عبداللہ بن عمرو
۱۶۔ عبداللہ بن ابی لبید
۱۷۔ عبداللہ بن بای نجیح
۱۸۔ عبدالاعلی بن عبدالاعلی
۱۹۔ عبدالرحمٰن بن اسحاق مدنی
۲۱۔ عطاء بن ابی میمونہ ۲۔ ثور
۲۲۔ العلاء بن حارث
۲۳۔ عمرو بن ابی زائدہ
۲۴۔ عمران بن مسلم القیصر
۲۵۔ عمیر بن ھانی
۲۶۔ عوف الاعرابی
۲۷۔ کعمس بن منھال
۲۸۔ محمد بن سواء بصری
۲۹۔ ہارون بن موسیٰ بن

الاعورمخوصی ۱۰۔سلام بن مسکین ۲۰۔عبدالوارث بن سعیدثوری

۳۰۔ہشام دستوائی ۳۱۔وھب بن منبہ ۳۲۔یحیٰ بن حمزہ حضرمی

۱۔یہ لوگ اسلام کے لئے برے عزائم ومنویات کے حامل تھے وہ کسی موقع محل اور حیلہ وبہانے کے انتظار میں تھے۔ان کے مرام ومقاصد ان کے پیش رو خوارج وشیعہ ومرجئہ سے مختلف نہیں تھے،واصل بن عطاء جونہی حسن بصری سے الگ ہوااصول ایمانیات سے الگ ہوکر اپنے اصول وضع کئے۔

۲۔چالیس سال تک قیادت ورہبریٔ معتزلہ کرنے والے ابوالحسن اشعری بھی معتزلہ سے الگ ہوئے اور فلسفہ معتزلہ کو''کلام''کے نام سے رواج دیکر نئے فرقہ کا اعلان کیا۔

۳۔معتزلہ اپنے وقت کے نوابغ تھے دنیا میں قرون اولی سے لیکر قرون تمدن تک تفرقات کے خاتمہ کے لئے علماء کی طرف رجوع کرتے ہیں،علماء فریقین کو دلائل دینے اپنی مدعا کو ثابت کی دعوت دیتے ہیں،اختلاف ہونے کی صورت میں عقل کی طرف برگشت کرتے ہیں۔عقل محور ومرکز اتفاق ہے یہ لوگ اپنے وقت کے نوابغ عقلاء تھے انہوں نے خود تفرقہ در تفرقہ اور تتر بتر ہونے پر شرمندگی سے بچنے کے لئے طبقات بنائے تھے۔

صاحب اعتقادات فرق مسلمین نے معتزلہ کے ۷ افرقوں کا ذکر کیا ہے۔

شاید ان چند سالوں میں جتنے اعتقادات انہوں نے ایجاد کئے،اس کے بعد سے کوئی بنیادی تغیر نہیں آیا ہر ایک نے اپنی طرف سے بعض کفریات کا اضافہ کیا ہے اس حوالے سے معتزلہ ایک فرقہ نہیں فرقوں کا خالق ہے انہوں نے افکار باطلہ وفاسدہ ومشرکانہ بنانے اور نشر کرنے کی ایک کمپنی کھولی ہے۔علم نحو،علم اصول وفقہ خود ان کے ابتکارات میں سے ہیں۔وہ گذشتہ فرقوں کے درمیان تضادات کو اگر مگر اور تردد سے بھڑکاتے تھے۔

اصول معتزلہ:۔

معتزلہ نے جن اصولولوں کووضع کیا ہے وہ کسی غیر متزلزل اصول پر قائم نہیں کئے ہیں یا انہیں کسی کسوٹی سے نہیں گزارہ ہے بلکہ یہ فلسفہ فرقہ سازی پر بنائے ہیں۔ان سے سوال ہے کیا فرق سازی اصول استبداد پر قائم ہے اسلام کے اصول کوالٹ پلٹ کرنے پر جوبھی اعتراض کرے ان سے کہیں ''تم نہیں سمجھتے ہوتم نے فلسفہ نہیں پڑھا ہے''۔قرآن کریم میں جس پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے ان میں سوائے توحید کے باقی چار فروعات ہیں۔اس میں عدل ہے،عدل اعمال بندگان میں گردانا گیا ہے اوراس پر عمل کرنے کیلئے شدت وتکرار سے اصرار کیا گیا ہے۔ اعمال بندگان فعل بندہ ہیں اس کو متنازعہ بنانے کے لیے شامل کیا گیا ہے،موضوع کومناظرہ و مجادلہ بنانے کے عزائم ومنویات خیر نہیں ہوتے۔

۱۔جبر و تفویض بین المنزلتین

۲۔امر بالمعروف نہی ازمنکر ۳۔وعدہ وعید

۴۔عدالت کواصول دین میں شامل کیااس لحاظ سے ان کوعدلیہ کہا گیا۔

۵۔گناہ کبیرہ کے مرتکبین سے الگ رہنا چاہیے،انہیں چھوڑنا چاہئے اس حوالے سے انھیں معتزلہ کہتے ہیں۔

۶۔معتزلہ وہی قدریہ ہیں جوبندوں کے افعال کواللہ کی طرف نسبت دیتے ہیں جبکہ اگر ہم بندوں کے افعال کواللہ کی طرف نسبت دیں گےتو گویا ہم نے اللہ کی طرف شرک کونسبت دی ہےلہٰذا بندہ اپنے ارادے میں آزادوخودمختار ہے۔

۷۔جبر باطل ہے آزادوخودمختار ہونا بھی باطل ہے بلکہ درمیانی منزل ہے یعنی صاحب گناہ کبیرہ مومن مطلق ہے نہ کافر مطلق بلکہ وہ درمیان کی منزل پر ہے۔

۸۔معرکہء جمل وصفین میں فریقین دونوں غلطی پر تھے لیکن ایک کو غلطی پر سمجھنا اور دوسرے کو مبراء کرنا صحیح نہیں ہے۔اسی طرح لعن کرنے والا فاسق ہے لیکن نام لے کر اسے فاسق نہیں کہا جا سکتا ہے۔علی پر لعن کرنے والوں کی نظر میں علی گمراہ ہے اس کے باوجود علی والے لعن کرنے والوں کے حامی ہیں۔

معتزلہ وعقل:

مذہب جبریہ ومرجئہ کے بعد آیات محکمات اور سنت قطعیہ کو دیوار سے لگا کر صرف عقل ہی کو یکتا مصدر دین وشریعت قرار دینے کیلئے مجہول عند المومنین ''واصل بن عطاء'' میدان میں اترے انہوں نے مصادر عقل کو گردانا اور خود کو عقلانیون کے لقب سے متعارف کرایا۔ہم یہاں واصل بن عطاء اور ان کے اس کلمے کو بنیاد سے اٹھائیں گے کہ یہ عقل کونسی عقل ہے؟ جس کو انہوں نے مصدر دین وشریعت گردانا ہے۔عقل دو ہیں ایک وہ ہے جو دوسری صدی کے اختتام پر معتزلہ نے اٹھائی ہے، جسے عقل فلسفی کہتے ہیں۔دوسری وہ عقل ہے جو خمیر انسانی سے نکلتی ہے جسے عقل فطری کہتے ہیں جسے بڑے اسکالر اور ان پڑھ بدو دونوں جانتے ہیں۔

عرب کے بدوؤں کو ان پڑھ ہونے کے باوجود قرآن کریم نے ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ہے'' افلا تعقلون '' کیا تم عقل نہیں رکھتے ہو، تعقل نہیں کرتے ہو۔کتاب مصادر المعرفہ فی الفکر دینی والفلسفی تالیف ڈاکٹر عبدالرحمٰن زید الزنیدی استاد جامع اسلامیہ نے ص ۳۰۱ پر ابن فارس کی کتاب مقائیس لغت سے عقل ع'ق'ل کے معنی میں لکھا ہے عقل کسی چیز کو جبر وبند کرنے کو کہتے ہیں یا روکنے کے معنی میں استعمال ہوا ہے عقل یعنی روکنا، منع کرنا، اسی سے عقال بنایا ہے یعنی اونٹ کو کسی چیز سے باندھا جاتا ہے تا کہ وہ ادھر ادھر جا کر گم نہ ہو جائے۔یہیں سے دشمن سے پناہ گاہ کو معقل کہتے ہیں اسی مناسبت سے انسان کے اندر موجود اسی خاصیت یا اسی حس

کوعقل کہتے ہیں جس کے ہونے کی وجہ سے انسان بہت سی چیزوں سے رکتا ہے۔

کتاب تہذیب اللغۃ میں عقل کے معنی میں لکھا ہے کہ یہ وہ چیز ہے جس سے انسان حیوان سے الگ ہو جاتا ہے کیونکہ عقل انسان کوضرر سے بچاتی ہے جب کہ حیوان عقل نہ ہونے کی وجہ سے موقع ضرر میں گر جاتا ہے عقل کی جائے قرار روح انسان ہے، روح انسان جسم انسان میں ہوتی ہے روح تمام جسم میں ہوتی ہے لیکن اس کی مرکزی جگہ سر ہے یا دل ہے لہٰذا علماء نے عقل کی تعریفات میں مختلف قول بیان کئے ہیں۔

ایک نے کہا ہے ملکہ ہے دوسرے نے کہا یہ ایک قوت ہے تیسرے نے کہا یہ ایک نور ہے اختلاف تعبیر اس وجہ سے ہے کہ وہ قابل رویت نہیں علامہ جرجانی نے کہا ہے عقل مادے سے نکلا ہے وہ غیر مادہ ہے لیکن مادہ سے نزدیک ہے اللہ نے اس کو انسان کے بدن سے نکالا ہے قرآن کریم میں یہ مادہ اپنی تمام مشتقات ومترادفات کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ دوسری عقل کی جائے پیدائش یونان ہے وہاں ان کے نزدیک عقل ایک جوھر مستقل چیز ہے یہ عقل بلا داسلامی میں اجنبی ہے خاص کر نزول قرآن کے بعد ان کے نزدیک عقل ایک جوھر نہیں بلکہ ایک عام عرض ہے۔

یونان میں انہوں نے اس کے نام سے ایک مدرسۂ فلسفہ کھولا، بلا داسلامی میں اسے واصلیوں نے وارد کیا اور اسلام کے اصول ومبانی کو تہہ وبالا کیا ہے ابھی تک کسی کی مجال نہیں ہو سکی کہ وہ کہے کہ جو عقل مدرسۂ یونان میں چلتی ہے وہ اسلام میں نہیں چل سکتی ہے۔ بعض نے عقل کو عرض کہا ہے عرض جسم کو عارض ہوتا ہے جب کہ دوسرے نے عقل کو جوہر کہا ہے، قائم بذات کہا ہے۔ جبکہ عقل ایک ملکہ ہے، علم بالضروریات سے کسب نظریات کے لئے ایک استعداد ہے، اس کو عربی زبان میں عقل کہا ہے۔ جبکہ یونان سے آنے والوں نے جوہر، نور، علوم

اولیہ اور موجود ازلی کہا فنا ناپذیر ہے، عقل فعال، عقل اولیٰ اور جوہر بذات کہا ہے۔

اس حوالے سے قرآن کریم میں عقل کو جو مقام دیا ہے وہ روشنائی آفتاب کی مانند ہے لہٰذا اس کے بعد مسلمان اس سلسلہ میں کسی فکر کے نیاز مند نہیں ہیں، عقل ہی سے وجود باری تعالیٰ ثابت ہے، عقل ہی سے اثر سے مؤثر کی طرف رہنمائی ہوتی ہے، عقل ہی سے لزوم بعثت انبیاء ثابت ہے، عقل ہی سے قانون مکافات جزاء وسزاء تعین کا ہوتا ہے، عقل ہی سے قرآن کریم کی حقانیت لا ریب ثابت ہوتی ہے اور عقل ادراک کلیات تک محدود ہے اس کے بعد نصوص شریعت کی نوبت آتی ہے۔

معتزلہ اور توحید:۔

اسلام کی اساس توحید ہے، توحید، اللہ کو ہر حوالے اور ہر زاویے سے منفرد بذات قرار دینا ہے، جس کے لئے قرآن کریم میں جملہ ''لیس کمثلہ شئی'' آیا ہے۔ لیکن معتزلہ نے توحید کو فلسفۂ یونان کے قالب میں پیش کیا ہے اس طرح سے معتزلہ ایمان اجمالی کے بیان اجمال سے تجاوز کر کے تفصیلات اوقیانوس میں کودے ہیں اور آیات متشابہات کی تاویلات شروع کی ہیں ،اس طرح انھوں نے توحید یونانی پیش کی ہے۔ توحید کے سلسلے میں اشاعرہ اور معتزلہ تحقیق و توفیق کے بہانے سے آیات متشابہات میں کود پڑے اور انہوں نے اپنی مرضی وخواہشات کے مطابق آیات متشابہات کی من مانی تاویلات پیش کی ہیں جو سیرت پیغمبرؐ اور امت مسلمہ کے ابتدائی سو سالہ دور کے خلاف اقدام تھا۔ اس کی ضد میں اشاعرہ نے '' آیات متشابہات'' سے فرق مسیح کے عقائد کو جائز گردانا ہے، اشاعرہ ضد کفریات والحادیات معتزلہ میں وجود میں نہیں آئے ہیں بلکہ مسلمانوں کو آج جس صورت حال میں مجبور کیا جاتا ہے چاہے یہ مجبور کرنے والے امریکا والے ہوں یا روس والے یا مذہبیات میں شیعہ ہوں یا وہابی ہوں۔ انھوں نے قرآن میں

اللہ کے لئے ''وجہ'' بیان کیا ہے،قرآن میں اللہ کے لئے دو ہاتھ دو آنکھ خون وقد بیان کیا ہے،اللہ اوپر ہے،آنکھ سے دیکھتا ہے،وہ عرش پر بیٹھا ہوا ہے،اس نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا ہے یہ تمام کلمات اللہ کی جسمانیت پر دلالت کرتے ہیں اگر ایسا ہوگا تو اللہ مادہ بنے گا اور مادہ حادث بنے گا اور جب حادث بنیں گے تو اللہ ناپید ہوگا۔

علاقہ ایمانیات وہاں ہے جہاں حس اور وسائل کی رسائی نہیں ہے،جیسے ذات باری تعالیٰ اور اس کی ذات وصفات جیسے موضوعات ہیں،اس کی ذات اور صفات ایک ہیں یا دو ہیں؟ یہاں اجتہاد نہیں چلتا بلکہ یہاں آیات محکمات کے دلائل واضح وروشن ہیں یہاں غموض وابہام نہیں ہے یہاں تک کہ واضح ہو جاتا ہے کہ ذات اور صفات میں تحقیق کرنے والے اہل ضال ہیں۔

ایمان بہ نبوت:۔

نبوت میں تین مراتب ہیں:

۱۔ضرورت نبوت ۲۔اثبات نبوت (حضرت محمدؐ) ۳۔ختم نبوت

ایک شخص دعویٰ کرے کہ وہ اللہ کی طرف سے نبی بن کر آیا ہے تو یہاں کسی کو یہ قدرت حاصل نہیں کہ وہ اللہ سے پوچھے کہ اے اللہ! کیا تو نے اس شخص کو نبی بنا کر بھیجا ہے؟ یا یہ دروغ گوئی کرتا ہے؟ چونکہ اللہ غیر نبی کو وحی نہیں کرتا ہے لہٰذا یہاں مدعی کے دعویٰ کی تصدیق ممکن نہیں ہوتی لہٰذا مدعیان نبوت میں اختلاف ہوتا ہے،اسی لئے بعض جھوٹے نبیوں نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

ایمانیات میں تفصیل نہیں اجمال:۔

اس مسئلہ کا حل ارباب فرق کی حسن نیت اور سوء نیت کو مشخص کرے گا۔ یہ مسئلہ بہت سی

کتابوں سے اخذ کیا جاسکتا ہے جہاں کہیں اجتہاد وتقلید پر بحث کی گئی ہے، من جملہ رسالہ اسلام صادراز دارالتقریب بین المذاہب الاسلامیہ قاہرہ سنہ۲ شمارہ اول ربیع الاول ۱۳۶۹ھ ص ۲۸۷ پر آیا ہے جہاں استاد شیخ محمد جواد مغنیہ نے بیان کیا ہے کہ شیعہ امامیہ کے نزدیک توحید، نبوت اور معاد کے بارے میں ایمان کی تفصیل چاہیے یا ایمان اجمالی کافی ہے؟ علامہ جواد مغنیہ و دیگر شخصیات نے یہ بات کہی ہے کہ اصول ثلاثہ میں ایمان اجمالی کافی ہے اور ایمان تفصیلی سوءنیت پر مبنی ہے۔ اگر ایمان تفصیلی چاہیں گے تو مومنین کی تعداد چندسو سے تجاوز نہیں کرے گی۔ نیز کتاب اجتہاد وتقلید سید صدرالدین نے بھی ایسی ہی فکر کا اعادہ کیا ہے۔ تاریخ فرق ومذاہب پر لکھنے والے بھی اس فکر کی غمازی کرتے ہوئے کہتے ہیں جب سے حضرت محمدؐ نے دعوائے نبوت کیا ہے آپ کی وفات تک ایمانیات کے بارے میں کوئی تفصیلی نشست رکھی ہو، بحث کی ہو یا کسی عرب بدو نے یا عاقل نے یا کسی صحابی نے اللہ کی صفات عین ذات ہیں یا زائد بر ذات، اس پر بحث کی ہو، نہیں ملتا، اسی طرح بندہ جو فعل انجام دیتا ہے صرف بندہ انجام دیتا ہے یا صرف اللہ انجام دیتا ہے یا دونوں مل کے انجام دیتے ہیں پر بحث نہیں کی گئی ہے یہاں سے واضح ہو جاتا ہے کہ فرق ساز خیانت کار اور بدنیت تھے کہ انھوں نے امت میں تفرقہ وانتشار کا بیج بو یا اور اس کیلیے آئے دن نئی نئی ابحاث کا آغاز کیا۔ ایمانیات کے بارے میں وارد آیت کریمہ سورہ آل عمران آیت ۱۱۴ سورہ نساء ۳۸، ۱۶۲ مائدہ آیت ۸۱۔

عدالت:۔

اللہ نے اپنی کتاب لاریب میں انسانوں سے کہا ہے عدالت قائم کرو۔ انبیاء کو عدالت کا اصول دے کر بھیجا ہے کہ عدالت قائم کریں انبیاء کے بعد یہ ذمہ داری مومنین پر عائد کی ہے۔ انہوں نے اللہ کے اس حکم سے منہ موڑنے اور آنکھ چرانے کیلئے عدالت کو اصول عملی سے خارج

کر کے اصول اعتقادی میں تبادلہ کیا ہے اور کہا ہے کہ اللہ عادل ہے اس اعتقاد کا مطلب یہ ہے کہ اللہ اس وقت ناقص ہے اس سے کوئی چیز چھین لی گئی ہے، ابھی تک اللہ کو عدالت نہیں مل رہی ہے معتزلہ نے اللہ کو یہ حق دلوایا ہے حالانکہ اللہ کسی کی عدالت کا محتاج نہیں ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کر چکے ہیں یہ کلمہ لغت ہی میں متضاد ومضطرب کثیر المعنی کلمہ ہے اسے عقائد میں استعمال کرنا بد نیتی پر مبنی ہے چونکہ عقائد دین کی اساس کو ہر قسم کے شکوک وشبہات و احتمال سے پاک ہونا ضروری ہے۔ مصطلحات عقائد میں کثیر المعنی کلمات کا استعمال آیات متشابہات سے استدلال واستناد کی مانند ہے۔ آیات متشابہات ہمیشہ منافقین استعمال کرتے ہیں عقائد میں ایسے کلمات خیانت کار اور مذموم عزائم والے ہی استعمال کرتے آئے دیکھتے ہیں کہ انہوں نے خائنانہ ومنافقانہ انداز اپنایا ہے۔ پوری دنیائے انسانیت میں غوغا وفریاد وفغاں اس بات پر ہے کہ انسان کو عدالت نہیں مل رہی انسان طاغوت کے پاؤں تلے روندا جا رہا ہے اور ظلم کی چکی میں پس رہا ہے۔

دنیا میں عدالت کی چار نوعیت اور معنی ہیں۔

ان میں سے کونسی عدالت ہے جو پہلے مرحلے میں واضح کرنی چاہیے۔

۱۔ عدالت سرمایہ داری ہے، دنیائے سرمایہ داری کا کہنا ہے، دولت بنانے میں انسانوں کو وسیع وعریض چھٹی دے دیں، یعنی انھیں ایسی آزادی دیں کہ وہ اپنی دولت کی خاطر خود عدالت کریں یا عدالت خود بخود ہو جائے گی۔ یہ نظام طویل عرصے سے چل رہا ہے لیکن ابھی تک عدالت سے محروم ہیں اور عدالت ان کی چکی میں پس رہی ہے بلکہ پاؤں تلے روندی جا رہی ہے۔

۲۔ عدالت مارکسی: مارکسیوں کا کہنا ہے کمیونزم نظام عدل کا پرچم دار اور داعی ہے اس

نظام میں عدالت ہے اس نظام میں ظالم سرمایہ دار سے انتقام لینا اختصاص ہے۔

۳۔شیعوں کی عدالت :۔ان کا کہنا ہے امام کی بیعت کرو، باقی سب لوگوں کی جان و مال وناموس سب جائز ہے یہاں تک کہ ایک امام کے قصاص میں پوری کی پوری آبادی قتل کی جائے تو بھی قصاص مکمل نہیں ہوگا چنانچہ مختار ثقفی اور اس کے ماننے والوں کا کہنا ہے اس نے جو کیا ہے وہ صحیح کیا ہے۔

۴۔عدل اسلامی :۔آنکھ کا بدلہ آنکھ، کان کا بدلہ کان، زخم کا بدلہ زخم اور جان کا بدلہ جان ہے۔ایک آزاد انسان کے قتل کے بدلے دو غلام قتل نہیں کر سکتے، کہتے ہیں اسلام میں عدالت دشمن کو بھی ملتی ہے جیسا کہ آیت قرآن (یـا أَیُّهَـا الَّـذینَ آمَنُوا کُونُوا قَوَّامینَ لِلَّهِ شُهَداءَ بِـالْقِسْـطِ وَ لا یَـجْرِمَنَّکُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلی أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوی) ہے۔اسی طرح حضرت علی نے فرمایا ملجم نے مجھے ایک ضربت ماری ہے تم بھی اسے ایک ہی ضربت مارنا اور میرے قصاص کے بہانے لوگوں کا قتل عام نہیں کرنا۔

عدالت کسی خاص فارمولے اور کسی خاص نظام کا نام نہیں ہے، عدالت حقوق کی حدود شناسی اور اس کے نفاذ کا نام ہے بلکہ معاشرے میں موجود متداول نظام ضدیات پر قائم ہیں لہٰذا اس کے ثمرات خود بخود پیدا کر رہے ہیں۔اس آیت کریمہ کے مصداق ہیں ﴿وَ مَثَلُ کَلِمَةٍ خَبیثَةٍ کَشَجَرَةٍ خَبیثَةٍ ﴾ اس کی واضح مثال ملک میں چلتے بت اور بت خانے ہیں یہ بت اور بت خانے ضد پر قائم ہیں کیونکہ ان کے بقول منحوس وہابی اس کو ناجائز اور غلط سمجھتے ہیں لہٰذا ہم ان کو تنگ کرنے اور اذیت و آزار پہچانے کے لئے ان بتوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ بت، قبریں، جھنڈے، جھولا گھوڑا، بانس کڑے وغیرہ ان سب کی دلیل یہ ہے کہ یہ سب وہابیوں کی ضد میں ہے۔عدالت کے حوالے سے استفسار کرنا کہ ایسی عدالت کو کیوں اصول میں شامل کیا

ہےتو کہتے ہیں جبریوں کے خلاف ہے۔جبری کہتا ہے بندہ جوبھی کرتا ہے وہ اللہ ہی کرتا ہےتو اس سے اللہ ظالم ہوتا ہےتو آپ جبریوں کو جواب دینے میں مخلص ہوتے تو آپ وہی جواب دیتے جواللہ نے دیا ہے کوئی شخص کوئی مخلوق اللہ سے بہتر جواب نہیں دے سکتی جس طرح اللہ کا ئنات کا اللہ ہےاس کا جواب بھی اللہ ہےاللہ نے جبریوں کے جواب میں فرمایا ہے کہ اللہ ظالم نہیں ہےتو تم بھی وہی جواب دیتے کہ اللہ ظالم نہیں ہے اس کے لئے طلسماتی جواب کیوں دیئے۔

اللہ غنی بذات ہے:۔

جو ذات غنی ہواس کو عادل کہنا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس میں نقص ہے اور عدالت اس کی ثانوی خصوصیت ہے۔اس وجہ سے قرآن میں اللہ نے اپنے سے ظلم کو رد کیا ہے عدل ثابت نہیں کیا ہے۔لہٰذا انسان کو عدالت چاہیے اللہ کو عدالت نہیں چاہیے کیونکہ وہ مظلوم نہیں بن سکتا،عدالت اسے چاہیے ہوتی ہے جس میں مظلوم بننے کی گنجائش موجود ہو۔اس وضاحت کے ساتھ ہم اس طرف آتے ہیں کہ جب یہ فرقہ والے عدالت کی بات کرتے ہیں اور جب اس عدالت کو اصول دین میں شامل کیا ہےتو اس سے خود بخود خیانت کی بو آتی ہے۔انہوں نے عدالت کی وضاحت نہیں کی ہے کہ یہ عدالت کس قسم کی عدالت ہے،اجمال گوئی وابہام گوئی تفصیل متاخر ہمیشہ بدنیت ہی کرتے آئے ہیں۔

غرض خلقت انسان علم پرستی ہے:۔

اللہ نے قرآن کریم کی چندین آیات میں کائنات یا انسان کوازروئے ثبت خلق کی نفی کی ہے(یعنی ہمیشہ رہنے کی)۔سورہ ذاریات کی آیت ۵۱ میں آیا ہے اللہ نے جن وانس کو صرف اور صرف اپنی عبادت کے لئے خلق کیا ہے۔رسالت اپنی جگہ محکم ہے،کلمات کتاب میں کسی قسم کی

مشابہت نہیں، اس کے باوجود چند روایات کے ذریعے عبادت کی تفسیر وتشریح معرفت سے کرنے کی کوئی منطق نہیں ہے۔ کثیر علماء فوراً بغیر کسی تاخیر کے فرماتے ہیں ''ای یعرفون''یعنی ہماری معرفت کافی ہے۔ یہاں سوال پیش آتا ہے کلمہ عبادت میں کونسے اشکال تھے کہ انہوں نے یعرفون سے وضاحت کی ہے؟انہوں نے اس پر اکتفاء نہیں کیا اس کو ایک اور حدیث مشکوک ومخدوش سے بھی تفسیر کی ہے اور کہا ہے جہاں اللہ نے فرمایا ہے میں کنز مخفی و پوشیدہ راز تھا چاہا کہ اپنا تعارف کراؤں تو خلق کو پیدا کیا تا کہ وہ مجھے پہچانیں۔ گویا غرض خلقت انسان بلکہ مخلوقات کو اپنی ذات کا تعارف کرانے کیلئے خلق کیا ہے یہاں سے دین میں معرفتِ اللہ کے مقام ومنزلت کا اندازہ ہوتا ہے کہ کل مخلوقات کی غرض وغایت معرفت اللہ ہے۔

عقلاء جانتے ہیں کہ کائنات میں جمادات ونباتات وحیوانات میں عنصر معرفت ہے ہی نہیں، وہ کیسے معرفت حاصل کریں گے نیز یہ ایک مسلمہ حقیقت قاطعہ وساطعہ ہے کہ غایت کے حصول کے بغیر معرفت ادھوری و بے فائدہ ہے۔ گویا نعوذ باللہ اللہ خلائق وانسان کو خلق کرنے سے پہلے ایک ذات ناقص وادھورا تھا اور جس دن کائنات خلق ہوئی اسی دن اللہ مکمل ہوگیا۔ عجیب سی بات یہ کہ ہمارے نبی کریمؐ جو خاتم انبیاء تھے مکمل واتم ادیان تھے تئیس سال آپ نے دعوت الی اللہ کرتے گزارے، ان تئیس سال کے دوران میں نہیں سنا کہ آپ نے ایک دن یا عادی طور پر نماز کے بعد اپنا عنوان گفتگو معرفت اللہ رکھا ہو کہ اللہ کو اس طرح سے پہچانیں، اس اہم غرض کو بھی آپ نے پس پشت چھوڑا، پانچ وقت کی نمازوں کے بعد آپ نے مسلمانوں کو جنگ وسرایا میں مصروف رکھا۔ یہ بھی تاریخ میں نہیں ملتا ہے کہ عرب کے عاقل ودانا وباشعور اور ان پڑھ امی جو ہر آئے دن آپ کے پاس آتے تھے انہوں نے اسلام قبول کرنے کے بعد آپ سے سوال کیا ہو یا رسول اللہ، اللہ کی معرفت کیسے حاصل کریں، ہمیں اللہ کی معرفت پر ایک درس

دے دیں۔علماء معرفت ناقص پر بھی راضی نہیں ہیں معرفت چونکہ ایک وسیع وعریض سمندر ہے اس سے کتنے چلوا ٹھانا چاہیں اس کا کس حد تک احاطہ ہونا چاہیے کہ معرفت کاملہ ممکن ہو،یہ کیسے ممکن ہوگی؟

نبی کریمؐ اس کو ادھورا چھوڑ کر رخصت ہوئے آپ کے جانشین ابوبکر وعمر دونوں بھی پہلے دن سے میدان جنگ میں لشکر کی روانگی وواپسی کا انتظار کرتے رہے،روم وفارس فتح کیا،خلیفہ سوم اور حضرت علی اپنے مخالفین سے نمٹتے رہے،لڑتے رہے،یہاں تک کہ دوصدیاں گزرنے کے بعد معتزلہ مشکوک الجنسیات وہدایات وایمانیات ومطعونیات وجود میں آئے۔انھوں نے معرفت اللہ کا مدرسہ کھولا،یہ سہرا مجہول الحال گمنام علماء معتزلہ کو جاتا ہے اگر وہ نہ ہوتے تو اس غایت کا بھی پتہ نہیں چلتا،وہ بھی کچھ عرصے بعد بساط سمیٹ کر چلے گئے اشاعرہ نے اس پر بھی پابندی لگائی،اب اللہ کو کس شکل وصورت میں پہچانیں اب اللہ کو ادھورا پہچانیں یا سندھ اور بلوچستان کے سکولوں میں پڑھنے والے بچے جس سطح کی تعلیم حاصل کرتے ہیں ہم بھی انہیں جیسی معرفت حاصل کریں جیسا کہ یہی صورت حال بن رہی ہے،یہاں تک کہ مغرب کے مسیحیوں اور استعمارگروں نے اپنے استعماری مقاصد کے لیے گلی گلی میں مدارس کھولے اور کہا کہ غرض وغایت کائنات علم ہے کیڑے مکوڑے لال بیگ اور چوہے کیسے خلق ہوتے ہیں پانی کے ایک قطرہ میں کتنے عناصر اور مالیکیول ہوتے ہیں۔سرکاری خزانے اور املاک سے کس حد تک خرد برد کرسکتے ہیں آف شور کمپنیاں کیسے کھولتے ہیں کرپشن کتنی کرنی چاہیے سیاست میں لوٹا بازی کیسے کرنی ہے، یورپ سے آنے والے دوسرے نمائندوں نے کہا کہ بہترین عبادت خدمت خلق ہے۔گلی کوچوں میں افضل عمل خدمت خلق ہے،اللہ کو تمہاری عبادتوں کی ضرورت نہیں ہے اللہ کے بندوں کی خدمت کریں،جہیز دے کر ازدواج کو دشوار بنائیں،اولاد حرام پیدا کرنے کی حوصلہ

افزائی کریں اوراولا دحلال کومشکل بنائیں۔

انھوں نے عبادت کی یوں تفسیر کی کہ عبادت کی تقسیم بندی ہونی چاہئے کچھ کوعبادت پر لگائیں۔وہ روزہ رکھیں اور نماز وقرآن پڑھیں اور جی بھر کر عبادت کریں۔اٹھتے بیٹھتے نماز پڑھیں،کھڑے نہ ہوسکیں تو بیٹھ کر پڑھیں،نمازوں کی کوئی تعداد نہیں ہے۔بعض نے کہا بہترین عبادت انتظار امام مہدی ہے۔عبادت سے ملک میں ترقی لائیں،تقسیم بندی میں انہوں نے بعض کے ذمہ یہ کام لگایا کہ الحادو بے دینی پھیلائیں،نماز وروزے کا مسخرہ اڑائیں اور سیاست و ریاست کومخصوص خاندانوں کے لئے وقف کرنے کی راہ ہموار کریں۔چنانچہ عبادت کس چیز کا نام ہے ابھی تک واضح نہیں ہوسکا۔

کتاب مدخل الدرسات عقیدہ ص ۵۱ پر آیا ہے معتزلہ نے فلاسفہ یونان کے طوطی بن کر مسلمانوں میں عقل کواس

طرح سے اٹھایا ہے کہ

۱۔عقل ہی واحد دلیل ہے۔

۲۔عقل شریعت پر مقدم ہے۔

۳۔دلالت عقلی یقینی ہے جبکہ دلالت شرعی ظنی ہے۔

۴۔ثواب وعقاب عقل کی بنیاد پر ہوتا ہے۔

۵۔حسن وقبح کے افعال کی حاکم عقل ہے۔

۶۔شریعت آنے سے پہلے عقل حاکم تھی وہ درک حلال وحرام ازخود کرتی تھی۔

۷۔عقل نے جہاں جہاں واضح حکم دیا ہے،شریعت نے اسے مسترد نہیں کیا ہے،بعض جگہ حکم عقلی نے شریعت سے اتفاق کیا ہے،عقل صرف کلیات میں جاری ہے تفصیلات حدود

شریعت ہیں شریعت صرف اللہ ہی بتاتا ہے۔

۸۔ثواب وعقاب منویات کا تعلق شریعت سے ہے عقل سے اس کا واسطہ نہیں جیسا کہ اس آیت میں ہے ہم کسی کو سزا نہیں دیتے جب تک رسول نہیں بھیجتے ہیں۔بعض جگہ شریعت نے عقل کو رد کیا اور جھٹلایا ہے۔

۹۔شریعت بعض اوقات ایسے احکام لائی ہے جن سے عقل حیران ہے نہ وہ تعارض کرسکتی ہے نہ قبول کرسکتی ہے جو چیزیں شریعت آنے سے پہلے حلال تھیں ان کا ذکر اس آیت میں آیا ہے ص ۵۴۔۱۳ وعدہ وعید بشارت وانذار شریعت

سے ہی ثابت ہوتے ہیں۔

۱۰۔فطرت میں جن کیلئے تکلیف شرعی نہیں آئی ہے ان کے لئے جنتی اور جہنمی کا حکم بھی نہیں آیا ہے۔

۱۱۔بندے کی طرف سے اللہ پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

حکم عقل: جہاں شریعت نہ ہو وہاں عقل رہنما ہے شریعت آنے کے بعد عقل رعیت شریعت ہے۔

۱۔ان اللہ لا یظلم مثقال ذرہ

۲۔لا اکراہ فی الدین

۳۔وَ قُلِ الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَ مَنْ شاءَ فَلْيَكْفُرْ

معتزلہ نے دین میں فساد پھیلایا ہے۔

انسان مسلمان کی اوّلین ذمہ داری ہے کہ وہ دین کو غیر دین سے تمیز کریں۔اس دین کے ساتھ جو حشر ہوا اس کی بنیادی وجہ امت میں اس تمیز کا فقدان ہے۔دین میں جو فتنہ وفساد اور آج کل کی اصطلاح کے تحت فرقہ واریت پھیلی ہے اس سلسلہ میں ایک قول نہج البلاغہ میں

شریف الرضی نے امیر المومنین سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا ہے دین میں فتنہ دین اور بے دینی دونوں کوملا کر خلط کر کے داخل کیا گیا ہے،اگر دین خالص ہوتا تو مسلمانوں کواشتباہ نہ ہوتا اوراہل باطل کواسلام کے خلاف بات کرنے کی جرأت وہمت نہ ہوتی۔ دین کے بارے میں جواشتباہ ہے وہ دین میں بے دینی کے خلط کرنے سے ہوا ہے ۔

اس سلسلہ میں توجہ کی ضرورت ہے کہ دین اسلام کا آغاز تلاوت قرآن سے ہوااور یہی قرآن اس کی اساس وبنیاد اور آئین ودستور رہا ہے قرآن رہتی دنیا تک حضرت محمدؐ کی نبوت کا شاہد صدق کے طور پر متعارف ہوا۔قرآن نے پہلے دن سے امت کو دعوت تعقل دی اور تعقل چھوڑنے والوں کی سختی سے مذمت کی ہے،اسلام عقل سے شروع ہوا ہے اور عقل پر قائم ہے۔ عقل اس کے عقائد اور عقل اس کی دلیل ہے۔پیغمبر اکرمؐ کی بعثت سے ۲۲۰ سال تک مسلمانوں کے دین وایمان اورعقیدہ وعمل کی دلیل قرآن اور عقل رہا ہے کبھی بھی کسی مسئلہ میں عقل کے بارے میں عقلاء وعلماء کا اختلاف ہوا ہو،اس کی مثال نہیں ملتی تھی۔ جو کچھ اختلاف ہو ااورنظر آیا تو وہ بے عقلی کی باتوں سے ہوا ہے۔ یہاں سے واضح ہو جاتا ہے جس عقل کو معتزلہ نے اوران کے وسیلہ سے مامون نے اٹھایا ہے وہ عقل عقلا نہیں تھی وہ عقل مشرکین یہود ونصرانیہ سے ممزوج عقل تھی۔ یہاں سے پڑھے لکھے عالم ودانشمند آسانی سے نتیجہ اخذ کرسکتے ہیں کہ یہیں سے دین کی ویرانی وبربادی اوردین کوکنارے پرلگانے کا کام شروع ہوا ہے۔آئیں اس حقیقت کودیکھیں قرآن کریم میں امت محمدؐ کا نام مسلمان آیا ہے،دین کا نام اسلام آیا ہے اور اللہ نے فرمایا غیر اسلام نا قابل قبول ہے۔اسکی روشنی میں دیکھتے ہیں مسلمان کی بجائے کلمہ شیعہ جوشامل کیا گیا ہے وہ ان آیات کے خلاف ہے۔اس طرح کلمہ سنی یا اہل سنت بھی ایک وہمی اور غیر واضح ونا معلوم کلمہ ہے یہ کب اور کیسے ہوا ہے؟اس کلمہ کی وضاحت کی ضرورت ہے۔اگر سنت سے

مرادسنت نبی ہے تب بھی یہ آیات قرآنی کے منافی ہے۔اسی طرح کلمہ جعفری، حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی سب اسلام سے اجنبی اورقرآن سے متصادم ومتضادکلمات ہیں تاریخ میں امت مسلمہ میں خون ریزی، جفاکشی کی جوتاریخ رقم ہوئی ہے یہ سب ان عقائد کی وجہ سے ہے جوان مذاہب نے ایجاد کئے ہیں۔اس کی واضح مثال وہ عقائد ہیں جومعتزلہ کی اساس وبنیاد ہیں۔قرآن میں ایک مسلمان کوجن چیزوں پرعقیدہ رکھناضروری ہے وہ واضح طور پر بیان ہوئی ہیں۔وہ عقائداس کلمہ سے شروع ہوئے ہیں جہاں آمنوآیا ہے لیکن جوعقائدمعتزلہ نے پیش کئے ہیں وہ عقائد قرآن نہیں ہیں۔

اسباب ظہورفرق اعتزالی:۔

اسباب ظہورمذہب اعتزال اس قدرسادہ اورسطحی نہیں جس طرح ارباب ملل وفرق بیان کرتے ہیں۔فرق نویسان اسباب ظہورفرق ومذاہب کے بارے میں اس طرح رقمطرازی کرتے ہیں جیسے کوئی راہ گیر یہاں سے گزرنے کی وجہ سے گڑھے میں گرگیاہو یا کہیں سے اس کے سر پر کچھ آپڑا ہے۔

اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ ان عزائم ومنویات پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں جن کے حصول کے لئے یہ فرق وجودمیں لائے گئے ہیں نیز وہ ان کے جرم وجنایت کا جواز پیدا کرنا چاہتے ہیں۔کیامذہب اعتزالی، مرجئہ، جبریہ، قدریہ، شیعہ اور اہل حدیث سب اپنے دور کے حالات وحوادث وواقعات کی ضد میں وجودمیں آئے یاانھیں حسن نیت کا حامل گردانا جاسکتا ہے جیسا کہ شیعہ کے بارے میں لکھتے ہیں عقیدت ومحبت بہ خاندان رسالت نے انھیں اٹھایا ہے یا صوفیوں کے بارے میں لکھتے ہیں ارباب اقتداراورصاحبان سرمایہ کی مخالفت اور محبت رسولؐ کی وجہ سے وجودمیں آئے ہیں۔توحید خالص تنزیہ باری تعالیٰ کی خاطر وجودمیں آئے ہیں لیکن

حقیقت میں یہ سب ان مجرمین کے وکلائے دفاع کی توجیہات ہیں، جو جرم و جنایت کے حامل مجرم ہیں جو رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہیں۔ تحلیل گراں کا کہنا ہے یہ لوگ اسلام کے اصول ومبانی کو تہہ وبالا کرنے، ریزہ ریزہ کرنے، پاش پاش کرنے اور منہدم وناپید کرنے کیلئے وجود میں آئے ہیں۔ فرق ومذاہب کو بنانے اور اٹھانے والے تنہا اصول وعقائد نہیں بلکہ اساس و بنیاد اسلام جن افکار ونظریات پر استوار ہے اس کو بھی فناء کرنے پر تلے ہوئے ہیں تا کہ آئندہ یہ بنیادیں دوبارہ کھڑی نہ ہونے پائیں۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ معتزلہ کے اصول کی روشنی میں دیکھیں تو قرآن نازل نہیں ہوا، نبی کریم محمد مبعوث نہیں ہوئے ہیں، یا دین کی بنیاد کو اٹھانے والے حضرت محمدؐ اور ان کے یاران باوفا مہاجرین وانصار نہیں بلکہ واصل بن عطاء اور ان کی جماعت تھی۔ واصل بن عطاء اور ان کی جماعت کی اساس و اصول اعتقادات و احکام وہی ہیں جو میمون دیصانی، عبد اللہ قداحی، ابی خطاب اسدی، مغیرہ عجلی، محمد علی باب بہائی، شیرازی اور غلام قادیانی کے ہیں یہ سب ایک چشمے سے پانی پینے والے ہیں۔ ان کی اساس وبنیاد کو سمجھنے اور ان کے تیر کے نشانے کو سمجھنے کیلئے دعوت اسلام اور دعوت قرآن کے اصولوں کو سمجھنے کی ضرورت ہے، معتزلہ کا اصول کس بنیاد پر قائم ہے؟ اور کس اصول کی بنیاد پر استوار ہے بیان کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ قرآن میں جن چیزوں کو اساس وبنیاد بنایا گیا ہے اس میں اللہ کی الوہیت بلاشریک، حضرت محمدؐ اور انبیاء گزشتہ کی نبوت کا اعتراف اور آپ کے ختم نبوت وشریعت کے بعد آخرت پر ایمان ہے۔ یہ تین اصول قرآن میں بار بار تکرار سے آئے ہیں یہ اصول اپنی جگہ کس بنیاد پر استوار ہیں۔ وہ تین بنیادیں ہیں۔

۱۔ ''محسوسات ہیں'' ہر وہ چیز جو انسان کی حس میں آتی ہے، سب سے زیادہ حس

میں آنے والی چیزوں میں بصارت وسمعیات آتے ہیں،قرآن کریم کی کثیر آیات میں دعوت نظر وسماعت دی ہے "کل انظروا ما فی السموات و الارض" زمین وآسمان کی طرف دیکھو ،ان میں کیا کیا چیزیں ہیں،ستاروں کو دیکھو، کہکشانوں کو دیکھو،گردش لیل ونہار کو دیکھو،اونٹ کو دیکھو،زمین کو دیکھو، پہاڑوں کو دیکھو،اس میں زندگی گزارنے والوں،اس میں موجود حشرات اور حیوانات کو دیکھو،یہ سب دکھانے سے اللہ کی مراد کچھ سمجھانا ہے۔

۲۔ "عقلیات ہے"،کائنات کی مخلوقات ہمیشہ دگرگونی اور موت وحیات میں رہتی ہیں جو یہ باور کرتی ہیں کہ وہ کسی کے لئے مسخر ہیں،ان سب کی برگشت اسی خالق کی طرف جاتی ہے جو غنی بذات ہے جو کسی کا محتاج نہیں ہے۔ یہاں تک کہ یہ جو بیج تم بوتے ہو،اسے اگانا تمہارا کام نہیں بلکہ اسے اگانے والے ہم ہیں۔جو بارش ابر سے برسائی جاتی ہے،اسے نازل کرنے والے تم نہیں بلکہ اسے نازل کرنے والے ہم ہی ہیں۔ ہر چیز کی ایک علت ہوتی ہے، ہر چیز کا ایک موجد ہوتا ہے وہ علت کسی اور کا معلول نہیں ہوسکتی، وہ موجد کسی اور کا موجود نہیں ہوسکتا اور سبب کسی اور کا سبب نہیں ہوسکتا لہٰذا اس پر سوچو،تعقل کرو،تفکر کرو،تدبر کرو،اسے عقلیات کہتے ہیں۔

۳۔ "وحی ہے"،جو اللہ نے جبرائیل امین کے ذریعے انبیاء پر نازل کی ہے،اس نے انسان کو صاحب عقل،صاحب ارادہ اور اشرف مخلوقات بنایا ہے،اسے تمام تر شقاوتوں اور بدبختیوں سے نجات اور سعادت کی طرف گامزن کرنے کیلئے وحی کی نیاز ہوتی ہے،اگر وحی نہ ہوتی تو اس انسان کا اس دنیا میں لال بیگ اور چیونٹیوں سے بھی برا حشر ہوتا، چنانچہ چیونٹیوں کی سربراہ نے کہا ہے تم چھپ جاؤ،کہیں لشکر سلیمان تمھیں روند نہ دے،لہٰذا اس انسان قوی اور انسان ضعیف وبے قصور کے لئے اس وقت تک انصاف وعدالت ممکن نہیں جب تک کہ وحیٔ آسمانی مداخلت نہ کرے۔ مذہب اعتزال نے جن اصولوں کا اعلان کیا ہے وہ صرف ایک اساس پر قائم ہیں وہ

ان کی نظر میں عقل ہے۔ انکے نزدیک ہر چیز کی صحت وسقم، حق وباطل، صحیح وغلط کی پہچان وتمیز صرف اور صرف عقل سے ہی ممکن ہے انہوں نے عقل کو ہی سلطان بلا شریک، سلطان بلا ردیف، سلطان بلا رقیب قرار دیا ہے ان کو دور جدید میں عقلانیین کہتے ہیں۔ یہاں عقلانیہ سے مراد یہ نہیں ہے کہ وہ عقل کی بات کرتے ہیں یہ کلمہ عقل سے ماخوذ نہیں بلکہ عقلانیہ اس گروہ کو کہتے ہیں جو ضد ادیان وجود میں آئے ہیں۔ جس طرح یورپ میں اٹھارویں صدی میں کلیسا کے خلاف اٹھنے والوں نے عقلانیین سے تعارف کرایا، ان کا مقصد دین کو کنارے پر لگانا تھا، اس منظر کو سامنے رکھنے کے بعد ہم یہاں معتزلہ کے بارے میں کچھ عرائض پیش کریں گے۔ انھوں نے بھی عقل کو اساس گردانا ہے مذہب عقلانیہ قائم کیا ہے ان کو جاننا پڑے گا کہ انھوں نے مذہب عقلانیہ کیسے اور کیوں قائم کیا۔

انھیں کوئی مد مقابل نہیں ملا، انھیں کوئی علی نہیں ملا تا کہ شہسواران معتزلہ پر ٹوٹ پڑے۔ جس طرح مغرب ۱۹۴۲ء میں لشکر جرار کے ساتھ مشرق زمین پر اترا اور اس پر قبضہ جمایا اور اس نے مسلمانوں کو تا عصر حاضر یرغمال بنایا ہے جہاں اب آزادی کے کوئی آثار ونشانی نظر نہیں آتے۔ جس طرح مغرب نے گزشتہ زمان کے بعد لوگوں کے دلوں میں غیض وغضب اور ان کے لئے پیدا شدہ آتش حقد وکینہ کو خاموش کرنے کیلئے واپسی پر مسلمانوں کے ظاہری استقلال کا اعلان کیا کہ ادھر یہ حاکم ہونگے وہاں وہ حاکم ہونگے۔ پاکستان کی سرزمین ہندوستان اور برطانیہ سے آزاد ہوگی، مصر عثمانیہ سے آزاد ہوگا، ترکیہ اسلام سے آزاد ہوگا، اسی طرح معتزلہ بھی ایک سو سال اقتدار سنبھالنے کے بعد ظاہری طور پر میدان سے ہٹ گئے۔ انھی کی مانند وحی کو معطل کرنے کے بعد مذاق بنانے والے اخباری واہل حدیث اور اشاعرہ وماتریدی نے عقل کو بے دخل کیا، عقل کو جیل میں ڈالا لیکن یہ سب میدان میں رہے۔ بنیادی طور پر قرآن اور عقل

دونوں کی جگہ کوئی اور چیز رکھی، آج مسلمانوں نے اپنی جنگ معتزلہ واشاعرہ کے مابین جاری رکھی لیکن دونوں نے اقتدار مغرب کے لئے چھوڑا ہے۔ آج ہمارے پڑھے لکھے دانشور گھر کے بچے بچیاں بھی عقلانیہ کی باتیں کرتے ہیں کہتے ہیں آپ کی باتیں ہماری سمجھ میں نہیں آتیں، آیات قرآن پڑھنے والوں کو کہتے ہیں سائنس اسے تسلیم نہیں کرتی۔ یہاں جعلی حدیث منقبت پڑھنے والوں کا راج چلتا ہے، شعر وشاعری، موسیقی واداکاری اور ناچ گانے ان کی سمجھ میں آتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں عقلانیہ عقل عقل کہنے والوں کے مرام ومقصود اور عزائم ومنویات کیا ہیں۔

یہاں ہر شخص کو سوال کرنے کا حق دینا چاہیے ورنہ اگر یہ حق چھینیں گے تو آپ خود بخود کلیسا کے وارث قرار پائیں گے اور پھر مسلمانوں کے ساتھ وہی ہوگا جو عیسیٰ کے بعد نصاریٰ کے ساتھ ہوا ہے۔ مسلمانوں کے ہاں قرآن کریم محفوظ ہے لیکن کہیں کلی طور پر مہجور ومتروک ہے اور کہیں وہ میدان نفاذ سے بالکل بے دخل ہے۔

روایات:۔

۱۔ پیغمبرؐ سے مروی روایات اس وقت کے لوگوں کے لئے وحی خالص تھیں جنہوں نے آپؐ سے سنا تھا۔

۲۔ پیغمبرؐ کے بعد وہ خاص خاص اصحاب ویاران باوفا صدق وصفا جو امت اسلامی میں جانی پہچانی شخصیات تھیں انھوں نے انھیں نقل کیا ہے۔ اب ان سے نقل کرنے والے ان پڑھ وجاہل لوگ صحابہ سے سننے والے تابعین اور تبع تابعین کی سنت وسیرت بھی حجت ہیں یہ آپ نے کہاں سے اخذ کیا ہے؟۔

۳۔ آئیں دیکھتے ہیں احادیث جو مجامع روائی میں جمع ہیں، کیا ان کے بارے میں اطمینان ویقین سے کہہ سکتے ہیں کہ وحی خالص ہیں:

۱۔کیاجواقوال وکلمات اصحاب وتابعین نے کہے ہیں وہ وحی ہے؟

۲۔کیاجواقوال آئمہ سے منقول ہیں وہ وحی ہے؟

۳۔وہ چھلاکھ روایات جوصاحب بخاری نے درج نہیں کی ہیں کیاوہ وحی ہیں؟

۴۔کیاوہ روایات جواحمد بن حنبل نے چھوڑی ہیں وہ وحی ہیں یاوہ روایات جن کواحمد بن حنبل نے ضعیف کہاہے وہ وحی ہیں؟

۵۔وہ روایات جواحادیث قدسی کے نام سے داخل کی گئی ہیں کیاوہ وحی ہیں یا وہ روایات جواصول کافی وکتاب اربعہ میں ہیں کیاوہ وحی ہیں؟

آپ نے کہاہے اہل بیت واصحاب کی سنت وسیرت بھی حجت ہے یہ آپ نے کہاں سے اخذ کیا ہے؟

۶۔اصحاب فقہ کس انداز سے استنباط کرتے تھے؟ وہ بھی حجت ہیں آپ نے یہ کہاں سے نکالا ہے کہاں سے بنایا ہے؟ ہر شخص کوحق ہے کہ پوچھے حدیث اورفقہ حجت ہیں یہ کہاں سے نکالے ہیں۔

۷۔آپ کہتے ہیں اجماع علماء حجت ہیں یہ کہاں سے نکالا ہے؟

۸۔آپ خود کہتے ہیں جہاں قرآن وسنت سے نص نہیں ملتی وہاں فقہاء نے احکام بنائے ہیں لیکن فقہاء کے بنائے ہوئے احکام کوآپ کیسے وحی کہیں گے؟

مامون اورمعتزلہ:

مامون رشید کے سیاہ کارناموں میں سے ایک معتزلہ کی سرپرستی یااس مذہب کوسرکاری دین قراردینا ہے،اس کا یہ عمل اپنی جگہ مستحسن تھایابدعت؟اس حوالے سے لوگ دوگروہوں میں منقسم ہیں، یہاں چندنکات بحث طلب ہیں۔ مامون بنی عباس کے سلاطین میں سے واحد عاقل

وعالم وذہین سلطان تھا جوظاہری طور پر دینداری بھی دکھاتا تھا وہ کیسے معتزلہ کے آزادی طلب آزادخیالوں کے جال شیطانی میں پھنس گیا ؟معتزلہ کواس دور کے مردان فاسدالعقید تصور کرتے تھے۔اشاعرہ معتزلہ کوبدعت زمان تصور کرتے ہیں لیکن وہ مامون رشید کے مداح وثنا خواں ہیں۔

مسلمانوں میں فلسفہ' دور بنی امیہ میں ظاہر ہوالیکن وہ نہیں پھیل سکا وہ مردودقرار پایا ،جس طرح علم نحوکومسلمان اچھی نظر سے نہیں دیکھتے تھے،کتاب سیبویہ کوکتاب الحادکانام دیتے اورتخریب کامنصوبہ سمجھتے تھےلہٰذااس علم کے حامل افرادکوقدر وقیمت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے تھے لیکن کوئی فکر چاہے فاسدہی کیوں نہ ہو،رواج پانے کے بعداس کے خریدارضرور بنتے ہیں کیونکہ انسانوں میں طالب خیر'طالب صلاح کے ساتھ طالب شروفسادبھی ہوتے ہیں شمرویزید بھی ہوتے ہیں۔

نبی کریمؐ کی بعثت سے سوسال گزرنے تک ایسی فکرمسلمانوں میں پیدانہیں ہوئی تھی کیونکہ کوئی شخص یہ نہیں کہتا تھا کہ ہم مجبور ہیں،کوئی یہ نہیں کہتا تھا ہم خودمختار وآزاد ہیں۔جس دن سے مسلمان معاشرہ میں آزادشدہ علاقوں سے اس فکر کے حامل وارد ہوئے ،مسلمانوں میں یہ فکر پھیلتی اور جاگزین ہوتی گئی۔بصرہ وکوفہ پناہ گزینوں کا شہر تھا ان کا مقصد اسلام مخالف ہر چیز کا استقبال کرنا تھا۔

معتزلہ کے مبتکران وبانیان اپنے دور کے بڑے پائے کے علماء تھے ماہرین تحریر وبیان تھے جس طرح علوم عربیہ صرف ونحو دوحصوں میں بٹ گئے تھے محسوس ایسا ہوتا تھا یہاں دروس اسلام نہیں پڑھاتے تھے بلکہ اسلام میں اختلاف وافتراق کا درس پڑھاتے تھے۔

مامون رشید کی اس فکر سے دلچسپی کی وجہ سے اس نے فکراعتزالی سے مربوط تمام مسائل

کوبھی اپنی قدرت سلطنت سے نافذ کیا۔اس نے علم کلام کے نام سے ایک علم کی بنیاد ڈالی۔ یہ سب سے پہلا گروہ ہے جنہوں نے مسلمانوں میں اپنے دشمن یہود و نصاریٰ ومجوس کی اصطلاحات کواپنایا اوراس فکرکوعام مسلمانوں میں فروغ دیااوراس کے ذریعے اسلامی معاشرہ کو تہہ وبالا کیا۔فکراعتزال کس حدتک قرآن وسنت سے مطابقت رکھتی ہے یامتصادم ہےاس کوسمجھنے کیلئے ہمیں دوچیزوں کوسمجھناہوگا:

ا۔جواصول معتزلہ نے وضع کئے ہیں ان سے پتہ چلے گا' یہ اصول قرآن وسنت سے استنادواستنباط ہیں یانہیں اوران کارشتہ ونسب فکری کہاں سے ملتا ہے۔

معتزلہ اورخلق قرآن کانفاذ:۔

معتزلہ نے طاقت وقدرت حکومت سےمخلوقیت قرآن کاعقیدہ نافذ کیا۔

یہ بحث محمد بن مروان بنی امیہ کے آخری دورمیں اٹھائی گئی تھی جسے وقتاً فوقتاً اٹھاتے اور دباتے رہے یہاں تک کہ مامون کا دورآیا تواس نے مذہب اعتزال کواپنایا۔اس نے مسیحیوں کے ایک جنجالی مسئلہ کواسلامی بنا کر پیش کیا ہے تفصیل سلاطین عضوض قسمت۲''مامون''میں ملاحظہ کریں۔

ضحیٰ الاسلام ج ۳ص ۱۱۸ پر آیا ہے یہ مسئلہ آخری خلیفہ بنی امیہ محمد بن مروان کے استادجعد بن درہم نے اٹھایا ہے جب اس نے یہ مسئلہ اٹھایا کہ حضرت عیسیٰ افضل ہیں یا حضرت محمدؐ تومسیحیوں نے کہاحضرت عیسیٰ افضل ہیں کیونکہ قرآن میں حضرت عیسیٰ کوکلمۃ اللہ کہا ہے۔ چنانچہ اللہ کاکلمہ کلام میں ذات ہے یازائد برذات ہے یہاں سے بحث چھڑی کہ قرآن جوکلام ہے اللہ ہےمخلوق اللہ ہے یاخودمخلوق کا حصہ ہے؟۔اس پراس حوالے سے باز پرس کی گئی اور وہ دمشق سے فرارہوکرکوفہ گیاجہم بن صفوان کوفہ میں تھاصفوان نے جعد سے یہ بات سنی ہے جعد نے

یہ فکرابان بن سمعان سے لی ہےاس نے طالودبن اعصم یہودی سے لی ہے جسے خالد بن عبداللہ قسری نے دس ذی الحجہ کوکوفہ میں قتل کیا۔جس وقت وہ کوفہ میں والی تھااس نے کہا آج میں چاہتا ہوں کہ جعد کی قربانی کروں کیونکہ وہ کہتا ہے اللہ نے موسیٰ سے تکلم نہیں کیا ہے اللہ نے ابراہیم کو خلیل نہیں بنایا ہے۔

یحییٰ بن اکثم کو۲۱۸ھ میں منصب قضاوت سے عزل کیا گیا تو اس کی جگہ علی داؤد آئے یہاں سے حکومتی مداخلت سے پارٹیوں کوتقویت ملی اور مامون نے خلق قرآن کا اعلان کیا۔ انہوں نے پہلے مرحلہ میں کہاحضرت علی ابوبکر وعمر سے افضل ہیں،اس قول کونافذ کیا،اس طرح سے اس نے بہت سوں کوغصہ دلایا۔اس طرح اس نے متعہ کوبھی جائز قرار دیا جس سے یحییٰ بن اکثم اسے روکتے رہے۔ یہاں سے واضح ہوامامون پہلے دن سے یہی عقیدہ رکھتا تھااپنے عقیدہ کولوگوں پرٹھونستا تھااس چیز کواٹھانے میں معتزلہ کا کردار رہا ہے۔اس دور کوتاریخ میں محنت کے دور سے یاد کرتے ہیں۔

مناسب اورضروری ہوگا کہ ہم مذہب معتزلہ کے عقائد کوجان لیں تجزیہ کریں اوراس کوقرآن و سنت کے سانچے میں ڈالیں نیز اس مذہب کوفروغ دینے اور اشاعت کرنے والی شخصیات کی تاریخ پڑھ لیں کہ وہ کس حدتک اسلام سے وابستہ تھیں۔مذہب معتزلہ کے پانچ اصول ہیں:

۱۔اللہ واحد ہے۔

۲۔اللہ عادل ہے۔

۳۔وعدہ وعید یعنی جزاءوسزاءبرحق ہے۔

۴۔نہ جبر ہے نہ آزاد ہے یعنی الامربین الامرین ہے۔

۵۔امر بالمعروف ونہی ازمنکر۔

دیکھنا ہوگا کہ یہ پانچ اصول عقل، قرآن اور سنت رسولؐ سے کہاں تک مطابقت رکھتے ہیں۔ کتاب فرق بین الفرق میں معتزلہ کے ۲۴ فرقے بتائے گئے ہیں۔

کیا عقل اور قرآن کی رو سے اصول عقائد اور اصول اعمال بنانے میں انسان خود مختار اور آزاد ہے یا نہیں، یہ حق صرف اللہ کے لئے مخصوص ہے نیز یہاں عقائد و اعمال میں خلط نظر آتا ہے یہاں کوئی مقیاس ومیزان نظر نہیں آتا ہے۔

جن لوگوں نے ان اصول کو اختراع کیا ہے ان کی اسلامیت چنداں واضح وروشن نظر نہیں آتی بلکہ یہ افراد آج کل کے مغرب نواز روشن خیالوں کی مانند ہیں اگر اس ملک میں زمینی سرحدوں سے تجاوز کرنے والوں کو للکارنے، منہ توڑ جواب دینے اور ملک کو نقصان پہنچانے والی داخلی وبیرونی ایجنسیوں کے نمائندوں کو شناخت کرنے والے ہیں تو دین کے اصول وفروع میں تجاوز کرنے والوں کو بھی شناخت کرنے والے ہونے چاہئیں۔

بعض نے کہا ہے کہ پرانے افکار ونظریات کے احیاء وترقی اور عقل کو نصوص شرعی پر برتر اور مقدم رکھنے والوں کو معتزلہ کہتے ہیں، یہ لوگ یونانی، یہودی اور نصرانی فکر سے متاثر ہوکر استقلال عقلی کے قائل ہوئے تھے۔ انھوں نے کہا انسان مختار مطلق ہے وہ اپنا فعل خود انجام دیتا ہے یہ فکر معبد جہنی نے دی ہے۔ اس نے عبدالرحمٰن بن اشعث کے ساتھ عبدالملک بن مروان کے خلاف قیام کیا تھا۔ بعد میں اس کو حجاج نے قتل کیا، اس طرح یہ فکر غیلان دمشقی نے عمر ابن عبدالعزیز کے دور میں پیش کی، ہشام بن عبدالملک نے اسے قتل کیا۔ قرآن مخلوق ہے اللہ متکلم نہیں، یہ صفات زائد بر ذات ہیں یہ عقیدہ جہم بن صفوان نے اٹھایا ہے جسے سالم بن اہواز نے ۱۲۲ھ میں قتل کیا۔ اللہ کا تکلم صفت ذات نہیں، یہ جعد ابن درہم نے کہا جسے خالد بن عبداللہ قسری نے قتل کیا تھا۔

معتزلہ مامون کے دور میں انتہائی عروج پر پہنچے کیونکہ ثمامہ بن اشرس، احمد ابن ابی داؤد جیسے بنیادگزاران معتزلہ نے ان کو معتزلہ بنایا تھا۔ مامون میں موجود خوبی خود ان کی گمراہی کا سبب بنی ہے انھوں نے ہی قرآن کے مخلوق ہونے کا اعلان کیا اور اس کے مخالفین کو دردناک سزا دی، ان میں سے ایک احمد ابن حنبل ہیں۔

معتزلہ کی خدمت خلق:۔

پوری دنیا میں موجود انسانوں کو اہداف و مقاصد کے لحاظ سے تین گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں:

۱۔گروہ مہملان۔

۲۔ ہدف داران جو اپنی جگہ دو گرہوں میں بٹ گئے ہیں ایک گروہ کا کہنا ہے بہترین اہداف خدمت خلق ہے خود کو اوقیانوس انسان میں گم کرنا ہے ان سے سوال ہے اس حکم کا ماخذ کیا ہے؟ کون کہتا ہے؟ اس کے نتائج کیا نکلیں گے؟۔

۳۔سب سے بڑی خدمت علم ہے۔

۱۔ایک جماعت کی بھرپور سعی وکوشش رہتی ہے کہ خدمات خلق کی جائیں اور امت کو ان کا مرہون منت ہونا چاہیئے اور ان کی برائیوں اور خامیوں کو بھی نظر انداز کرنے پر راضی کرنا چاہیے بلکہ ان کے احسانات گننے چاہئیں۔ ان سے ان کو اتنا اختلاف ہے جتنا منصوصیوں کو زیدیوں سے اختلاف رہا ہے۔

۲۔بعض ان کی علمی خدمات کے قصیدہ خوان ہیں انہوں نے یونان، فارس، مصر وہندوستان کے علوم کو عربی میں ترجمہ کرکے اسلامی کتب خانہ کو علم کا خزانہ بنایا ہے۔

انہوں نے آیات، روایات واردہ اور آیات متشابہات کی تاویل کرکے دین میں

ضلالت اور گمراہی اور الحاد پھیلایا ہے کیا قرآن کریم نے امت کو یہ حکم نہیں دیا ہے کہ جہاں کہیں اختلاف ہو اس میں کتاب اللہ کو حکم بنائیں؟۔

۳۔انسان اللہ کا بندہ، انسان خود کو اللہ کی بندگی میں رکھے۔

معتزلہ کے طبقات:۔

۱۔معتزلہ۔بصریہ۔ضراریہ

بعض نے بعض بندوں کو اللہ سے تشبیہ دی ہے جن کا کہنا ہے اللہ بندے میں حلول ہوا ہے اس میں سبنیہ۔ بیانیہ۔ خطابیہ آتا ہے۔ مسلمانوں کو تمام اصول وفروع اسلام سے خارج کر کے صرف نام تک کفایت کرنے والے فرقوں میں مرجئہ ہے مرجئہ کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔مرجئہ خوارج

۲۔مرجئہ قدریہ

۳۔مرجئہ خالصیہ:

اس فرقے کی شاخیں ہیں:

ویونسیہ۔غسانیہ۔یومیہ۔توبانیہ۔خالدیہ۔

فرق معتزلہ : کہتے ہیں اختلاف و انتشار اور تفریق مولود جہل و نادانی ہے علم فہم وادراک،یقینیات ومحسوسات میں اختلاف وافتراق نہیں ہوتا فرق مسلمین میں سب سے زیادہ دعویٰ علم رکھنے والے فرق معتزلہ کے فرقے ہیں کیونکہ ان کے تمام اراکین وعمائدین ابتداء ہی سے اپنے دور کے علماء نوابغ تھے اس کے باوجود ان کے اندر سب سے زیادہ فرق وجود میں آئے ہیں ہر ایک اپنی جگہ اپنے دور کے نابغہ تھے اس کے باوجود ان میں بائیس فرقے پائے جاتے تھے کتاب فرق بین الفرق میں بغدادی نے معتزلہ کے ۲۲ فرقے بیان کیے ہیں ص ۱۰۷۲

۱۔الواصلیہ ۲۔العمرویہ ۳۔الھذلیہ ۴۔انتظامیہ ۵۔الاسواریہ ۶۔المعمریہ ۷۔الاسکافیہ ۸۔الجعفریہ ۹۔البشریہ ۱۰۔المردایہ ۱۱۔الھشامیہ ۱۲۔الثمامیہ ۱۳۔الجاحظیہ ۱۴۔الخابطیہ ۱۵۔الحماریہ ۱۶۔الخیاطیہ ۱۷۔اصحاب صالح قبہ ۱۸۔المریسیہ ۱۹۔ الشامیہ ۲۰۔الکعبیہ ۲۱۔الجبائیہ ۲۲۔البھشمیہ

بذات خود اس فرقے کے بارے میں شکوک وشبہات جنم لیتے ہیں بلکہ دیگران سے زیادہ شکوک وشبہات پیدا ہوتے ہیں کیونکہ یہ لوگ علماء ہیں انہوں نے سوچ سمجھ کر تفرقے کی بنیاد ڈالی ہے۔

بانیان معتزلہ:۔

عمرو بن عبید بن باب بن تمیم موالیوں میں سے تھے عمرو ابن عبید کا دادا کابل سے اسیر کر کے لائے تھے، جتنے فرقے اور بدعتیں ہیں اولا داسیران سے بنے ہیں۔کتاب اعتقادات فرق المسلمین والمشرکین تالیف فخر الدین محمد الرازی ص ۳۶ پر لکھتے ہیں ''عمرو بن عبید'' ۸۰ھ کو بلخ میں پیدا ہوا،ان کے جد کابل کے پہاڑوں سے اسیر کر کے لائے گئے تھے بہت عالم ودانشور تھے،انہوں نے حسن بصری سے فقہ وحدیث پڑھی ہے۔ابن معین نے کہا ان کی حدیث نہ لکھیں ،نسائی نے کہا متروک حدیث ،ایوب نے کہا جھوٹا ہے،ابن حیان نے کہا اہل ورع وعبادت تھے،حسن بصری سے الگ ہونے تک۔

کتاب معتزلہ ومبادی قانون قاضی دکتور احمد قریشی لکھتے ہیں ''عمرو ابن عبید'' اپنے دور کے علوم دین ودنیا دونوں کے عالم تھے لیکن کتب میں ان کے علم وافکار ونظریات دیکھنے میں نہیں آتے ، انہیں عابد وزاہد کے طور پر تعارف کرتے تھے۔عمرو بن عبید واصل بن عطا سے الگ ہونے کے بعد بھی ابوالحسن کے حلقے میں جاتے رہے یہاں تک کہ انہوں نے واصل سے مناظرہ

کیااور حسن کوچھوڑ کرواصل کی جماعت میں شریک ہوئے۔

عمائدین معتزلہ:۔

معتزلہ پرستوں ،معتزلہ مؤقر گردانوں اورانہیں تجلیل وتقدیس سے نوازنے والوں کو چاہئے کہ ان کے عقائد ونظریات کو بھی سامنے رکھیں۔علم معبود برحق نہیں علم پرستاں زیادہ تر دور عصر قدیم سے معاصر تک ملحد وگمراہ وضالی نکلے ہیں۔معتزلہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے ایمانیات قرآن کوہٹا کرعقائد عقلیات پر جاگزین کیا ہے۔معتزلہ سنہ ۱۰۰ھ سے آغاز ہوتے ہوئے سنہ ۲۵۵ھ تک اپنے عوج اقتدار پر پہنچنے اورابھی تک ان کے قصیدہ خوان ثناخوان دنیا والوں کوگمراہ کررہے ہیں۔ان کے بانیان ومبتکرین کے بارے میں کتاب ذھل الاسلام جلد۳ص ۳۷ پر احمد امین لکھتے ہیں واصل بن عطاء نے اس مذہب سازفکر کی بنیا درکھی ہے۔واصل بن عطاء کے بعد عمر بن عبید آتا ہے۔ابوالخزبن علاف اپنے دورکارئیس معتزلہ تھا،وہ موالی عبدالقیس تھے،ان کانام محمد بن حزیل علاف موالی عبدالقیس ہے وہ متولد ۱۳۵ھ میں اور ۲۳۵ھ میں خلافت متوکل کے دورمیں وفات پائی ہے۔ادیان مقالات میں اپنے دور کے استاد تھے نظام کے استاد تھے بشر بن معمر نے علاف کومنافق شہرت طلب کہا ہے۔وہ علمی حوالے کی وجہ سے واسع المعرفت تھے ،لسانی حوالے سے فصیح المنطق قوی الجدل تھے،اخلاقی حوالے سے معمہ وپیچیدہ تھے۔"نظام" ان کانام ابراہیم بن سیار ہے یہ بھی موالیین میں سے تھے،شاگردعلاف تھے،اس نے اپنے لئے ایک مذہب ایجاد کیاسنہ ۲۲۱ھ میں بغداد میں وفات پائی،نظام بہت سے عقائدفاسدہ کا حامل تھاوہ اعجازقرآن کامنکرتھا۔

اسباب تسمیہ معتزلہ:۔

معتزلہ کومعتزلہ کہنے کی وجوہات میں چند اقوال ہیں جوسب ذکرکرتے ہیں ان کوحسن

بصری سے الگ ہونے کی وجہ سے کہا ہے، جہاں حسن بصری نے ان کیلئے لفظ ''اعتزال'' استعمال کیا۔ بعض نے کہا قتادہ بن دعامہ سدوسی متوفی ۱۱۷ھ نے ان کیلئے یہ نام تجویز کیا ہے۔ تیسرا قول جنگ جمل میں علی سے الگ رہنے والوں کیلیے استعمال ہوا۔ چوتھا قول ان کو مسلمانوں سے الگ ہونے کی وجہ سے کہا۔ پانچواں قول یہ ہے کہ خود انہوں نے اپنے لئے یہ نام رکھا ہے کیونکہ وہ تردد میں بین المنزلتین کے قائل ہوئے ہیں۔

معتزلہ، شیعہ، اشاعرہ امتیاز واشتراک:۔

ان تینوں میں آپس میں کس چیز میں اشتراک ہے اور کس چیز میں امتیاز:۔

معتزلہ آزادی مطلق کے داعی ہیں لیکن لوگوں کو دھوکہ میں رکھنے کیلئے بین المنزلتین اپنائی ہے، عقل غیر محدود کے داعی ہیں۔ قرآن وسنت برائے نام ہے جبکہ اشاعرہ برائے نام پابند سنت ہیں۔ اندر سے فلسفہ کو عقل کے نام سے آسانی سے چلاتے ہیں۔ شیعہ آزادی میں معتزلہ کے حامی ہیں کیونکہ بیعت امام کے بعد حلال وحرام کی پابندی ختم ہو جاتی ہے۔ حدیث کے حوالے سے شیعہ اشاعرہ کی حدیث سازی کمپنی میں شرکت رکھتے ہیں۔ تینوں کی مشترکہ حکمت عملی امت کو اندھیرے میں رکھنے کا کھیل ہے۔

معتزلہ بمقابلہ اشاعرہ سادہ وآسان زبان میں سمجھانے کے لئے جاری سرگرمیوں سے ایک مثال پیش کریں تو کرکٹ کا کھیل ہے جہاں گیند غصے سے دوسرے کی طرف پھینکتے ہیں، اگر ہم اسے مذہبی زبان میں پیش کریں تو اسکی مثال عزاداروں کے دستہ جات ہیں جو خود کو ایک دوسرے کے مقابل میں دکھاتے ہیں حالانکہ دونوں ایک کمان سے نکلنے والے تیر ہیں۔ معتزلہ نے عقل یونانی سے شریعت کو مار مار کر زخمی کیا ہے۔ ان کے نزدیک عقل ہی شریعت ہے عقل نے قرآن اور حدیث دونوں کو معطل ومحبوس کیا ہے ان کے مقابل اشاعرہ نے اقوال وکلمات اطباء

،حکماء، بادشاہان، اصحاب، تابعین اور سلفین تک کے کلمات کو وحی گردان کر عقل کو پابند سلاسل کیا جس طرح آج کل برسر اقتدار حکمران سابق حکمران کو جیل بھیجتے ہیں۔انھوں نے خود وحی کا بھی مذاق اڑایا ہے۔

اشاعرہ نے وحی کے نام سے احادیث کے اسفار وانبار لگائے۔عقل معتزلہ کو علم کلام کے نام سے چلایا ہے کسی فرقے میں کوئی بدعت نہیں ہوگی جو دوسرے میں نہ ہو، متعہ، مہدی، تقیہ اور منصوصیت سنیوں میں دوسرے نام سے چلتی ہے دوسری اصطلاح میں جاری ہیں۔

١ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقى ابو خليل

٢ ـ موسوعة الاديان (لميسرة) دار النفائس ٣ ـ اسلام بلا مذاهب تاليف دكتور مصطفى الشكعة ٣ ـ الموسوعة الميسرة فى الاديان و المذاهب، تاليف مانع بن حماد الجهنى ٤ ـ الملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانى ٥ ـ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

٦ ـ تاريخ المذاهب الاسلاميه الامام محمد ابو زهرة ٧ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٨ ـ كتاب المقالات والفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى ٩ ـ فرق بين الفرق

۲۰۹۔معطلہ:۔

معتزلہ کا ایک نام معطلہ ہے چونکہ وہ اللہ کی نفی صفات کے قائل ہیں۔

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

۲۱۰۔المفنیہ:۔

یہ معتزلہ کی ایک شاخ ہے یہ جنت ونار کے عقیدے کے تحت کہا گیا ہے۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۱۱۔مغیریہ:۔

اتباع مغیریہ بن سعید عجلی متوفی ۱۱۹ھ کو کہتے ہیں مغیریہ کوفہ میں رہتے تھے وہ حضرت علی کی الوہیت اور تکفیر ابوبکر وعمر وسائر اصحاب کے قائل تھے وہ کہتے تھے اگر میں اور علی چاہیں تو عاد وثمود کو زندہ کر سکتے ہیں وہ اللہ کی جسمانیت کے قائل تھے۔

اللہ کی مثال اس انسان کی دیتے تھے جس کے سر پر تاج ہو، اللہ کے اعضاء وجوارح تعداد حروف ھجاء کے برابر ہیں جب اللہ نے چاہا کہ کائنات خلق کرے تو اسم اعظم بولا تو وہ تاج گر گیا پھر اپنی انگلیوں سے اپنے دوسرے بندوں کے گناہوں کو لکھنا شروع کیا جب معاصی کو دیکھا، بدن میں عرق آیا، وہ عرق جمع ہوا تو، دو دریا بنے، ایک نمکین دریا دوسرا شیریں جب دریا کی طرف دیکھا تو ایک سایہ رہ گیا اس نے سائے کو اوکھاڑ دیا، اس کی دونوں آنکھوں میں سورج اور آسمان بنے اور نمکین پانی سے کافر بنے، شیریں پانی سے مومنین بنے، محمد بن عبداللہ بن حسن نفس ذکیہ مرے نہیں وہ مکہ کے درمیان واقع پہاڑ میں قیام پذیر ہیں وہ وہاں رہیں گے جب ان کو حکم ہو گا تو وہ واپس آئیں گے زمین کے مالک ہوں گے۔رکن ومقام کے درمیان ان کی بیعت ہوگی۔(قاموس ادیان ڈاکٹر حسین علی محمد)۔

صاحب قاموس ادیان نے لکھا ہے مغیرہ بن سعید عجلی سب سے پہلا مبدع ومبتکر مذہب امامیہ ہے۔ دین اسلام میں مفاسد واباطیل بھرنے والا فرقہ ہے وہ دیگر بانیان مذہب امامیہ کا استاد ہے، وہ کثیر الجہات بدعات بنانے والوں میں سے تھا۔مغیرہ کوفہ میں خالد بن قسری

قاضی کوفہ کا موالی تھا ابو بکر و دیگر اصحاب کے کافر ہونے کا قائل تھا۔ وہ لوگوں سے کہتا تھا اگر میں یا علی چاہیں گے تو عاد و ثمود کو دوبارہ زندہ کر سکیں گے، وہ کہتا میں مردوں کو اسم اعظم سے زندہ کر سکتا ہوں۔ وہ پہلے امام محمد باقر کے پاس رفت و آمد کرتا اور بعد میں امام محمد باقر کو چھوڑ کر محمد بن عبداللہ نفس ذکیہ کے پاس گیا۔ اس نے ان کی مہدیت کا اعلان کیا اور کہا وہی مہدی ہے۔ آخر میں اس نے دعویٰ نبوت کیا کہا کہ میں ہی نبی ہوں اس کی کفریات میں سے یہ تھے:

۱۔ اللہ ایک مرد کی صورت میں ہے اس کے سر پر ایک تاج ہے۔ اس کے اعضاء و جوارح حروف تہجی کے برابر ہیں۔

۲۔ اللہ نے جب چاہا کہ کائنات کو خلق کرے تو اسم اعظم بولا اور اپنے ہاتھ سے بندوں کی معاصی و اطاعات لکھنا شروع کیا۔

۳۔ جب محمد بن عبداللہ نفس ذکیہ قتل ہوا تو اسنے کہا وہ قتل نہیں ہوا بلکہ مکہ کے راستہ میں واقع جبل طمیہ میں ہیں۔ ان کی جگہ شیطان قتل ہوا ہے۔ وہ ایک دن وہاں سے واپس آئیں گے روئے زمین پر حکومت کریں گے رکن و مقام میں اس کی بیعت ہوگی۔

(کتاب تفسیر المفسرون تالیف محمد حسین ذھبی ج ۴ ص ۴۲) مغیرہ کو خالد بن قسری نے قتل کیا تو ان کے اصحاب اور مریدوں میں اختلاف ہوا بعض نے ان کے قتل ہونے کا اعتراف کیا اور بعض مغیرہ کے کہنے پر محمد نفس ذکیہ کے انتظار میں رہے کہ وہ رجوع کریں گے۔ امام باقر کے بعد اس نے دعویٰ کیا امامت مجھ میں منتقل ہوئی ہے۔ جب یوسف بن عمر ثقفی، ہشام بن عبد الملک کے دور میں کوفہ میں والی تھے ان کو اس کی حرکات کا پتہ چلا تو انھوں نے مغیرہ کو سولی پر چڑھوایا۔ مغیرہ دعویٰ کرتا تھا اللہ نے مجھے آسمان کی سیر کرائی تھا۔ وہ کہتا تھا میں نے اللہ کو دیکھا، اس نے میرے سر پر ہاتھ رکھا ہے۔ اس نے مجھے نبی بنایا ہے۔ اس نے کہا انبیاء و رسل کا سلسلہ

جاری رہے گا جنتی وہ ہیں جو ہم سے محبت کرتے ہیں اور جہنمی وہی ہیں جن سے ہم نے دشمنی کرنے کا حکم دیا ہے۔

تمام محرمات جو شریعت میں آئے ہیں وہ سب نام ہیں ان لوگوں کے جن سے اللہ نے دشمنی رکھنے کا حکم دیا ہے اس طرح تمام واجبات ان لوگوں کے نام ہیں جن سے ہم نے محبت رکھنے کا کہا ہے۔ اُس نے اپنے مخالفین کو قتل کرنے اور ان کے مال چھیننے اور عورتوں کو کنیز بنانے کی اجازت دی۔ ان کے پیروکار گروہ خرمیہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اسکا کہنا ہے جس نے ہمیں پہچانا ان سے تکلیف ساقط ہے، اللہ نے سب سے پہلے حضرت عیسیٰ کو خلق فرمایا اس کے بعد علی کو خلق کیا ہے۔ مغیرہ کے بعد اس کا ساتھی اس کا شاگرد ابی الخطاب محمد بن ابی زینب اسدی ہے جو خود کو امام جعفر صادق کا شاگرد و دوست دار متعارف کراتا تھا۔ جب امام جعفر صادق اس کے باطل نظریات ولغویات سے آگاہ ہوئے تو آپ نے خود اس سے برأت کا اعلان کیا اور اپنے اصحاب کو بھی اس سے الگ رہنے کا حکم دیا۔

الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

فرهنك فرق اسلامی مولف د کتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

اسلام بلا مذاهب تالیف د کتور مصطفی الشکعة

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۲۱۲_مفضلیہ:۔

مفضل بن عمرو کا اتباع کرنے والوں کو کہتے ہیں جو امام جعفر صادق کی وفات کے بعد

امام موسیٰ بن جعفر کی امامت کے قائل تھے۔ان کوموسویہ بھی کہتے ہیں کیونکہ وہ امام موسیٰ بن جعفر کے مہدی منتظر ہونے کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں وہ زندان سے نہیں نکلے ہیں،غیبت میں گئے ہیں۔

مفضلیہ کے نام سے ایک اورفرقہ بھی ہے جومفصل صیرفی کے پیروکار ہیں وہ امام صادق کی الوہیت وربوبیت کے قائل ہیں اورنبوت ورسالت وامامت کے قائل نہیں۔انہوں نے ابی الخطاب سے برأت کا اعلان کیا،ان میں سے بعض کا کہنا ہے اللہ نے روح علی اوران کی اولاد کو خلق کیاپھر عالم کوان کے سپرد کیا۔

(معجم فرق اسلامیہ ص۳۴)

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

۲۱۳۔مفوضہ:۔

ان کا کہنا ہے اللہ نے محمدؐ کوخلق کیا ہے پھر پوری کائنات کی تخلیق وتدبیر ان کے سپرد کی اورمحمدؐ نے ہی کائنات کوخلق کیااللہ نے نہیں۔روح علی اورانکی اولاد کوخلق،پھرمحمدؐ نے علی کو تفویض کیااور کائنات کی تخلیق وتنظیم وانتظام وانصرام ان کے سپرد کیا ہے۔مفوضہ میں سے ایک ابومنصور عجلی مقتول ۱۲۱ھ ہے۔اس نے دعویٰ کیاامام محمد باقر نے انھیں امام بنایا ہےاورانھیں وصی بنایا ہے۔(معجم فرق اسلامی ص۲۳۵)

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۲۱۴۔مقاتلیہ:۔

منسوب ہے مقاتل بن سلیمان سے، کتاب فرق معاصر ج ۲ ص ۹۳۸ پر آیا ہے یہ مرجئہ کے اکابرین میں سے تھا یہ اللہ کی جسمانیت کا قائل تھا اس نے اللہ کے جسم کے بارے میں کہا ہے اللہ کے ہاتھ کے حساب سے سات بالشت ہے۔(معجم فرق اسلامی ص ۲۳۵)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۲۱۵۔مقبلیہ:۔

یمن میں بعض وہابیوں نے فکر البانی کا مقابلہ کرنے کیلئے مقبل بن ہادی کو اٹھایا یہ حدیث کے بارے میں بہت تشدد رکھتے ہیں۔انھوں نے عصر حاضر کے مسلمان حکمرانوں کو کافر گردانا ہے اور مسلمانوں میں ان فرقوں کو مردود وگمراہ قرار دیا ہے جو فکر جہاد رکھتے ہیں۔

دار الآثار للنشر و التوزیع ،صنعا

۲۱۶.المقنعیة:۔

ایک فرقہ حلولی کا نام ہے۔ یہ عطا مقنع الخراسانی سے منسوب ہے۔ جو ۱۶۳ھ کو مرا۔ وہ ساحر تھا، اہل مرو تھا، اس نے دعویٰ ربوبیت کیا۔اس نے کہا کہ ابو مسلم خراسانی کی روح اس میں داخل ہوئی ہے۔ بہت سے لوگوں کو اس نے گمراہ کیا۔ بہت سے لوگوں کو مار ڈالا۔اپنے چہرے پر نقاب رکھتا تھا کیونکہ چہرہ بدصورت تھا۔لوگوں کو بتایا کہ میرا نور دو مہینے کی مسافت تک جاتا

ہے۔اس کومہدی عباسی نے قتل کیا، بلکہ تندور میں ڈال کر جلا دیا تو اس کے ماننے والوں کو اس کا جنازہ تک نہ ملا۔ جب جنازہ نہ ملا تو کہا کہ اس نے آسمان پر پرواز کی ہے۔اس نے اللہ کے محرمات کو حلال قرار دیا، مردار، خنزیر، زنا کو حلال قرار دیا۔ اس نے کہا کہ وہ ایک دفعہ آدم کی صورت میں، ایک دفعہ نوح کی صورت میں، ایک دفعہ ابراہیم کی صورت میں، یہاں تک کہ محمدؐ اور علی کی صورت میں اور آخر میں ابو مسلم خراسانی کی صورت میں آچکا ہے اور کہتا تھا کہ اگر میرا چہرہ دیکھو گے تو جل جاؤ گے۔ (فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۴۶۹)

۱۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل ٤۔قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

۲۱۷۔مکاسبہ:۔

فرقہ معتزلہ ہے یہ کسب کے قائل نہیں ہیں ان کا کہنا ہے یہ دار کفر ہے۔ (معجم فرق اسلام ص ۲۳۶)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۱۸۔ملتزمہ:۔

معتزلہ کا ایک فرقہ ہے ان کا کہنا ہے اللہ ہر جگہ ہے یہ منسوب ہے عبداللہ بن احمد بن محمود بلخی معروف کعبی سے یہ متوفی ۳۱۹ھ ہے یہ شاگرد خیاط تھا (معجم الفرق ص ۱۹۹)۔
اسی کو کعبیہ بھی کہتے ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۱۹۔ملامتیہ:۔

صوفیوں کا ایک فرقہ ہے انھیں ملامتی اس لئے کہتے ہیں کہ یہ گروہ لوگوں کی طرف سے اپنے لئے سرزنش وملامت خود خریدتے ہیں کیونکہ اہل تصوف کار خیر اور اچھائی کو چھپا کے رکھتے اور لوگوں کی اچھائیوں پر پردہ ڈالتے ہیں اور ایسی ملامت ومذمت کرتے ہیں اس لئے انھیں ملامتی کہتے ہیں۔یہ خراسان میں رہتے تھے۔اپنے آپ کو اہل حق کہتے یعنی اپنے رسم ورواج میں پیروان اہل حق ہیں۔ملامتی پیروان حمدون قصاء کو کہتے ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۲۲۰۔ممطورہ:۔

اس گروہ کو کہتے ہیں جو امام موسیٰ بن جعفر کی وفات کے انکار سے نکلے ہیں۔انھوں نے کہا ہمیں پتہ نہیں آپ نے وفات پائی ہے یا نہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۲۲۱۔منصوریہ:۔

پیروان ابی منصور العجلی کو کہتے ہیں یہ کوفہ میں سکونت کرتے تھے وہ ابتداء میں امام باقر

کے اصحاب ہونے کا دعویٰ کرتے تھے امام محمد باقر نے ان سے برأت کا اعلان کیا جب امام کی وفات ہوئی تو اسنے امامت کا دعویٰ کیا جب والی عراق کو اس کے خبیث عقیدے کا پتہ چلا تو اس کو سولی پر چڑھایا۔اس نے اپنے بیٹے حسن کو جانشین بنایا اس کو مہدی عباسین نے قتل کیا، یہاں سے منصوریہ ان کے دو بیٹوں میں تقسیم ہو گئے ،منصور کے بعد ان کے بیٹے حسین کی امامت کا اعلان کیا دوسرا محمد یہ اس نے محمد بن عبداللہ کی امامت کا اعلان کیا کیونکہ اس نے کہا تھا امامت میرے پاس امانت ہے میں اس کو نہیں دے سکتا منصوریہ نے دعویٰ کیا ہے کہ جبرئیل ان کو وحی لاتا ہے اللہ نے محمدؐ کو تنزیل پر بھیجا ہے جب کہ مجھے تاویل دے کے بھیجا ہے سب سے پہلی مخلوق عیسیٰ ہے اور اس کے بعد علی خلق ہوا ہے جنت ایک مرد کا نام ہے ہمیں اس سے محبت کرنے کا حکم ہے نار ایک آدمی کا نام ہے ہمیں اس سے دشمنی کرنے کا حکم ہوا ہے دعویٰ سے ثبوت میں کہا کہ اللہ نے مجھے آسمان پر معراج کرائی ہے، میں نے اپنے معبود کو دیکھا ،معبود نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور اسنے کہا تم میری زمین پر جاؤ میری تبلیغ کرو۔

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

۲۲۲۔مہدی ومہدویت:۔

تصور مہدی کو معقول ومدلل انداز میں پیش کرنے سے عاجز وقاصر آنے کے بعد انھوں نے اس کیلئے متبادل لفظ مہدویت یعنی کسی نجات دھندہ، رہائی بخش، ہدایت کنندہ کا انتظار کرنا جو

خود اپنی جگہ حوصلہ افزاء روح افزا ہوتا ہے کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ ہمارے ملک پاکستان میں ایک نظام نامعقول ونامشروع کی امید دلانے والے اوراس کے قیام کی ضرورت پر زور ڈالنے والے آغا جوادنقوی کااصرار ہے کہ ہم مہدی کے نہیں مہدویت کے انتظار میں ہیں۔شاید ان کی نیت میں ہواگر حالات سازگار ہوجائیں تو میں خوداس کے لئے آمادہ ہوجاؤں گا، کیونکہ گزشتہ ادوار میں مہدویت کے دعویدار کا یہی سیرت ووطیرہ رہا ہے۔ آغا جواد سے یہ تصور غیر متوقع نکلا کیونکہ پندرہ فیصد کی آبادی کااسی فیصد کی آبادی پر ولایت فقیہ قائم کرنے کا داعی ہونا استبدادیت ہے۔ اس کے باوجود آپ نے مہدی سے ہاتھ اٹھا کر مہدویت کا اعلان کیا ہے۔ جب بھی ان سے مہدی کے بارے میں پرسش ہوئی تو فرمایا کہ ہم مہدی کے نہیں مہدویت کے انتظار میں ہیں یہاں سے آپ نے مہدی کے تصور میں ترمیم وتوسیع کی ہے ترمیم وتوسیع کر کے کہا ہے کہ ہم ایک ایسے نجات دہندہ کے انتظار میں ہیں کہ وہ آکر ہماری اصلاح کریں گے اس میں شرط نہیں کہ وہ کس امام سے ہو، کوئی کہتا ہے خاندان رسالت سے ہوگا، کوئی کہتا ہے یہ بھی شرط نہیں ہے کوئی بھی ہوسکتا ہے جس طرح سابق زمانے میں عراق میں ایران میں مجہول الحال ،مجہول النسب ،حتیٰ زنجیوں نے خودکو آل آل عقیل آل اطہار متعارف کر کے دعویٰ امامت کیا آل عقیل سے زنجیوں سے لوگوں نے دعویٰ مہدویت کیا ہے تعجب کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں خودکو عقل کل پیش کرنے والے امام مہدی کے نام سے کانفرنسیں اور سیمینار کرتے ہیں لیکن ان کے بارے میں کچھ کہنے سے گریز کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہتے کہ آپ کو پیدا ہوتے ہوئے فلاں فلاں عدول نے دیکھا ہے

مہدیون ایک ایسی جماعت کو کہتے ہیں جو کسی شخص کے غیاب سے آنے کا وعدہ دیتے ہیں۔ لوگوں کو انتظار کراتے ہیں اوراس کیلئے مال ودولت اور افرادی قوت جمع کرتے ہیں۔ یہ

تحریک طول تاریخ میں مختلف انداز میں چلائی گئی ہے۔بعض جگہ پاک وصاف ذوات کے دنیا سے گذرنے کے بعد مفاد پرستوں نے ان کی وفات سے انکار کرکے انکے واپس آنے کا وعدہ دے کرانکا انتظار کرایا ہے۔ یہ فکر عبداللہ بن سباء یہودی نے اختراع کی تھی۔اس نے حضرت محمدؐ اورحضرت علی کی واپسی کا کہا کہ ان لوگوں نے وفات نہیں پائی بلکہ غیبت میں گئے ہیں۔

ا۔اس طرح محمد بن حنفیہ،امام باقر،جعفر صادق،موسیٰ ابن جعفر نے از خود ایسا دعویٰ نہیں کیا ہے۔

۲۔جن افراد نے خود دعویٰ کیا ہے ان کی طویل فہرست ہے۔

ا۔ عبید اللہ مہدی مؤسس حکومت فاطمیہ نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا جو ۳۲۲ھ کو مغرب میں گزر گئے۔

۲۔ محمد احمد مہدوی نے ۱۲۶۰ھ کو سوڈان میں دعویٰ کیا (قاموس ادیان ص ۱۹۹)۔

۳۔ پرنس کریم آغا خان جو ۱۹۵۷ء میں اسماعیلیوں کا امام منتخب ہوا ہے ابھی مغرب میں مقیم ہے اسے مہدی کہتے ہیں وہ اپنا نمائندہ جماعت خانوں میں بھیجتا ہے۔

۴۔ امام حسن عسکری کے لئے ایک فرزند تصور کرکے اسے امام مہدی کہہ رہے ہیں،خلائق کو دھوکہ دے رہے ہیں۔

انہی میں سے ایک امام مہدی فرزند امام حسن عسکری مشہور کیا گیا حالانکہ امام حسن عسکری لاولد دنیا سے گذرے ہیں۔محمد بن نصیری نے لوگوں کو آپ کا وکیل پیش کیا انکا انتظار کرایا۔انکے مدمقابل میں دوسرے گروہ نے انہیں انتظار کراکے ان کے پڑوس میں واقع ایک دوکاندار روغن فروش عثمان ابن سعید،اس کے بعد ان کے بیٹے محمد ابن عثمان پھر ان کے بعد حسین بن روح علی ابن محمد سمری کو نائب قرار دے کر لوگوں سے مال جمع کیا ہے۔صاحب مفاخر اسلام نے اس

وقت دعویٰ وکالت کرنے والوں کی تعداد ۱۶ بتائی ہے، بہت سے لوگوں نے ایران وعراق میں ہر جگہ لوگوں سے انکے باب کا دروازہ کہہ کر دولت بنائی ہے۔ یہ چاروں امام مہدی کے وکیل متعارف ہوئے ہیں لیکن کسی قسم کے مسائل شرعی واقتصادی واخلاقی کا حل یا کوئی ایسی سرگرمی ان سے منقول نہیں ہے نہ ان کے علم وفضل کا پتہ ہے کہ کہاں سے پڑھا ہے اور کیا کیا پڑھا ہے۔

۱۔ کہتے ہیں امام غائب ہے۔

۲۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم امام کو حاضر وناظر سمجھتے ہیں حالانکہ جب غائب ہے تو حاضر و ناظر کیسے ہوگیا۔ کائنات میں کوئی انسان بیک وقت غائب اور حاضر وناظر نہیں ہوتا سوائے اللہ کے، جب امام کو حاضر وناظر کہتے ہیں تو یہ کفریات میں آتا ہے کیونکہ اس طرح وہ سمجھتے ہیں کہ امام اللہ ہے۔ کہتے ہیں امام غائب ہے امام کی غیبت کی ۳ صورتیں ہیں۔

۱۔ اللہ نے از روئے مصلحت وحکمت امام کو ایک عرصہ کے لئے غائب کرایا۔

۲۔ خود لوگوں سے ڈر کے از خود غائب ہوگئے۔

۳۔ لوگوں نے ان کو اغواء کر کے غائب کرایا۔

بتائیں ان تینوں میں سے کونسا مفروضہ صحیح رہے گا۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ امام کو اللہ نے غائب کیا ہے تو جس اللہ نے ان کو ہدایت دینے اور راہ راست پر لگانے کیلئے امام بنایا ہے وہ اس کو غائب کیوں کرے گا اگر ایسا ہے تو گویا اللہ نے از خود حجت کو اٹھایا ہے تو ایسی صورت میں لوگ معذور ہو جائیں گے یہ نقص ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ نے لوگوں کو گناہ وعصیان کا خود بہانا دیا ہے جب کہ یہ ممکن نہیں کہ اللہ کسی کو گناہ کا بہانہ دے اور اگلی بات یہ کہ جب اللہ نے امام کو غائب کیا ہے تو مفاد پرست اس سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے اور یہ کہ اللہ اپنی حجت کو غائب نہیں کرتا۔

۲۔ کہتے ہیں امام خود غائب ہوئے ہیں۔ آپ امام کی شرائط میں لکھتے ہیں وہ شجاعت کا حامل ہوتا ہے اس لئے وہ کسی سے خوف نہیں کھاتا۔ جب امام کسی سے ڈر جائے تو یہ طبیعی ہے لوگ ان کی اطاعت نہیں کریں گے لوگ اس کو قبول نہیں کریں گے، لوگوں نے انبیاء کو قبول نہیں کیا لیکن کوئی بھی نبی غائب نہیں ہوا بلکہ وہ اسی دنیا میں رہے چنانچہ امام کا غیبت میں جانا یہ شرائط امام کے خلاف ہے۔ امام کو غیبت میں تحفظ دینے کی مثال ایسی ہے کہ نعوذ باللہ اگر کسی ملک میں سربراہ پر لوگ ٹوٹ پڑیں تو وہ فرار ہو کر پڑوسی ملک یا کسی اور ملک میں پناہ لیتا ہے بتائیں اللہ نے جس کو حجت بنا کر بھیجا ہے اور پھر اس کو اللہ ہی نے غیب کیا ہے تو یہ نقص ہے جبکہ اللہ ہر نقص و عیب سے پاک ہے اگر کسی اور نے غیب کیا تو بتائیں وہ کون ہے۔

مہدویہ:۔

فرہنگ فرق اسلامی ص ۴۳۲ یہ گروہ عبید اللہ مہدی فاطمی کے امام مہدی ہونے کے معتقد ہیں کہ وہ امام مہدی ہے وہ ۳۲۲ھ کو مرا ہے۔

مہدی و مہدویت:۔

کلمہ مہدی حسب قوائد لغت عرب ہدایت شدہ وہدایت یافتہ کو کہتے ہیں۔ لیکن فرقہ باطنیہ نے اپنی صفت اصطلاح کے تحت کسی غائب وناديدہ وغیر مرئی غیب سے ہدایت کرنے والے یا ہدایت کرنے کیلئے آنے والے کو مہدی کہا ہے لیکن وہ کون ہوگا، کب آئے گا، اس میں اہل باطنیہ بہت اختلاف نظر رکھتے ہیں۔

۱۔ اس شخص کیلئے کہا ہے جو لوگوں کے درمیان میں تھے ان کے حضور میں وفات پائی ہے لیکن انہوں نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ یہ وفات نہیں پائے ہیں، یہ مرنے والے نہیں ہیں، یہ دوبارہ آئیں گے، اس قسم کے مہدی کی فہرست بہت لمبی ہے۔ تاریخ فرق میں ایسے افراد

کے نام بہت آئے ہیں اس سلسلے میں حضرت علی سے لیکر محمد حنفیہ، ابو ہاشم، امام محمد باقر، امام جعفر صادق، اسماعیل بن جعفر صادق، نسل خاندان رسالت سے، علوی سے، حسنی سے، حسینی سے عام آدمیوں سے مجرمین اور بہت سوں کا نام آتا ہے۔

۲۔ کسی نے پیدا ہو کے لمحہ بھر کیلئے بھی نہیں دیکھا ہے، کسی نے دعویٰ نہیں کیا کہ ہم نے دیکھا ہے اور اب وہ غیبت میں گئے ہیں۔ امام حسن العسکری لا ولد تھے آپ کی وفات کے بعد آپ کے عقیدت مند پندرہ فرقوں میں بٹ گئے۔ ان میں سے ایک محمد بن نصیری نمیری نے دعویٰ کیا تھا کہ آپ کے ایک فرزند تھے جس کا میں وکیل ہوں یہ دعویٰ آخر میں ناکام ہوا، امام مہدی کے تصور کو پذیرائی نہیں ملی گرچہ بعض نے ان کی نیابت کا دعویٰ کیا۔ یہاں تک کہ ۳۸۱ھ میں شیخ صدوق نے اس کے وجود ہونے کا دعویٰ کیا اور امام بارہ ہونے کی حدیث مرسل پیش کی لیکن وہ کب ظہور ہونگے اس کے بارے میں اقوال کثیر الاضطراب ہیں اب تک بہت سے بلکہ سینکڑوں مہدی ظاہر ہوئے ہیں بہت سے میدان جنگ میں قتل ہوئے ہیں بعض کو گرفتار کر کے سزائے موت دی گئی ہے، گولیوں سے چھلنی کیا ہے، کوئی زندان میں مرے ہیں، انقلاب اسلامی ایران میں جو امام مہدی کے منتظر ہیں انہوں نے بہت سے مہدی مارے ہیں، بہت سے مہدی ان کے زندانوں میں ہیں، معلوم نہیں ہوا اصلی مہدی اور جعلی مہدی کی شناخت کیا ہے انہوں نے کیسے پہچان لیا ہے کہ یہ جعلی مہدی ہے؟ مہدی کے بارے میں تضاد گوئیوں میں بہت سوں نے دعویٰ کیا ہے کہ ہماری امام مہدی سے ملاقات کا سلسلہ جاری ہے۔ بہلول عاقل دعویٰ کرتے چلے گئے امام مہدی سے ملنے اور ملاقات کرنے والے، آغائے بہجت نے بہت دولت بنائی لیکن نہیں سنا کہ انقلاب اسلامی کے دعویدران نے کبھی ان سے باز پرس کی ہو کہ یہ آپ کہاں سے بتاتے ہیں کہ آپ امام سے ملے ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

العقائد الفلسفیه المشترکه بین الباطنیة تالیف دکتور محمد سالم اقدیر

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۲۲۳۔میمیہ:۔

یہ غلات علبائیہ کا ایک شاخہ ہے جوحضرت محمدؐ وعلی دونوں کی الوہیت کے قائل ہیں۔(معجم فرق اسلامی ص۲۴۴)۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

"حرف نون"

۲۲۴۔نابتہ:۔

نابتہ حشویوں کا ایک گروہ ہے جنہوں نے دین میں عجیب وغریب بدعتیں پیدا کی ہیں حافظ نے ان کے بارے میں چند صفحات لکھے ہیں اس میں انہوں نے ان کو رافضہ سے منسوب کیا ہے۔(معجم فرق اسلام ص۲۴۳)۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۲۵۔ناصبیہ:۔

ناصبیہ اس گروہ کو کہتے ہیں جو علی سے دشمنی رکھتے ہیں۔سب سے پہلے علی سے دشمنی کرنے والے اکثر لوگ خوارج تھے۔ناصبی کا ایک اور فرقہ بھی ہے یہ تین خلفاء پر سبّ کرتے ہیں اور سب نہ کرنے والے سے عداوت رکھتے ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنگ فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۲۶۔ناصریہ:۔

یہ پیروان ناصرخسرو شاعر فارسی ہیں جو داعی فاطمیہ تھے یہ ۳۹۴ھ میں بلخ میں پیدا ہوئے تھے۔

فرهنگ فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب،تالیف مانع بن حماد الجهنی

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۲۲۷۔ناکثیہ:۔

قدریوں کاایک گروہ ہےان کا کہنا ہےاگرکسی نے رسولؐ اللہ سے بیعت توڑی توان پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ناکثی حضرت علی کی بیعت توڑنے والوں کوبھی کہتے ہیں۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

الموسوعة المیسرة فی الادیان و المذاهب،تالیف مانع بن حماد الجهنی

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۲۲۸۔ناووسیہ:۔

یہ اتباع عبداللہ بن ناووس والوں کوکہتے ہیں ناس مصر میں ایک گاؤں کانام ہے۔انہوں نےعلی کوافضل امت قرار دیاہےان کا کہنا ہے کہ اگرکسی نے کسی کوعلی پر برتری دی تووہ کافر ہے وہ علی وحسن وحسین علی بن حسین محمد باقر جعفرصادق تک کو مانتے ہیں۔ان کے نزدیک امامت امام جعفرصادق پرختم ہوئی ہے۔ان میں سے بعض نے کہا علی باقی ہیں وہ ایک دن زمین شق کرکے نکلیں گے۔(معجم فرق الاسلامی ص۲۴۴)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

۲۲۹۔نجاریہ:۔

فرہنگ فرق اسلامی ص ۴۳۸ یہ غلاۃ شیعہ کا ایک گروہ ہے یہ یمن اور ہمدان میں رہتے تھے یہ ابوالقاسم نجار کی الوہیت کے قائل ہیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۲۳۰۔نخلیہ:۔

فرہنگ فرق اسلامی مؤلف جواد مشکور ص ۴۳۱ نخلی شمال افریقہ کے مرکز میں مطیطہ میں رہتے تھے ان کا عقیدہ ہے کہ امامت امام حسن کی اولاد میں سے ہوگی ان کی نماز عام مسلمانوں کی نماز جیسی نہیں ہے۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۲۳۱۔نزاریہ:۔

اسماعیلیہ کا ایک شاخہ ہے،نزار فرزند بزرگ مستنصر باللہ متوفی ۴۹۰ھ سے منسوب ہے اس گروہ کی رہبری حسن بن صباح حمیری متوفی ۵۱۸ھ کرتے تھے۔اس فرقے کو حشاشیون بھی کہتے ہیں، یہ گروہ فارس کے صوبہ قزوین میں سو سے زائد قلعات محکم میں رہتے تھے ،جہاں

انہوں نے جہنم حور وغلمان بنا کے رکھے تھے۔ اپنے مذہب کی دعوت دینے کیلئے یہاں خوبصورت جوان لڑکیاں، لڑکے دکھاتے تھے کہتے تھے جنت یہی ہے ان قلعوں کو قلعہ الموت کا نام دیتے تھے۔ ''قلعہ'' پہلوی زبان میں جائے آموزش کو کہتے ہیں، ''الموت'' عقاب کو کہتے ہیں یہاں'' کیا بزرگ'' نے تنسیخ شریعت کا اعلان کیا تھا انہوں نے کہا قیامت صغریٰ برپا ہوگئی ہے، تکالیف شرعی ساقط ہوگئی ہیں۔ ہلاکو نے ۶۵۵ھ کو اس قلعہ پر حملہ کیا اسماعیلیوں کا قتل عام کیا ان جگہوں پر قبضہ کیا، اس کے بعد اسماعیلی دوبارہ روپوش ہوگئے۔ یہاں تک کہ ۱۲۹۸ھ میں دوبارہ آغا خان نے برطانیہ کی پشت پناہی میں اس گروہ کی رہبری کی ہے تفصیل آغا خان میں دیکھیں۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیة تصنیف الدکتور شوقی ابو خلیل

۲۳۲۔ نصیریہ:۔

یہ اہل حدیث کا ایک فرقہ ہے ان کا عقیدہ نیم قرآن مخلوق ہے۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۳۳۔ نصیریہ:۔

نصیریہ کے بانی محمد ابن نصیر نمیری خلق اثنا عشری ہے۔

صاحب کتاب الفرق وعقائد ص ۱۸۸ پر لکھتے ہیں یہ محمد بن نصیر نمیری سے منسوب ہے جو کہ ۲۷۰ھ کو مرے تھے۔ صاحب کتاب ملل ونحل فرق وعقائد نقل کرتے ہیں ان کے عقائد نصاریٰ کی ثالوث مانند ہیں جس طرح عقائد نصاریٰ کا عقیدہ ہے کہ اب، ابن، روح القدس

تینوں مل کر اللہ بنتا ہے عقائد نصیری ''ع م س'' سے رمز کرتے ہیں۔ معنی ''ع'' سے مراد علی بن ابی طالب ہے، ''م'' سے مراد محمدؐ ہے، ''س'' سے مراد سلمان فارسی ہے۔ ان کا عقیدہ تینوں سے مرکب ہے، مرکزیت علی کو حاصل ہے، علی ہی اللہ ہے، اس طرح ان کا عقیدہ ہے علی نے محمدؐ کو خلق کیا ہے، محمدؐ نے سلمان کو خلق کیا ہے، سلمان نے ایتام خمسہ کو خلق کیا ہے، ایتام خمسہ سے مراد مقداد بن کندی، ابوذر الغفاری، عبداللہ بن رواحہ، عثمان بن مطعون، قنبر بن کادان ہیں۔ رب الناس خالق انسان ہے، ''ابوذر غفاری'' موکل کواکب ونجوم ہے، ''عبداللہ بن ارواح'' موکل ارواح ہے۔ روح العبادات ان پانچ کی معرفت ہے، معرفت عبادت کی جگہ لیتی ہے، معرفت کے بعد باقی تکالیف ساقط ہو جاتی ہیں۔ ان کے نزدیک ملجم مرادی محترم ہے کیونکہ اس نے الوہیت کو جسم ناسوت سے رہائی دی ہے، لہٰذا یہ ملجم مرادی کو لعن کرنے والوں کو قصوروار ٹھہراتے ہیں۔ علی نے رہائی ملنے کے بعد چاند میں سکونت اختیار کی ہے، رعد ان کی آواز ہے، برق ان کی چیخ ہے، بعض کی نظر میں وہ سورج میں ساکن ہیں ان کے عقائد میں سے تناسخ ارواح ہے۔

محمد بن نصیر نمیری امام حسن عسکری کے اصحاب میں سے تھا۔ امام حسن عسکری لا ولد گزرے تو یہاں سے جانشینیٔ امام حسن عسکری کے بارے میں اختلاف ہوا یہاں تک کہ شیعہ، سعد اشعری اور نوبختی کی نقل کے مطابق ۱۵ فرقوں میں تقسیم ہو گئے، ان میں محمد بن نصیری ایک تھا، اس نے دعویٰ کیا امام حسن عسکری کا ایک بیٹا ہے جو پیدا ہوتے ہی غائب ہو گیا، میں خود ان کا باب ہوں، لوگوں نے اس کے باب ہونے کو مسترد کیا۔ فرزند ہونے کو تسلیم کر کے امام حسن عسکری کے پڑوسی عثمان بن سعید کو باب قرار دیا تھوڑا عرصہ گزرنے کے بعد محمد بن نصیر نے امام حسن عسکری اور ان کے فرزند دونوں سے انکار کر کے امام علی ہادی کی الوہیت کا دعویٰ کیا اور خود ان کی طرف سے مبعوث برسالت ہونے کا دعویٰ کیا۔ نیز وہ امام عسکری وامام مہدی دونوں کی

امامت کا منکر ہوگیا محمد نصیر کے ماننے والے چار گروہوں میں تقسیم ہوگئے۔

حیدریہ: یہ نسبت حضرت علی سے ہے۔

شمالیہ: یعنی حضرت علی سورج میں بیٹھے ہیں۔

کلازیہ: علی چاند ہیں۔

غیبیہ: اللہ ظہور ہونے کے بعد غیب ہوگئے ہیں۔

پھر دعوائے نبوت کیا پھر دعوائے الوہیت کیا۔اس نے کہا رب علی الھادی ہیں،ارواح تناسخ کرتے ہیں پھر کہا میں اللہ کی طرف سے مبعوث رسول ہوں۔انھوں نے علی بن محمد بن رضا کو بھیجا تھا وہ امام حسن عسکری کی وفات کے منکر تھے۔وہ تمام محرمات کے مباح کا قائل اور علی کی الوہیت کا قائل تھا۔نصیری کہتے ہیں حضرت علی آسمان وزمین کی خلقت سے پہلے تھے۔وہ اپنا تمام کفر والحاد پھیلا رہے ہیں۔(معجم فرق اسلامی ص ۲۴۹)

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل

فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تاليف شريف يحيى الامين

قاموس المذاهب و الاديان ،اعداد حسين علی حمد

الملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانی

تاريخ المذاهب الاسلاميه الامام محمد ابو زهرة

العقائد الفلسفيه المشتركه بين الباطنية تاليف دكتور محمد سالم اقدير

۲۳۴۔نظامیہ:۔

یہ معتزلہ کا ایک فرقہ ہے جو منسوب بہ ابراہیم بن یسار بن ہانی نظامی متوفی ۲۳۲ھ ہے۔

یہ ابو ھذیل علاف کا بھانجا تھا، بہت سے افکار فاسدہ رکھتا تھا، قرآن کی تحدی کا منکر تھا استاد جاحظ تھا۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

قاموس المذاهب و الادیان ،اعدادحسین علی حمد

الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

۲۳۵۔نعمانیہ:۔

یہ پیروان ابوجعفر محمد ابن نعمان احول ہیں۔یہ معروف ہیں مومن الطاق سے۔(فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۴۴۶)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

۲۳۶۔نعمت الٰہی:۔

یہ صوفیوں کا ایک فرقہ ہے۔یہ منسوب ہے شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی سے۔یہ آٹھویں صدی ہجری میں ابھرے۔(فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۴۴۶)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۳۷۔نعیمیہ:۔

یہ فرقہ زیدی سے ہیں۔ یہ پیروان نعیم ابن یمان ہیں۔(فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۴۴۷)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۳۸۔نفاذشریعت محمد:۔

یہ ایک فرقہ ہے جو پاکستان کے صوبہ کے پی کے میں عہد قریب میں وجود میں آیا ہے جس کی بنیاد صوفی محمد نے رکھی ہے۔اس نے دیگر فرقوں سے ہٹ کر تطبیق شریعت اسلامی ایک نئے اختلاف کی بنیاد رکھی ہے۔وہ ماہ رمضان میں روزہ رکھنے اور کھولنے میں یہاں کے مسلمانوں سے پہلے رکھنے اور پہلے کھولنے کا حکم دیتے آئے ہیں،ان کی روزہ پہلے رکھنے یا پہلے کھولنے کی سند شرعی ابھی تک سامنے نہیں آئی ہے لیکن فلسفہ وحکمت فرقہ سازی کے تحت انہوں نے مسلمانوں میں اختلاف پھیلانے میں اپنا نام درج کرایا ہے۔اجرہ علی مفرق جماعۃ المسلمین ہوں گے۔

۲۳۹۔نفیسیہ:۔

یہ امامیہ کا ایک فرقہ ہے۔جو امام حسن عسکری کے بعد وجود میں آیا ہے۔ان کو نفیسیہ کہنے کی وجہ میں لکھتے ہیں کہ یہ امام علی ہادی کے فرزند محمد بن علی کے غلام کا نام ہے،انہوں نے امام علی ہادی کے بعد جعفر کی امامت کا اعلان کیا تھا۔ان کے پاس موجود تمام آثار امامت علی ہادی کی وفات کے بعد جعفر بن علی کو دیئے۔اور جعفر کے بارے میں کہا جعفر حضرت علی سے بھی افضل و برتر ہے۔(معجم فرق اسلام ص ۲۵۳)

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۲۴۰۔نقش بندیہ:۔

یہ شیخ بہاؤالدین محمد بن محمد بخاری سے منسوب ہے جن کو شاہ نقش بند کہتے تھے،یہ فارس

ہند میں پھیلے ہوئے ہیں۔ ان کا ایک گروہ ثوابین ہے جو طریقہ نقشہ بندی پر چلتے ہیں ان کو قبصیات کہتے ہیں، یہ وحدت وجود اور حلول کے قائل ہیں۔

موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

فرهنك فرق اسلامی مولف دكتر محمد جواد مشكور

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل

۲۴۱۔نوربخشیہ:۔

(لغت دہ خدا ج ۱۴ ص ۱۷۷) یہ فرقہ منسوب بہ محمد بن عبداللہ خراسانی متخلص بہ نوربخشی ،اس کا شمار نویں صدی کے عرفاء میں ہوتا ہے۔۷۹۵ھ کو قصبہ خراسان میں پیدا ہوئے اور تحصیلات ابتدائی حوزہ درس ابن حلی سے حاصل کیں۔ وہ شاہ رخ مرزا کے عتاب میں آنے کے بعد روپوش ہوگئے۔شاہ رخ کے مرنے کے بعد ۸۵۰ھ کو رے' آئے۔ ۸۵۰ھ کو قریہ سولقان میں وفات پائی، وہ ہمیشہ سیاہ لباس پہنتے تھے۔کتاب پاکستانیکا تالیف سید قاسم محمود ص ۱۴۱ پر کلمہ چپلو کے بارے میں لکھتے ہیں ۷۸۶ھ کو سید علی ہمدانی کشمیر سے بلتستان آئے اور چپلو کے بت پرست راجوں اور عوام نے ان کے ہاتھوں اسلام قبول کیا۔وہاں ایک خانقاہ بنام پنچتن سید علی ہمدانی میر سید نوربخش میر شمس الدین عراقی کے نام سے موجود ہے۔

یہاں کے باشندے خود کو پیروان سید محمد نوربخش کہتے ہیں، خود سید محمد نوربخش شاگرد سید علی ہمدانی تھے جن کے ہاتھوں وہ مسلمان ہوئے ،اس فرقہ کو ان سے منسوب نہیں کیا۔منسوب سید محمد نوربخش سے کیا جو کہ ہمدانی کا شاگرد تھا۔سید علی ہمدانی کا فرقہ نوربخش پاکستان ہندوستان اور ایران میں پایا جاتا ہے۔لیکن سید محمد نوربخش کی بلتستان آمد کا کہیں ذکر نہیں ملتا ہے۔سید محمد نوربخش کی ایک کتاب فقہ احوط کے نام سے نوربخشیوں میں چل رہی ہے ان سے ٹوٹنے والوں نے

کہا کہ تقلید زندہ کی ہوتی ہے اس کو بنیاد بنا کر وہ ان سے الگ ہو گئے، حالیہ چند سالوں میں ان سے ایک اور گروہ صوفیہ نور بخشی کے نام سے الگ ہو گئے۔ یہ تینوں تقالید مردہ کرتے ہیں، تینوں صوفی ہیں لیکن تینوں تقلید مردہ اور صوفی کو بنیاد بنا کر لڑتے رہتے ہیں۔ حوزہ علمیہ قم سے فارغ روشن خیال افاضل ان میں حصہ لیتے ہیں۔ یہ تقلید میت کرتے ہیں۔ جو زندہ کی تقلید کرتے ہیں ان کے مجتہدین مردوں کی تقلید کرتے ہیں حالانکہ پوری امت مسلمہ تقلید میت میں ہے عصاء اجتہاد و تقلید امت مسلمہ کے سر پر لٹکا ہوا ہے دونوں گروہ فیض قرآن سے محروم ہیں۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقی ابو خليل

"حرف واو"

۲۴۲۔وحدت ادیان:۔

موسوعہ المیسر ہ ۱۱۶۵ پر آیا ہے یہ ایک تحریک ماسونیہ ہے یہ دین اسلام کے خاتمہ کے لئے تھی، جس میں تمام ادیان کو ایک عنوان کے تحت جمع کرنا ہے۔اس کے لئے مختلف عناوین انتخاب کیے دین عالمی، دین ابراہیم، وحدت اسلام ویہود ونصاریٰ، ان کا مقصد اہداف اسلام کو جال ماسونیہ میں پھنسانا ہے چنانچہ انہوں نے یہود ونصاریٰ ومجوس حتیٰ ہندو مسلمان سب کے لئے ایک مشترک عبادت گاہ کا انعقاد کیا تھا۔

دعوت اتحاد بین الاسلام ونصرانیہ کی مہم رشیا کے عالمی طاقت بننے کے بعد یورپ نے مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لیے شروع کی تھی۔اس میں ناکامی کے بعد مباحث بین الادیان دعوت گاندھی سے لے کر دعوت انسان پرستی تک چلی ہے۔یہ تحریک بیسویں صدی کے آغاز سے شروع ہو کر ابھی تک جاری ہے یہ نصرانیوں اور یہودیوں کا منصوبہ رہا ہے، انہوں نے اس کاوش سے اپنے اہداف کے حصول میں بہت کامیابیاں حاصل کی ہیں۔

اتحاد بین المذاہب کی بات کرنے والوں میں جمال دین افغانی، محمد عبدہ اور علامہ اقبال کا نام آتا ہے۔اس کے بعد تقریب بین المذاہب شروع ہوئی پھر اتحاد مسلمین بمعہ سیکولران کے لئے بعض شخصیات سرگرم نظر آنے لگیں۔ جب شکار چی شکار کے لئے نکلتے ہیں تو اگر ہرن نہ ملے تو چڑیا شکار کر کے آتے ہیں، کچھ نہ کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔

اتحاد یہ بین المسلمین کے نام سے بہت سی جماعات مختلف کلمات سے اپنا تعارف پیش کرتی آئی ہیں مثلاً ہمارے پاکستان میں جہاں تک میری اطلاع ہے تحریک اتحاد اسلامی، وحدت مسلمین، ملی یکجہتی کونسل، مجلس عمل، اور علماء متحدہ محاذ اپنے لئے کچھ لینے کی خواہش رکھتے

ہیں۔علماء،سکالرزاور مفاد پرست شخصیات اس اتحاد کیلئے سعی لا حاصل کرتی رہتی ہیں،جبکہ یہی عمائدین پہلے امت میں شگاف وفرقہ واریت کے لئے پھونک مارتے تھے،وہی اب اتحاد کے داعی بنے ہیں۔فرقوں نے ہی امت اسلامیہ کی وحدت میں شگاف ڈالا ہے جب تک یہ شگاف ختم نہیں ہوگا وحدت قائم نہیں ہوسکتی ہے۔فرقہ سازوں نے اسلام میں جو کفریہ اضافہ کر کے فرقے ایجاد کئے تھے وہ اس اضافہ سے دست بردار ہونے کیلئے جرأت وشجاعت نہیں رکھتے ہیں ۔تقریباً ۹۰ سال سے اتحاد کی یہ کوششیں جاری ہیں ابھی تک کامیابی دور دور تک نظر نہیں آتی ہے۔

امت مسلمہ میں اٹھنے والا اتحاد بین المسلمین یا بین المسالک ہم آہنگی اسلام ومسلمین کیلئے نہیں بلکہ وحدت ادیان والوں کا جال شیطان ہے۔

جس طرح شیطان نے اللہ کو دھمکی دی تھی کہ میں تیرے بندوں کو ہر طرف سے گھیر لوں گا اور انھیں مومن ہونے نہیں دوں گا (اعراف۔۱۷) اسی طرح امت میں فرقے بنانے والے باطنیہ ماسونیہ امت کو ایک ہونے نہیں دیں گے۔وہ مختلف شکل ورنگ ولباس میں نمودار ہوتے رہیں گے ،لہٰذا تحریک اتحاد یا تقریب بین المذاہب یا وحدت مسلمین یا بین المسالک ہم آہنگی ان شیاطین کی واردات کی شکلیں ہیں۔

اس سلسلہ میں قائم کاوش وکوشش مفاد پرستوں کے حق میں ہونے کے بہت سے قرائن و شواہد پائے جاتے ہیں۔ جتنے بھی داعیان اتحاد ہیں وہ جس لباس میں بھی ہوں وہ اس ملک میں نظام اسلامی کے مخالف ہیں انہوں نے انتہائی صراحت سے کہا ہے کہ وہ شریعت بل نافذ نہیں ہونے دیں گے، کیونکہ وہ اپنے دم بریدہ،سر بریدہ،کمر خمیدہ تصور اسلامی کے داعی ہیں کوئی کہتا ہے سعودی نظام نافذ نہیں ہونے دیں گے دوسرا کہتا ہے ایرانی نظام نافذ نہیں ہونے دیں

گے۔کوئی کہتا ہے داڑھی والوں سے اتحاد نہیں ہوسکتا اور کوئی کہتا ہے گھوڑے والوں سے اتحاد نہیں ہوسکتا ہے۔

اسلام عزیز کا مسخرہ واستہزاء کرنے والے آل بھٹو (پیپلز پارٹی) کے اتحادی ہیں۔جس جس کے سر پر ہاتھ رکھیں گے وہ سیکولرازم کا داعی نکلے گا۔وہ جس شکل وصورت میں ہوں وہ اسلامی نظام کے داعی نہیں ہوں گے۔ان میں سے کوئی ایک شخص دکھائیں کہ جو اسلامی نظام کا داعی ہو اور ملک میں سیکولرازم کا مخالف ہو،نہیں ملے گا،سیکولرزم کفر ہے کفر اور اسلام میں اتحاد ناممکن ہے۔

بین المذاہب ہم آہنگی کی تحریک چلانے والوں کی پشت پر اور آگے یا وسط میں عالمی حقوق انسانی کے ادارے سرگرم ہیں۔ان کے عزائم میں ہے کہ پوری دنیا میں اسلام سمیت دینی تصور کو صفحۂ ہستی سے مٹادیا جائے۔اس کی خاطر وہ ایک طویل عرصے سے مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کررہے ہیں۔انھوں نے مسلمان ممالک میں کمیونسٹ وسیکولر احزاب اور قوم پرست احزاب قائم کئے ہیں۔قوم پرستی کو ہوا دینے والے یہی لوگ ہیں۔یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے چنانچہ ہمارے ملک میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایم کیو ایم جس نے یہاں قوم پرستی کو اٹھایا اور بڑی طاقتور قوم ابھر کر سامنے آئی،انھوں نے پاکستان کے وجود کو چیلنج کرنے کے علاوہ امت اسلامی کو بھی چیلنج کرنا شروع کیا تھا۔انھوں نے قادیانیت کی حمایت،کبھی عالمی صوفی ازم کبھی آغا خانی اور کبھی کمیونزم کی تحریک چلائی اور اس حوالہ سے انھیں ہندوستان کی حکومت کی طرف سے بھی تعاون رہا ہے،البتہ اس میں یورپ وامریکہ والوں کی مادی مدد ہونا قرین قیاس ہے ممکن اسلامی ملکوں میں اٹھنے والے فسادی لشکر کو ان کی پشت پناہی حاصل نہ ہو لیکن ان کی طرف سے سیاسی واجتماعی تعاون سب کے سامنے ہے۔حقوق انسانی کے تحفظ کے نام سے این جی اوز نے

جہاں جہاں حزب بنائے وہاں انھوں نے احزاب کے ذریعے نئے فرقے ایجاد کیے یا تخریبی قوتوں کو فساد پر اکسایا اور تفرقہ پیدا کیا ہے مثلاً با بیت، بہائیت ، قادیانیت ،احمدیت اور پرویزیت سب انہی کی اولاد ہیں۔حقوق انسانی کو پامال کرنے ،انھیں ٹکڑے ٹکڑے کرنے اورحقوق انسانی کے نام سے اسلام کے خلاف قساوت وشقاوت دکھانے والے یہی لوگ ہیں۔

مسلمان ان پر کیسے بھروسہ واعتماد کر سکتے ہیں۔وہ جہاں کانفرنس کا انعقاد کرتے ہیں وہاں ان کے ریزہ خواران ان کے طوطی کو ہی بلاتے ہیں چنانچہ روزنامہ دنیا بروز جمعرات ۱۶ ذو الحجہ ۱۴۳۶ھ ص ۸ پر آیا ہے انسانی حقوق کمیشن نے چالیس سے زائد علماء کو بین المذاہب ہم آہنگی کی مشاورت کے لئے مدعو کیا تھا۔اس میں علماء کو ان کی تجاویز کی روشنی میں وہ مسائل حل کرنے کیلئے بلایا تھا، جو ان کے اہداف میں رکاوٹ تھے۔انھوں نے الٹی سیدھی اور نا قابل عمل تجاویز پیش کی ہیں اس سلسلہ میں دو تجاویز لمحہ فکریہ اور قابل غور ہیں۔

دارالعلوم حقانیہ کے مولانا اسرار مدنی نے کہا کہ فرقوں میں ہم آہنگی وقربت موجود ہے، پاکستان میں دیوبند مدارس میں شیعہ اور بریلوی مصنفین کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں۔آپ سے سوال ہے شیعہ اور بریلوی دیوبندیوں کے سخت خلاف ہیں وہ ان کو وہابی کہتے ہیں۔ان دونوں نے فیصلہ کیا ہوا ہے کہ جو عمل دیوبندی کرتا ہے وہ ہمیں نہیں کرنا ہے لہٰذا اگر یہ دعویٰ سچ ہے تو ان کا مطالعہ ہم آہنگی کے لئے نہیں بلکہ مناظرانہ رد کیلئے ہوگا۔

ایک طویل عرصہ سے مسلمانوں میں اتحاد مذاہب کے نام سے کانفرنسیں ہوتی رہی ہیں۔بہت سے سادہ عوام جو اس کے پس منظر کا علم نہیں رکھتے ہیں، وہ خوش فہمی میں رہتے ہیں کہ ان اجتماعات کے ذریعے ہمارے معاشرے میں بھڑکتے ہوئے شعلۂ فرقہ واریت کی آگ بجھ جائے گی۔یہ ایک وہم اور خام خیال ہے فرقے کبھی متحد نہیں ہو سکتے ہیں، کیونکہ فلسفہ فرقہ شگاف

پر قائم ہے جو کہ اتحاد کے خلاف ہے۔فرقوں میں اتحاد کی دعوت صوفیوں،غریب نواز،مجد دین اورمغربیوں کی ایجادواختراع ہے،کیونکہ ان کامقصد فرقوں کومتحد کرنا نہیں بلکہ ان کا مقصد وہی ہے جسے یہاں کے سیکولر حضرات اٹھاتے رہتے ہیں یعنی ''لبرل ازم'' یا یہ اندر کی خبر حاصل کرنا چاہتے ہیں تا کہ لا دینوں کے لئے راہ ہموار کرنا آسان ہو جائے۔ عالم اسلام میں اس وقت داعیان اتحاد کثیر تعداد،انواع اقسام اور مختلف العزائم والمنویات پائے جاتے ہیں۔کلمہ اتحاد ان کلمات میں سے ہے جو سماعت میں جاذبیت اور کشش رکھتے ہیں لیکن یہ اندر سے خبث وخیانت ،رجاست ونجاست اور الحاد وشرک ونفاق کے حامل ہوتے ہیں۔ یہ اتحاد اسلام و مسلمین کی خاطر نہیں اپنے مفادات کی خاطر ہوتا ہے اس کے اصلی بانیوں کا جوڑ کفر والحاد،صیہونیوں اور صلیبیوں سے ملتا ہے۔ کتاب موسوعہ میسرہ صفحہ ۹۴۳ پر آیا ہے کہ یہ اتحادیات ملحدین کیلئے عالم اسلام میں داخل ہونے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔

اتحاد فلسفی وعرفانی:۔

کتاب موسوعۃ فی الادیان والمذاہب ص ۹۴۳ پر آیا ہے اتحاد کی چند صورتیں ہیں ایک اتحاد بین خالق ومخلوق آیا ہے ان کا کہنا ہے ''لا وجود فی الکون الا اللہ ''۔اس اتحاد کی دو صورتیں ہیں،ایک مخلوق عروج کرتے کرتے فنائے فی اللہ ہوتی ہے اپنا وجود ختم کر لیتی ہے دوسرا اللہ اپنی الوہیت سے تنزل کر کے اپنے مقرب بندے میں حلول ہوتا ہے، دونوں صورتوں میں خالق ومخلوق میں ایک ختم ہو جاتا اور ایک رہتا ہے،یا اللہ ہے کوئی مخلوق نہیں تو کیسے پتہ چلے گا کہ اللہ ہے یا مخلوق ہے اللہ نہیں۔ جبکہ ان کا کہنا ہے کہ کائنات میں صرف ایک ہی وجود ہے جو کہ اللہ ہے یا یہ داعی ہے، اس صورت میں اللہ نہیں ہوگا صرف یہی داعی ہوگا اگر ایسا ہے تو اتحاد یا اختلاف کرنے والا کون ہوگا۔اس سلسلہ میں ہندوؤں کی کتاب کو مصدر اولیٰ قرار دیا جاتا ہے،

جیسا کہ ڈاکٹر محمد ضیاء الدین اعظمی نے اپنی کتاب فصول فی ادیان الھند میں اس کو فکر ہندو کہا ہے۔اس کتاب میں یہ نکات ترتیب دیئے گئے ہیں۔

اللہ خود ہدایت خلق کے لئے بشر میں حلول کرتا ہے اس کو وحدت الوجود یا حلول اللہ در مخلوق کہتے ہیں، اکثر وبیشتر فرق اس فلسفہ کو فروغ دینے کے لئے وجود میں آئے ہیں، اس فلسفہ کے تحت احکام شریعت کو ساقط کیا گیا ہے یہ اتحاد خود کو دیندار دکھانے والے رہے، اولیاء کے نام سے اسے آسانی سے فروغ دیتے رہے ہیں۔

کوئی یہ نہ کہے کہ آپ کو اتحاد اسلامی سے خوف ہے، اتحاد کی دعوت عقل وشرع دونوں دیتے ہیں، آپ اسے کیسے رد کر سکتے ہیں اس کا جواب ان نکات میں ملاحظہ کریں۔

۱۔اتحاد اسلامی کوئی مفہوم نہیں رکھتا ہے کیونکہ اسلام دو نہیں تا کہ اتحاد کریں۔

۲۔ہم ہر چیز کو قرآن واسوہ رسولؐ کی حدود میں دیکھتے ہیں۔

قرآن وسنت کی رو سے کسی فعل کا مستحسن ہونا مشروط بہ شرائط ہے۔

الف۔فاعل اپنی جگہ خیر خواہ ہو، مخلص ہو، نیک نیت ہو اور اپنے فعل سے آشنا وآگاہ ہو، تب اس شخص کی کاوش کی تعریف ہوگی۔اگر یہ شخص اپنی جگہ جاہل ہو تو ہزار اخلاص کی قیمت رتی برابر نہیں ہوگی۔اس کی مثال یہ ہے کہ جاہل اگر آپریشن تھیٹر میں جا کر کہے کہ میں نے مریض کا آپریشن مفت کرنے کی نذر مانی ہوئی ہے تو کیا کوئی اسے آپریشن کرنے دے گا؟ یقیناً عقلاء اسے انسانوں کی جان سے کھیلنے نہیں دیں گے آپریشن نہیں کرنے دیں گے۔

ب۔خود عمل اپنی جگہ عقل وشرع کے تحت جائز ہو، اگر یہ فعل وعمل نقصان دہ ہو، ضرر رساں ہو اور اس کا عامل وفاعل نیک انسان ہو تو اس کے نیک ہونے سے وہ کام محبوب نہیں ہو گا۔عقل وشرع وتجربہ کہتے ہیں یہ کام غلط ہے اور یہ وقت کا ضیاع اور دھوکا ہے۔

۳۔قرآن وسنت میں امت مسلمہ کوامت کفر کے مقابل بتایا گیا ہے۔لہٰذا اسلام اور کفر میں اتحاد نہیں ہوسکتا ہے اس کی واضح دلیل سورہ کافرون اور بعض دیگر آیات ہیں۔قرآن کریم کی جن آیات میں دعوت اعتصام بحبل اللہ اور نہی از تفرقہ در امور دینی آیا ہے وہ آیات بھی اس قسم کے اتحاد کو مسترد کرتی ہیں ۔

قرآن وسنت نبی کریمؐ کے تحت ہر قسم کی تنظیم وگروہ بندی جو وحدت امت واحدہ میں شگاف ڈالتی ہے وہ فرقہ میں شمار ہوگی۔یہاں سے ایک مسلمان ومومن بہ قرآن وسنت بانگ دہل کہہ سکتا ہے جس جس نے کوئی جماعت، پارٹی یا حزب قائم کیا ہے وہ اسلام دشمنی، اسلام مخالفت یا اسلام کے کسی نہ کسی حصہ سے اختلاف کی بنیاد پر قائم کیا ہے۔ایسا کرنے والے لوگ اسلام ومسلمین کے خائن ہیں۔

۴۔تعدد سے تعدد ہی پیدا ہوگا تعدد کبھی وحدت کی طرف نہیں لے جاتا، ممکن ہے وحدت منافع، دفع خطر اور دینوی مفادات کی خاطر ہو، ایسی صورت میں کیا اتحاد ہوسکتا ہے۔چنانچہ انتخابات میں ووٹ کے تبادلہ میں شیعہ اور دیوبندیوں کا اتحاد ہو جاتا ہے سنیوں کے ساتھ شیعوں کو متحد ہوتے دیکھا ہے، چنانچہ فیصل آباد جھنگ میں سنیوں کی جیت پر تحریک جعفریہ کا جشن دیکھنے میں آیا۔لیکن اسلام کی خاطر آپ کو کہیں بھی اتحاد ہوتا نظر نہیں آئے گا یہاں شیعہ اور سنی اتحاد جو کبھی کامیاب ہوا ہے اور نہ آئندہ ہوگا، یہ محض دنیاوی مفادات کی خاطر ہوتا ہے۔

کتاب تاریخ پاکستان تالیف آئین تالپور ص ۵۵۸ پر آیا ہے اسلامی جمہوری اتحاد ستمبر ۱۹۸۸ء میں وجود میں آیا ہے، اس اتحاد میں عوامی نیشنل پارٹی، مسلم لیگ اور جماعت اسلامی جیسی متضاد مزاج ونظریات رکھنے والی پارٹیاں شامل تھیں۔ایسے اتحاد کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ شیعہ ووٹ لادینوں کو ملیں۔ چنانچہ آغا ساجد کا گیلانی پی پی سے اتحاد تھا کہ ہمارے ووٹ آپ

کیلئے ہیں، دوسری طرف سنی بھی لادینوں سے اتحاد کرتے ہیں۔جس اتحاد کی کوشش کرنے والے ایران نواز ہوں وہ سعودی عرب کے خلاف ہوگا اور اس میں شیعہ بریلوی اتحاد ہوگا، جس اتحاد کے داعی سعودی نواز ہونگے وہ بریلوی وشیعہ اور ایران مخالف ہوگا۔

اگر چہ پوری اسمبلی وقانون ساز ادارہ سے کسی اتحاد کو قبول ہی کیوں نہ کروایا گیا ہو، وہ تمام گروہوں کے مکمل اتحاد و اتفاق سے کیوں نہ بنا ہو، قوم کا اتحاد حکم قرآن کو تحدی نہیں کرسکتا ہے۔کیونکہ اسمبلی میں آنے والوں کو تطبیق اسلام یا ملک کے بنائے گئے قانون کی تطبیق و نفاذ کی حد تک قانون نافذ کرنے کا حق ہوتا ہے، اسلام مخالف یا نیا آئین بنانے کا نہیں ہوتا ہے۔منتخب ہونے والے اراکین کو صعوبتوں اور مشکلات ومصائب کی نشان دہی کرنے اور انہیں حل کرنے کی اجازت دی گئی ہے نہ یہ کہ وہ مفاد ملت سے متصادم آئین وضع کریں لہٰذا ملک میں تعدد تنظیمات واحزاب اس ملک کے مفاد میں نہیں بلکہ زیان ونقصان میں ہے اور اس تعدد کی وجہ سے یہ ملک وملت اس نقصان کو بھگت رہے ہیں۔

دفع وھم:۔ یہاں یہ گمان نہ ہو کہ ہم ملکی ترقی وتمدن کے بارے میں اتحاد کو خلاف اسلام سمجھتے ہیں، ایسا نہیں ہے۔

قرآن کریم کی آیات متشابہ کو محکمات کی طرف پلٹانا اور بے سند احادیث کی چھان بین کرکے مستند احادیث کو سامنے لانا علماء کی ذمہ داری ہے لیکن زندگی کے لئے درپیش مسائل و مشکلات، صعوبتوں، پیچیدگیوں اور ضروریات کو خوش اسلوبی واحسن طریقہ سے خاضع کرنا علماء و دانشوران مسلمین کی ذمہ داری ہے جبکہ یہاں اکثریت کی بات کو مقبول اور اقلیت کی بات کو مردود گردانا جاتا ہے۔حق اور باطل اکثریت سے ثابت نہیں ہوتا ہے۔جو چیز قرآن وسنت نبی کریمؐ سے متصادم ہو اس کو رائے شماری اور اکثریت کی حمایت سے جائز یا صحیح قرار دینے کا کوئی جواز

نہیں بنتا ہے، یہ عقل وشرع دونوں کے خلاف ہے۔

۱ ـ مجلات رسالة الاسلام صادره جامعة الازهر مصر

۲ ـ مجلات رسالة التقريب صادره مجمع جهانی تقريب از تهران

۳ ـ دار التقريب ناشر همبستگی مذاهب اسلامی تهران

٤ ـ الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنی

۲۴۳ـ وجودیہ:ـ

وجودیہ ایک مذہب الحادی ہے جومغرب میں کلیسا کے انحلال کلیساء کے بعد وجود میں آئے ہیں۔تقریباً ۱۲۳۱ھ میں اس مذہب کی بنیا دسورین کیرکیغارد نے ڈالی لہٰذا یہ اعتراض واشکال ہوسکتا ہے،اس کوفرق مسلمین میں شامل کرنے کی کیا منطق ہے گرچہ یہ اعتراض سطحی طور پر صحیح ہے کیونکہ اس کا محل پیدائش دیار الحادہی ہے یہ دیار ادیان باطلہ سے تعلق رکھتے ہیں لیکن حقیقت وواقعیت میں دیکھا جائے تو دیار اسلامی میں اس مذہب سے وابستہ افراد بہت زیادہ ہیں،تاہم ان کو اقلیت شمار کرتے ہیں،لیکن ہم ان کو اقلیت باقدرت شمار کریں گے۔لیکن یہ دیکھنا بھی ضروری ہے یہ منطق سمجھنا بھی ضروری ہے دولحاظ سے،مغرب میں مذہب وجودیہ کیوں پیدا ہوا؟اور یہ کن حالات میں پیدا ہوئے ہیں؟ آیا ایسے حالات دیار اسلامی میں ممکن ہو سکتے ہیں یا نہیں؟محققین ادیان کا کہنا ہے کہ دنیا کے گوشہ وکنار میں تعلیم وترقی صنعت سے خالی لوگ مل سکتے ہیں،لیکن دین کے سائے سے خالی کوئی نہیں ملا ہوگا، ہرانسان چاہے ملحد ہی کیوں نہ ہو،اس میں گرائش دینی ضرور ہوتی ہے، وہ ایک کسی حقیقت غیر مرئی کے سامنے حاضر کنندہ ہوتا ہے۔یہ چیز اگر دلائل وبراہین سے ثابت نہ ہوتو انسان خود ایک دین فرض کرتے ہیں پھر اس کے سامنے جھک جاتے ہیں،مغرب میں کلیسا اپنے تمام انحرافات وخرافات وجارحات وجائرات وجابرات

اورتمام خرابیوں اور برائیوں کے باوجود لوگوں کو جمع رکھے ہوئے تھے،لوگ اس وقت کے سلاطین سے اتنا نہیں ڈرتے تھے، جتنا کلیسا سے ڈرتے تھے۔ چنانچہ لوئس فرانس تین دن برف میں کلیسا کے سامنے خاضعانہ کھڑے رہے وہ توبہ استغفار کیلئے آئے تھے کلیسا نے ان کو تین دن تک باہر رکھا۔ یہ کلیسا کی طاقت تھی وہ طاقت کیا تھی، کہ وہ خود کواللہ کا نمائندہ کہتا تھا۔

جب کلیسا ختم ہو گئے تو دین کے خلاف الحاد کا اتحاد ہو گیا، دین کو ختم کیا گیا کہا دین کچھ بھی نہیں، وہم وخیال ہے تو لوگ اس رسی سے نکل گئے جس طرح تسبیح کا دھاگہ ٹوٹنے سے اس کے دانے منتشر ہوتے ہیں یہ لوگ بھی اس طرح ٹوٹ گئے۔ جامعہ انسانی بغیر نظام کے نہیں رہ سکتے ہیں یہ ایک یقینی بات ہے۔ نظام مصنوعہ انسانی اسکو جوڑ نہیں سکتا، اس کو ضم نہیں رکھ سکتا لہٰذا یہ دنیا میں پھیلی ہوئی کرپشن، خرد برد، انحرافات سب اسی نظام الحادی کے سہارے اور طفیل سے ہے، کیونکہ ان کا عقیدہ ہے زندگی صرف حیات دنیا ہے، آخرت نامی کوئی چیز نہیں ہے، حساب یہاں پر دینا ہے، یہاں ہی پر لینا ہے۔ یہ بات لوگوں کو جمع نہیں کر سکتی تھی، وہ قاصر رہے، وہ دین کے خلاف بولے لیکن لوگوں کو جمع نہیں کر سکے۔ یہاں سے وہ ایک دین کے نیاز منداور محتاج ہو گئے اور کہا کہ لوگوں کے جمع ہونے کیلئے ایک دین ہونا چاہیے تو وہ متعلقہ دین کو نہیں رکھ سکتے تھے، وہ طلاق بائن میں گئے، وہ رجوع کریں تو پھر منہ دکھانے کی جگہ نہیں ملے گی پہلا دین واپس نہیں لا سکتے۔ لہٰذا ایک دین اختراع کرنا چاہیے جس کے سامنے سب خاضع ہوں خاشع ہوں، اگر وہ وہاں گڑبڑ کریں تو بااثر لوگ ان کے خلاف ہو جائیں، اس دین کا نام دین انسانیت رکھا۔ ان کے خیال میں انسان پرستی سے بہتر کوئی دین نہیں ہے جس میں تمام انسان شامل ہیں، کیا ایسا ہمارے ہاں نہیں ہے؟ ہمارے ہاں ہے، ہمارے ہاں اس کو پھیلانے والے ہیں، صرف ان کو وجودی نہیں کہتے ہیں، نام نہیں رکھا، ابھی تک افضل عمل خدمت خلق قرار پایا ہے۔ یہ اس مذہب

میں ہے اب تو اس مذہب کو علماء نے اپنایا ہے۔ یہ مذہب کس ضمن میں وجود میں آیا ہے؟ یہ مذہب مولود تناسخ ہے،فرقوں میں اکثر وبیشتر تناسخی ہیں لہٰذا وہی صورت حال ہے کہ دین کو بدنام کریں اور دین سے بیزاری بھی نہ کریں۔یہی صورت نظر آرہی ہے ہمارے صحافی حضرات ،سیکولر حضرات ہر جگہ دین کی مذمت کرتے ہیں، دین کیا ہے؟ان کے نزدیک یہی خرافات ہیں ،یہ کچرے ہیں فرسودگیات ہیں،لیکن جب ان پر مصیبت پڑتی ہے حالات قابو سے باہر ہو جاتے ہیں تو سب کی آواز بلند ہو جاتی ہے کہ ''یہ علماء کی ذمہ داری ہے''علماء کو میدان میں آنا چاہیے۔ دُور نہ جائیں اس وجودی کا محور یہ ہے کہ اللہ،رسول، کتب آسمانی، دین آسمانی نام کی کوئی چیز نہیں ہے ایمان صرف وجود انسانی پر رکھو، انسان ہی معبود برحق ہے، وہ خود عابد بھی ہے اور معبود بھی ہے۔ انسان سب سے قدیم ہے انسان کو آزادی دے دو، جو کچھ کرنا چاہیں کریں، انسان کو پابند نہیں کر سکتے بہترین انسان وہ ہے جو انسان کی خدمت کرے۔

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

كتاب المقالات والفرق تاليف سعد بن عبد الله ابى خلف الاشعرى القمى

۲۴۴۔الوحدیہ:۔

فرق جہمیۃ میں سے ایک ہے ان کا کہنا ہے جس نے اپنے رب کو پہچانا ہے وہ جنت میں داخل ہوگا ان کے عقائد یہ ہیں۔

۱۔اللہ سبحانہ کا علم،قدرت اور حیات عین ذات نہیں بلکہ زائد بر ذات ہے۔

۲۔افعال عباد میں بندوں کو آزاد وخودمختار لیتے ہیں، یہاں انہوں نے اللہ کو عادل کہا ہے۔

۳۔اصحاب جمل میں دونوں طرف میں سے ایک خطاء کار ہے۔

۴۔الوعیدیہ:۔یہ وہی لوگ ہیں جو اصحاب کو کافر خالد فی النار کہتے ہیں۔(معجم فرق اسلامیہ یحیٰی شریف ص ۲۶۵)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنی

۲۴۵۔الواردیہ:۔

فرہنگنامہ فرق یحی شریف میں آیا ہے یہ فرقہ جہمیہ معتزلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ان کا عقیدہ ہے جواللہ کو پہچانے وہ جہنم نہیں جائیں گے۔اگر جہنم گیا تو ہمیشہ رہیں گے۔ان کا یہ بھی کہنا ہے اللہ واحد ہوتے ہوئے صاحب اجزا ہے،عرش ان کے قدموں کے نیچے ہے۔عودت ہوتے ہوئے اغیار سے ملاقات کرتے ہیں۔اس کی وسعت عرش کے برابر ہے۔

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تاليف شريف يحيی الامين

الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنی

۲۴۶۔واصلیہ:۔

یہ واصل بن عطاء کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔واصل مذہب اعتزال کے بانیوں میں سے ہے۔واصل بن عطاء اللہ کے علم وقدرت وحیات اور اللہ کی صفات کے ذاتی ہونے کا منکر تھا اسکا کہنا تھا اگر اللہ کی یہ صفات ذاتی ہوتیں تو تعدد قدماء لازم آئیگا۔(قاموس مذاہب وادیان)

حسن بصری کے ساتھ ایک جماعت ہوتی تھی جو اپنے دور کے پائے کے عالم تھے سب واصل کے ساتھ تھے۔ جب واصل،حسن بصری سے الگ ہوگیا تو اس نے اپنے عقائد کا

اعلان کیاان کے عقائد یہ ہیں:

۱۔مرتکب گناہ کبیرہ کومومن کہہ سکتے ہیں نہ کافر،اگروہ بغیرتوبہ مریں تو خلودنارہونگے۔

۲۔اللہ کاعلم وقدرت وحیات وصفات ذاتی نہیں ہے،اگر ذاتی کہیں گے توتعدد الہ لازم آئے گا۔

۳۔اللہ سبحانہ نے بندہ کے افعال میں دخل نہیں رکھا ہے بلکہ بندہ خودمختاروآزاد ہے۔

۴۔صفین کے دونوں فریقین میں سے کسی ایک کوخطا کارنہیں کہہ سکتے ،اسی طرح عثمان اوران کے قاتلین کے بارے میں خطا کار کاتعین نہیں کرسکتے ہیں۔

۵۔آیات متشابہ کے بارے میں تاویل کے واجب ہونے کا قائل ہے۔

قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد

فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور

فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

الملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانى

اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدكتور شوقى ابو خليل

۲۴۷۔واقفیہ:۔

واقفیہ کے نام سے دوفرقے ہیں ایک نے امامت کوامام موسیٰ بن جعفر پرتوقف کیا ہے ان کے مہدی ہونے کادعویٰ کیا ہے دوسرے نے امام رضاپرتوقف کیا ہےان کے مہدی ہونے کادعویٰ کیا ہے۔(معجم فرق اسلام ص ۲۶۸۔۲۶۹)

''واقفیہ الجمیہ''ان کا کہنا ہے،ہم قرآن کے مخلوق ہونے کے قائل ہیں نہ کہ غیر محدود ہو

نے کے۔معجم الفرق الاسلامیہ ۲۶۸۔

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

کتاب المقالات والفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی

۲۴۸۔وہابی:۔

وہابی محمد بن عبدالوہاب تمیمی کے پیروکاروں کو کہتے ہیں۔محمد ۱۱۱۱ھ میں جزیرۃ العرب کے درعیہ نامی گاوں میں پیدا ہوئے،لیکن یہ نام ان کے مخالفین نے رکھا ہے،خودانہوں نے اپنا نام محمد یہ رکھا تھا۔ یہ فرقہ ۱۱۴۳ھ کو جزیرۃ العرب حجاز کے شیر درعیہ میں وجود میں آئی۔محمد بن سعود سے باہمی تعاون پر معاہدہ کیا۔

محمد بن عبدالوہاب نے جب اپنی تحریک کا آغاز کیا تو اس وقت پورے کا پورا عالم اسلام صوفیوں کے نرغے میں تھا اور حکومت عثمانیہ ان کی پشت پر تھی۔ کعبۃ اللہ پر ان بت خانوں میں مدفونوں کے طواف کو ترجیح دی جاتی تھی۔محمد بن عبدالوہاب ان مزارات پر ہونے والے شرکیات ،بدعات اور خرافات کے خلاف تھے ،لہٰذا تمام مزارات پرست ان کے ہم نوا،ہم ازم ان کے خلاف اٹھے۔

اس وقت عالم اسلام میں مذہبی حوالے سے تین گروہ وہابی ،صوفی اور شیعہ میدان میں تھے۔مسلمانوں کو انتشار واختلاف کے موقع پر اللہ اور سنت رسولؐ کی طرف برگشت کرنے کا حکم ہے،حضرت علی نے اس کی وضاحت میں فرمایا کہ قرآن کی طرف رجوع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ معیار اور محک قرآن ہے۔ نبی کی طرف رجوع کرنے کا مطلب سیرت عمل ۲۳ سال حضرت محمد ہے،اس حکم کے تناظر میں صوفی ،بریلوی،شیعہ وہابیوں سب کو قرآن اور سنت محمدؐ کی طرف

رجوع کرنا ہے۔ لیکن جن کے پاس دلائل کا بحران رہتا ہے، وہ شور شرابہ، غل غپاڑایا فتاویٰ کلیسا مانند صادر کرنے کو ترجیح دیتے ہیں لہٰذا:

ا۔محمد بن عبدالوہاب اس وقت کے علماء کے نزدیک مطعون ومنفور تھا۔اس وقت کے علماء مسلمین کا اتفاق تھا وہ ایک منحرف وگمراہ انسان ہے۔ عالم کسی بھی وقت کا ہو چاہے ماضی کا ہو یا حاضر کا اس کے فعل وقول، من وعن مقیاس ومیزان نہیں، بلکہ ایسا کرنا شرک کے برابر ہے۔ ہاں اگر عالم قرآن اور سنت کے تابع ہو تو ان کے قول کی حیثیت ہوگی، اس وقت کے علماء خود مزارات پرست تھے، علماء نے جو بیانات وفتاویٰ دیئے ہیں وہ ان کے اجتہادی فتاویٰ تھے، انہوں نے اپنے مذہب کے مطابق دیئے ہیں وہ کسی اور مذہب والوں پر مؤثر نہیں ہوں گے۔

کسی کی مدح و مذمت کے لئے عقل، قرآن وسنت عملی نبی کریمؐ سے شواہد پیش کرنا ضروری ہے۔ایک گروہ کو بہترترین اور خالص اسلامی گردانے اور دوسرے کو فاسدترین وباطل ترین گردانے کے لیے قرآن کی طرف لے جانے کی ضرورت ہے، حکم قرآن یہی ہے کہ اختلافات کا حل قرآن میں تلاش کریں۔

سورہ نساء آیت ۱۶۵ میں قرآن ومحمد کے بعد حجت الٰہی ختم ہے لہٰذا تمام مذاہب اسلام کے خلاف اتحادیہ میں یکساں ہیں، کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں ہے۔فتاویٰ واحکامات علماء من وعن بغیر استناد دلیل قطعی از قرآن وسنت قطعیہ سورہ توبہ آیت ۳۰، ۳۱ کے تحت بت پرستی ہے۔

وہابین کے مخالفین اپنی تمام خرافات وبدعات وشرکیات کو اس فرقے کے خلاف استناد کر کے آسانی سے انجام دیتے ہیں، گویا وہابی ایک کسوٹی باطل ہے کہ جو کام ان کے خلاف ہو، چاہے باطل ہی کیوں نہ ہو، انجام دینا درست ہے۔یہ فتویٰ جناب تقی شاہ جیسے رٹا مقرروں کا ہے کہ جس کام کے کرنے میں ہمارے دشمن وہابی کو چڑ ہے اس کو انجام دینے میں کوئی حرج

نہیں، نیز ان کی ضد میں ہر باطل جائز ہے اور اس میں وہ کسی قسم کی قباحت نہیں دیکھتے ہیں۔اس قوم کا حشر کیا ہوگا جس کے برائی کا کسوٹی صرف وہابی کفر والہانہ ہو۔

وہابیوں کے خلاف اٹھنے والے اتہامات میں سے ایک مزارات سازی اور ان کی طرف دعوت نیز انہیں وسیلہ قرار دینے کی مخالفت کو گردانا جاتا ہے، یہاں بھی یہ دیکھنا ہے قرآن اور سنت وسیرت نبی کریمؐ نیز امت مسلمہ بطور امت قبور سازی میں کیا موقف رکھتے تھے؟ قرآن میں بطور صریح ہر قسم کی اوثان واصنام پرستی کو ممنوع قرار دیا ہے۔اور سنت وسیرت عملی ۲۳ سال رسولؐ اللہ میں آپ کسی بھی فرد عزیز سے عزیز عبد المطلب، ابو طالب، خدیجہ الکبریٰ، مقتولین بدر واحد، پرچمداران لشکر میں سے کسی کی بھی قبر نہیں بنائی ہے۔اگر بناتے تو کسی قسم کی رکاوٹ نہیں تھی، امت مسلمہ میں سے اہل بیت اطہار، اصحاب واخیار، خلفاء ومقتدرین بنی امیہ وبنی عباس میں سے کسی کی قبر نہیں بنائی۔

امت مسلمہ میں قبر پر عمارت قبر بنانے کا آغاز:۔

قبروں پر عمارت کھڑی کرنے کی بدعت کے آغاز کے بارے میں صاحب کتاب دمعۃ علی التوحید ص ۱۷ پر لکھتے ہیں، قبور سازی کو تقویت آل بویہ وفاطمیہ اور قرامطہ کے دور میں ملی۔ ۳۵۱ھ میں ان کے حمایت یافتہ زنادقہ وملحدین نے مسلمانوں کو کفر وشرک کی راہ پر گامزن کرنے کا سلسلہ شروع کیا، چنانچہ ان کے دور میں مزارات وقبور پر حاضر ہونے والوں کے لئے فضائل جعل کئے گئے۔چنانچہ ابن نعمام کاملی نے مناسک حج کی کتاب تالیف کی اس بات کی تائید وتوثیق آثار قدیمہ کی ماہر خاتون سعاد ماھر نے بھی کی ہے کہ سب سے پہلے جس کی ضریح بنائی گئی ہے وہ اسماعیل سامانی کی قبر ہے۔سامانی ایک مجوسی کا نام ہے جس نے آخری دور بنی امیہ میں اسلام قبول کیا،

تاریخ ضریح وقبور سازی:۔

صاحب دمعۃ علی التوحید دکتور سعاد ماھر عالمی آثار قدیمہ نے اس کی ترتیب تاریخی کچھ اس طرح سے بتائی ہے۔

۱۔اسماعیل بن احمد بن سامان مجوسی تھا ۲۷۹ھ میں مسلمان ہوئے، انہیں ایران میں ریاست وامارت ملی ۲۹۵ھ میں وفات پائی، ۲۹۶ھ میں ان کی قبر کے اوپر ضریح وقبہ بنایا گیا۔

۲۔نجف میں ۳۱۷ھ کو قبر حضرت علی بنائی گئی۔

۳۔محمد بن موسیٰ کی قبر ۳۶۶ھ میں بنائی گئی۔

۴۔سبع بنات کی قبر مصر میں ۴۰۰ھ میں بنائی گئی۔

قبروں پر عمارتیں بنانے کے بعد ان کی تعظیم وپرستش کی التجا کی گئی ،قرامطہ، آل بویہ، فاطمین اور آل حمدانیون نے ضریحیں بنائیں اوران کی تعظیم کرنا شروع کی۔

اس وقت چند فرقے اپنی غیر دینی حرکات وسکنات کے جواز میں صرف یہ دلیل دیتے ہیں کہ اس کے صرف وہابی ہی مخالف ہیں چنانچہ صانع خرافات میانوالی کا کہنا ہے بریلویوں کو ساتھ ملانے کے بعد ہم اکثریت بن جاتے ہیں۔

اسلام کے آنے سے پہلے عرب بتوں کی پوجا کرتے تھے ہر قبیلے نے اپنے لیے ایک بت انتخاب کیا ہوا تھا۔

۱۔ایک بڑا لمبا پتھر تھا جو ساحل جدہ پر نصب تھا جس کی ملکان بن کنانہ پرستش کرتے تھے۔

۲۔ایک بت کی پوجا بنی ہند کرتے تھے اس کی تولیت لیمان والوں کے پاس تھی۔

۳۔عزیٰ قریش کا سب سے بڑا صنم تھا یہ راوی نخلہ شامیہ میں رکھا ہوا تھا اپنی اولادوں

کے نام عبدالعزیٰ رکھتے تھے۔

۴۔لات ایک چار گوشہ پتھر تھا، یہ طائف میں منصوب تھا اس کی پرستش بنی ثقیف کرتے تھے، جب یہ لوگ اسلام میں داخل ہوئے تو نبی کریمؐ نے مغیرہ بن شعبہ کو بھیج کر اسے منہدم کروایا ۔وہاں کے لوگ اس سے منسوب کر کے عبدالات نام رکھتے تھے۔

۵۔منات بحیرہ احمر کے کنارے مکہ ومدینہ کے درمیان تھا، اوس وخزرج اور غسان اس کی پوجا کرتے تھے، اس سے منسوب کر کے عبدالمنات اور زید منات نام رکھتے تھے۔

۶۔ھبل سب سے بڑا اور سب سے مشہور بت تھا اس کو مسجد حرام نصب کیا گیا تھا یہ سرخ عقیق سے بنا ہوا تھا، قبیلہ ہمدان اس کی پرستش کرتے تھے۔

۷۔''بت ارباب'' جن کی من وعن بغیر کسی سوال واستفسار کے اطاعت کرتے تھے۔اس قسم کی بت پرستی یہود کرتے تھے جس کی قرآن میں مذمت آئی ہے ﴿اتَّخَذُوا أَحْبارَهُمْ وَ رُهْبانَهُمْ أَرْباباً مِنْ دُونِ اللَّهِ وَ الْمَسيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَ ما أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا إِلهاً واحِداً لا إِلهَ إِلاَّ هُوَ سُبْحانَهُ عَمَّا يُشْرِكُون﴾ (توبہ۔۳۰،۳۱)۔ان آیات میں یہود کی علماء اور عوام دونوں کی مذمت کی ہے علماء کی مذمت اس طرح سے کی ہے علماء یہود نے دین میں بت پرستی ایجاد کی ہے دوسری آیت میں عوام کی مذمت کی ہے عوام بغیر کسی سند ودلیل کے اپنے علماء کی اطاعت کرتے ہیں اتباع من وعن صرف قرآن اور محمدؐ کے ہے اصحاب واہلبیت اور مجتہدین کی بغیر اسناد قرآن اور محمد بت پرستی ہے، اس قسم کی بت پرستی نے امت کو جہالت اور زوال وپستی پر گامزن کیا ہے۔

۸۔بت پرستی میں منافقت :بعض لوگ بتوں کی پرستش کرنے والوں کو دکھانے کے لیے بتوں کے سامنے خاضع وخاشع ہوتے تھے تا کہ وہ ان سے خوش ہوں اور ان کے گرویدہ ہو

جائیں جیسے آج کل کے پڑھے لکھے اور اعلیٰ اسناد تعلیم رکھنے والے سیاست مدار عوام کو اپنے حق میں رکھنے کیلئے پیروں کے سامنے اور قبروں اور مزاروں پر جھکتے ہیں۔ پاکستان روشن پاکستان اور نیا پاکستان دونوں لبرل سیکولر تک قبروں پر پھول چڑاتے ہیں ان سے اقتدار اعلی طلب کرتے ہیں بت پرستی عقل وخرد اور وجدان کے خلاف ہونے کی وجہ سے منافقین نے اصلاح بدل کر اس کا توسل نام رکھا ہے، انہوں نے اس توسل کیلئے بتوں کی شکل وصورت ہی بدل دی ہے اب پتھر ،لوہا، چاندی اور سونے کی جگہ قبور بنانا شروع کی ان قبور کی طرف لوگوں کی توجہ جلب کرنے کیلئے یہ کہا کہ یہاں مدفون ولی نیاز مندوں کی حاجات رواء کرتے ہیں ان سے مانگو وہ رواء کریں گے۔ جبکہ قرآن کی آیات میں مالک نفع ونقصان کو صرف ذات باری تعالیٰ تک محدود کیا ہے اور یہی رسولؐ کی زبان سے کہلوایا کہ کہو ﴿لا یَمْلِکُ لَکُمْ ضَرًّا وَ لا نَفْعا﴾ (انفال۔ ۷۶) شرک جلی کا دوبارہ احیاء کرنے کیلئے حضرت علی اور امام حسین کی قبور ومزارات بنائے گئے اور جھوٹ بولتے ہیں ہم ان سے نہیں مانگتے ان کے واسطہ سے مانگتے ہیں۔ سمجھ لیں دونوں نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا ہے وہابی منصوصیت والوں کے خلاف جنگو جدال کرنے کے باوجود خود دوسرے سے زائد عرصۃ خود منصوصیت چلاتے رہے آخر میں اعلان علمانیت کیا، جبکہ شیعہ جمہوریت کے خلاف سرد گرم جنگ لڑتے رہے اب منصوصیت کی پاسداری نا اہل مفت خوروں کو چھوڑ کر ۳۹ سال دنیا والوں کے سات مسابقات ومبارات جمہوریت میں کودے ہیں۔

شیعوں اور بریلویوں اور صوفیوں نے ان بت خانوں کے نام مزارات رکھے ہیں، کیونکہ قرآن اور سنت محمدؐ وانبیاء میں مردوں سے حاجتیں مانگنا، خطاب کرنے اور ان کو سجانے کی کوئی ہدایت وروایت نہیں۔

سب سے زیادہ غلو کرنے والے حمدانیون تھے طبری سے نقل کر کے لکھتے ہیں کہ سامانیون

کے بعد حمدانیون آل بویہ نے علی واولاد علی کی قبور بنانا شروع کیں، چنانچہ یہ سلسلہ صوفیوں میں منتقل ہوتے ہوئے عراق ومصر میں منتقل ہوا۔ ۵۵۰ھ میں فاطمین نے ضریح امام حسین بنائی، جب صلاح الدین ایوبی نے سلطنت فاطمیہ کا خاتمہ کیا تو فاطمین زہاد وعباد صوفیاء کے رنگ و روپ میں سرگرم ہو گئے۔ انہوں نے معروف قبور کو مستجاب الدعا اور حاجات روائی والی جگہ کے طور پر متعارف کروایا، یہاں سے انہوں نے ضریح وقبر بنانے کے لئے جواز وسند بنانا شروع کئے چنانچہ اس کے لئے انہوں نے یہ طریقہ اختراع کیا کہ فلاں صوفی نے فلاں جگہ پر فلاں آل بیت کی قبر کو خواب میں دیکھا ہے اسی طرح نصاریٰ نے پانچویں صدی میلادی میں یہ طریقہ انتخاب کیا تھا کہ فلاں جگہ فلاں ہستی کی ہڈی ملی ہے۔ اس طرح وہاں وہ ضریح بناتے اور کبھی اسی طرح یہ طریقہ بھی اپناتے کہ کسی راہب یا کاہن نے خواب میں فلاں کی قبر دیکھی ہے۔ نصاریٰ کے ساتھ یہودیوں نے بھی یہی طریقہ اپنایا ہے۔ جب معیار خواب کاہن وراہب وصوفی ہو تو ظاہر ہے کہ ہر ملک میں ایسی قبور اور ضریحیں بنائی جائیں گی لہٰذا حاجت روائی ومشکل کشائی کے نام سے مشہور قبریں ہر جگہ ملتی ہیں۔

ہم یہاں پر وہابیوں پر کیے جانے والے اعتراضات میں مزید اضافہ نہیں کریں گے کیونکہ یہ طریقہ اپنی جگہ وہابیوں کے لئے جواب جدل بنے گا، لیکن یہ ضد اسلام ہے کیونکہ کسی فرقے کی ضد میں اسلام کے زرین اصول کو پامال نہیں کیا جا سکتا۔ ہم وہابیوں سے دفاع بھی نہیں کریں گے کیونکہ ہم بغیر استثناء تمام فرقوں کے خلاف ہیں۔

بعض مفکرین ان مزارات کے بارے میں چند ملاحظات رکھتے ہیں:۔

ا۔ یہ مزارات مسلمانوں کے کسی عظیم وبرگزیدہ چشم وچراغ مسلمین کا مدفن ہے، پوری امت ان کی گرویدہ ہے۔ جواب سوائے امیر المومنین اور امام حسین وعباس، موسی بن جعفر علی

رضا علی الھادی وامام حسن عسکری کے باقی تمام مزارات مجہول الحال یا معلوم النسا دشخصیات کے ہیں

۳۔ان مزارات میں جوافعال انجام پاتے ہیں کیاوہ شریعت کے مطابق ہیں؟یاوہاں لوگ صرف فعل جائزانجام دے رہے ہیں۔یااعمال شرکیات انجام دیتے ہیں؟

۴۔یامدفون شخص نامعلوم ہےاس کی کوئی تاریخ نہیں ہے۔

۵۔ان مزارات میں جو کچھ ہورہا ہےاس کے بارے میں ان صاحب ضریحوں سے قیامت کے دن وہی سوال ہوگا جوحضرت مسیح سے اللہ تعالیٰ کریں گے جس کا ذکرقرآن میں آیا ہے۔

٦۔ان مزارات سے ان مدفون کووہاں کوئی فائدہ پہنچتا ہے؟یا یہ ان کے نام سے مفاد پرستوں یافاسدا عتقادرکھنے والے،فسادا خلاقی والوں کوفائدہ پہنچتا ہے؟ان کے لئے درآمد کا ذریعہ ان ضریحوں میں جوپیسہ جمع ہوتا ہے وہ باہرکس مد میں استعمال ہوتا ہے؟۔

۷۔قبور پرایسی بارگاہیں بنانے کی اجازات بعض خواص الخواص کوحاصل ہے یااس کی کوئی بندش اورحدودنہیں ہیں؟

مزارسازی کی ایک دلیل ظہورکرامات ہے،جتنی بھی کرامتیں ان مزاروں کے بارے میں نقل کرتے ہیں جعلیات خودساختہ ہے'ان کی کوئی عقل وشرع میں سندنہیں بلکہ یہ نقولات شام والے اخباروں میں نشرہونے والی خبروں جیسی ہیں۔چنانچہ صالح ابی الحدید جواپنے ساتھیوں کے ساتھ قطاع طریق بنے ہوئے تھے جب کشف ہوئے توفرارہوکرایک مغنیہ عورت سے پناہ لی،جب وہ مراتواس عورت نے اس کے لئے کرامات جعل کیں۔یہاں تک کہ مصر کے چھ ہزار گاؤں میں چھ ہزارمزار ہیں کوئی دن مصر میں ایسانہیں ہوگا جوکسی صوفی یاولی سے منسوب نہ ہو،

اب ضریحوں کا درجہ بلند کرنے اور وہاں زیادہ سے زیادہ لوگوں کو جمع کرنے کے لئے اس کو زیادہ سجایا جاتا ہے، روضے کے اردگرد کا وسیع علاقہ اس میں شامل کرکے اسے وسعت دی جاتی ہے۔ کھانے اور لنگر کا وافر بندوبست کیا جاتا ہے، سجاوٹ اور کھانے سے زیادہ لوگ آتے ہیں اور جتنے زیادہ لوگ آتے ہیں اتنا ہی زیادہ مال ودولت جمع ہوتا ہے۔ اب کہتے ہیں آئمہ اور اصحاب با وفا کی قبور بنانے میں کیا اشکال ہے؟ اگر کوئی اس اشکال کو جواز بنا کر قبور بنائینگے تو یہ سلسلہ کہیں رکے گا نہیں، اسی لئے آئمہ سے تجاوز کرکے آئمہ زادہ وزادی اور ان کی بیویوں بلکہ مطلقات اور سقط شدہ بچوں تک کی قبور بنائی ہیں۔ اب اس کے لیے دین وایمان کی شرط بھی ختم ہوگئی ہے، چنانچہ شیخ محمد مرزا الدین نے ۱۳۷۱ھ میں ایک کتاب مراقد معارف کے نام سے نشر کی، جس میں تنہا ائمہ نہیں بلکہ کئی پشتوں بعد آنے والے شعراء، اصحاب وانصار حتیٰ ابو المعلیٰ تک کی ضریح کا بھی ذکر کیا گیا ہے اس طرح کی ضریحوں کی کل تعداد ۱۴۷۱ بتائی جاتی ہے۔

مزار فاسد بنائے اور یہاں وہ حاجتیں روا ہونے کا پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ عرب اپنی اولادوں کا نام ان بتوں سے منسوب کرکے رکھتے تھے چنانچہ قصی بن کلاب جس نے قریش کو یہاں آباد کیا، انہوں نے اپنے بچوں کے نام بتوں سے منسوب کرکے رکھے تھے، اللہ نے قرآن میں ان کے اس عمل کی مذمت کی ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ مبعوث نبوت ہونے کے بعد جب لوگوں کو اللہ واحدہ لاشریک کی طرف دعوت دیتے تو آپ ﷺ سب سے پہلے ان کا نام پوچھتے تھے، اگر ان کے نام بتوں سے منسوب ہوتے تو ان کو اللہ کی صفات سے منسوب کرکے نام رکھتے تھے، لیکن بدقسمتی سے آج پھر مسلمان اور علماء کرام زمانہ جاہلیت جیسے نام رکھنے لگے ہیں وہ اپنے بچوں کے نام عبد الرسول، غلام رسول، کلب صادق، عبد العلی، عبد الحسین رکھتے ہیں، بعض نے سگ امام زمان جیسے نام رکھے ہیں اور بعض امام حسین کے گھوڑے کے نام پر اپنے بیٹوں کا نام مرتجز

رکھتے ہیں اور بعض خود کو سگ در بتول یا سگ آل رسول کہتے ہیں۔

عالم اسلام میں اصنام قبور کی تعداد:۔

اس وقت عالم اسلام میں کوئی خطہ ایسا نہیں ہوگا جہاں قبور پرستی نہ ہوتی ہو لیکن مجموعی طور پر ان قبور کی تعداد کے بارے میں درست اعداد وشمار پیش کرنا ممکن نہیں ہوگا۔اس کا سروے کرنے کے لئے سالہائے کثیر درکار ہیں یہ فکر اچانک ایک ذیلی بحث کی صورت میں درپیش آئی ہے،اس میں سرسری اور سطحی بحث ہندو اور مسلم کے بارے میں آتی ہے،لیکن نصرانیت کو بھی نظر انداز نہیں کر سکتے ہیں کہ ان کا یہاں کیا کردار رہا ہے۔لیکن اصل موضوع یہاں اسلام کی آمد تھا کہ یہاں اسلام کب اور کیسے آیا اور اس وقت اس کی کیا صورت حال ہے۔اس ملک میں پرویز مشرف کی حکومت قائم ہونے کے بعد یہاں صوفی ازم کا زیادہ پرچار ہوتے دیکھا گیا ہے۔اس ضمن میں لکھاریوں، کالم نگاروں اور اس ملک میں باہر سے داخل ہونے والوں نے اس حقیقت کا انکشاف کیا کہ یہاں جو اسلام آیا ہے،وہ صوفیوں سے لیا گیا ہے اس وجہ سے ہمارا عنوان قلم صوفیوں کی طرف گیا ہے۔صوفیوں کی عطاو بخشش یا اسلام پر ان کے احسانات شمار کرتے کرتے مزرات کا ذکر آیا تو معلوم ہوا کہ ملک بھر میں کثیر مزارات پھیل چکے ہیں۔غربا اور نیاز مندوں کا روزگار تنگ کر کے مزارات کے لئے خصوصی بجٹ بنایا جاتا ہے۔انسانوں کے تحفظ کا بندوبست نہیں لیکن مزارات کا خصوصی طور پر تحفظ کیا جاتا ہے اور مزارات میں جو کچھ ہوتا ہے وہ وہی ہوتا ہے جو زمانہ جاہلیت میں بت خانوں میں ہوتا تھا۔اس وجہ سے مزارات کی تعداد معلوم کرنے کی کوشش کی، چونکہ لوگوں کو پتہ ہے اس سلسلے میں ہمارے عقائد ان کی خواہش کے مطابق نہیں بلکہ قرآن کریم و نبی کریمؐ کی سنت عملی سے ملتے ہیں لہٰذا وہ ہمیں معلومات دینے کے لئے آمادہ نہیں تاہم کچھ احباب نے تعاون کیا اور اس سے متعلق ۱۴۳۸ھ میں مزارات کی تعداد سے متعلق ایک

کتاب ملی ہے جس کے مطابق سندھ کے بعض علاقوں میں مزارات کی تعداد حسب ذیل ہے۔

۱۔کراچی۔۱۸	۲۔حیدر آباد۵۵	۳۔نواب شاہ۲۶	۴۔شکار پور۷
۵۔خیر پور۹	۶۔سکھر۴	۷۔لاڑکانہ۳	۸۔ٹھٹھہ۳۹
۹۔بدین۲۵	۱۰۔تھر پارکر۱۰		

قبور پرستوں کا کہنا ہے کہ

۱۔ یہ اوثان واصنام ہماری حاجتیں روا کرتے ہیں۔

۲۔ ہم ان سے نہیں اللہ سے مانگتے ہیں ان کا واسطہ دیتے ہیں اور ان کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔

انبیاء وائمہ واولیاء کی تعظیم وتوقیر کے خلاف:۔

توقیر وتعظیم نبی کریمؐ کے خلاف ہیں، پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ توقیر وتعظیم نبی کس طرح سے ہوتی ہے؟ کیا وہابی حضرت محمدؐ کی نبوت ورسالت کو نہیں مانتے ہیں؟ ختم نبوت کے منکر ہیں یا توقیر وتعظیم سے مراد جس طرح عوام روم وفارس اپنے بادشاہان کے ساتھ کرتی ہے، اس طرح کی توقیر وتعظیم نہیں کرتے، یا رسول اللہؐ کو اپنے سامنے حاضر وناظر نہیں سمجھتے ہیں یہ مراد ہے۔ اس قسم کی توقیر وتعظیم قرآن اور سنت محمدؐ میں ممنوع ہے یہ ایک قسم کی استبعاد ہے۔ یہ توقیر وتعظیم قیصری ہے آیات ''لاتغلوا فی دینکم'' سے مراد تعظیم نہیں ہے۔

۱۔''عام مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں'' کیا بریلوی شیعہ ووہابیوں کو کافر نہیں کہتے؟ کیا شیعہ منکر امام کو کافر نہیں کہتے ہیں؟۔

۲۔''توسل کے خلاف ہیں'' آیات محکمات اور سنت قطعیہ رسول اللہؐ میں دعا کرتے وقت توسل با انبیاء کریں کہاں آیا ہے؟۔ کوئی بھی چیز اپنے اور اللہ کے درمیان واسطہ قرار دینا تو

حید کے منافی ہے گر چہ وہ ہستی ملک مقرب یا نبی مرسل ہی کیوں نہ ہو۔

ب۔وہ افراد جو اللہ کیلئے وسیلہ قرار دیتے ہیں وہ مشرک ہیں کیونکہ شرک منافی توحید ہے اور کلمہ لا الہ الا اللہ سے متصادم ہے۔اسی طرح غیر اللہ کے نام پر قربانی کرنا بھی شرک ہے۔

۲۔احترام وتعظیم وتقدیس بے جا:۔

ا۔انسان عقل وخرد سے باہر جب کسی کی بے جا اور بغیر کسی سند شرعی وعقلی کے تعظیم وتقدیس کرتے ہیں تو وہ وقت اور زمانہ گزرنے کے ساتھ معبود میں تبدیل ہو جاتے ہیں جیسا کہ آغاز بت پرستی یا بت پرستی کی تاریخ پیدائش میں لکھتے ہیں کہ یہ عمل نبی حضرت ادریس کی وفات کے بعد اس وقت شروع ہوا جب ان کی وفات کے بعد ان کے ماننے والے بہت غمزدہ ومحزون ہوئے تو کسی نے یا شیطان نے ان کی تسلی کے لئے ان کا نقش بنا کر دیا اور گزشت زمان کے بعد کسی نے ان سے کہا کہ آپ کے آباؤ اجداد تو انہی کی پرستش کرتے تھے یہاں سے بت پرستی شروع ہوئی۔

۲۔انسان میں جہاں دین کی طرف رغبت سے آرام طلبی اور پرستش قوت مافوق پائی جاتی ہے وہاں انسان ہر قسم کے اوامر ونواہی اور تکالیف شرعی سے آزادی چاہتا ہے چنانچہ مسلمان وموحد معاشروں میں بت پرستی کا رواج تکالیف شرعی سے فرار کے نتیجے میں فروغ دیا جاتا ہے۔ ایرانیوں، مانیوں، مزدکیوں، اسماعیلیوں، آغا خانیوں اور قادیانیوں نے احکام شرعیہ کو معطل وملغی کر کے لوگوں کو اپنا گرویدہ بنایا' بلکہ انہوں نے تمام محرمات شرعی اور فواحش کو خود تیار کر کے پیش کیا ہے وہ تکالیف شرعی سے آزادی کیلئے بت پرستی کرتے ہیں، چنانچہ آغا خانی اس پرستش کے بعد ہر قسم کی تکالیف شرعی سے آزاد ہو جاتے ہیں۔

۳۔ایران میں فرقہ بہائی اور یہاں قادیانیوں، آغا خانیوں، سیکولروں اور این جی اوز کی

طرف سے جنسیات کی شہوتوں کو پورا کرنے کی وجہ سے مسلمان دین سے آزاد ہوتے جارہے ہیں، لیکن اپنے اندر موجود خمیر کی تشنگی کو بت پرستی وغیرہ سے پر کرتے ہیں چنانچہ ان کے نزدیک ایک دفعہ مزار وزیارت پر حاضر ہونے کے بعد ان کے لیے توبہ کی ضرورت ختم ہوجاتی ہے اور سب گناہ دھل جاتے ہیں۔

۴۔ کفار سفر وجنگ کے موقع پر کہ فلاں جگہ کا سفر کروں یا نہ کروں یا اس وقت جنگ لڑوں یا نہ لڑوں یا فلاں سے انتقام لوں یا نہ لوں وہ ایسے مواقع پر تبوک کی طرف رجوع کرتے ہیں نقل ہے کہ امراؤالقیس نے اپنے باپ کے قاتل سے انتقام لینے کے لیے کسی بت کی طرف رجوع کیا چنانچہ تین دفعہ ایسا نہ کرنے کی فال نکلی تو اس کو بت پر غصہ آیا اس نے بت سے کہا اگر تمہارے باپ کو کوئی قتل کرتا تو کیا تم اس پر اتنا صبر کرتے۔

۵۔ نسب کے تعین کیلئے کہ فلاں کا نسب صحیح ہے یا نہیں بتوں کی طرف رجوع کیا جاتا تھا، جاہلیت میں دس قسم کے نکاح چلتے تھے بہت سوں کے باپ مجہول ہوتے تھے۔ یہاں غور کرنے کی ضرورت ہے کہ دور جاہلیت میں تو نسب کی اہمیت تھی لیکن اس ترقی یافتہ دور میں بے نسبوں کی کفالت کو باعث افتخار سمجھتا ہے۔

۶۔ ذبائح کیلئے، عصر حاضر میں مزارات پر ذبح ہونے والے اسی جیسے ہیں۔

توسل:۔

عقائد وہابیت کی رد میں لکھنے والوں کا کہنا ہے وہ توسل کو نہیں مانتے ہیں۔ کیا آپ نے دلائل عقلی اور آیات محکمات وبینات سے توسل کو ثابت کیا کہ توسل ضروری اور ناگزیر ہے؟؟ آیات محکمات توسل کو رد کرتی ہیں، متوسلین آیات متشابہات سے توسل ثابت کرتے ہیں، پھر متوسلین کہتے ہیں ہم جن سے متوسل ہوتے ہیں خود ان سے نہیں مانگتے بلکہ ان کے واسطے

سے اللہ سے مانگتے ہیں، آپ سے سوال ہے کہ اللہ آپ سے قریب ہے یا آپ کے وسیلے جن سے آپ متوسل ہیں؟؟وہ کہاں ہیں؟ پتہ نہیں لیکن اللہ فرماتے ہیں کہ ''ہم تمھاری شہ رگ سے بھی نزدیک ہیں''۔اس سلسلہ میں ان سے چند سوال کرسکتے ہیں:

۱۔مشرکین جو بتوں کو اللہ کے حضور میں واسطہ قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ان کے توسط سے اللہ سے قریب ہوتے ہیں آپ کے توسل اور مشرکین کے توسل میں کیا فرق ہے؟۔

۲۔توسل وتوسط دوری کا واسطہ ہے لیکن یہ قرب اللہ میں حائل ہے،اللہ فرماتا ہے ہم قریب ہیں واسطہ نہ بناؤ۔

۳۔آپ نے کہا ہے ہم ان سے نہیں مانگتے آپ کو تجویز دیتے ہیں کبھی کبھار ان وہابیوں کو ان مزارات میں بلاؤ ان کو دکھاؤ کہ یہ لوگ اللہ سے مانگتے ہیں؟،حضرت عباس سے منسوب جھنڈا پکڑنے والوں سے پوچھیں کہ وہ اللہ سے مانگتے ہیں یا حضرت عباس سے مانگتے ہیں؟۔اگر''آپ کے خیال میں''کسی بد بخت دشمن اہلبیت نے مفاتیح کھول کر زیارت حضرت آپکو سنادی تو آپ کو چھپنے کے لیے جگہ نہیں ملے گی۔

آپ نے کہا یہ ذوات اللہ کے نزدیک مقام ومنزلت رکھتی ہیں اللہ ان کی طلب کو مسترد نہیں کرتا ہے تو آپ سے سوال ہے اللہ اور عام انسانوں میں فرق کیا رہا ہے؟یہ سفارش شقاوت وقساوت کی دلیل ہے۔

وہابی بھی بدعت گزاری اور اوثان پرستی میں دیگر فرقوں سے چنداں مختلف نہیں جتنے بھی فرقے وجود میں آئے ہیں وہ سب پیغمبرؐ کے بعد کئی صدیاں گزرنے کے بعد وجود میں آئے ہیں،خود وہابی اپنی جگہ بارہویں صدی کو وجود میں آیا ہے لہٰذا یہ آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ جدید بدعت ہے۔وثن پرستی جس کا واضح معنی وسیلہ ذریعہ پر رکنا ہے شیعہ اور بریلوی وغیرہ ان سے دنیا

مانگتے ہیں وہابی دوسری تیسری صدی کے علماء کو حجت مانتے ہیں، ان سے منسوب اقوال و احکامات کے لکیر کے فقیر ہیں۔ یہ سب اسلام عزیز پر پیوند ہیں چونکہ وہ یہود و مجوس ونصرانیت اور بابیت وخرمیت وبرہمیت کے نام سے اپنی شرکیات نہیں پھیلا سکتے تھے، وہ اسلام میں بدعتوں سے مسلمانوں کو نجات دلانے کے نام سے وجود میں آئے ہیں ہم اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کرتے۔ جس وقت محمد بن عبد الوہاب نے شرکیات وبدعیات کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تھا اس وقت عالم اسلام بدعتوں کا گڑھ بن چکا تھا ہر گلی وکوچہ میں بت خانے بنے ہوئے تھے، بلاد مسلمین بلاد مشرکین کی مانند ہو چکے تھے۔ انھوں نے تکرار سے کہا ہے اساس اسلام قرآن وسنت ہے لیکن میدان عمل میں قرآن وسنت محمدؐ کی جگہ سنت احمد بن حنبل وابن تیمیہ جاگزین کی ہے۔

کہتے ہیں وہابی انبیاء والیاء کی تعظیم کو حرام سمجھتے ہیں۔ قرآن میں یہودیت کے نژاد ہونا کوئی برا نہیں کیونکہ یہودیت کا سلسلۂ نسب حضرت یعقوب کو جاتا ہے، کثیر انبیاء الٰہی موسیٰ، عیسیٰ، ہارون، سلیمان اور داؤد اسی نژاد سے پھیلے ہیں، تو ان کی نژاد نژاد خبیثہ پست والی نژاد نہیں بلکہ یہ آیات ﴿وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ﴾ کے خلاف ہے۔ یہودیت دنیا کے سامنے منفور و مغضوب قرار پانے کا سلسلہ اس وقت سے شروع ہوا جب انھوں نے حضرت مسیح کی حیات میں اور ان کے بعد ان کے دین کے ساتھ عداوت ودشمنی برتی اور خاص کر دین اسلام سے مقابلہ کے لئے کمر بستہ ہوئے، اسلئے قرآن نے ان کو اسلام کا دشمن قرار دیا ہے۔

قرآن اور سنت قطعیہ محمدؐ سے ہٹ کر اصحاب تابعین کے بعد اسلاف کی اتباع پیروی کرنے میں شیعہ، بریلوی دیوبندی اور وہابی سب ہم ہدف ہم عزم ہیں۔ عملی میدان میں وہ قرآن کریم کو جو کہ اس الاساس اسلام ہے اس پر بہت سی افتراء باندھ کر حجت سے گرا کر اپنے من پسندوں کے قول کو حجت بنانے میں اکڑے ہیں انہوں نے اصحاب کی سنت کو حجت بنا کر

پورے دین کواس پر چڑھایا ہے۔عبدالوہاب دنیا میں اٹھنے والے دیگر مصلحین جیسے تھے عالم اسلام میں جتنے مصلحین اٹھے ہیں انہوں نے ایک ہاتھ میں خیر واصلاح اور دوسرے ہاتھ میں کفر والحاد، اسلام مخالف چیزیں اٹھائیں۔اسلام کو ناقص ولنگڑا، دم بریدہ وسر بریدہ واٹھایا ہے، اگر چہ کچھ چیزیں اسلام سے لی ہیں مگر بہت سی باطل سے اٹھائیں، جس طرح شیعوں نے ایک طرف اہل بیت کو اٹھایا دوسرے ہاتھ میں شرک خالص کو توسل کے نام سے اٹھایا۔محمد بن عبد الوہاب بھی ایسے ہی تھے بدعت کے خلاف اٹھنے والے خود کمر سے نیچے تک دلدل بدعت میں پھنسے ہوئے تھے ان کی دعوت ان نکات پر مشتمل تھی۔قرآن برائے نام تھا، دین کا پورا ڈھانچہ احادیث ضعیفہ، مرسلات، مقطوعات اور اقوال سلف تھا۔

نبی کریمؐ کی سنت قولی کے بارے میں اس بات پر امت میں اتفاق ہے کہ آپؐ نے اپنی حیات میں اپنی سنت لکھنے سے سختی سے منع کیا تھا اس وجہ سے سنت پیغمبر کی تدوین ۱۳۵ھ میں منصور دوانیقی نے شروع کی ہے۔چنانچہ عبدالرحمٰن جلال الدین سیوطی نے کتاب الاقتراح فی علم اصول النحو ص ۵۲ پر لکھا ہے فرمان رسول جو ہم تک پہنچا ہے اس کا لفظ جو آپ کی منہ سے نکلا ہو وہ نہ ہونے کے برابر ہے، اگر ہے تو چند کلمات قصار تک محدود ہے، باقی سب نقل بمعنی ہے لہٰذا ہر حدیث اپنی جگہ نقص وکمی واضافہ کا خدشہ رکھتی ہے، اس خدشے کے تحت علمائے نحو نے آپ سے مروی حدیث کو بطور شاہد نحوی پیش کرنے سے منع کیا ہے، جب نحو میں ایک اعراب لگانے یا نہ لگانے میں یہ حدیث کار آمد نہ ہو تو انسانی زندگی کو سنوارنے کے لئے کیسے قابل ہونگی؟۔

ان میں سب سے بڑی بدعت دین وشریعت کو سلف سے باندھنا ہے بلکہ ''ام البدعات'' ہے، انہوں نے غیر اللہ کے قول وفعل کو حجت گردانا ہے اگر وہ حضرت، ابوبکر وعمر وعلی پر رکتے تب بھی یہ بدعت ہوتی، چنانچہ سورہ توبہ ۳۰،۳۱ نساء :۱۶۵، مائدہ ۱۱۶، میں عبادت

واطاعت غیر اللہ سے منع فرمایا ہے۔ یہ توحید والوہیت وربوبیت اللہ سے انکار کا تصور ہوگا۔ آپ تابع امام حنبل ہیں اور امام حنبل کے نزدیک روایات ضعیفہ، اجماعات اہل مدینہ سب حجت ہیں۔ احمد بن حنبل ودیگر چار ائمہ خود حجت نہیں چہ جائیکہ وہ دوسروں کو حجت گردانتے ہیں یہ حق ان کو کس نے دیا ہے؟۔

ضد قرآن ومحمدؐ احکامات ورسومات کا نفاذ شروع ہو گیا جو کہ عقل وقرآن سے سراسر متصادم ہے۔ دین قرآن اور حضرت محمدؐ کی سنت وسیرت عملی ہے اور کسی کا ''کان مایکون'' چاہے اہل بیت ہوں یا اصحاب ہوں یا سلف ہوں یا خلف، حجت نہیں ہے۔ بت خانوں کو توڑنا عبد الوہاب کا اقدام جرأت مندانہ تھا، جب افغانستان میں طالبان نے مجسموں کو توڑا تو یہاں کے روشن خیال علماء نے ان کی مذمت کی جب کہ نبی کریمؐ کا بتوں کے خلاف حکمنامہ دیکھیں۔

اس فرقے کی ابتداوظہور میں عالم اسلام میں بہت شور شرابہ ہوا تھا، سیاسی ودینی شخصیات نے ان کو نقد کا نشانہ بنایا ہے۔ محمد بن عبد الوہاب کے اپنے دعویٰ کے مطابق انہوں نے جو اصلاحات کا اعلان کیا تھا اس حوالے سے اس مذہب کو نقد کا نشانہ بنایا گیا ہے۔

۲۔ کسی کی نژاد چاہے جس مذہب وگروہ سے ہو چاہے وہ مسیحی، مجوس، صلیبی یا یہودی سے ہو جب وہ اپنے دین کو چھوڑ کر مسلمان ہو جاتے ہیں تو اس کی تمام برائیاں دھل جاتی ہیں، اب انہیں صرف مسلمان کہتے ہیں، یہود نہیں۔ چنانچہ بہت سے اصحاب یہودیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے جیسے عبد السلام برجستہ اصحاب میں سے تھے البتہ ان میں خیانت کار ومنافقین بھی تھے لیکن بہت سے یہود سے مسلمان ہوئے، بہت سے یہودی فارس نژاد بھی تھے، بہت سے علماء اور یاران اسلام مجوسی تھے سلمان فارسی مجوسی تھے۔

۳۔سعود نے محمد بن عبدالوہاب کا ساتھ دیا ہے یا ان کی طرف گرائش رکھتے تھے یا محمد بن عبدالوہاب کی دعوت ان کے دل میں لگی ہے یا اس نے اپنے اقتدار کی خاطر ان کا ساتھ دیا ،تینوں صورتوں میں انھوں نے محمد بن عبدالوہاب کی تعلیمات کو اٹھایا ہے اگر وہ ساتھ نہ دیتے تو ان تعلیمات کو فروغ نہ ملتا۔اگر محمد بن عبدالوہاب کی تعلیمات کو فروغ ملا ہے تو ان کی حکومت کی وجہ سے ملا ہے۔

۴۔اگر آپ کو محمد بن عبدالوہاب کی تعلیمات بری لگتی ہیں تو ان تعلیمات کو قرآن سے رد کریں،آل سعود نے محمد بن عبدالوہاب کو نہیں اٹھایا بلکہ محمد بن عبدالوہاب نے آل سعود کو اٹھایا ہے،یعنی انھوں نے جو توحید کی بات کی ہے کیا وہ سب غلط ہے؟،انہوں نے جتنی قرآن کی بات کی ہے کیا وہ سب غلط ہے؟ کیا حجاج کرام اور عمرہ پر آنے والوں کیلئے وہ جو بھی نظم ونسق سنبھالے ہوئے ہیں وہ سب غلط ہیں۔

۵۔آل سعود پر ایک تنقید یہ کی جاتی ہے کہ یہ حکومت شاہی خاندان کے اندر محدود ہے یہ ان کے مذموم اعمال میں سے ہے یہ جمہوریت کے خلاف ہے اگر یہ جمہوریت پسندوں کے خلاف ہے اور اسلام کے خلاف نہیں تو اس حکومت میں کیا حرج ہے؟ اسلام کسی خاندان کو حق حکومت دیتا ہے نہ کسی خاندان سے حق حکومت کو چھینتا ہے بلکہ اسلام اسلام کو چاہتا ہے جو بھی مسلمان اس کو اٹھائے۔

محمد بن عبدالوہاب نے اپنے عقائد ونظریات کے نفاذ کے لئے سعود بن عبدالعزیز سے سمجھوتہ کیا ہے،وہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے تعاون کی درخواست ہے۔محمد بن عبد الوہاب نے اس معاملے میں تعاون کی درخواست کی اور سعود نے اپنے اقتدار کی تائید اور تعاون میں محمد بن عبدالوہاب سے تعاون کیا،دونوں کے درمیان طے پانے والی شرائط پر عمل پیرا ہونے

کی وجہ سے ان کے عقائد وافکار آج دنیا کے بہت سے حصوں میں نافذ ہیں۔ان کا یہ عمل قرآن و سنت کے خلاف تو نہیں ہے اس کے علاوہ مسلمین شیعہ وسنی دور بنی امیہ سے لے کر الیٰ یومنا ھذا ان میں کوئی بھی نظر نہیں آیا ہے جس نے حکومت وقت سے تعاون و سمجھوتہ نہ کیا ہو۔کیا شیعوں کے بڑے بڑے جید وممتاز علماء نے اپنے دور کے مایہ ناز علماء نے آل بویہ سے تعاون نہیں کیا ہے؟۔ان کے بعد مغل حکومت میں نصیر الدین طوسی اور علماء حلہ کا کردار تاریخ میں ثبت ہے۔محقق کرکی وعلامہ مجلسی اور صفویوں کا گٹھ جوڑ تاریخ میں ثبت ہے یہ سب شور شرابہ ہاتھ پیر مارنا ضرب المثل میں آیا ہے،((بائک تجر بائی لا تجر)) دونوں طرف سے مسلمانوں کی آنکھ چرانے،دھوکہ،حیلہ،کردار سحری ہے دونوں فریق ''نعل بنعل ہو بہو'' ایک جیسے ہیں۔

۶۔کہتے ہیں شاہی خاندان نے بہت دولت بنائی اور اسکے شہزادے شراب پیتے ہیں،یہ جام غضب صرف آل سعود پر کیوں ہے؟ دیکھیں ایران میں صفویوں کے شاہی خاندان نے کتنے سال حکومت چلائی ہے کیا صفویوں نے دولت نہیں بنائی ؟،کیا وہ شراب نہیں پیتے تھے؟۔آپ کیوں ان پر حلیہ انبیاء پہناتے ہیں کیوں انھیں اولیاء کی عبائیں پہناتے ہیں؟ کیا قاچاریوں نے حکومت نہیں کی؟ انھوں نے کتنے سال حکومت کی ہے۔کیا رضا پہلوی خاندان نے طویل حکومت نہیں کی ہے؟ آپ اتنی بدزبانی ان کے بارے میں کیوں نہیں کرتے ہیں؟ کیا پاکستان میں بھٹو خاندان نے حکومت نہیں کی ہے؟ بے نظیر اور زرداری نے جو دولت کمائی ہے اور شریف خاندان کا آف شور سرمایہ کیا کم ہے؟ حافظ الاسد خاندان نے شام میں کتنے سال حکومت چلائی ہے؟ کیا انہوں نے کمیونزم کا ساتھ نہیں دیا ہے؟ آپ کو اٹھانا ہے تو سب کو اٹھائیں۔آپ کا اصل منشور سے،قرآن اور محمدؐ سے گریز کرنا نورہ کشی ہے۔

لہٰذا شیعوں کا یہ کہنا وہابی دیگر فرقوں سے ہٹ کر ایک مذموم فرقہ ہے یہ ان کی اپنی نظر

میں ہے یا وہابیوں کا ان دونوں کو مذموم قرار دینا آپس کی نورکشی ہے۔ چنانچہ وہ جو کہ منصوصیت کے سرسخت مخالف رہے ۱۱۴۳ھ سے ۱۴۳۹ھ تک نظام منصوصیت پر چل رہے ہیں۔ جبکہ شیعہ مدارس وحوزات جن میں صدیوں نص کا رٹا لگائے رکھا ہے خود دنیا جمہوریت کے خواہان کے ساتھ جمہوریت کی کرکٹ کھیل رہے ہیں۔قرآن کو پیچھے کرنے میں تینوں کا اتفاق ہے،لہٰذا ہم یہاں علماء شیعہ کا، بریلویوں کا وہابیوں پر نقد اور وہابیوں کا ان دونوں پر نقد کے بارے میں قضاوت کرکے وقت ضیاع نہیں کرتے۔

مُردوں سے خطاب:۔

کیا انسان مرنے کے بعد اس میں قوت سماعت باقی رہتی ہے؟ اکثر وبیشتر مسلمانوں کا عقیدہ ہے مردے اپنی قبروں میں زندہ رہتے ہیں۔ یہاں ایک خلط ہے یا مصادر بہ مطلوب ہے، حقیقت قطعی قرآن یہ ہے انسان کا مرنا مات وفات کلی نہیں ہے بلکہ روح اور جسم میں جدائی ہے اس میں مومن ومنافق کافر ومشرک یکساں ہیں، لیکن سوال یہ ہے کہ جدائی کے بعد روح کہاں ہوتی ہے اور جسم کہاں ہوتا ہے؟ جسم تو معلوم ہے ہم دیکھتے ہیں ہم خود اپنے کاندھوں پر اٹھا کر اس کو لحد میں چھوڑ کر آتے ہیں، اس میں کسی قسم کے آثار حیات نہیں پاتے ہیں۔اور روح کے بارے میں واضح آیت ہے سورہ مومنون آیت ۱۰۰ کے تحت عالم برزخ میں ہی ہوتی ہے جو کہ دنیا وآخرت کے درمیان واقع ہے، دنیا والوں کی وہاں رسائی نہیں ہے، ان کو لاحق پریشانیاں دکھ درد کی شکایات ہم تک نہیں پہنچتے، ہمارا رونا پیٹنا ان تک نہیں پہنچتا ہے، ہم اسے درک نہیں کر پاتے۔اس حوالے سے ایک حدیث عبداللہ بن عمر، ام المومنین حضرت عائشہ اور انس بن مالک سے نقل کرتے ہیں، کتاب تاویل المختلف الحدیث تالیف محمد بن مسلم بن قتیبہ ص ۴۴۶ پر آیا ہے بخاری نے احمد بن حنبل سے نقل کیا ہے نبی کریمؐ فتح بدر کے بعد ایک گڑھے کے دہانے پر کھڑے

ہوئے جہاں مشرکین کے مردے جمع کئے ہوئے تھے۔ آپ نے ان سے خطاب کیا یا شیبہ بن ربیعہ یا فلاں یا فلاں ''ھل وجدتم ماوعدکم ربکم حقا'' اللہ نے جو تمہیں وعدہ دیا تھا وہ تم لوگوں کو مل گیا ہے اور اللہ نے جس چیز کا ہمیں وعدہ دیا تھا وہ ہمیں مل گیا ہے۔ کسی نے پیغمبرؐ سے پوچھا کیا یہ لوگ سنتے ہیں تو پیغمبرؐ نے فرمایا میری جان جس کے قبضے میں ہے یہ لوگ سنتے ہیں، جس طرح آپ سنتے ہیں۔ یہ حدیث جہاں حواس خمسہ اور وجدان کے خلاف ہے وہاں چندیں آیات محکمات اور بعض دیگر احادیث سے بھی متصادم ومتعارض ہے۔ وہ یہ آیات ہے یونس :۴۲، نمل: ۸۰، روم :۵۲، زخرف: ۴۰، حدیث جب آیات قرآن سے ٹکرائے تو اس کی حجیت گر جاتی ہے، یہ حدیث بھی مردہ پرستوں نے قرآن کریم کے مقابل کھڑا کی ہے، تا کہ توحید اور معاد کو گرادیں۔ توحید کو توسل سے مارا ہے، نبوت ورسالت ائمہ واصحاب سے مارا ہے، ایمان بروز آخرت، عقیدہ تناسخ اور معاد، قصہ کہانیاں خوابوں سے مارا ہے۔ یہ روایات قرآن کریم کی سورہ فاطر آیت ۲۲ سورہ نمل کی آیت ۸۰ کے خلاف ہے جن میں آیا ہے کہ ''آپ مُردوں کو بہروں کو نہیں سُنا سکتے'' بعض نے ان آیات سے استدلال کیا ہے سورہ غافر آیت :۴۶، آل عمران آیت ۱۶۰ سے ۱۷۵ تک میں آیا ہے کہ مردہ مرنے کے بعد عالم برزخ میں ہوتا ہے، عالم برزخ یعنی دنیا اور آخرت کے درمیان والے عالم میں ہوتا ہے۔ ان آیات میں یہ چیز نہیں کہ یہ مردہ جسم سنتا ہے بلکہ یہ آیت بتاتی ہے انسان عالم برزخ میں زندہ ہے نہ کہ اس قبر میں زندہ ہے اور عالم برزخ دنیا کے بعد میں آتا ہے۔ قرآن نے عام انسانوں سے خطاب کیا ہے یہ صرف عقلا، فلاسفہ، عرفاء، عقل الیکٹرونک والوں سے خطاب نہیں کہ وہ باریک بینی نکالیں، مفروضات نکالیں، آیت میں پیغمبر سے کہہ رہے ہیں کہ آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے ہیں۔ لہٰذا واضح ہے برزخ اور قبر دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ قبر میں جسم خاکی ہوتا ہے جو چند ہفتے، مہینے، سال کے بعد مٹی ہو جاتا ہے۔

١ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين على حمد ٢ ـ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور ٣ـ موسوعة الاديان(لـميسرة) دار النفائس ٤ ـ دمعة على التوحيد ناشر المنتدى الاسلامى ٥ ـ آل سعود من اين؟ و الى اين؟

"حرف هاء"

۲۴۹۔ ہشامیہ:۔

ہشامیہ دوفرقوں کا نام ہے ایک ہشام بن حکم دوسرا ہشام بن سالم جوالیقی دونوں ہم فکر وہم عقیدہ تھے دونوں اللہ کی تشبیہ کے قائل تھے۔

ہشام بن حکم بغدادی کندی مولا بنی شیبان تھا کوفہ میں نشو ونما ہوئی پھر بغداد منتقل ہوا۔ اسے ابومحمد ابوحکم بھی کہتے ہیں وہ مدینہ میں آمد ورفت رکھتا تھا۔ امام جعفر صادق کے پاس بھی آیا کرتا تھا۔ ہشام اپنے دور کا سب سے بڑا متکلم تھا اس کے یحییٰ بن خالد برمکی سے تعلقات تھے۔ یحییٰ بن برمکی ان کے لئے مناظرہ ومجادلہ کرنے کی مجالس کا اہتمام کرتے تھے۔ وہ برامکہ کے زوال ونابودی کے بعد روپوش ہوگیا اور اس روپوشی کی حالت میں مرا، اس نے امامت کی تحریک چلائی، مناظرات کئے، اس نے ہشام جوالقی المعروف شیطان طاق کے خلاف بھی کتاب لکھی ہے۔ ہذیل علاف کے خلاف بھی کتاب لکھی ہے، خیاط نے کہا ہے اس نے نظریہ تجسیم اللہ اٹھایا ہے قدیم مؤرخین فکر اسلامی شیعہ وسنی ومعتزلہ سب نے کہا ہے یہ پہلا شخص ہے جس نے اللہ کے لئے جسم ثابت کیا ہے۔

اتباع ہشام بن حکم کرنے والوں کو ہشامیہ کہتے ہیں ان کو حکمیہ بھی کہتے ہیں وہ اللہ کی جسمانیت کے قائل تھے۔

ہشام اور ابی ہذیل معتزلی کے درمیان تشبیہ کے بارے میں کثیر بحث ومجادلہ ہوا ہے نیز علم کے بارے میں ابن راوندی نے ہشام سے نقل کیا ہے ہشام نے کہا کہ معبود اور اجسام میں تشابہ پایا جاتا ہے اگر یہ تشابہ نہ ہوتا تو اللہ کی معرفت نہ ہوتی۔ کعبی نے ہشام سے نقل کیا ہے کہ اللہ کا جسم ہے اسکا اندازہ بھی ہوتا ہے لیکن وہ کسی مخلوق سے تشابہ نہیں ہوتا ہے۔ اس نے کہا اللہ

ان کے سات ہاتھ کے برابر ہے اللہ ایک خاص مکان اور خاص جگہ میں ہے وہ حرکت کرتا ہے اللہ کی ذات محدود ہے لیکن قدرت غیر محدود ہے ابوعیسیٰ وراق نے ہشام سے نقل کیا ہے اللہ کا جسم عرش سے ملا ہوا ہے، اللہ کے لیے روئے زمین وعرش دونوں برابر ہیں۔ ہشام نے علی کے بارے میں غلو کرتے ہوئے کہا کہ علی وہی اللہ ہے جس کی اطاعت واجب ہے۔ ہشام اور زرارہ ابن اعین دونوں نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ علم اور قدرت وحیات غرض تینوں اللہ کی تمام صفات زائد بر ذات ہیں۔ علم وقدرت بعد میں آئی ہیں پہلے اللہ ان صفات سے متصف نہیں تھا۔
(معجم فرق اسلامی ص ۲۶۰، ہشامیہ تفسیر والمفسرون ج ۴ ص ۴۹)

ہشام بن سالم، عبداللہ بن جعفر افطح کی امامت کا قائل تھا عبداللہ افطح کے بعد امام موسیٰ کی طرف رجوع کیا ہے۔ محمد بن نعمان بن ابی جعفر احول بھی ہشام ہم عقیدہ تھا دونوں کا عقیدہ ہے کہ اللہ کا علم بعد میں آیا ہے اللہ نور ہے۔

(قاموس ادیان ص ۲۱۶) معتزلہ کا ایک فرقہ ہے جو ہشام بن عمرو الغوطی سے منسوب ہے ان کے عقائد یہ ہیں:

۱۔ اللہ مومنین کے دلوں کو ایک دوسرے سے جوڑتے نہیں ہیں بلکہ لوگ خود ایک دوسرے کی تالیف کرتے ہیں۔ یہ عقیدہ قرآن کی سورہ انفال آیت ۶۳ سے متصادم ہے۔

۲۔ اللہ دلوں میں محبت نہیں ڈالتا بلکہ لوگ خود محبت کرتے ہیں سورہ حجرات آیت ۷ سے متصادم ہے۔

۱۔ قاموس المذاهب و الاديان ،اعداد حسين على حمد
۲۔ فرهنك فرق اسلامى مولف دكتر محمد جواد مشكور
۳۔ فرهنگنامه فرقه هاى اسلامى تاليف شريف يحيى الامين

٤ـالملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الكريم الشهرستانى

٥ـالموسوعة المفصله تاليف حسن عبد الحفيظ ابو الخير

"حرف یاء"

۲۵۰۔یاشوطیہ:۔

یاشوطیہ نصیریوں سے کٹاہوا ایک فرقہ ہے۔(مذاہب الاسلامین ج۲ص ۴۹۶)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۵۱۔یحیائیہ:۔

یہ خوارج کا ایک فرقہ ہے۔یحییٰ ابن احزم کے پیروکار تھے۔(فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۴۴۹)

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۵۲۔یحیویہ:۔

یہ یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن علی برادر موسیٰ ابن عبداللہ کے پیروکار تھے۔اسے ہارون الرشید نے قتل کیا۔(فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۴۴۹)

۱۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

۲۵۳۔یحیویہ:۔

پیروان یحییٰ بن زید بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب کو کہتے ہیں اپنے باپ کے قتل کے بعد خراسان گیا۔ وہاں ایک جگہ پر حکومت قائم کی لیکن فضل بن یحییٰ برمکی کی کوششوں سے وہ حکومت سے دست بردار ہو گئے ہارون رشید سے صلح پر راضی ہو گئے وہ بغداد میں گیا ،دوبارہ زندان گیا پھر رہائی ملی۔

۱۔اطلس الفرق و المذاهب الاسلامیةتصنیف الدکتورشوقی ابوخلیل

۲۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۵۴۔یزیدیہ:۔

یزیدیہ ان کوعبد شیطان بھی کہتے ہیں یزیدیوں کا اعتقاد ہے ہم ابلیس کوسجدہ کریں کیونکہ اس نے آدم کوسجدہ نہیں کیا ہے اسی لیے ان کوعبد شیطان بھی کہتے ہیں۔یہ منسوب ہے شیخ عدی بن مسافر مروائی متوفی ۵۵۷ھ مدفون شیخیان۔اس کے بارے میں عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں اگر نبوت جہاد ومجاھدت نفس سے ملتی تو یہ عدی بن مسافر کوملنی چاہیے تھی۔وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا رہتا تھا آخر میں وہ عراق کے شہر موصل میں ساکن ہوا۔ابن خلکان نے لکھا ہے بہت سے لوگ اس کے پیروکار بنے،اب یہ لوگ اس کی قبر کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتے ہیں اسی پر اعتماد کرتے ہیں۔فرقہ یزیدیہ کے بارے میں اقوال مختلف ہیں۔بعض کا کہنا ہے یزیدیہ یزدان سے بنا ہے یزدان فارسی میں اللہ کو کہتے ہے بعض نے کہا کہ یہ یزید بن جعفی سے منسوب ہے بعض نے کہا یہ یزید بن معاویہ سے منسوب ہے اوراس کواللہ سمجھتے ہیں۔ان کا کہنا ہے معاویہ رسول اللہ کی سرتراشی کرتے تھے تو پیغمبرؐ کوزخم آیا تو خون نکلا،معاویہ نے اس خون کو پیا تو پیغمبرؐ نے فرمایا تم نے یہ کام غلط کیا ہے،تم سے ایک امت نکلے گی جومیری امت سے لڑے گی۔ان کے عقائد بہت عجیب ہیں وہ بہت سے فاسد عقائد کے حامل ہیں یہ تناسخ وحلول کے قائل ہیں اور خس وخشاک کھاتے ہیں۔

کتاب قاموس ادیان ص ۲۲۰ پر آیا ہے یزیدیہ منسوب ہے بہ یزید بن انیسیہ سے،وہ فرقہ اباضیہ خارجی سے تعلق رکھتا تھا اس کا عقیدہ تھا اللہ عجم سے ایک رسول مبعوث کرے گا جو شریعت محمدؐ کومنسوخ کرے گا۔بعض نے کہا ہے یہ یزید بن معاویہ سے منسوب ہے اس کی بنیاد یہ ہے کہ امیر ابن ابراہیم بن حرب بن خالد بن یزید نہر زاب میں بنی عباس سے شکست

کھانے کے بعد شمال عراق فرار ہوا وہاں سے شام گیا، اپنے موالیوں کو جمع کیا اور دعویٰ کیا یزید خلافت اسلامی کا حقدار تھا وہ سفیانی ہے جس کے بارے میں پیغمبرؐ نے فرمایا ہے وہ سفیان آئیں گے وہی یزید ہے واپس آئیں گے۔

١ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ٢ ـ الموسوعة الميسرة فی الاديان و المذاهب،تاليف مانع بن حماد الجهنی ٣ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تاليف شريف يحيی الامين

٤ ـ قاموس المذاهب و الاديان ،اعدادحسين علی حمد ٥ ـ اطلس الفرق و المذاهب الاسلامية تصنيف الدکتورشوقی ابوخليل ٦ ـ موسوعة الاديان(لميسرة) دار النفائس

٧ ـ الملل و النحل تاليف الامام فتح محمد بن عبد الکريم الشهرستانی

۲۵۵ـ یعفوریہ:۔

یہ منسوب ہے یعفور خزار سے، یہ امام صادق کے اصحاب میں سے تھا ے۔ونس بن یعقوب ان سے روایت نقل کرتے تھے۔(معجم فرق اسلام ص ۲۷۳)

معجم فرق اسلامی تاليف شريف يحيی الامين

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تاليف شريف يحيی الامين

۲۵۶ـ یعقوبیہ:۔

یہ تناسخ کے قائل ہیں۔ یہ محمد ابن یعقوب کے پیروکار ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ علی بادلوں میں ہیں۔(فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۴۴۹)

فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۵۷۔یعقوبیہ:۔

یہ خوارج سے تعلق رکھتے تھے منسوب بہ یعقوب بن علی کرخی ہے (معجم فرق اسلامی ص ۲۷۴)

۱۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۵۸۔یعقوبیہ:۔

فرقہ زیدیہ منسوب ہے یعقوب بن علی کوفی سے، یہ لوگ حضرت ابو بکر وعمر سے محبت رکھتے ہیں لیکن ان سے برأت چاہنے والوں سے برأت نہیں چاہتے۔ان کا اس بات پر اتفاق ہے حضرت علی افضل ہیں ابو بکر وعمر سے، یہ نہ ان کو فاسق کہتے ہیں نہ کافر کہتے ہیں یہ لوگ منکر رجعت ہیں۔ (معجم فرق اسلامی ص ۲۷۴)

۱۔فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۲۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۳۔کتاب المقالات و الفرق تالیف سعد بن عبد الله ابی خلف الاشعری القمی ٤۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۵۹۔یمانیہ:۔

غلات کا ایک فرقہ ہے منسوب ہے یمان بن زیاد سے جن کا عقیدہ ہے ہر چیز فنا ہوگی مگر اللہ باقی رہے گا۔وہ منکر قیامت ہیں، ان کے نزدیک مردار کھانا شراب پینا حلال ہے۔

۱ ۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۶۰۔یمانیہ:۔

یہ محمد ابن یمانی کوفی کے پیروکار ہیں۔ یہ بھی زیدیہ سے ہیں۔(فرہنگ فرق اسلامیہ ص ۴۷۸)

یمانیہ کا ایک فرقہ مشبہ ہے جو اللہ کو انسان سے تشبیہ دیتا ہے، اللہ انسان کی شکل میں ہے، بعض یمان بن رباب سے اللہ کو تشبیہ دیتے ہیں۔اسی طرح کہتے ہیں مردار اور شراب بعض لوگوں کا نام ہے اللہ انھیں نہیں چاہتا، یہاں ان کی مراد ابا بکر وعمر وعثمان ہیں (معجم فرق ص ۲۷۴)

۱ ۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲ ۔فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲۶۱۔یونسیہ:۔

غلات مشبہ یہ پیروان یونس بن عبد الرحمٰن قمی، آل یقطین کے موالی تھے ۱۵۰ھ میں وفات پائی ۔وہ امام موسیٰ بن جعفر کی وفات کا قائل تھا۔ یونس اللہ کی تشبیہ میں افراط کرتا تھا کہتا تھا کہ اللہ کو ملائکہ اٹھاتے ہیں۔(معجم فرق اسلامی ص ۲۷۵)

۱ ۔معجم فرق اسلامی تالیف شریف یحیی الامین ۲ ۔ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور ۳۔الملل و النحل تالیف الامام فتح محمد بن عبد الکریم الشهرستانی

۲۶۲۔یونسیہ:۔

یہ مرجئہ کا ایک فرقہ ہے یہ پیروان یونس سمری ہیں ان کا کہنا ہے معرفت اللہ خضوع وانکساری اور اللہ کے لئے محبت کا نام ہے۔

۱ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

۲۶۳ـ یونسیہ:ـ

یہ بھی فرقہ مرجئہ سے تعلق رکھتے تھے یہ یونس بن عون عمر ونمیری کے پیروان کو کہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ ایمان دل اور زبان دونوں میں ہوتا ہے۔

۱ ـ فرهنگنامه فرقه های اسلامی تالیف شریف یحیی الامین

۲ ـ فرهنك فرق اسلامی مولف دکتر محمد جواد مشکور

اختتامیہ:

قرآن کریم میں آغاز عمل اور اختتام عمل دونوں میں **"الحمد لله رب العالمين"** پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے لیکن قرآن سے چڑ رکھنے والوں نے ان دونوں کیلئے کوئی اور کلمہ جعل کیا ہے، الحمد للہ، اللہ نے ہمیں قرآن کو اٹھانے کے حکم کے ساتھ عمل کی توفیق بھی عطاء کی ہے **"الحمد لله على ما اولا نا الحمد لله على ما اسعد نا و ماوفقنا وسددناو ارشدنا و استقامتنا عند مزالق طرق و انجانا من هذه العوائق والعواطب"**

حمد وشکر ومدح وثناء اس اللہ رحمٰن ورحیم کیلئے سزاوار ہے جس نے نعمت عامہ کے ساتھ نعمت خاصہ سے بھی نوازا ہے، ایام ابتلاء میں رحمت کی بارش برسائی ہے۔ ایام خزاں وحصری کو ربیع و بہارستان بنایا ہے، گرداب طلاطم سے ساحل ہدایت پر لنگر انداز کیا ہے۔ مذاہب کے خارستان سے بغیر لباس پھاڑے زخم کھائے جان سالم گلستان کتابستان پہنچایا۔

شکر بے نہایت و بے حساب، عدد انفاس بشر وذرات ریگستان ومجرات کے خالق کیلئے لائق وسزاوار ہے جس نے اس انسان کو جو مسائل ومصائب واحتقارات وتذلیلات وطعونات میں محصور ومحبوس تھا اس کو یہ صفحات سود افرق، پانچ سال کے عرصہ میں معاونین، اعزاء واحباب کی کوششوں سے ماہ جمادی الآخر ۱۴۳۹ھ میں ترتیب وتنظیم دینے کی توفیق بخشی۔ عرصہ دس پندرہ سال مطالعہ کتب فرق اور تقابل فرق سے فرقوں کے بانیان اور ان کے اغراض و غایات، ارتباطات با ادیان باطلہ کی دخالت وکردار تک رسائی ہوئی۔ اللہ ہی نے یہ موضوع نقطہ وار قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی توفیق دی ہے ورنہ اس سمندر کی امواج میں غرق ہونے کا خطرہ تھا کہ نتیجہ الٹا نہ نکلے۔ الحمد للہ فضل وعنایت رحمٰن ورحیم ہے کہ طلاطم امواج سے عقیدہ سالم ساحل اسلام پر پہنچا، فرقوں کے عزائم ومنویات سوء کے سفرنامہ کا خلاصہ پیش کرتا ہوں۔ سنت

جاریہ مؤلفین رہی ہے کہ کتاب کے اختتام پر خلاصہ ونچوڑ کتاب کو پیش کرتے ہیں، کہیں کوئی ابہام واجمال رہ گیا ہو یا تفصیل طلب ہو تو اس کا ازالہ کریں۔

فرق نویسوں کی خیانت قلمی :۔

فرق نویس بہت سی قلمی خیانتوں کے مرتکب ہوئے ہیں اس کی طرف اشارہ کرنا بھی اختتام میں ضروری ہے۔

۱۔فرق نویسوں نے اسباب ظہور فرق کو سنت اقوام گذشتہ قرار دے کر اس کو ناگزیر اور نا قابل انکار قرار دیا ہے یہ بات بالکل غلط ہے۔

۲۔فرقہ نویسوں کے مطابق ظہور فرق فہم کتاب وسنت میں اجتہاد سے ہوا،لہٰذا مواخذہ درست نہیں ہے۔

۳۔فرق نویسوں نے ایک دوسرے پر شدومد سے حملہ کیا،اپنے فرقہ اور اس سے وابستہ چھتری نشینوں کا دفاع کیا یہ بھی خیانت قلمی ہے۔فرق نویسوں کے تمام مظاہر غیر جانب داری دکھانے کی کوشش کے باوجود فرق نویسوں سے جانب داری کے مظاہر سامنے آئے ہیں، چنانچہ کتاب فرق بین الفرق اور ملل ونحل نے شیعہ دشمنی میں اور معجم فرق اسلامیہ میں شناخت مذاہب حد سے زیادہ نظر آیا کہ دوسرے نے تقیہ وتوریہ اور جانب داری سے فرق ضالہ و ملاحدہ اسماعیلیوں،علویوں اور آغا خانیوں سے دفاع کیا ہے۔

صاحب دراسات فی الفرق والمذاہب شیعہ سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ وہ شیعہ گھرانے میں پیدا ہوئے اور شیعہ درسگاہوں میں پڑھا ہے،فرق نویسوں نے شیعوں کو ایک تقسیم کے تحت شیعہ معتدل اور شیعہ غالی قرار دیا ہے۔یہ تقسیم غلط درغلط ہے،شیعہ غالی ہی ہوتا ہے،وہ غیر غالی ہو ہی نہیں سکتا ہے۔صاحب دراسات شیعہ کو دوسرے فرقوں کی بنسبت اسلام سے قریب سمجھ کر

اس کے مدافع بنے ہیں،انہوں نے بہت سی بے بنیاد خرافات اور بے دلیل مراسم کوخود بھی انجام دیا ہےاور شیعہ مذہب سے بھرپور دفاع بھی کیا ہے۔ہم نے شیعہ مذہب کے دفاع میں سیمینار قرآن رکھا کہ شیعہ قرآن کی تحریف کے قائل نہیں اوراس پر کتاب بھی پیش کی ہے،شیعی فکر کے دفاع میں کتابیں نشر کی ہیں، مذہب اہل بیت تالیف عبد الحسین شرف الدین عاملی، فلسفہ امامت،آغاز شیعیت باقر الصدر،حیات معصومین اور آسان عقائد نشر کی ہیں۔میں کسی بھی عالم ء اہل سنت سے متاثر ہوں اور نہ ان سے گہری دوستی قائم کی ہے۔

۴۔حکومت اور کالم نویسان نے ملک میں جاری فساد دہشت گردی کا ذمہ دار فرقوں کو قرار دیکر سیکولروں اور حکومتی پالیسی کو تحفظ دیا ہے،نیز اسلام کو ضمنی طور پر بدنام کیا ہے یہ بھی ایک خیانت ہے۔

دہشت گردی وسیلۂ فرقہ سازی:۔

فرقے نہ تو نبی کریمؐ کی پیشگوئی سے بنے ہیں اور نہ فہم کتاب وسنت میں اختلاف سے بنے ہیں، بلکہ ادیان باطلہ کے اتحاد ثلاثی سے بنے ہیں۔قرآن کریم کی کثیر آیات میں ،جبر،تشدد وکراہ کی نفی آئی ہے۔

۱۔﴿لا إِكْراهَ فِي الدِّين﴾ (البقره:۲۵۶)

۲۔﴿لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِر﴾(الغاشيعه:۲۲)

۳.﴿وَ ما عَلَيْنا إِلَّا الْبَلاغُ الْمُبين﴾(يسين:۱۷)

جس قرآن نے کفر والحاد وشرک اور بت پرستوں کو لاجواب ومبہوت کیا اور انہیں دلائل ساطعہ قرآن کے سامنے خاضع کیا اور ہر قسم کے استبداد واکراہ سے منع کیا ہے تو کیسے ممکن ہے مسلمان موحد اور قرآن واسوۂ محمدؐ سے متمسک دہشت گرد ہوں۔دہشت گردی دلائل کی بدیل

کے طور پر فرقوں نے اپنائی ہے،فرقے اور دہشت گردی جڑواں آئے ہیں،جن کا آغاز منافق نشین شہروں بصرہ وکوفہ وخراسان پناہ گاہ یہود ومجوس وصلیب میں ہوا ہے۔فرقے کی ماں باغیہ ہے نطفہ مشترکہ ثلاثیہ ہے۔باپ مجہول والے مجرم ہی ہوتے ہیں،تاریخ مجرمین میں آیا ہے یہ لوگ اولاد باغیات سے نکلے ہیں۔چنانچہ تاریخ کی اوراق گردی کرنے والے جانتے ہیں فرقوں میں عداوت وبغض اور ایک دوسرے سے نفرت وکراہت وجنگ وجدال لازم وملزوم رہا ہے، اس وقت سے ابھی تک فرقوں میں یہ جنگ تنہا شیعہ سنی تک محدود نہیں بلکہ جنگ بین حنفی وشافعی واجتہادی واخباری وحدیثی وتقلیدی مسلسل رہی ہے۔علمانی حکومتوں نے ایک فرقے کی سرپرستی کی دوسرے کی پٹائی کی،کسی نے اکثریت کو گود میں لیکر اقلیت کو کچل دیا تو دوسرے نے اقلیت کو گود میں لیا،یہاں سے فرق کو تشتت گرائی پر دھکیل دیا تا کہ فرقوں میں اتحاد قائم نہ ہو اور فرقوں کا پھیلاؤ مثل بیکٹیریا بنے لہٰذا جب کثرت فرق کا ذکر آتا ہے تو شرم وحیاء سے سر نیچے ہوتا ہے، یہاں تک کہ سب کا کہنا ہے کہ فرقوں کا خاتمہ ناممکن ہوگیا ہے،سب اس سے مایوس ہوگئے ہیں۔ فرقے دین وملت کے لئے ناسور ہیں۔عمائدین فرق واحزاب یہ کہنے لگے ہیں کہ فرقوں کو جوں کے توں رکھ کر اتحاد قائم کریں،ملک سے دہشت گردی ختم کرنے کے خواب دیکھنے والوں کے خواب اضغاثِ احلام بن جائیں گے ان کی سمجھ میں آنا چاہئے کہ خار کاٹنے سے خار ختم نہیں ہوتے ہیں سبب کو چھوڑ کر مسبب ختم نہیں ہوسکتا،دین وملت،ملک ووطن کے خیر خواہوں کو چاہئے کسی بھی فرقے کی طرف جھکاؤ وگرائش یا کم برائی کے نمبر دینے کی بجائے تمام فرقوں کو اسلام و مسلمین کے لئے ناسور سمجھیں۔فرقوں کو ناپید وختم کرنے کے لئے آیات محکمات کا سپرے کریں، فرقے حدیث وفتویٰ سے پھیلتے ہیں آیات قرآن سے دبتے ہیں ڈرتے ہیں۔اگر فرقوں کو خاموش یا ختم کرنا چاہتے ہیں تو آیات قرآن کو اٹھائیں فہم قرآن اور نبی کریمؐ کی سنت عملی میں

اختلاف سے فرقے وجود میں نہیں آئے ہیں، بلکہ اتحادیہ ادیان باطلہ حزیمت خوردہ کی طرف سے اسلام کی نیلامی کا اعلان ہے کہ عالم، جاہل، فاسق، فاجر، ملحد، بچے وعورت سب اسلام کو نوچنے، اسلام پے مارنے، اسلام کوکونے پے لگانے، اسلام کوداغدار بنانے، اسلام کوروکنے کے لئے جوبھی کارنامے کرسکتے ہیں کریں، اجرت ومزدوری ہم سے لے لیں، ان کی اجرت کانام عالمی خیراتی ادارے ہیں اور بانٹنے والے این جی اوز ہیں۔اپنی عزیز قیمتی جان کوملک کی دولت کو بیرونی ملک منتقل، کمپنیاں بنانے والوں کے لئے صرف نہ کریں، ہرایک اپنی جگہ اسلام کابدیل نامنظور کہیں۔

ہم نے حب مال، حب اقتدار اورشہرت نمائی کے ہرقسم کے مظاہرے سے گریز کیا ہے، قادخانوں کی مشترکہ کاوشوں سے بیس سال سے زائدعرصہ سے اولاد وعزیز واقرباء اور دوستوں نے ہمیں گمراہ اورخودکو ہدایت پر ثابت کرنے کی سعی لا حاصل کی ہے، اگر مال جمع کروں تومیرے دشمن کھائیں گے۔میں نے لوگوں کی عداوت ونفرت مول لے کرزندگی گزاری ہے اوراسی حال میں رخصت ہونے کا خواہش منداورآمادہ ہوں، میری طرز ادائیگی یاانتقادشیعہ مذہب حقدانتقامی نہیں، بلکہ آیات قرآن سے لیا گیاعکس ہے، اس وقت میں تمام فرقوں کوبغیرکسی استثناء ونرم گوشہ کے بہ اصطلاح قرآن کریم کے لشکرفیل اور بمطابق عرب لصیق سمجھتا ہوں، فرقوں کی ظاہرنمائیوں اوراندر کی خباثتوں سے اچھی طرح واقف وآگاہ ہوچکا ہوں۔فرق جوبھی ہوں ناسوراسلام ہیں چونکہ میں نے شیعت کوزیادہ پڑھا ہے اورشیعہ مظاہرکوخود دیکھا ہے خودبیان کئے ہیں لیکن یہ مذہب مثل خوارج سب سے پہلے امت میں شگاف ڈالنے والا، تفرقہ ڈالنے والا، بغاوت کرنے والا اورفی زمانہ کفروالحاد سے زیادہ تعلق ووابستگی رکھنے والا ثابت ہوگیا ہے۔

۱۔شیعہ دشمن خلفاء ہے نہ سنی دوستدار خلفاء۔دونوں دوستدار۔۔۔۔ ہیں:۔

جس طرح شیعہ دوستدار اہلبیت نہیں اس طرح سنی دشمن اہلبیت نہیں، اور نہ دوستدار خلفاء ہیں۔دونوں کسی اور کے دوست ہیں۔مظاہرہ ایسا کرتے ہیں کہ ان میں سے ایک حق پر ہے تو دوسرا باطل پر، جبکہ دونوں ہی باطل پر متحد ہیں۔دونوں نے اپنے فرقے کو حق میں ثابت کرنے کیلئے رسول اللہؐ پر افتراء باندھا ہے۔ایک نے توسل نام کے سے توحید پر میزائل مارا ہے ،اسلام میں نظام قیصر وکسریٰ کیلئے جنگ لڑی ہے، دوسرے نے سنت رسول اللہؐ کے نام سے قرآن کو گرنیڈ مارا ہے۔تاریخ اسلام میں جو جو جرائم ورذائل کی سپر میں زرہ پوش بنے ہیں ان کی جنایات تاریخ میں ثبت ہیں نا قابل محو ہیں انہیں سیدنا سے نوازا ہے، جو زیادہ بدنام تھے انہیں اکاذیب کی چادر چڑھائی ہے تاکہ کوئی ان کے جرائم کا متعرض نہ ہو۔دونوں نے ملکر اسلام کو بیدخل، قرآن اور محمدؐ کو اندر بند کر کے اہلبیت اور اصحاب کو اٹھایا ہے، اللہ کی حجت کو کارزندان میں بند کیا ہے اور بے حجتوں کو حجت بنایا ہے، دونوں نے ملک کو سیکولرستان بنانے میں کوئی کسر و کوتاہی نہیں چھوڑ لیس ہے۔نام نہاد جماعات دینی عمر بھر سیکولروں کی ووٹ سازی میں عمر گزاری ہے اسلام و مسلمین کیلئے بے معنی شعار خلافت راشدہ، نظام امامت، اسلام جناح واقبال اٹھانے کے بعد اب لوگ ان کے نظام اسلام کے شعار کو سابقہ دور کے منافقین کے شعار جیسا سمجھنے میں تردد نہیں کرتے۔اصلاح نما جماعت اور ان کے سرکار سیکولروں کے ہوتے ہوئے پاکستان میں نظام اسلام قائم ہونا، غلاظت خانوں پر مسجد قائم کرنا یا آج کل کے این جی اوز کے ذریعے بلند قبہ ومینار کی مسجد ضرار کے قیام جیسا ہے۔ان کا اسلام مزاحم جد وجہد کا نامہ اعمال جب آخرت میں ان کے وراء ظہرہ ہاتھ میں تھامیں گے تو کہیں گے (انشقاق:۱۰۔۱۲) ﴿یا لَیْتَنِی اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُولِ سَبِیلا﴾ (فرقان:۲۷)۔اندر سے بطور شعوری یا غیر شعوری اسلام کو روکنے کیلئے

مسابقے میں ہیں اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ شیعہ دوملکوں میں اکثریت ہوتے ہوئے نظام امامت نا قابل نفاذ ہونے کی وجہ سے قائم نہیں کئے بلکہ انہوں نے اپنی مطلقہ بائن کی طرف رجوع کیا۔سنی دنیا میں ایک حکومت اسلامی قائم نہیں کئے اور نہ کرسکیں گے کیونکہ امت کو صف واحدہ میں رکھنے والے کی جگہ امت کو متفرق ومنتشر کرنے والے کو حجت بنایا ہے۔طول تاریخ میں حنفیین اور شافعین کی جنگ حنبلیوں اور مالکیوں کی جنگ ،اہل حدیث اور حنفیوں کی جنگ اس کا منہ بولتا ثبوت ہے،شیعہ عراق وایران میں ایک مرجع پر متحد نہیں۔اس کی تفصیل میں اس کتاب سے زیادہ ضخیم کتاب لکھ سکتا ہوں لیکن سر دست صرف موٹے موٹے نکات بطور اختصار پیش کئے ہیں۔کثرت فرق سے شرم نہ کھانے والے بھی شرم کرتے ہوئے کہتے اور لکھتے ہیں کہ اصل میں مسلمانوں کے دوہی فرقے ہیں جو کہ سنی اور شیعہ ہیں۔ان دونوں میں اختلاف صرف چند فرعی مسائل میں ہے۔انہیں عالم دین ہوتے ہوئے بھی جھوٹ بولتے شرم نہیں آتی، حالانکہ ان دونوں کے ہاں اللہ کی وحدانیت سے لیکر ایک منٹ پہلے یا بعد میں روزہ رکھنے اور کھولنے تک میں اختلاف ہے،اگر نہیں مانتے تو کتاب ''اختلاف ائمہ'' یحیٰی بن محمد شیبانی متوفی ۵۶۰ھ ملاحظہ کریں۔اگر یہ بات فرقوں کے عمائدین اور عوام میں شہرت وعلم رکھنے والے کہیں تو عوام جن کا عقیدہ ہے ہم نے اللہ کو نہیں دیکھا ہے رسولؐ کو نہیں دیکھا ہے، ہم نے دین کو انہی سے لیا ہے،وہ کہیں گے علماء بھی جھوٹ بولتے ہیں بلکہ جھوٹ پر جھوٹ ضرب مکعب بولتے ہیں۔

۱۔شیعہ امامیہ میں ملحدین ،ضالین اور عقائد فاسدہ رکھنے والے بھی شامل ہیں کہ جن کے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا بار بار اعلان کرنے کے باوجود علماء نے آغا خانیوں کی سرپرستی ومولائیت کو کل اساس دین قرار دیا، بلتستان کی درس گاہوں سے ''یا علی مدد'' نہ کہنے پر فدا علی کو نکال دیا گیا کیونکہ اساتید نے کہا اگر 'یا علی مدد' نہیں تو مذہب بھی نہیں۔مسلمانوں میں جاری

فساد کی برگشت قادخانیوں اوران کو جاتی ہے، پارا چنار، جھنگ وبھکر مرکز غلات مردہ ہیں، ہر آئے دن اہلبیت کے نام سے مذہب میں بدعت پر بدعت کا اضافہ کرتے جاتے ہیں۔قرآن کی جگہ حدیث کساء کو رواج دیا ہے،بعض منقبت اورامام غلات سرگودھا اور مالک عروۃ الوثقی دلائل میں قرآن کی جگہ اشعار علامہ اقبال پیش کرتے ہیں۔نمائندگان امام خمینی ورہبر معظم کی سرپرستی سے ان کے حوصلے بلند ہیں۔تشہداور رکوع وسجود میں شہادت ثالثہ اور امام معدوم کے ظہور کیلئے ''عجل اللہ فرجہ'' کورواج دے رہے ہیں۔

۲۔سنی جوشیعوں کوعلم پرست، گھوڑا پرست اورجھولا پرست ہونے اور بعض دیگر عقائد کیوجہ سے مشرکین کہتے ہیں،ان شیعوں سے اتحادکونا جائز کہنے والے خودایک لاکھ سے زیادہ مزارات پرمشرکین جیسا سجدہ کرتے ہیں،مثل مشرکین حیوان ذبح کرتے ہیں۔حلول اللہ کومحمدؐ کی صورت میں تجلی گردانتے ہیں۔اہل سنت کی چھتری میں بریلوی ودیوبندی چکر چلانے والے ہمیشہ مزاروں پر حاضری دیتے ہیں۔

۳۔ابوبکروعمر پر پورے عالم اسلام کے سنی متفق ہیں دنیا کیلئے ابوبکراورعمر کے بارے میں کوئی دھندنہیں افریقہ،امریکہ، یورپ اورایشیا سب ان کو مانتے ہیں جب ان پر سب کا اتفاق ہے توچہرۂ غیر واضح بلکہ کتب رجال میں مشکوک ومخدوش لوگوں کے نام سے اسلامی ملکوں کو کیوں تقسیم کیا ہے؟۔اب یہ ممکن نہیں کہ عالم اسلامی میں ایک اسلامی حکومت ان چاروں سے ہٹ کرقائم ہو یاان چاروں کے اتفاق سے قائم ہو۔دنیا بھر کے مسلمان ایران اورسعودیہ کواسلام کانمونہ قرار دیتے تھے اب دونوں نے سیکولرزم کا اعلان کرکے مظاہر ضد اسلامی سے پابندی اٹھائی ہے۔یہ دلیل ہے کہ یہ لوگ دوستداران ابوبکروعمروعثمان نہیں عراق وایران والے دوستدار علی نہیں یہ سب دوستداران سیکولرین ہیں لہٰذاان کے ماننے والے بھی ایک دوسرے کے خلاف

ہیں۔ یہ شیعہ وسنی دونوں حضرت ابلیس کے دوست ہیں، جس طرح اولا دمجہول النسب اپنے باپ کا نام لینے سے کتراتے ہیں یہ لوگ جن کے پیرو ہیں ان کا نام لینے سے کتراتے ہیں۔ نام کو چھپا کے رکھنے کیلئے ''مضاف، بداء مضایف' استعمال کرتے ہیں، شیعہ میں مضاف اللہ نہیں اہل سنت مضاف اللہ نہیں، ان دونوں کو لینے والوں کو پتہ ہی نہیں کہ وہ کس کے شیعہ یا کس کے سنی ہیں، انہیں ہدایت ہے کہ ان کا نام نہ لیں۔ اعتقاد میں اختلاف نہیں کہنے والے مستحبات و مکروہات، ہاتھ باندھ کر نماز پڑھنے اور افطار دیر سے کرنے پر بضد ہیں انہیں جھوٹ بولتے ہوئے شرم نہیں آتی، کہتے ہیں ہمارے درمیان اختلاف معمولی ہے۔ ایک عرصے تک صوبہ سرحد میں ایک دن پہلے روزہ رکھتے اور ایک دن پہلے کھولتے رہے ہیں یہ کس دلیل ومنطق کے تحت ہے؟ صرف سعودیہ کی پیروی دکھاتے ہیں، یہ قرآن کریم کی اس آیت ﴿ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ﴾ (بقرہ۔۱۸۵) کو ٹھوکر مارنے اور ضد اسلام وضد قرآن عمل انجام دینے کے برابر ہے۔ اسی طرح شیعہ ایک عرصے سے کراچی میں محفل مرتضٰی، کونسل گری اور خانہ فرہنگ ایران کے حساب سے روزہ کھولتے رہے ہیں بتائیں انہوں نے یہ کس منطق سے کیا ہے؟ منطق صرف امت میں شگاف ڈالنا ہے گویا منشور خوارج ابی الخطاب اسدی پر عمل کرتے ہیں۔

۴۔۱۲ آئمہ اور یا علی پر اتفاق کرنے والے اصولی اور اخباری کے نام سے ملت کو ٹکڑے کئے ہوئے ہیں وہ کسی مسئلے پر متفق نہیں سوائے ضد اسلام وضد مسلمین افکار وعقائد واعمال کے وہ اپنے مجتہد کے فتاویٰ کا احترام بھی نہیں کرتے۔ امام خمینی کی شیعہ سنی اتفاق واتحاد کی دعوت کو خود ان کے دور میں ان کے فدائیوں نے ٹھکرایا، شیعوں نے مسترد کیا بلکہ علماء وعمائدین نے بھی مسترد کیا۔ پاکستان میں اختلاف شیعہ وسنی اپنے عروج پر پہنچایا گیا ہے، خامنہ ای کی اصلاح عزاداری کے فتویٰ کو انہی کے نمک خوار وکیلوں نے ان کے منہ پر مارا، حضرت علی اور اولا دعلی نے

اپنے بیٹوں کے نام ان تینوں خلفاء کے نام پر رکھے تھے۔

۵۔ جب پاکستان میں اسلامی نظام کا اعلان ہوا تو کچھ نہ کچھ اسلام نافذ ہونا تھا اہل اسلام کو ترویج اسلام کیلئے موقع ملا تھا اس کو اسلام ضیاء الحق کہہ کر مسترد کیا، آپ نے ''اس کا اسلام کہہ کر'' مذاق اڑایا۔ آپ نے اسلام نامنظور کا نعرہ بلند کیا، بعض نے اسے داڑھی والوں کا اسلام کہہ کر نامنظور کیا۔ اسلام کے نام سے فقہ حنفی کو پیش کیا گیا، فقہ ائمہ عام طور پر احکام قرآن میں ترمیم جیسی ہے، لیکن فقہ حنفی میں ترامیم ضد اسلامی کی بو آتی ہے، دوسری طرف شیعوں نے فقہ جعفری کا مطالبہ کیا اور شریعت بل نامنظور کا نعرہ بلند کیا۔ قرآن اور سنت پر مبنی نظام کی بات چلی تو کہا خالص قرآن نہیں بلکہ ہر فرقہ اپنی تفسیر کرے گا۔ قائد تحریک جعفری نے حیدر آباد میں ایک مجلّے کو انٹرویو میں کہا ہم نفاذ اسلام کے داعی نہیں ہیں ہم بحالی جمہوریت کے داعی ہیں، لیکن جمہوریت کی وضاحت نہیں کی کہ فرانس وسوئٹزرلینڈ کی جدید جمہوریت ہے یا اگر قدیم مراد ہے تو خوارج کی ہوسکتی ہے اور کہا کہ ہماری تمام کاوشیں ''یا علی مدد'' کیلئے وقف ہیں، یہاں بھی واضح نہیں کیا کہ اس سے کون سے ''علی'' مراد ہیں، علی کے نام کے بہت افراد آئے ہیں لہٰذا علی نکرہ ہے۔ اگر اس دنیا میں موجود ہے تو آغا خان مراد ہے۔ اگر اس دنیا سے رخصت ہو گئے ہیں تو ان کے پاس یہاں آنے کا ویزا نہیں ہے کیونکہ وہاں یہاں کی سفارت نہیں، آپس میں تعلقات کشیدہ ہیں، ''یا علی مدد'' والے کبھی مسلمانوں کو متحد ہونے نہیں دیں گے۔

۶۔ ملک میں فقہ کے نام سے جاری کوئی بھی تحریک اسلام کی حامی نہیں ہے، حتیٰ نظام اسلامی والے پی پی کے اتحادی ہیں اسلامی نظام روکنے والا بجٹ انہی کو دیا جاتا ہے۔ ایک کہتا ہے نظام خلافت چلائیں دوسرا نظام امامت کی بات کرتا ہے دونوں نعرے کھوکھلے اور بے معنی ہیں۔ ہم اس ملک میں ثقافت اسلام کے فروغ کے حامی ہیں، ملک میں سیکولرزم نیچے سے اوپر

تک حاکم ہے حتیٰ علما بھی اس کے حامی ہیں۔اسلام کو اٹھانا کسی کے بس میں نہیں رہا، یہاں اسلام کو روکنے کیلئے یکے بعد دیگر دستے قائم ہوئے ہیں۔

۱۔فرقے والے تمام شد ومد سے اسلام کو روکتے ہیں۔

۲۔این جی اوز ان کے بعد کھڑی ہیں۔

۳۔ملک کی انتظامیہ اسلام روکنے کیلئے تلی ہوئی ہے۔

۴۔احزاب وقومیات ملک کو ٹکڑے کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔

۵۔احزاب دینی اپنی تقرب جوئی سے سیکولرازم کے داعی ہیں۔

۶۔طلبہ تنظیمیں اور طلباء باہر کی شہریت اور اسکالرشپ کی خاطر اسلام سے نفاق رکھتے ہیں۔

۷۔گھر، خاندان، معاشرہ اور اہل خانہ کا دباؤ ہے۔اولا دخالص اسلام کو اٹھانے والے کو مجرم ومعیوب سمجھتے ہوئے غیر اعلانیہ برأت کرتی ہے،ایسی صورت تاریخ ادیان میں ہمیشہ سے رہی ہے۔نہیں دیکھا گیا ہے کہ اہل دین کیلئے کوئی ایسی رکاوٹ ومزاحمت نہ آئی ہو جو گذشتہ انبیاء کو نہیں آئی،لہٰذا قرآن میں گذشتہ اقوام کا اپنے انبیاء کے ساتھ سلوک کا ذکر اسی لئے لایا گیا ہے تا کہ یہ وارث انبیاء کہلانے والے ان کی تأسی کریں۔انسان کا حدود میں دین پر بطور کامل رہنے میں ابھی تک کوئی پابندی نہیں آئی،خود انسان کی کمزوری ہوتی ہے،انسان کو چاہئے کہ وہ خود دین پر قائم و پابند رہے یہی حکم قرآن وسنت ہے۔ملک عزیز پاکستان میں یہ صورت حال ابھی تک نہیں آئی ہے کہ انسان خود کو دین پر قائم نہ رکھ سکے۔قرآن وسنت اجازت نہیں دیتی کہ کوئی بے فائدہ حرکت کریں لیکن خود اپنی ذات کو اسلام کیلئے وقف کرنے سے روکنے کی ابھی تک نوبت نہیں آئی ہے۔

فرق واحزاب اسلام کوروکنے کیلئے بنے ہیں۔ جماعتی بنیادوں پر سیاست اس ملک کے اندر طوائف الملوکیت ونظام استبدادی ہے ملک امت کی بنیاد پر ہے۔اس ملک کا استقلال پہلی ترجیح ہونا چاہیئے۔

ملک وملت کی ترقی وتمدن اور دین وشریعت کی راہ میں رکاوٹ ملک میں قائم فرق واحزاب اورسیکولر ہیں ان کی خرابی وبرائی میں قرآن کریم کی یہ آیت کریمہ ہے﴿ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً رَجُلاً فِيهِ شُرَكاءُ مُتَشاكِسُونَ وَ رَجُلاً سَلَماً لِرَجُلٍ هَلْ يَسْتَوِيانِ مَثَلاً الْحَمْدُ لِلَّهِ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْلَمُونَ﴾ (زمر۔۲۹) جہاں ایک انسان متعدد افراد کی ملکیت میں ہو اور ہر مالک اپنے مقاصد اور اپنے مفاد میں اس کو کھینچتا ہو،احزاب وفرق اس جیسے ہیں ملک میں قائم ہر فرقہ اور ہر حزب اپنا راج چاہتا ہے اتحاد فرق ناممکن ومحال اور دھوکہ وفریب ہے۔تاریخ بہترین درس عبرت ہے لیکن بدقسمتی سے مسلمانوں نے اس سے عبرت نہ لینے کا فیصلہ کیا ہوا ہے،شاید اس کے جواب میں کالم نگار بہت فلسفہ تراشیاں کریں۔سیاستدان اکثر و بیشتر اس کا ذمہ دار مسلح افواج کا اقتدار پر قبضہ یا مسلسل شراکت اقتدار کو گردانتے ہیں جب کہ ملک کو لوٹنے اور ملک کی دولت کو دیگر ملکوں میں منتقل کرنے میں احزاب کا کردار اور کارنامے کسی سے پوشیدہ نہیں ہیں ،فرقے بیچارے ان احزاب کے صدقہ خوار ہیں،اگر کسی کو شک ہو تو دیکھے کہ آف شور اور اس پر تحقیق کرنے والے اداروں کی قضاوت نے حقیقت تشت از بام کر دی ہے۔کوئی فرد باقی نہیں بچتا ہے اور کوئی پردہ نشین نہیں رہا ہے ملک میں ایک گروہ لوٹتا ہے ذرائع ابلاغ اس کو چھپاتے ہیں،اس کی تائید کرتے ہیں قصیدے پڑھتے ہیں۔ملک میں دو ہی پارٹیاں اقتدار پے رہی ہیں ن لیگ اور پی پی انھوں نے ملک سے خیانت کی تاریخ رقمطراز کی ہے۔کچھ لوگ ان دونوں سے ہٹ کر عمران سے وابستہ ہوئے ہیں عمران کا کوئی خاص منشور نہیں صرف ان

کی ایک خواہش ہے کہ جس طرح دیگر ملکوں میں کھیل کر مال و دولت حاصل کی تھی اسی طرح ایک دفعہ ملک کے مقدرات سے بھی کھیلنے کا موقع دیا جائے اوران کی یہ خواہش پوری کی جائے۔ ہمارے ہاں گاؤں، ضلع اورشہر میں یہ مقولہ عام ہے کہ ان کو بھی موقع دیا جائے کیونکہ زندہ صرف یہی لوگ ہیں باقی سب مردہ ہیں ان کی ہڈی ان کو دی جائے تا کہ وہ ان پر تجربہ کریں، ملک کے دانشوراور اسکالر سب مجنون مغرب ہیں ان کا کہنا ہے مغرب جو کہتا ہے وہی صحیح ہے۔ علماء نے اسلام کو نہیں پڑھا ہے درسگاہوں کے نصاب دشمنان اسلام نے اسلام کے بدلے میں دیئے ہیں ، جہاں اندر تو سب ضد اسلام کام ہیں لیکن باہر اسلام کا نام ہے، اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ ان کو کس بھی مسئلے میں قرآن سے استناد نہیں آتا ہے، اسلام ان کی ترجیحات میں ہی نہیں ہے۔ اگر ان کی ترجیحات میں کوئی چیز ہے تو اسلام کو کنارے پے لگانا ہے، چنانچہ وحدت المسلمین کے سربراہ ہمیشہ فرقوں کی بجائے سیکولروں کی حمایت اوران سے یکجہتی کا اعلان کرتے ہیں اور جناب آغا ساجد اور علامہ جعفری کی ترجیحات قولی وعملی بھی لا دینوں کے ساتھ ہیں وہ کہتے ہیں مسلمانوں کی بجائے ہمارے لئے سیکولر ہی اچھے ہیں، یہ فرمان تنہا ان کا ہی نہیں ان کے مجتہدین کا بھی ہے۔ علماء بھی وہی کہتے ہیں جو پی پی کہتی ہے یا جو نواز شریف کہتا ہے وہی صحیح ہے۔ اسلام کا نام صرف ونحو، فقہ واصول، منطق وفلسفہ میں غواصی کر کے آنے والوں کی ترجیحات میں نہیں، ان کی ترجیح طاہر القادری کا کمیونزم ہے۔ ان کے پاس اسلام سے متعلق کوئی معلومات نہیں انہوں نے نہ مملکت سازی کو پڑھا ہے نہ ملک کی ترقی وتمدن کے بارے میں جانتے ہیں۔ ہم اسلامی نظام کے داعی نہیں ہیں کیونکہ اسلامی نظام کے داعیوں کا اسلام و مسلمین سے خیانتیں اورالحادیوں سے اتحاد ہی دیکھا ہے، کیونکہ وہ فرقہ باطنیہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ اسلام محمدؐ نہیں اسلام دیصانی کے خواہاں ہیں تجربے نے ثابت کیا یہ کوشش خائنانہ کوشش ہے لیکن ایک

مسلمان ہونے کے حوالے سے ہم اوراس ملک کے ۹۸فیصد مسلمان سب کی تمنا اور درخواست ہے بہ حرمت حقوق انسانی مسلمانوں کوآزادی دیں۔ہم جمہوریت کے داعی نہیں ہیں کیونکہ جس جمہوریت کا پرچم بےنظیر،زرداری، بلاول اورنواز شریف نے اٹھایا ہے وہ سیاہ ہے۔ہم صرف اس جمہوریت کو مانتے ہیں جس میں صوبوں کی خودمختاری کا نام نہ ہو، احزاب کے نام سے خاندانی منصوصیت نہ ہو، پاکستان میں خاندانی جمہوریت ہے۔ جمہوریت عوامی کی تقدیس کا احترام کرتے ہوئے اس کا واسطہ دیتے ہیں کہ ۹۸فیصد مسلمانوں کا احترام کریں نیز جس کسی نے بھی اسلامی نظام کواٹھایا اس نے قرآن اور سنت سے خالی اور لنگڑا ہی اٹھایا ہے۔ ہماری تمنا ہے کہ اس کو پورا اٹھایا جائے ۔پورے کا مطلب یہ ہے کہ اسے زندگی کے تمام شعبوں میں لاگو کریں اور منافقین وکافرین سے عملاً نفرت کریں یہ حکم قرآن ہے۔

جمہوریت نوازوں کی برگشت صرف ان کی ذات تک رہی ہے ان کو یہاں کے رہنے والوں کے دین کا پتہ نہیں ہے بلکہ دین سے چڑ ہے ان کی خواہش ہے کہ دنیائے کفر کو خوش کرنے کے لئے ۹۸٪ کو ان دو فیصد پر قربان کریں ۔ میں اسلامی حکومت کا خواہاں نہیں ہوں اور نہ ہی نظام وطن اسلامی کو بلاول کی طرح ہندوؤں اور مسیحوں کے حوالے کرنے کے حق میں ہوں، میں جمہوریت کا داعی بھی نہیں ہوں کیونکہ یہ وراثین خوارج ہیں۔ سنی وشیعہ دونوں ملحد ہو سکتے ہیں لیکن سنی سے شیعہ ،شیعہ سے سنی نہیں ہو سکتے ہیں کیونکہ ان کا اصلی دشمن کفر نہیں اسلام و مسلمین ہیں، یہاں تک کہ انتخاب کی صلاحیت کھو چکے ہیں، مسلمان اپنے لئے خیر وشر کی تمیز نہیں کر سکتے ہیں وہ مجبور ہیں خیر کی جگہ شر ہی کو انتخاب کریں۔

۱۔مسلمانوں کی عملی زندگی میں مذہب صرف نام تک محدود ہے وہ بے مقصد ولا حاصل اہداف کے حصول کی کوششوں میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

۲۔عملی زندگی میں دنیا داری تک محدود ہیں۔ چنانچہ شیعہ جو امامت کو اصل الاساس، امان از فرقت کہتے تھے، وہ خود کو امام ہی کے نام سے ٹکڑے ٹکڑے کرتے ہیں علماء ایک گھنٹہ قرآن وسنت سے استناد کر کے اپنے مذہب سے دفاع نہیں کر سکتے ہیں، اور وہ کوئی مثالی معاشرہ پیش کرنے سے قاصر ہی رہے ہیں۔

۳۔فرق مسلمانوں کی حسن نیت، اخطات، لغزشات سے نہیں بلکہ فرقہ ساز باطنیہ کی منصوبہ بندی اور رہبری کے تحت وجود میں آئے۔ فرق ادیان ضالہ کا خلیہ ہیں جو شکم منافقین میں نشو ونما پائے ہیں اور بصورت مجہول النسب ظاہر ہوئے ہیں اس لئے لاوارث بنے ہیں۔اس وقت کے مسلمان کی پہچان کہ آیا یہ ولد حلال ہے یا حرام، اس کی شناخت حدیث میں آئی ہے کہ اولاد میں باپ کی خصوصیات نمایاں نظر آتی ہیں، اس حدیث کے تحت واضح ہوا کہ فرق فرزند اسلام نہیں فرزند ادیان باطلہ ہیں۔ دنیا میں بغیر مضاف الیہ مذہب بے نسب کا انتخاب ،عقل ومنطق کے خلاف ہے، وہ کسی معلوم الفساد سے انتساب رکھتا ہے جوان کی پشت پر ہمیشہ رقیب وعتیـــــد جیسا کھڑا رہتا ہے لہٰذا اتحاد کی کاوشیں کامیاب ہونے نہیں دیتے وہ ان پر نگرانی کرتے ہیں، چنانچہ عصر حاضر میں دہشت گرد تنظیموں سے نکلنے والے نہیں بچ سکتے ہیں۔

۴۔فرق بلا کسی شک وتردید کے لشکر ابرھہ وادیان باطلہ ہیں، جس طرح معتصم عباسی اور صلاح الدین نے بازار بردہ فروش سے بچے خرید کر مجاہد اسلام بنائے تھے، فرق باطنیہ نے اولاد حرام بنا کر لشکر ابرہہ بنایا ہے لہٰذا شیعہ اور سنی دونوں میں لادینوں کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہوتا رہا یہاں تک کہ عصر موجودہ میں پی پی، تحریک انصاف اور مسلم لیگ ن میں شیعہ سنی لاتعداد ملیں گے، لبیک یارسول اللہ کا غلط نعرہ اٹھانے والے اور میلاد میں رقص کرنے والے یا تو پی پی کے مزارات میں ہونگے یا تحریک انصاف کے نیلام خانوں میں یا جاتی امراء میں پائے

جائیں گے۔عراق میں کمیونزم شیعوں کی مدد سے آیا ہے۔انہیں معمولی اجازت نہیں بلکہ ان کومقدسات اسلام توحید والوہیت سے لے کر تصور نبوت،ختم نبوت،تحریف وتنسیخ وتعطیل قرآن اورفرائض وواجبات ومحرمات کواہانت وجسارت سے بھرپور انداز میں نشانہ بنانے کی اجازت دی گئی ہے۔مجالس امام حسین میں دروغ گویان اور میلاد میں غلوگویان نے سنیوں سے نفرت لیکن آغا خانیوں اور پی پی سے محبت کواپنا جزومذہب قرار دیا ہے۔

۵۔فرقوں کی اس طرح سے تنظیم کی گئی ہے کہ اگر کوئی نوراسلام،نورقرآن وہدایت سے اٹھنا چاہےتو وہ اٹھ نہ پائیں،خودایک دوسرے کے جان لیوابن جائیں تنہااجتماع مسلمین کونہیں بلکہ خودفرق کوتتر بتر کرکے چھوڑیں،مشاہدہ کریں شیعوں کے کتنےفرقے ہیں اور سنیوں کے کتنے فرقے ہیں پھران کودبانے کیلئے احزاب بنائے گئے ہیں۔

۶۔فرقوں میں کوئی علی کو،کوئی خلفاءکواورکوئی معاویہ کوکل دین اورخودکوان کالشکر پیش کرتا ہے جیسے سپاہ صحابہ وسپاہ محمد وغیرہ صرف فرقوں میں لڑائی چاہنے والے ہیں،اس چاہنے نہ چاہنے کی حدود سے نکل کرفرق غلاظت گوئی پر آتے ہیں تاکہ مسلمان طیش وغیض میں آجائیں۔ مذاہب حسن نیت اورفہم آیات وروایات سے وجود میں نہیں آئے بلکہ یہ لشکر فیل تھے ان کے نشانات قرآن،محمد،کعبۃ اللہ،جبرئیل اور ملائکہ ہیں۔یہ اہدافات شوم کے حامل ہیں۔

۷۔فرق کااپنی جگہ تقمت مصیبت اور وبال ملت ہونا عیاں ہو چکا ہے،ملت کے سمجھدار افرادادراک کر چکے ہیں کہ ہماری مصیبتوں کی جڑ وبرگشت ان فرقوں کی طرف سے ہونا اظہر من الشمس ہےاور ہماری نجات ان سے خلاصی میں ہے۔ان سے خلاصی مہدی مذعوم میں نہیں کیونکہ وہ مہدی مفاد پرستان ہے۔امت مسلمہ کا ہرفرداس کامسئول ہے۔حمد وثاشکر بے نہایت اس رحیم وکریم کیلئے جس نے بے قدو بے شکل،علم دنیوی ونام نہاد علم دینی میں فیل اوراس کے

معاونین کو یہ توفیق عنایت فرمائی کہ فرق کے چہرے سے نقاب مذہبی ہٹا کر اصلی چہرہ سیاہ دکھائیں۔

الحمدللہ رب العالمین، الحمدللہ رب العالمین

الحمدللہ رب العالمین

جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ

فہرس

انتساب	۵	حرف ''ص''	۲۵۲
باب المذاہب	۶	حرف ''ضاد''	۲۵۴
تمہید	۹	حرف ''طاء''	۲۵۵
اسلام بلامذہب	۱۶	حرف ''ظاء''	۲۵۷
اسباب ظہور مذاہب	۱۹	حرف ''عین''	۲۵۸
حرف ''آ''	۲۳	حرف ''غین''	۲۶۹
حرف ''الف''	۲۷	حرف ''فاء''	۲۷۹
حرف ''ب''	۹۵	حرف ''قاف''	۲۸۰
حرف ''تاء''	۱۱۱	حرف ''کاف''	۲۹۵
حرف ''ثا''	۱۵۲	حرف ''لام''	۳۰۰
حرف ''ج''	۱۵۳	حرف ''میم''	۳۰۱
حرف ''حای''	۱۷۹	حرف ''نون''	۳۸۳
حرف ''خاء''	۱۹۳	حرف ''واو''	۳۹۳
حرف ''دال''	۲۰۹	حرف ''ھاء''	۴۲۸
حرف ''ذال''	۲۱۶	حرف ''یاء''	۴۳۱
حرف ''راء''	۲۱۷	اختتامیہ	۴۳۷
حرف ''زاء''	۲۲۳	فرق نویسوں کی خیانت قلمی	۴۳۸
حرف ''سین''	۲۲۶	دہشت گردی وسیلۂ فرق سازی	۴۳۹
حرف ''شین''	۲۳۷	شیعہ دشمن خلفاء ہے نہ سنی دوستدار خلفاء	۴۴۲

☆☆☆☆☆☆

پاکستان کی سالمیت و بقاء.....فرقوں سے خلاصی میں

پاکستان کی سالمیت اسلام میں اور اسلام کا نفاذ فرقوں سے خلاصی میں ہے۔ پاکستان کو اس وقت جو خطرات لاحق ہیں اس میں بھارت اور انتہاء پسند تنظیموں کے علاوہ علیحدگی پسند جنگجو، صوبائی خود مختاری، احزاب یساری اور یمانیوں کے کردار کا ہونا اظہر من الشمس ہے۔ یہ پاکستان کو ہر سطح پر کمزور کرتے ہیں۔ ملکی دولت کو باہر منتقل کر کے دہری شہریت حاصل کرنے پر مصر ہوئے ہیں۔ وہ اغیار سے دوستی، اپنوں سے نفرت کے خواہاں ہیں۔

پاکستان کا تحفظ اسلام میں ہے لیکن اسلام خود فرقوں کے تہواروں، مراسم میلادی، عزاداری، سالگرہ، برسی، عرس اور عیدین کے نام سے تاریخ مجوسیوں، نمرودیوں، فرعونیوں و قارونیوں جیسی رسومات کے تلے دبا ہوا ہے۔ تفریق مسلمین آیات متشابہات یا نبی کریمؐ سے منسوب پیشگوئیوں سے نہیں ہوئی بلکہ اس میں جو کارگر عنصر "مایستقبح الذکرہ" ہے وہ حضرت مادہ ہے، جسے اقانیم ثلاثی یہود، صلیب و مجوس اسلام عزیز کو روکنے کے لیے مقدار وافر میں فراہم کر رہے ہیں۔ اس مادے میں طاقت و قدرت ہے کہ وہ امت کو "جزء لا یتجزاء" تک لے جا سکتا ہے۔ لہذا یہ کہنا درست ہوگا کہ فرقے اسلام کی خاطر نہیں بلکہ اسلام کے خلاف بنے ہیں اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اسلام کی تباہی کا ٹھیکہ اعلیٰ پیمانے کے ٹھیکیداروں کو نہیں دیا گیا بلکہ ہر اوٹ پٹانگ کو دیا گیا ہے کہ جو کچھ ان کے منہ میں آتا ہے وہ بولیں اور جو کچھ کر سکتے ہیں وہ کریں۔

جس طرح اسلام اور پاکستان کی سالمیت فرقوں سے خلاصی میں ہے اسی طرح ان کو چلانے والے ان کے سہولت کار قادیانی و آغاخانی کی اسلام مخالف سرگرمیوں کی نگرانی کرنا بھی ضروری ہے۔

کتاب ہذا فرقوں کی جنایات کی ایک سرسری جھلک ہے۔